تالیف

محمد بن اسحاق ابن ندیم ورّاق

اردو ترجمہ

مولانا محمد اسحاق بھٹی

نگران

مولانا محمد حنیف ندوی

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ۔ لاہور۔ پاکستان
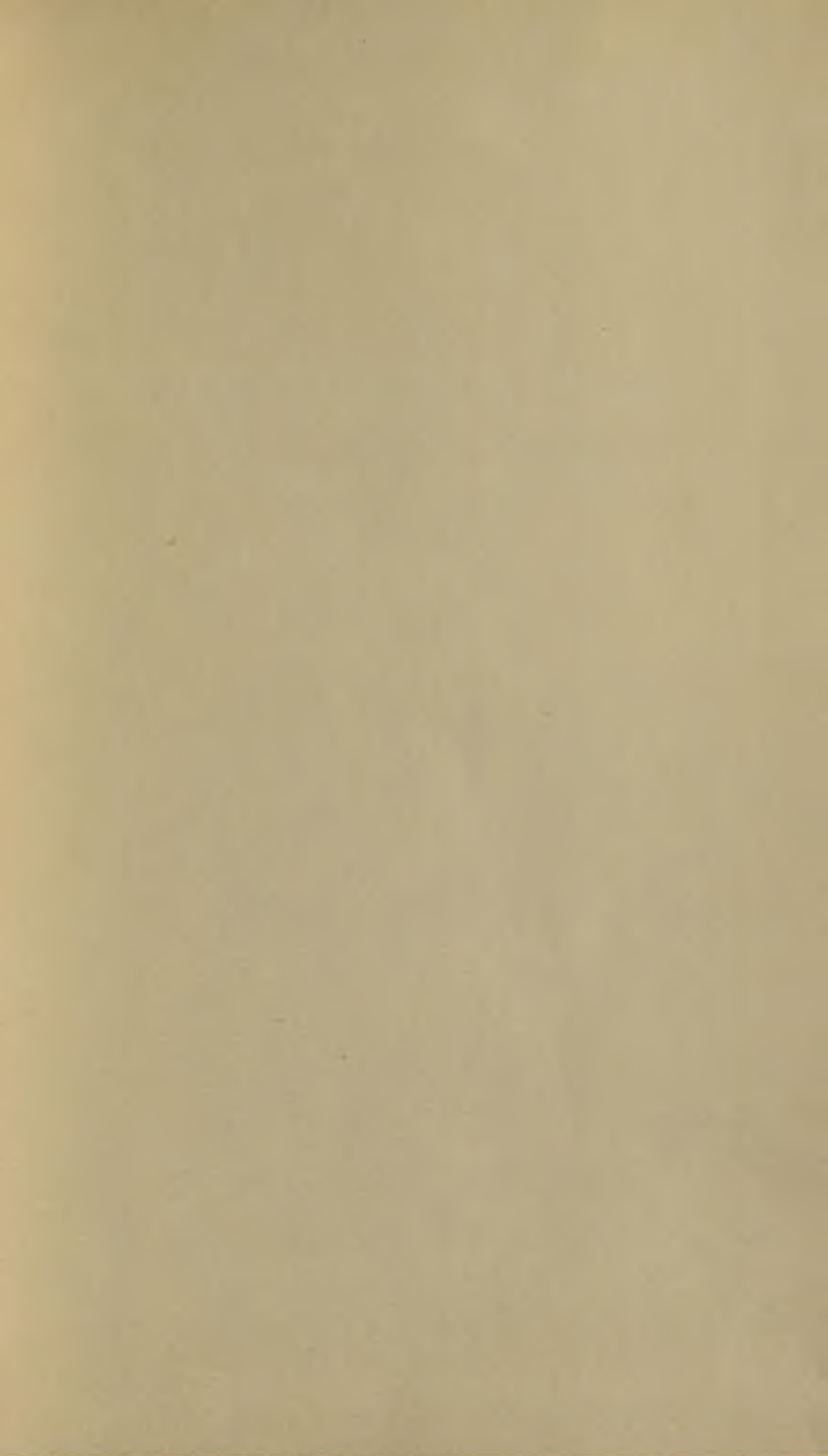
الفہرست

تصنیف

محمد بن اسحاق ندیم

ترجمہ و تحشیہ

مولانا محمد اسحاق بھٹی

نگران

مولانا محمد حنیف ندوی

ادارہ ثقافت اسلامیہ
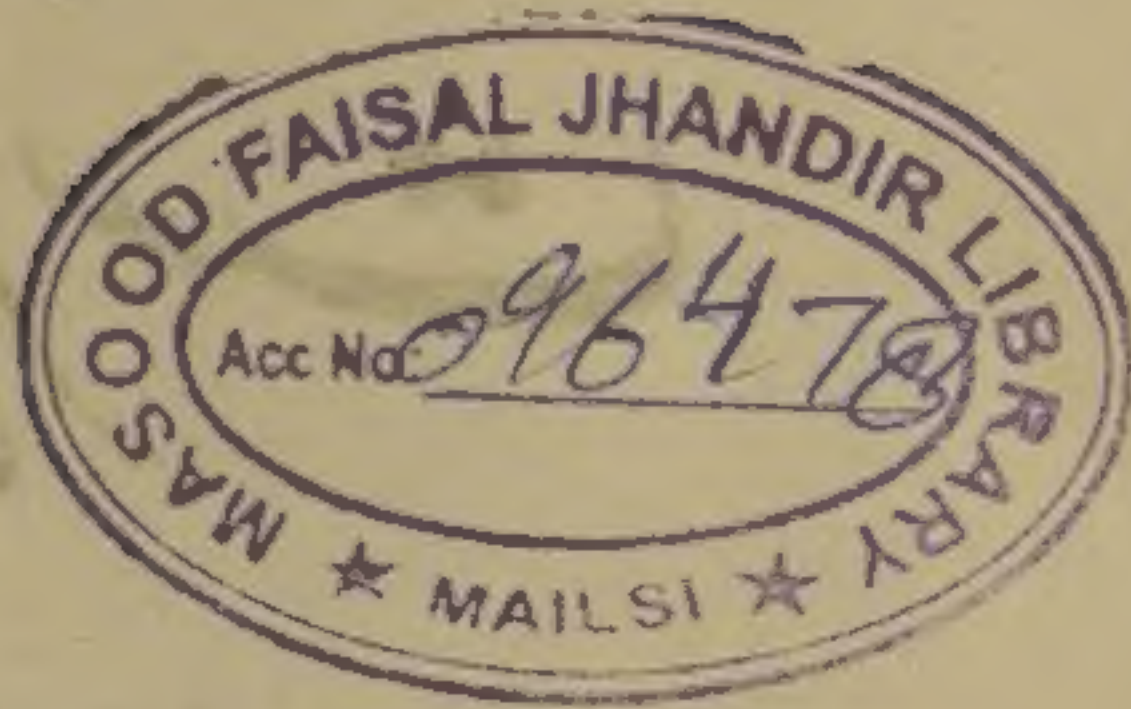
کلب روڈ - لاہور

طبع اوّل جون ۱۹۶۹ء

تعداد گیارہ سو

ناشر : ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ۔ لاہور

طابع : محمد اشرف ڈار سیکرٹری

مطبع : دین محمدی پریس لاہور
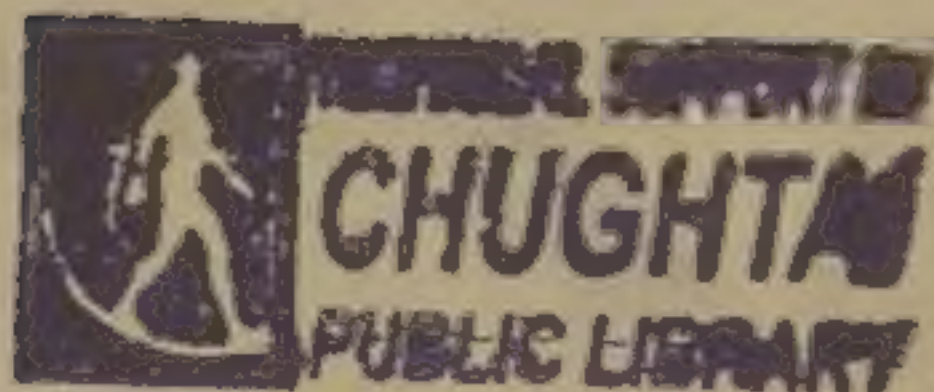
پیش لفظ

کتاب کا تعارف

"الفہرست" کتابیات اور تراجم کے بارے میں خاص شہرت و اہمیت کی حامل ہے اور عربی زبان میں اس موضوع کی یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کے مصنف کا نام محمد بن اسحاق ابی یعقوب الندیم ہے اور یہ ابن ندیم کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی کنیت ابوالفرج یا ابوالفتح ہے، اس کا مسکن بغداد تھا۔ یہ شخص وراق تھا۔ یعنی کتابوں کی تصحیح و ترتیب اور نقل و فروخت اس کا پیشہ تھا اور اس زمانہ میں یہ ایک معزز پیشہ تھا۔ اس کے شب و روز چونکہ مختلف النوع مضامین پر مشتمل کتابوں کی صحبت و رفاقت میں بسر ہوتے تھے، اس لیے اس کے معلومات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور یہ ہر فن کی کتابوں اور ان کے مصنفین کے بارے میں کامل علم و آگاہی رکھتا تھا۔ یہ کتاب اس کے وسعتِ معلومات کی غماز ہے۔

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری کے اواخر یعنی مصنف کی زندگی تک کے علوم و فنون کا مجموعہ اور اس دور کے تہذیبی و تمدنی سرمایہ علمی کا بہترین آئینہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے مختلف گوشوں میں کیا زبانیں رائج تھیں۔ ان کے کیا نمونے ہیں، کیا رسم الخط ہے، وہ کیوں کر معرضِ وجود میں آئیں اور ان کے مشہور خطاط اور کتاب کون کون لوگ ہیں۔

اس میں قرآن مجید کے نزول، اس کی جمع و تدوین، قراء، اختلافِ قراءت، مفسرین اور مشہور کاتبینِ قرآن کے بارے میں بھی معلومات مہیا کیے گئے ہیں۔ اسلام سے قبل کی امم و اقوام پر منزل من اللہ کتب و صحف کے سلسلہ کے بھی ضروری امور شاملِ کتاب ہیں۔ فصاحت و بلاغت، شعر و شاعری، اس کے تمام ادوار کی اہم تفصیلات، شعرائے دورِ جاہلیت

اور شعرائے اسلام کے طبقات، دواوینِ شعرا، ان کے اشعار کی تعداد اور فصحا و بلغا سے متعلق بھی قارئین کو بہرہ مند کیا گیا ہے۔ علم نحو کی ابتدا، اس کی ضرورت و اہمیت، مشہور نحویوں اور اس موضوع سے متعلق کوفہ اور بصرہ کے اصحابِ نحو اور ان کی مصنفات کا بھی تذکرہ ہے۔ متکلمین معتزلہ و مرجیہ، ان کی کتابیں، جبریہ و حشویہ، خوارج اور ان کی کتابیں، زہاد و عباد اور ان کی تصنیفات کا بھی ذکر ہے۔

فقہائے حنفیہ، فقہائے شافعیہ، فقہائے مالکیہ، اصحاب الحدیث، اہلِ ظواہر، فقہائے شیعہ اور ان کے مختلف فرقے، مثلاً اسماعیلیہ، امامیہ، زیدیہ، فقہائے خوارج و شرات اور ان کی تصانیف کا بھی تذکرہ ہے۔ علم فلسفہ، اس سے مسلمانوں کی دلچسپیوں کا نقطۂ آغاز، فلاسفۂ یونان اور ان کی تصنیفات سے متعلق امور بھی شاملِ کتاب ہیں۔ طب کا آغاز، اطبا اور ان کی تصنیفات، جادوگر اور ان کی کتابیں، شعبدہ باز اور ان کی تصانیف، کیمیا گر اور ان کی تالیفات، ریاضی دان و مہندسین اور ان کی کتابیں، غرض تمام علوم و فنون کے متعلق بنیادی اور ضروری معلومات اس میں مندرج ہیں۔ مختلف مذاہب مثلاً مذاہب مزوک و بابک، مذاہبِ ہند اور مذاہبِ چین کے بارے میں بھی دلچسپ اور معلومات افزا تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ پھر ان عنوانات و مضامین سے متعلق جو کتاب بھی کسی زبان سے عربی میں منتقل ہوئی، مصنف نے اس کا ذکر کر دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ کس کتاب کا مترجم کون ہے اور کس نے اس کے کس حصے کا کس انداز سے ترجمہ کیا اور کس کی کوشش اور ایما سے کیا۔ نیز یہ کتاب کہاں سے حاصل کی گئی اور کس نے کی — یعنی بحثِ السنہ سے لے کر جادوگری و کیمیاگری اور مذاہبِ چین و ہند تک کی تفصیلات کتاب کے صفحات میں خوبصورتی کے ساتھ سمو دی گئی ہیں اور کتب و مصنفین کا پوری طرح احاطہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی ان خصوصیات اور متنوع معلومات کی بنا پر مستشرقین نے بھی اس کو شائستۂ التفات گردانا اور اس کو خاص اہمیت دی چنانچہ مشہور مستشرق فلوگل نے اس کو مرتب کیا اور اس کا یہ مرتب کردہ نسخہ بیروت سے شائع ہوا۔ پھر مصر سے بھی کئی بار یہ کتاب شائع ہوئی۔ حال ہی میں اس کا فارسی ترجمہ بھی ایک ایرانی اہلِ علم

نے کیا ہے جس کے حوالے بعض مقامات پر حواشی میں دیے گئے ہیں ——!

کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف بہت وسیع النظر اور بے انتہا معلومات کا حامل ہے۔ اس کی یہ کتاب کہنا چاہیے کہ دنیا کا پہلا کیٹیلاگ اور فہرستِ کتب ومصنفین ہے اور اس کو رجال و تصنیفات کے باب میں اولین ماخذ کا درجہ حاصل ہے لیکن بایں ہمہ اس کے درجہ استناد کے بارے میں ہم یہ عرض کریں گے کہ بعض مسائل اور اشخاص سے متعلق اس کی رائے بہر حال صحیح نہیں۔

مصنف نے استعمالِ الفاظ میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور طوالت و تفصیل سے دامن بچا کر رکھا ہے۔ لہٰذا متعدد مقامات پر مفہوم عبارت اور مصنف کے مقصد کو سمجھنے میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔

اس کتاب میں جن کتابوں کی تفصیلات دی گئی ہیں ان کا بڑا حصہ اب نایاب ہے اور ان کے صرف نام ہی باقی رہ گئے ہیں، کیونکہ عالم اسلامی کئی بار انقلاب و تغیر کی زد میں آیا اور یہ کتابیں اس کی لپیٹ میں آگئیں۔ بالخصوص فتنۂ تاتار کے دور میں اہلِ علم کی کاوشِ فکر و نظر کا بہت بڑا ذخیرہ دجلہ و فرات کی بپھری ہوئی لہروں کی نذر ہو گیا۔ اگر یہ کتاب معرضِ تصنیف میں نہ آتی تو ہم اپنے اسلاف کے اس علمی و تحقیقی ذخیرہ کے ناموں سے بھی آگاہ نہ ہو سکتے۔ ان کے نام کو دوام بخشنے کا ذریعہ یہی کتاب ہے۔

کچھ مصنف کے بارے میں

لیکن یہ کتنا بڑا تاریخی سانحہ ہے کہ جس شخص نے علوم و فنون کی اتنی بڑی خدمت انجام دی مختلف مصنفین و مؤلفین کو دنیا سے روشناس کرایا، ان کی تصنیفات اور علمی سرگرمیوں کی چہرہ کشائی کی، اصل کتابوں اور ان کے تراجم و تشریحات سے اہلِ ذوق کو متعارف کرایا اور مانی و مزدک کے فلسفۂ مذہب اور چین و ہندوستان کے تصوراتِ عبادت سے لے کر تمام دینی رجحانات اور فقہی مسالک تک کی تفصیلات کو صفحاتِ قرطاس کی زینت بنایا، خود اس کی اپنی زندگی پردۂ خفا میں ہے۔ تاریخ نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ وہ یہ ابتدائی باتیں تک نہیں بتاتی کہ وہ کس خاندان کا فرد ہے، کہاں پیدا ہوا، طفولیت کی

منزلیں کس عالم میں طے کیں، تعلیم و تعلم کے لیے کہاں کہاں صحرانوردی کی، کس کس دروازے پر دستک دی اور کن اساتذہ سے فیضِ علم حاصل کیا۔ عہدِ شباب کس انداز سے گذرا۔ کہولت و شیخوخت کے مراحل کس نہج سے بسر ہوئے اور موت نے کب اور کہاں اپنی آغوش میں لیا۔

رجال و تراجم کی اکثر کتابیں تو سرے سے اس کے ذکر ہی سے خالی ہیں۔ اگر کسی نے ذکر کیا بھی ہے تو نہایت مختصر اور بہت ہی کم الفاظ میں ــــ مثلاً یاقوت نے معجم الادباء میں صرف اسی پر اکتفا کیا ہے۔

محمد بن اسحاق ندیم کی کنیت ابوالفرج اور اس کے باپ کی ابویعقوب۔ یہ کتاب "الفہرست" کا مصنف ہے۔ جس میں اس نے بہترین معلومات جمع کیے اور اس قسم کے مواد کو حیطۂ تحریر میں لایا جو اس حقیقت پر دلالت کناں ہے کہ یہ تمام اصنافِ علم اور انواعِ فن سے آگاہ تھا اور ہر موضوع کی کتابوں پر پوری نگاہ رکھتا تھا ــــ اور یہ چیز میرے نزدیک اس لیے بعید از فہم نہیں کہ یہ وراق تھا اور کتابیں فروخت کرتا تھا۔ یہ کتاب اس نے ۳۷۷ھ میں تصنیف کی۔ اس کے علاوہ کتاب التشبیہات بھی اس کی تصنیف ہے۔ یہ مسلکاً شیعہ معتزلی تھا۔[1]

ابن نجار ذیل تاریخ بغداد میں رقم طراز ہے۔

ابن ندیم نے کتاب الفہرست شعبان ۳۷۷ھ میں تصنیف کی اور جمعرات کے روز ۲۰ شعبان ۳۸۵ھ کو فوت ہوا۔[2]

معجم المطبوعات العربیہ میں اس کا سنِ وفات ۳۹۰ھ بتایا گیا ہے۔[3]

۱۔ معجم الادباء جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۔

۲۔ مقدمہ الفہرست (مطبوعہ مصر ۱۳۴۸ھ) صفحہ ۳۔

۳۔ معجم المطبوعات العربیہ صفحہ ۲۶۸۔

لغت نامہ دہخدا میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے ۔

ابو الفرج یا ابو الفتح محمد بن ابی یعقوب اسحاق ندیم کا مولد جیسا کہ طبقات الاطباء میں ابن ابی اصیبعہ نے بیان کیا ، بغداد ہے ۔ ذیل تاریخ بغداد میں ابن نجّار کا کہنا ہے کہ اس نے چہارشنبہ ۲۰ شعبان ۳۸۵ھ کو وفات پائی ۔ بدقسمتی سے اس کے حالاتِ زندگی معلوم نہیں ہوسکے ۔ . .

مزید لکھا ہے ۔

چوتھی صدی ہجری کے اواخر تک جو علوم و فنون عربی میں موجود تھے اور مختلف زبانوں سے جو کتابیں عربی میں منتقل ہوچکی تھیں ۔ ابن ندیم ان سب کا گنجینہ تھا اور اقوام ماضیہ کے مذاہب و ملل کے بارے میں کامل معلومات رکھتا تھا ۔ ابن ابی اصیبعہ نے طبقات الاطباءؑ اور قفطی نے تاریخ الحکماء میں اسی کے اسلوبِ تصنیف کو اپنایا اور یہ اسی کے نقشِ قدم پر چلے ۔ ابن ندیم نے الفہرست میں جن کتابوں کا ذکر کیا ہے ، ان میں سے اکثر کے فقط نام باقی رہ گئے ہیں اور کتابیں دست برد زمانہ کی نذر ہوگئی ہیں ۔ ان کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ فتنۂ تاتار کے زمانہ میں تباہ و برباد ہوگیا ۔ ابن ندیم نے ان کا تذکرہ کرکے ہمیشہ کے لیے ان کا نام صفحۂ قرطاس پر ثبت کر دیا ہے [۴]

ابن ندیم کا مذہب

ابن ندیم شیعی المذہب ہے لیکن حیرت ہے شیعہ رجال و تراجم کی کتابوں میں بھی اس کے حالات بہت مختصر الفاظ میں ملتے ہیں ۔ مثلاً منتہی المقال میں ہے ۔

محمد بن اسحاق ابو یعقوب ندیم کی کنیت ابو الفرج ہے اور یہ الفہرست کا مصنف ہے [۵]

تنقیح المقال (مامقانی) میں مرقوم ہے ۔

محمد بن اسحاق ابی یعقوب ندیم بغدادی کی کنیت ابو الفرج اور ایک قول کے مطابق ابو الفتح ہے ، ندیم اس کے باپ کا لقب ہے اور اسی بنا پر یہ ابن ندیم کے نام سے

---

[۴] لغت نامہ دہخدا ، صفحہ ۲۵ ، مطبوعہ تہران (سال ۱۳۲۵ خورشیدی)

[۵] منتہی المقال ، ص ۲۶۰ ۔

مشہور ہے۔ یہ شیعہ تھا۔ یاقوت نے معجم الادبا میں اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ اس نے یہ کتاب ۳۷۷ھ میں تصنیف کی۔ کتاب التشبیہات بھی اس کی تصنیف ہے . . [۷]

الکنیٰ والالقاب میں ہے۔

ابوالفرج محمد بن اسحاق ندیم المعروف بابن ابی یعقوب وراق، کاتب و فاضل متبحر و ماہر اور علوم سے آگاہ تھا اور امامی شیعہ تھا[۸]

الوافی بالوفیات میں اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق الندیم، اخباری، بغدادی، ابوالفرج معتزلی تھا۔ اس کی تصانیف الفہرست اور التشبیہات ہیں۔ اس نے ۳۸۰ھ میں وفات پائی[۹]

بہرکیف قطعیت کے ساتھ اس کی تاریخ ولادت و وفات کا پتہ نہیں چلتا۔ نہ تو اس سلسلے میں خود ابن ندیم نے کچھ لکھا ہے اور نہ کسی اور ہی نے اس موضوع کو لائقِ اعتنا ٹھہرایا ہے۔ ہدایت الاحباب میں البتہ بتایا گیا ہے کہ یہ جمادی الاخریٰ ۲۹۷ھ میں پیدا ہوا اور ۳۸۵ھ میں وفات پائی[۱۰]

سارٹن نے بھی فرقہ مانویہ اور کیمیاگری پر گفتگو کرتے ہوئے بطور حوالہ کے ابن ندیم کا ذکر کیا ہے[۱۱]

کتاب کے خلا کتاب کے متعدد مقامات پر قارئین کو اس طرح (. . .) نقطوں کی شکل میں خلا نظر آئیں گے۔ یہ اصل کتاب میں اسی طرح ہیں۔

---

[۷] تنقیح المقال للمامقانی ص ۷۸۔

[۸] الکنیٰ والالقاب از شیخ عباس قمی جلد اوّل ص ۴۳۲ھ۔ مطبعہ حیدریہ نجف ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء۔

[۹] الوافی بالوفیات صفدی جلد ۲ ص ۱۹۷ طبع استنبول (۱۹۴۹ء)

[۱۰] ہدایت الاحباب۔ ص ۱۰۶ طبع دوم

[۱۱] ملاحظہ ہو انٹروڈکشن ٹو ہسٹری آف سائنس۔ ج ص ۳۳۳ و ۳۹۵۔

تصنیف کتاب کے وقت مصنف کو کسی مقام پر کوئی چیز نہ مل سکی تو اس نے وہاں نقطے ڈال دیے ہیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس موضوع سے متعلق معلومات حاصل ہو جانے کے بعد یا تو وہ خود ہی ان خانوں کو پُر کر سکے گا یا کسی اور کو متعلقہ چیز کا علم ہو سکے تو انھیں پُر کر لے۔

حواشی کتاب میں بہت سے مقامات وضاحت طلب تھے۔ ان کی وضاحت حواشی میں کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں جیسا کہ عام رواج ہے حواشی متعلقہ صفحات کے نیچے نہیں لکھے گئے بلکہ اس رواج سے ہٹ کر کتاب کے ہر فن کو ایک وحدت قرار دیا گیا ہے۔ اور جس فن میں حواشی کی ضرورت محسوس ہوئی انھیں بہ لحاظ ترتیب او تسلسل کے متن کے آخر میں ایک ہی جگہ دے دیا گیا ہے۔

فہرست مضامین

خلاصۂ مضامین

مقالۂ اول

مقالۂ اول :

مقالۂ اول

مقالۂ دوم: از صفحہ ۱۰۵ تا ۱۵۲؛

اہل نحو اور اہل لغت کی سرگزشت اور ان کی کتابوں کے نام۔

تین فنون

مقالہ سوم : از صفحہ ۲۷۳ تا ۳۲۲

مقالۂ سوم: از صفحہ ۲۲۷ تا ۲۵۸

مقالۂ چہارم: از صفحہ ۲۶۳ تا ۲۹۹

مقالۂ چہارم : از صفحہ ۲۷۰ تا ۳۰۱

مقالۂ پنجم : از صفحہ ۳۰۳ تا ۳۴۰

مقالہ ششم : از صفحہ ۴۸۱ تا ۴۹۷

مقالہ ششم : از صفحہ ۴۹۹ تا ۵۱۵

مقالہ ششم : از صفحہ ۵۴۷ تا ۵۵۱

مقالہ ششم : از صفحہ ۵۵۳ تا ۵۵۷

مقالہ فلاسفہ :

مقالہ ہفتم : از صفحہ ۵۵۷ تا ۶۱۹

مقالہ ہفتم: ازصفحہ ۶۱۸ تا ۶۵۸

مقالہ ہشتم:

مقالہ ہشتم:

مقالۂ نہم: از صفحہ ۷۲۶ تا ۷۹۳

مذاہب و اعتقادات:

مقالۂ دہم : از صفحہ ۸۰۹ تا ۸۳۲ :

تمام شد

لابن النديم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ بِرَحْمَتِكَ

نفوس تمہید تادیر زندہ نہیں رکھتے۔ وہ مقدمات و تمہیدات کے بجائے نتائج معلوم کرنے کے زیادہ شائق ہوتے ہیں اور لمبی عبارتوں کے بجائے اصل مقصد کو پا لینے میں زیادہ مسرت محسوس کرتے ہیں۔ اسی لیے ہم نے اپنی کتاب کے آغاز میں انہی کلمات پر اکتفا کیا ہے جو اس تالیف کے بنیادی مقصد پر دلالت کناں ہیں۔

چنانچہ ہم اپنی بات بیان کرتے ہیں اور اللہ سے اعانت کے طالب ہیں اور اسی سے تمام خلائق پر اور اس کے مخلص بندوں کے لیے ہدایت و رحمت کے متدعی ہیں گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی عطا فرماتا ہے جو بڑا ہی جود و بار ہے۔

یہ عرب و عجم کی ان تمام کتابوں کی فہرست ہے، جو عربی زبان اور اس کے رسم الخط پر مشتمل ہیں۔ اس میں ان کتابوں کے مختلف علوم، ان کے مصنفین، طبقات مؤلفین، ان کے نسب، تاریخ ولادت، عمریں، زمانہ وفات، جائے قیام اور مناقب و نقائص کے بارے میں بھی بقدر ضرورت معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ جب سے وہ علوم منصۂ وجود میں آئے اور ہمارے زمانے یعنی ۳۰۰ھ تک پائے جاتے ہیں۔

خلاصہ مضامین
جو
دس مقالات پر مشتمل ہے

مقالہ اوّل
اس میں تین فنون ہیں

پہلا فن :- اقوام عرب وعجم کی زبانوں کا بیان ، ان کے رسم الخط ، لکھنے کے طریقے اور کتابت کی شکلیں۔

دوسرا فن :- ان دینی اور شرعی کتابوں کے نام جو مسلمانوں اور دیگر اہل مذاہب پر نازل کی گئیں۔

تیسرا فن :- اس کتاب پاک کی تعریف میں جو کہ لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۔ کی شان کی حامل ہے اور ان کتابوں کے نام جو علوم قرآن سے متعلق لکھی گئیں نیز قرّا اور ان کے رواة کے نام اور قراءت شاذہ کی وضاحت ۔

مقالہ دوم
جو ابوابِ نحو و لغت کے بارے میں تین فنون کو محیط ہے

پہلا فن :- نحو کی ابتدا ، نحویوں اور اہل بصرہ کے نحویوں کے حالات ، فصحائے عرب اور ان کی کتابوں کے نام۔

دوسرا فن :- کوفہ کے علمائے نحو و لغت اور ان کی کتابیں۔

مقالہ سوم

جو اخبار و روایات، آداب سیر اور انساب سے متعلق تین فنون پر محتوی ہے

مقالہ چہارم

جو شعر اور شعرا کے بارے میں دو فنون پر مشتمل ہے

مقالہ پنجم

جو علم کلام اور متکلمین کے بارے میں پانچ فنون پر مشتمل ہے

چوتھا فن :- اخبار و احوالِ متکلمین خوارج، ان کی مختلف قسمیں اور کتابیں۔

پانچواں فن :- سیاح، زہاد، عبادت گزار، صوفیا، قائلین وساوس و اوہام اور ان کی کتابیں۔

مقالۂ ششم

جو فقہ، فقہا اور محدثین سے متعلق آٹھ فنون پر مشتمل ہے

پہلا فن :- اخبارِ امام مالک، اصحابِ مالک اور ان کی کتابیں۔

دوسرا فن :- اخبارِ امام ابو حنیفہ، اصحابِ ابو حنیفہ اور ان کی کتابیں۔

تیسرا فن :- اخبارِ امام شافعی، اصحابِ شافعی اور ان کی کتابیں۔

چوتھا فن :- اخبارِ امام داؤد، اصحابِ داؤد اور ان کی کتابیں۔

پانچواں فن :- اخبارِ فقہائے شیعہ اور ان کی کتابیں۔

چھٹا فن :- اخبارِ فقہائے اہل الحدیث و محدثین اور ان کی کتابیں۔

ساتواں فن :- اخبارِ ابو جعفر طبری، اصحابِ ابو جعفر طبری اور ان کی کتابیں۔

آٹھواں فن :- اخبارِ فقہائے شراۃ اور ان کی کتابیں۔

مقالۂ ہفتم

جو فلسفہ اور علومِ قدیمہ کے بارے میں تین فنون پر مشتمل ہے

پہلا فن :- اخبارِ فلاسفۂ طبیعیین و منطقیین اور ان کی کتابوں کے نام، نیز ان کے تراجم و شروح جو موجود ہیں، یا جن کا ذکر تھا اب گم ہو چکیں یا وہ جو پہلے موجود تھیں بعد میں نایاب ہو گئیں۔

دوسرا فن :- اخبار و احوالِ مہندسین، ریاضی دان، ماہرینِ موسیقی، علمائے حساب، منجمین، ان کے آلات ساز اور اصحابِ حیل و حرکات۔

تیسرا فن :- آغازِ طب، قدیم اور متاخرین اطبا کے اخبار و حالات، ان کی کتابیں اور ان کے تراجم و شروح کے بارے میں۔

مقالہ ہشتم

مقالہ نہم

مقالہ دہم

حواشی

ل ترجمہ: جس میں باطل نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتا ہے اور نہ اس کے

میں نے یہ نام ابن ابی سعد کی تحریر میں اس شکل وصورت، اور اس اعراب کے ساتھ پڑھے ہیں:-

ابجاد، ہاوز، حاطی، کلمان، صاع فض، قرست۔

کہتے ہیں، یہ آخری قافلہ تھا، جو عدنان بن اد بن زید کے ہاں آکر ٹھہرا۔ جب ان لوگوں نے اپنے آپ کو عربوں کے قالب میں ڈھال لیا تو عربی انداز کتابت وضع کیا۔

واللہ اعلم

کعب جن کی بات سے میں اتفاق نہیں کرتا، کہتے ہیں: پہلے شخص جس نے عربی، فارسی اور دیگر خطوں کے اسلوب کتابت کو وضع کیا، آدم علیہ السلام ہیں۔ انھوں نے اپنی موت سے تین سو سال قبل ان اسالیب کتابت کو مٹی پر لکھا اور آگ میں پکایا۔ جب دنیا طوفان کی زد میں آئی تو انداز تحریر کے یہ نمونے محفوظ رہے۔ چنانچہ ہر ہر قوم نے اپنے اپنے رسم الخط کو پہچانا اور اختیار کیا اور اسی انداز سے لکھنا شروع کر دیا۔

ابن عباس کہتے ہیں سب سے پہلے جن لوگوں نے عربی رسم الخط وضع کیا، وہ قبیلہ بولان کے تین شخص ہیں۔ انھوں نے انبار کو اپنا مسکن بنایا، اور اکٹھے ہو کر حروف مقطعہ اور موصولہ وضع کیے۔ ان کے نام: مرامر بن مرہ، اسلم بن سدرہ اور عامر بن جدرہ ہیں۔ ایک قول کے مطابق مروہ اور جدلہ ہیں۔ مرامر نے شکل وصورت کو، اسلم نے فصل و وصل کو اور عامر نے نقطوں کو وضع کیا۔ اہل حیرہ سے پوچھا گیا: "تم نے عربی زبان کس سے سیکھی تھی؟" انھوں نے جواب دیا: "اہل انبار سے!" نیز کہا جاتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ۲۴ برس کے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عربی مبین بولنا سکھا دی۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے، جو چیز از روئے تحقیق حقیقت سے قریب تر اور قابل قبول ہے، اور جسے ثقہ لوگوں نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ زبان عربی حمیر، طسم، جدیس، ارم اور حویل کی زبان تھی، جو عرب عاربہ تھے۔ حضرت اسماعیل نے جب جرہم میں سکونت اختیار کی اور بڑے ہوئے تو قبیلۂ جرہم میں، جو خاندان معاویہ بن مضاض جرہمی کی ایک شاخ تھا، شادی کی، چنانچہ یہ لوگ ان کی اولاد کے ننھیال ٹھہرے۔ اس رشتہ و تعلق کی بنا پر حضرت اسماعیل نے

وائل، مصنف، اصفہانی، مکی، ہر ایک انداز کتابت پر انہی کی اختراع ہے اور وہ
قرآنات میں اسی وضع پر لکھے گئے ہیں۔ یہ سب تقریباً دو قسم کا ہے۔ نسخی اور مدور ۔
محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ پہلا شخص جس نے صدرِ اسلام میں قرآن کی کتابت کی اور
اپنے حسن خط میں شہرت پائی خالد بن ابی الہیاج ہے۔ میں نے اس کا لکھا ہوا قرآن
دیکھا ہے۔ سعد نے مصاحف اور شعر و اخبارات قلمبند کرنے کی غرض سے ولید بن
عبدالملک کے ہاں اس کا تقرر کرایا تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مسجد نبوی میں قبلہ
کی سمت سے والشمس و ضحاھا سے آخر قرآن تک آب زر سے لکھا۔

کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سے کہا کہ میں چاہتا ہوں "تم میرے لیے اسی
طرح ایک قرآن مجید لکھ دو"۔ اس نے لکھ دیا اور نہایت محنت سے اس میں اپنے
فن کتابت کی خوبیوں کو ابھارا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز پر یہ کیفیت طاری تھی کہ اس
کے اوراق الٹ پلٹ کر دیکھتے اور اس کی تعریف کرتے تھے۔ لیکن جب اس نے
قیمت زیادہ مانگی تو آپ نے واپس کر دیا۔

مالک بن دینار بھی جو اسامہ بن لوی بن غالب کا غلام تھا اور جس کی کنیت
ابویحییٰ تھی کاتبینِ قرآن میں سے تھا۔ یہ اجرت پر کتابت قرآن کرتا تھا۔ اس نے
۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

چند کاتبینِ قرآن

خشنام البصری اور مہدی کوفی رشید کے زمانۂ خلافت میں گزرے ہیں۔ ان
کے پایہ کا آج تک کوئی کاتب نہیں دیکھا گیا۔ خشنام کے الف ایک بالشت بھر لمبے ہوتے تھے۔
جن میں ایک ہی قلم استعمال ہوتا تھا۔

ان میں ایک شخص الحدی تھا، جو معتصم کے زمانۂ حکومت میں لطیف و نازک
مصاحف کی کتابت کرتا تھا۔ یہ کبار اور ماہرین کوفیوں میں سے تھا۔ ان کے بعد
کوفیوں میں ابن ام شیبان، مسحور، ابو حمیرہ اور ابن حمیرہ جیسے لوگ پیدا ہوئے۔ ان تمام لوگوں

میں ابوالفرج سب سے جو ہمارے دور کا کاتب ہے، رہے وہ وراق جو قرآن پاک کو خطِ محقق و مشق اور اس نوع کے دیگر اسالیب میں لکھتے ہیں۔ تو ان میں ابن ابی حسان، ابن حضرمی، ابن زبید، فریذلی، ابن ابی فاطمہ، ابن مجالد، شزائیر مصری، ابن سیر، ابن حسن طیب، حسن بن نعمان، ابن ہبیرہ، ابوحتیش اور ابومحمد اصفہانی شامل ہیں۔ ابوذر احمد بن نصر اور اس کے بیٹے ابوالحسین کا شمار بھی اسی گروہ میں ہوتا ہے اور میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے۔

وہ تحریر جو ابوالعباس بن ثوابہ کے خط میں لکھی ہوئی ملی

بنو امیہ کے دور میں جس نے سب سے پہلے کتابت کی طرح ڈالی وہ قطبہ ہے۔ اس نے کتابت میں چار قسم کے قلم یا اسلوبِ تحریر استعمال کیے جو ایک دوسرے سے ماخوذ ہیں۔ قطبہ روئے زمین کا سب سے بہتر عربی لکھنے والا تھا۔ اس کے بعد خلافتِ بنی عباس کے اوائل میں ضحاک بن عجلان کاتب تھا جو فنِ کتابت میں قطبہ سے بڑھا ہوا تھا اور اس کے بعد دنیا کا بہترین کاتب تھا۔ اس کے بعد منصور اور مہدی کے عہدِ خلافت میں اسحاق بن حماد کاتب کی حیثیت سے مشہور ہوا جس نے ضحاک پر بھی برتری حاصل کر لی تھی۔ اسحاق بن حماد کے متعدد شاگرد تھے جن میں یوسف کاتب بھی شامل تھا۔ یہ "لقوۃ الشاعر" کے لقب سے ملقب تھا اور سب سے بہترین کاتب تھا۔ ان میں ایک کاتب ابراہیم بن مجسن تھا جو یوسف سے بھی بڑھ گیا تھا۔ اسی گروہ میں شبیبۃ خادم تھا، یہ ہاشم بن منصور کا استاد و غلام تھا۔ ایک ثنا جاریہ تھی اور وہ ابن قیوما کی لونڈی تھی۔ ابراہیم ابن رزوقی، شعرانی اور ابوحرش کا شمار بھی اسی زمرہ میں ہوتا ہے۔ تنعیم کاتب بھی انھیں لوگوں میں شامل ہے۔ یہ جعفر بن یحییٰ کے خدام اور کاتبین میں سے تھا۔ محمد بن سعدہ، احمد بن ابو خالد احول کا کاتب مومن، عبداللہ بن شداد، ثابت بن زید الدائیلی، محمد بن عبداللہ ملقب بہ مدنی، ابو الفضل صالح بن عبدالملک تمیمی خراسانی یہ سب کاتب تھے اور یہ وہ لوگ تھے جو خطوطِ اصل اور موزون کو اس انداز سے لکھتے کہ کوئی دوسرا اس طرح نہ لکھ پاتا۔

کے کاتب اسے خطِ ریاسی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ عدل وانصاف کو صفحاتِ قرطاس پر مرتسم کرنے کے کام آتا ہے۔ اس سے جو رسم الخط پیدا ہوا، اس کو مدوّر صغیر کہا جاتا ہے۔ یہ ایسا جامع طریقِ کتابت ہے کہ اس میں دفاتر، حدیث اور اشعار وغیرہ تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

ان اسالیبِ کتابت میں سے ایک اسلوبِ کتابت کو خفیف ثلث کبیر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس اندازِ تحریر میں عدل وانصاف سے متعلق امور لکھے جاتے ہیں۔ اس کا مخرج خفیف النصف ثقیل ہے۔ اس سے وہ رسم الخط نکلا ہے جسے خطِ رقاع کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ خفیف ثلث کبیر سے ماخوذ ہے۔ اس اندازِ کتابت میں توقیعات اور اس نوع کے دیگر امور ضبطِ تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

ان اسالیبِ کتابت میں سے ایک رسم الخط کو مفتح نصف کہتے ہیں۔ اس کا مخرج نصف ثقیل ہے۔

ایک اور خط، خطِ نرجس ہے۔ یہ اثلاث کی کتابت میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مخرج خفیف النصف ہے۔

یہ بیس اسالیبِ کتابت ہیں اور ان سب کا مخرج چار طریقہائے کتابت ہیں۔ خطِ جلیل، خطِ طومار کبیر، خطِ نصف ثقیل اور خطِ ثلث کبیر ثقیل۔

ان چاروں اسالیبِ کتابت کا مخرج بھی خطِ جلیل ہے اور درحقیقت وہ ابوالاقلام ہے۔

ابنِ ثوابہ کے علاوہ دوسرے لوگوں کی تحریر

دولتِ عباسیہ کے آغاز تک لوگ اسی قدیم خط کے مطابق لکھتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب خاندانِ ہاشمی برسرِ اقتدار آیا تو قرآن کی کتابت ان خطوط کے ساتھ مختص ہو گئی۔

اس اثنا میں ایک اور خط معرضِ وجود میں آیا، جسے خطِ عراقی کے نام سے موسوم

کیا جاتا ہے، یہی خطِ محقق ہے۔ جسے خطِ وراقی سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خط براجمن و زیبائش
کے قالب میں ڈھلتا رہا تا آنکہ کاروبارِ حکومت مامون کے قبضہ میں آگیا اور اس کے
مصاحبوں اور کاتبوں نے اپنے شیوۂ نگارش میں اس درجہ مزید نکھار اور خوب صورتی پیدا
کی کہ لوگ اس پر فخر کرتے تھے۔ معاملہ یہاں تک پہنچا کہ ایک شخص احول محرر پیدا ہوا
جو برامکہ کے پروردہ لوگوں میں سے تھا۔ یہ شخص اس خط اور اس کی تمام شکلوں سے پوری طرح
باخبر تھا۔ اس نے خط و تحریر کے قواعد و قوانین کی وضاحت کی اور اس کو مختلف انواع
اقسام میں تقسیم کیا۔ یہ شخص وہ مراسلات لکھا کرتا تھا جو سلطان کی طرف سے اطراف و
جوانب کے بادشاہوں کو طوامیر میں بھیجے جاتے تھے۔

یہ بہت بے وقوف آدمی تھا اور بہت گھٹیا رہنے کا عادی تھا لیکن ساتھ ہی اتنا
فیاض تھا کہ کسی بھی چیز کو اپنے قبضہ میں نہ رہنے دیتا۔

اس نے جب رسم الخط کو مختلف اسالیب میں مرتب اور منضبط کیا تو مشکل ترین
خطوط کو اولین اہمیت دی۔ جن میں سے ایک خطِ طومار ہے، جو تمام خطوط پر برتری اور
فوقیت رکھتا ہے۔ اس میں طومار شامی کھجور کی خشک شاخ سے لکھا جاتا ہے۔ کبھی
کبھی اسے اور قلم سے بھی لکھتے ہیں۔ اس اندازِ کتابت میں بادشاہوں کی طرف نامہ و پیام
ضبطِ تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

ان اسالیبِ کتابت میں سے خطِ شیئین، خطِ سجلات، خطِ عہود، خطِ مؤامرات
خطِ امانات، خطِ دیباج، خطِ مدمج، خطِ مرصع اور خطِ نساخ ہیں۔

ذوالریاستین فضل بن سہل نے اپنے زمانہ میں ایک ایسا رسم الخط ایجاد کیا جو تمام
اسالیبِ کتابت سے بہتر تھا۔ یہ رسم الخط ریاسی کے نام سے معروف تھا۔ اس سے اندازِ
تحریر کی متعدد شاخیں عالمِ وجود میں آئیں۔ مثلاً خطِ ریاسی کبیر، خطِ نصف ریاسی، خطِ ثلث
خطِ صغیر نصف، خطِ خفیف ثلث، خطِ محقق، خطِ منثور، خطِ وشی، خطِ رقاع، خطِ مکاتبات
خطِ غبار راعیہ، خطِ نرجس اور خطِ بیاض ہیں۔

یہ ایک عجیب اتفاق اور نادر تاویل ہے۔

کندی کہتا ہے۔ مجھے کسی ایسے اندازِ تحریر کا علم نہیں جس کے حروف اس درجہ جواہب قدر اور نزاکت کے حامل ہوں۔ جیسے کہ عربی کے حروف ہیں۔ اس زبان میں جو تیزی اور زود نویسی کی مناسبت پائی جاتی ہے وہ دوسری زبانوں کے اندازِ تحریر میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔

افلاطون کا قول ہے۔ تحریر عقل کا عقال ہے۔

اقلیدس کا قول ہے۔ تحریر اگرچہ مادی آلات کے ذریعہ ظہور میں آتی ہے لیکن حقیقت میں روحانی ہنر ہے۔

ارسطو کا کہنا ہے۔ تحریر گفتار کی صورت ہے۔

بزرجمہر کا قول ہے۔ تحریر اگرچہ ہاتھ کی حرکت سے ظہور پذیر ہوتی ہے لیکن اس کی جڑ روح میں پیوست ہے۔

بدخطی کے بارے میں

کہا جاتا ہے بدخطی دو نقصانوں میں سے ایک نقصان ہے۔ ایک قول کے مطابق بدخطی ادب و شائستگی کا عیب ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ بدخطی ادب کے نقص کے مترادف ہے۔

کتابوں کی فضیلت کے باب میں

سقراط سے پوچھا گیا۔ آپ ہر وقت کتابوں پر نظر جمائے رکھتے ہیں۔ کیا آپ کو اپنی آنکھوں کے خراب ہونے کا خطرہ نہیں؟

کہا۔ بصیرت سلامت رہے تو مجھے آنکھوں کی بیماری کی کوئی پرواہ نہیں۔

ہرمز کہتا ہے اگر کتابوں نے ہم سے پہلے لوگوں کے تجربات کو اپنے دامنِ صفحات میں محفوظ نہ کر لیا ہوتا تو ہم اپنے سے بعد میں آنے والوں کے لیے اپنی ناواقفیت اور بے خبری کی وجہ سے مشکلات کی گرہیں نہ کھول پاتے۔

بزرجمہر کا کہنا ہے کہ کتابیں ایسے صدف ہیں جن کے اندر سے خوش خصالی اور دانشوری کے موتی نکلتے ہیں۔

ایک اور شخص کا قول ہے۔ یہ علوم بکھرے ہوئے موتی ہیں، کتابوں کو ان کے ایک سلک میں پرونے کا ذریعہ ٹھہراؤ اور یہ اشعار ذہن و حافظہ سے بھاگ جانے والے ہیں، کتابوں کو ان کی زمام قرار دو۔

کلثوم بن عمرو عتابی کہتا ہے

لنا جلساء ما نمل حديثهم ألباء مأمونون غيبا ومشهدا

يفيدوننا من علمهم علم من مضى ورأيا وتأديبا وأمرا مسددا

بلا علة تخشى ولا خوف ريبة ولا نتقي منهم لسانا ولا يدا

فإن قلت هم أحياء لست بكاذب وإن قلت هم موتى فلست مفندا

خطیب کا عنوان ذکر آئے [illegible] احمد بن [illegible] اور کتب البلاغت یہ کتاب کی صفت بیان کرتا ہوا کہتا ہے۔

کتاب رات کی تنہائیوں میں تمہارے ساتھ وہ راز و نیاز کی باتیں کرنے والی ہے کہ اگر تم کسی کام میں مشغول ہو تو تم سے گفتگو کا تقاضا نہیں کرتی، نہ مسرت کے لمحات میں تم کو اپنی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دیتی ہے اور نہ تمھیں اپنی وجہ سے کام و آرائش کے تکلف کی زحمت دیتی ہے۔ کتاب ایسا ہم نشین ہے جو مبالغہ آمیزی سے تمھاری مدح و ستائش نہیں کرتا۔ ایسا دوست ہے جو تمھیں دھوکہ نہیں دیتا۔ ایسا ساتھی ہے جو تمھیں اکتاہٹ میں نہیں ڈالتا اور ایسا ناصح ہے جو تمھاری لغزش کا خواہاں نہیں۔

مری بن احمد کندی نے مجھے خود یہ شعر کہہ کر سنائے اور کہا کہ میں نے ان کو ایک کپڑے پر لکھا، اس کی سیاہ جلد بندی کی اور اپنے ایک دوست کو تحفۃً بھیجا۔

وأدهم يستمد [illegible] كمستمد الليل إذا ودع [illegible]

بعثت إليك به [illegible] يبث جى العيون بما استودع

یہ بھی کہتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے طرح کتابت ڈالی، وہ جمشید بن اونجہان تھا۔ یہ شخص اصفہان کے مقام پر جو تستر کا ایک ناحیہ ہے، اقامت پذیر تھا۔ اس کے بارے میں اہل ایران کا یہ عقیدہ ہے کہ جب اس نے زمین پر قبضہ کیا اور جن و انس نے اس کی اطاعت قبول کی اور ابلیس اس کا فرمانبردار ہوا تو اس نے حکم دیا کہ جو کچھ اس کے ضمیر میں پنہاں ہے اس کو آشکار کر دے چنانچہ ابلیس نے اس کو لکھنے کی تربیت دی۔

میں نے ابو عبداللہ محمد بن عبدوس جہشیاری کے ہاتھ کی لکھی ہوئی خود اس کی اپنی تصنیف "کتاب الوزراء" میں پڑھا ہے کہ گشتاسب بادشاہ کے زمانہ سے قبل کتب و رسائل کا وجود بہت کم تھا۔ نہ لوگ کسی کو فصیح زبان میں گفتگو کرتے اور نہ اظہار معانی پر قدرت ہی رکھتے تھے۔

جمشید بن اونجہان کے اقوال و احکام میں سے جو بات لوگوں کے ذہنوں میں محفوظ ہے، وہ منجملہ تحریری چیزوں کے آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اور باذان کو لکھا۔

"میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ تم صفت تقویٰ کی تدبیر و انتظام میں مصروف ہو جو شخص تم میں سے میرے احکام و فرامین نافذ کرے اور میری حکمت عملی کے مطابق [illegible]"

ان میں سے ایک یہ ہے کہ فریدون بن اثفیان بن افریدون بن اثفیان [illegible] کے نام ایک فرمان جاری کیا کہ

"میں نے تمہیں ریگستان تاباں دوبارہ بخشا، اسے قبول کرو اور اپنے لیے ہندی تخت بناؤ جس پر سونے کی ملمع کاری ہو۔"

انہی فرامین میں سے ایک فرمان کیقاؤس بن کیقباد کی جانب سے رستم کے نام بھی ہے جو یہ ہے۔

"میں نے تمہیں قید غلامی سے آزاد کیا اور سجستان تمہاری ملکیت میں دیا۔ کسی کے لیے غلامی کی خواہش نہ کرو اور میرے حکم کے مطابق سجستان کے مالک بنے رہو۔"

پھر جب گشتاسپ بادشاہ بنا تو تحریر و کتابت کا دائرہ وسیع ہو گیا اور جب
مدعیٔ شریعت مجوس زردشت بن اسپیتمان کا ظہور ہوا تو اس نے اپنی عجیب و غریب
کتاب کو تمام زبانوں میں پیش کیا۔ اس پر لوگوں نے بہت بڑی تعداد میں اپنے
آپ کو فن کتابت سیکھنے کے لیے آمادہ و تیار کیا اور اس میں مہارت پیدا کی۔

عبداللہ بن مقفع کا قول ہے کہ فارسی زبان پہلوی، دری، فارسی، خوزی اور
سریانی سے تعبیر ہے۔

پہلوی "پہلہ" کی طرف منسوب ہے جو مندرجہ تحت پانچ شہروں کا نام ہے
اصفہان، ری، ہمدان، ماہ نہاوند اور آذربائیجان۔

دری، باشندگان بلاد مدائن کی زبان تھی۔ بادشاہ کے درباری اسی
زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ دری زبان شاہی درباری طرف منسوب تھی۔
اس میں اہل خراسان و مشرق کی زبان کا غلبہ تھا جو باشندگان بلخ کی بولی تھی۔

رہی فارسی زبان تو یہ موبد، علما اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں کا ذریعہ اظہار
بیان تھی اور یہ اہل فارس کی زبان تھی۔

خوزی زبان، بادشاہ اور امرا خلوت میں استعمال کرتے تھے اور اسی زبان
میں لہو و لعب اور مسرت، انبساط کے وقت اپنے مصاحبوں و حاشیہ نشینوں
سے گفتگو کرتے۔

سریانی زبان، عوام کا ذریعہ اظہار تھی اور سریانی زبان کی ایک نوعیت کا طرز
کتابت فارسی تھا۔

ابن مقفع کا کہنا ہے کہ اہل ایران سات قسم کے اسالیب کتابت کے حامل
ہیں جن میں سے ایک اسلوب کتابت دینی اور مذہبی معاملات کے ساتھ مختص ہے جو
"دین دفیریہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس اسلوب کتابت میں وہ اپنی کتاب "اوستا"
کی کتابت کرتے ہیں۔ ان کا ایک اور رسم الخط ہے، جسے ان کی اصطلاح میں
"ویش دبیریہ" کہتے ہیں۔ اس کے ۳۶۵ حروف ہیں۔ اس انداز کتابت میں قیافہ شناسی

تعدد، پانی گرنے کی آوازیں، طنین گوش، آنکھوں کے اشارت کنایے، نخرے اور
اس نوع کی دیگر چیزیں معرضِ تحریر میں لائی جاتی ہیں، لیکن یہ اندازِ کتابت کسی کو دستیاب
نہیں ہوا، البتہ جو لوگ اس فنِ کتابت میں مشغول ہیں، وہ بھی اس سے آشنا نہیں۔

میں نے اماد موبذ سے اس اندازِ خط کے بارے میں سوال کیا تو اس نے جواب دیا
کہ یہ ہر انداز تحریک کی طرح تشریح طلب ہے جس طرح کہ عرب کے بعض اسالیب
کتابت تشریح طلب ہیں۔ اہلِ یونان کا ایک اور اندازِ کتابت بھی ہے جسے وہ گستج
کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس کے اٹھائیس حروف ہیں۔ اس اندازِ کتابت میں
معاہدات، مجوزہ اور جاگیریں عطا کرنے کے فرامین منضبطِ تحریر میں لائے جاتے ہیں۔
اہلِ فارس اسی اندازِ کتابت میں انگشتریوں پر کندہ کرتے۔ اسی سے کپڑوں اور
قالینوں کو سجاتے اور اسی رسم الخط کو درہم و دینار اور مہروں پر اجاگر کرتے۔ اس خط کا نمونہ
یہ ہے:

ان کا ایک اور رسم الخط ہے جسے وہ نیم گستج کہتے ہیں۔ اس کے اٹھائیس
حروف ہیں۔ اس نہجِ کتابت میں وہ علمِ طب اور فلسفہ کی کتابت کرتے ہیں۔ اس کا

پیش نظر شام کی طرف جاتے ہوئے دریائے فرات کو عبور کیا تھا۔

رہا اس کی کتابت کا معاملہ تو اس سلسلہ میں بڑا اختلاف ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عبرانی زبان پتھر کی دو تختیوں پر لکھی ہوئی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائی۔ جب وہ پہاڑ سے اتر کر اپنی قوم کے پاس آیا تو اس کو بتوں کی پوجا کرتے ہوئے پایا۔ ان لوگوں پر سخت غضب ناک ہو کر بحالت غصہ میں تختیوں کو زمین پر مار کر توڑ ڈالا، کیونکہ وہ طبعاً تیز مزاج تھا۔

نیز وہ یہ کہتا ہے کہ اس کے بعد وہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ ایسی دو اور تختیوں پر لکھو۔ اس حکم سے اس قوم کو پہلی تختیوں کی کتابت سکھانا مقصود تھا۔

ایک یہودی فاضل کا کہنا ہے کہ وہ عبرانی انداز کتابت اس انداز کتابت کے علاوہ کوئی اور انداز کتابت تھا۔ اب وہ تغیر اور تبدیلی کی زد میں آچکا ہے۔

بعض یہودی اہل علم کا کہنا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز مصر کے وزیر تھے تو امور مملکت کا حساب ان حرفوں کے ذریعے جمع اور منضبط کرتے تھے — عبرانی حروف کی شکل وصورت یہ ہے:۔

کو ترجمہ کرتی ہے۔ جالینوس نے اپنی کتابوں کی "فینکس"[۵۱] میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ "فینکس" کا معنی فہرست کتب ہے۔

جالینوس کا کہنا ہے کہ میں نے ایک مجلس میں فنِ تشریح سے متعلق تفصیل سے گفتگو کی۔ چند روز بعد میرا ایک دوست ملا اور کہا کہ اس مجلس میں جو کچھ کہا گیا تھا فلاں شخص نے وہ سب کچھ محفوظ کر لیا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا کہ آپ نے یہ کہا اور یہ کہا۔ اس نے میرے تمام الفاظ بعینہٖ دہرا دیے۔ میں نے اس شخص سے پوچھا تم نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے جواب دیا۔ میں سامیا اندازی کا ایک ماہر سے ملا۔ اس کی مہارت کا یہ عالم تھا کہ ابھی آپ نے بات تمام بھی نہ کی اور اس نے لکھ بھی لی۔ یہ وہ رسم الخط ہے جسے بادشاہ اور بڑے بڑے کاتب ہی سیکھتے ہیں۔ اس کی جلالت و اہمیت کے پیشِ نظر دوسرے لوگوں کو اس کے سیکھنے سے روک دیا جاتا ہے۔

۳۴۰ھ میں بعلبک سے ایک مدعی طبابت بغداد آیا۔ اس نے کہا کہ وہ سامیا اندازی کی بات کو جانتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کو آزمایا اور تجربہ کیا تو اس کو واقف پایا۔ اگر ہم دس کلمات بولتے تو وہ دل لگا کر سنتا اور اس کو ایک کلمہ کی صورت میں تحریر کر لیتا اور جب ہم اس کے کہے ہوئے کو دہرانے کے لیے کہتے تو وہ ہمارے ہی الفاظ میں اسے دہرا دیتا۔

جعفر بن مکتفی کا کہنا ہے کہ رومی بائیں سے دائیں جانب کو اس لیے لکھتے ہیں کہ بیٹھنے والے کا رخ بہرحال بجانب مشرق ہونا چاہیے۔ جب وہ مشرق کی جانب متوجہ ہوگا تو شمال اس کے بائیں طرف پڑے گا اور اس طرح لکھتے وقت ایسا معلوم ہوگا کہ بائیں جانب دائیں جانب کو کچھ دے رہی ہے۔

کاتب کو سمتِ شمال سے شروع کر کے جنوب کی طرف قلم کو حرکت دینا چاہیے۔

جعفر بن مکتفی مزید کہتا ہے کہ انداز خط کے بارے میں رومیوں کے ہاں کچھ خاص قوانین و قواعد رائج ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ تحریر میں کچھ حروف یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں۔ انھیں حروف متعاقبہ کہتے ہیں اور وہ حروف یہ ہیں:

غمنا - دلتا - قبا - سیغی - ظا - انغی -

ان کے اور حروف بھی ہیں جن کو وہ حروف مصوتات (آوازدار) کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں - الفا - ابی - ایف - یوطا - ھو - واو صغریٰ اور واو کبریٰ جسے وہ "الطوتینا" بھی کہتے ہیں -

حروف مؤنث چار ہیں - الفا - واو صغریٰ - واو کبریٰ -

حروف مذکر یہ ہیں - ابی - ایطا - یوطا - ھو -

کسی یونانی حرف پر اعراب نہیں ہوتا - البتہ سات حروف مصوتات پر اعراب آتا ہے جو ان کے ہاں لجین اور بجین کے نام سے معروف ہیں - یونانی زبان عربی کے چھ حروف یعنی حا - دال - ضاد - عین - ہا اور لام الف سے بے نیاز ہے -

خط لنکبردہ[1] اور لساکسہ[2]

یہ لوگ رومیوں اور افرنگیوں کے درمیانی علاقہ میں سکونت پذیر ہیں - فرمانروائے اندلس ان سے قریب تر ہے - ان کے حروف کتابت بائیس ہیں - ان کے انداز کتابت کا نام "افیسیبیتی" ہے وہ بائیں سے دائیں جانب کو لکھتے ہیں لیکن اس کی وجہ وہ نہیں جو رومیوں کے ہاں ہے -

اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس سلسلہ میں حرکت قلب سے بدل جائے نہ کہ اس پر بوجھ ڈالا جائے - لیکن اگر دائیں جانب سے لکھا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کتابت جگر کی طرف سے شروع کی گئی ہے اور قلب پر بار ڈالا گیا ہے -

چینی خط

چینی رسم لخط نقاشی کی مانند ہے - اس کو ضبط تحریر میں لانے والا اگرچہ کتنا بھی مشاق اور ماہر ہو تاہم وہ لکھنے میں سخت دشواری محسوس کرتا ہے - کہتے ہیں کوئی کتنا بھی تیز نویس ہو - ایک دن میں دو یا تین ورق سے زیادہ نہیں لکھ سکتا - چینی اسی انداز

خط سے ملتا جلتا ہے مگر اس سے جداگانہ نوعیت کا ہے۔ مانی حروف یہ ہیں:-

ان کے دیگر الفاظ کی ایک اور شکل بنتی ہے جس کے حروف اس سے مختلف ہیں اور وہ اس طرح لکھتے ہیں:-

خط سغد

ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ میں شہر سغد میں گیا ہوں۔ یہ ماوراء النہر کے ایک حصے میں واقع ہے۔ اسے اہل سغد ایران جہ کہتے ہیں وہاں ترک آباد ہیں۔ یہاں کے پایہ تخت کا نام قرخت ہے جو خاصا بڑا شہر ہے۔

اس نے یہ بھی بتایا کہ وہاں کے باشندے ثنویہ اور نصاریٰ ہیں۔ اپنی زبان میں وہ ثنویہ کو "اجاذکف" کہتے ہیں۔

ان کے خط کا نمونہ یہ ہے۔

خطِ سندھ

یہاں کے لوگ مختلف زبانوں اور مختلف مذہبوں کے حامل ہیں اور ان کے ہاں گوناگوں اسالیب کتابت رائج ہیں۔ جو لوگ ان کے شہروں میں آمد و رفت رکھتے ہیں ان میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ان کے اسالیب کتابت دو سو کے قریب ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ میں نے وہاں کے پایہ تخت میں سونے کا ایک بت دیکھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بدھ کا مجسمہ ہے۔ وہ ایک ایسا شخص ہے جو کرسی پر بیٹھا ہے اور اس کے ایک ہاتھ کی انگلیاں حساب انامل کے مطابق تیس کے عدد کو ظاہر کر رہی ہیں۔ اس کرسی پر جو کچھ مرقوم ہے اس کا نمونہ یہ ہے:۔

خطِ سوڈانی[71]

سوڈانی باشندے مثلاً نوبہ[72]، بجہ[73]، زغاوہ[74]، مراوہ[75]، استان[76]، بربر[77]،
اور تمام زنگی بجز سندھ کے، ہندوستان سے ارتباط کے باعث ہندی زبان میں
لکھتے ہیں۔ ان کا اپنا کوئی معروف اسلوب خط اور طریق کتابت نہیں ہے۔

جاحظ نے کتاب البیان میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ زنگی اپنے
خطبہ اور زبان میں فصاحت اور بلاغت سے بہرہ مند ہیں۔ جس شخص نے ان کے
خطابت و بلاغت کو دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ جب ان کو
امور پیش آتے اور وہ شدائد زمن سے دوچار ہوتے ہیں تو ان کا خطیب زمین کے
بلند ٹیلے پر بیٹھ جاتا ہے، سر جھکا لیتا ہے اور بیٹھے بیٹھے انداز میں ہونٹ ہلاتا اور کچھ
کہتا چلا جاتا ہے۔ سب اس کی ضرورت پوری طرح سمجھتے ہیں۔

اس نے مزید بتایا کہ اس انداز خطابت میں وہ ان کے فکر و رائے کی ترجمانی
کرتا ہے اور پھر وہ اس پر عمل کا آغاز کر دیتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک سیاح نے مجھے بتایا کہ اہل بجہ اپنا ایک خاص رسم الخط اور طرز کتابت رکھتے
ہیں۔ لیکن مجھے وہ معلوم نہیں ہو سکا۔

اسی طرح ایک اور جہاں گرد نے مجھے بتایا کہ اہل نوبہ اپنے دینی امور سریانی،
رومی، و قبطی رسم الخط میں ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔

رہے اہل حبشہ تو ان کے رسم الخط کے حروف باہم متصل ہیں اور وہ لوگ حمیری
حروف کی طرح بائیں سے شروع کر کے دائیں طرف کو لکھتے جاتے ہیں۔ ہر اسم کو تین نقطوں
سے جدا کرتے ہیں اور ان نقطوں کو بصورت مثلث دو اسموں کے حروف کے درمیان
ڈالتے ہیں۔ ان کے حروف کی ہیئت کا انداز ذیل میں درج ہے اور مامون کے
کتب خانے میں جو اسلوب تحریر ہے وہ اس خط سے کچھ مختلف ہے۔

(نمونہ خط پر دیکھیں)

حرف ت اور ث ایک ہے، حرف ہا اور ز ایک ہے، حرف ح اور خ ایک ہے، حرف ع اور غ ایک ہے اور حرف ط اور ظ ایک ہے۔

ترکوں اور ان کے ہم جنسوں کے بارے میں

ترک، بلغر، بغار، برغز، خزر، آلان اور چھوٹی آنکھوں والے اور انتہائی سفید رنگ لوگ۔ اپنا کوئی خاص انداز تحریر نہیں رکھتے بجز باشندگان بلغز و تبت کے۔ وہ البتہ چینی اور مانی اسلوب خط میں لکھتے ہیں۔ خزر عبرانی رسم الخط میں کتابت کرتے ہیں۔

ترکوں سے اس سلسلہ میں جو بات معلوم ہوئی وہ وہ ہے جو مجھ سے ابو الحسن محمد بن حسن بن اشناس نے بیان کی۔ اس نے کہا کہ مجھے محمود حوارہ ترکی ملکی نے بتایا ــــــ جو تونہ کار رہنے والا تھا اور عالم پیری میں اپنے شہر سے نکل کھڑا ہوا اور ہم سے دوچار ہوا ــــــ اس نے کہا ایک بڑے ترک بادشاہ نے جب اپنے سے ایک چھوٹے بادشاہ کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو اپنے وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ ایک تیر کو درمیان میں سے چیر دیا جائے۔ چنانچہ وزیر نے اس حکم کی تعمیل کی اور اس قسم کے نقش مرتسم کر دیے جن سے اہل دانش، اہل فہم ترک باخبر اور آشنا تھے۔ یہ نقش بادشاہ کے مقصود و معانی اور مطالب پر دال تھے اور مکتوب الیہ انہیں اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس کی وضاحت میں

ارمنی اور غیر ارمنی

اہل ارمن، روسیوں اور یونان کے شہروں سے قرب اور ہمسائیگی کے سبب سے زیادہ تر رومی اور یونانی زبان میں لکھتے ہیں۔ ان کی کتابیں جیسا کہ ہم نے دیکھی ہیں [illegible] میں لکھی گئی ہیں۔ حروف [illegible] کی مانند ہے۔

جب وہ بادشاہ [illegible] اور [illegible] گزشتہ زمانے میں اقامت گزیں ہیں تو ان کا کوئی خط [illegible] نہیں ہے۔ لیکن تعلق اور ہمسائیگی کی بنا پر ان کی زبانوں میں اشتراک پایا جاتا ہے اور ہر گروہ کا ایک مخصوص لغت ہے۔ مگر پیرایہ بیان میں تفاوت ہے۔

جہاں ہم ان کا تذکرہ کریں گے وہاں ان کی مزید تفصیل بیان کریں گے۔

قلم تراشنے کی بحث

قلم تراشنے کے طریقے مختلف قوموں اور ملکوں میں مختلف ہیں۔ عبرانی قلم تراشتے ہیں تو بہت ہی تیز قط لگاتے ہیں۔ عربی داہنی جانب قط لگاتے ہیں کبھی بائیں جانب بھی لگاتے ہیں اور کبھی کبھی قلم کو کاٹ ہی دیتے ہیں۔ کبھی قلم کو درمیان سے کاٹ کر اس کو تراشتے ہیں اور پھر اس سے لکھتے ہیں۔ اس کو وہ "سمبا" کہتے ہیں۔ رومیوں کے ہاں قلم تراشنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دائیں جانب بہت زیادہ تیز قط لگاتے ہیں کیونکہ اس کو بائیں سے دائیں کو لکھا جاتا ہے۔

اہل فارس قلم کے سرے کو پراگندہ سا کر دیتے ہیں تاکہ تب اس کو زمین پر گھسا کر یا دانتوں سے دبا کر نرم کر لیں۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خط میں حسن اور عمدگی پیدا ہو جائے۔

کبھی کبھی وہ ناتراشیدہ قلم سے لکھتے ہیں۔ اس بانس اور نرکل کی پوری کو وہ "خامہ" کہتے ہیں۔ اس قلم سے وہ "بادیاب" کو شعبۂ تحریر میں لاتے ہیں جو ان کی دینی کتاب ہیں

اور سباق وغیرہ ہیں۔ ان جنین ہولوں سے لگتے ہیں، وہ مصوروں کی طرح بالوں کو باش
اور رنگ کی پوری [illegible] میں [illegible] ہر قسم کے قد اور تراش سے لکھتے ہیں۔ ان
کا مقولہ ہے کہ وہ دوائیں جو [illegible] ہیں، لیکن ان [illegible] اور عشق تم
کو [illegible] نہیں نکالتے۔

اقسامِ ورق کے بارے میں

کہتے ہیں حضرت آدم پہلے شخص ہیں جنہوں نے مٹی پر لکھا۔ اس کے بعد عرصہ تک تحریر
کو [illegible] لکھنے کی خاطر لوگوں نے تانبے اور پتھر پر لکھنا شروع کر دیا۔ یہ [illegible] سے
[illegible] کی بات ہے!

رزق اور فوری ضرورت کے لیے لوگ لکڑی اور درختوں کے پتوں پر لکھتے تھے لیکن
تحریر [illegible] کی [illegible] سے وہ درخت کی اس چھال پر بھی لکھتے تھے جو کاغذ [illegible]
ہوتی ہے۔ اس کی تفصیلات ہم مقالہ [illegible] میں بیان کریں گے۔

پھر جب کپڑے کی ساخت اور رنگائی کا سلسلہ شروع ہوا تو لوگ اس پر لکھنے لگے۔

اہل مصر، مصری کاغذ پر لکھتے تھے۔ جو بردی کی لکڑی سے تیار کیا جاتا تھا۔ کہتے ہیں،
سب سے پہلے اس کو حضرت یوسف علیہ السلام بروئے کار لائے۔

رومی سفید ریشم اور نرم کمان پر [illegible] اور [illegible] یعنی جنگلی گدھے کے
چمڑے پر لکھتے تھے۔

اہل فارس بھینس، گائے اور بکری کی کھال پر کتابت کرتے تھے۔

عرب، اونٹ کے کندھوں کی ہڈیوں اور لخاف یعنی سنگ سفید کے ٹکڑوں اور
کھجور کی [illegible] ٹہنیوں پر ان کے پتے جھاڑ کر لکھتے تھے۔ باشندگان چین اس چینی کاغذ
پر لکھتے تھے جو خشک گھاس سے تیار کیا جاتا تھا۔ یہ کاغذ وہاں بہت مقدار میں پایا جاتا تھا۔

ہندوستان کے لوگ کتابت کے لیے تانبے، پتھر اور سفید ریشم کو استعمال
میں لاتے تھے۔

خراسان کا کاغذ کتان (یعنی السی کے پودے) سے تیار کیا جاتا تھا۔ کہتے ہیں،
اس صنعت کا آغاز دورِ بنو امیہ اور ایک قول کے مطابق دورِ عباسیہ میں ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا
ہے کہ یہ ایک قدیم صنعت ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ یہ نئی صنعت ہے۔ ایک قول
یہ بھی ہے کہ چینی کاریگروں نے اسے چینی کاغذ کی ساخت کے مطابق خراسان میں تیار
کیا تھا۔ سلیمانی، طلحی، نوحی، فرعونی، جعفری، اور طاہری اسی کاغذ کی قسمیں ہیں۔

لہٰذا [illegible] سالہا سال اس قسم کے کاغذ پر لکھتے رہے، [illegible]
ہو سکتا ہے یہ اس لیے کہ محمد بن زبیدہ کے دور میں حکومت کی سرکاری تحریرات جو چمڑے پر
مرقوم تھیں تاراج اور ضائع ہو گئی تھیں۔ کتابیں اس چمڑے پر بھی لکھی جاتی تھیں جو
کہ چونے سے دباغت کی جاتی تھی۔ اگر چمڑے کی چونے سے دباغت کی جائے، تو وہ
زیادہ خشک ہو جاتا ہے۔ بعد میں کوفی دباغت کا رواج چل نکلا۔ یعنی چمڑے کی دباغت
کھجور سے کی جائے تو اس میں زیادہ نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

کتاب الفہرست کے اجزاء علماء کے مقدمہ اور ان کا بیان ختم ہوا۔

والحمد للہ وحدہٗ

حواشی

۱؎ عربِ عاربہ - وہ قدیم اور اصلی عرب جن کی زبان اور نسب میں دوسروں سے اختلاط کی وجہ سے آمیزش پیدا نہیں ہوئی۔ (البستان)

۲؎ مدین - بحرِ قلزم پر تبوک کے بالمقابل واقع ہے۔ وہاں ایک کنواں ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ مدین ایک قبیلہ کا نام بھی ہے۔ (معجم البلدان)

۵۰ بعلبک۔ ایک بہت بڑا شہر تھا اور پوری دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ اس کے اور دمشق کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق [illegible] ساحل دمشق بارہ فرسخ کی مسافت پر واقع تھا۔ کہا جاتا ہے۔ "یہ بعل" اور "بک" دو لفظوں سے مرکب ہے۔ بعل ایک بت کا نام تھا، جو رومیوں اور یونانیوں کے نزدیک بڑی عظمت کا حامل تھا۔ اور بک ایک آدمی کا نام تھا جس نے اس بت کو بنایا اور تراشا تھا۔ منقول ہے کہ ۱۴ھ میں فتح دمشق کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن الجراح حمص کو جاتے ہوئے بعلبک سے گزرے تو وہاں کے باشندوں نے امان نامے کی درخواست کی۔ حضرت ابوعبیدہ نے منظور کر لی اور ان کے جان و مال اور عبادت گاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ علما و فضلا کی کثیر تعداد بعلبک سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ اسی کی طرف منسوب ہے۔ (تفصیلات کے لیے دیکھیے معجم البلدان)

۵۱ لنبردہ یا لنگبردہ، لومبارڈی (LONBARDIE) ہے جو اٹلی کے شمالی حصہ میں واقع ہے اور اس کا مرکز میلان (MILAN) ہے۔ (تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو، مقدمہ ابن خلدون ص۲۱۔ بحوالہ فارسی ترجمہ)

۵۲ لساکہ: ——— آج کل اسے شغلوبنہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ فرانس کے شمال میں واقع ہے۔ (ایضاً — ص۱۲)

۵۳ ثنویہ: یعنی مجوسی، جو کائنات میں خیر و شر اور نور و ظلمت کو دو تخلیقی عنصر تسلیم کرتے ہیں اسی لیے ان کے نزدیک یزداں بھی پرستش کے لائق ہے اور اہرمن بھی۔ ان کے نزدیک تاریکی اور روشنی میں ہمیشہ سے آویزش جاری ہے جس [illegible] نور [illegible] ہوگی۔ [illegible] ترجمہ و تصحیح و تعلیقات شیخ [illegible] مطبوعہ ۱۳۶۰ھ، ۱۹۴۸ء

۵۴ سمنیہ: ہندوؤں کا ایک گروہ۔
(ایضاً)

۵۵ منانی: مانی کے معتقدین کو منانی کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلات آگے آئیں گی۔

مقالۂ اول

دوسرا فن

جو

ان دینی کتابوں پر مشتمل ہے جو مسلمانوں اور دیگر اصحابِ مذاہب پر نازل کی گئیں

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ قدیم نوشتوں سے مجھے ایک کتاب دستیاب ہوئی ہے جس کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتب خانۂ مامون کی کتاب تھی۔ مصنف کتاب نے اس میں صحف کے نام، ان کی تعداد، آسمانی کتابوں اور ان کے مبلغین کا ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کو زیادہ تر جمہور عوام ہی مرکزِ تصدیق اور ہدفِ اعتقاد ٹھہراتے ہیں۔ میں اس کتاب کے اسی حصہ کا ذکر کروں گا جو میری اس کتاب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں جو قابل ذکر حکایت ہے وہ کتاب ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

امیر المومنین ہارون — میرا خیال ہے اس سے رشید مراد ہے — کا غلام احمد بن عبداللہ بن سلام کہتا ہے کہ میں نے کتاب الحنفاء سے اس کا ترجمہ کیا ہے اور حنفاء وہ ابراہیمی صابی ہیں، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ صحف کے حامل بنے۔

یہ بہت مفصل اور طویل کتاب ہے۔ میں نے اختصار سے اس کے ضروری حصے چھانٹ لیے ہیں تاکہ ان کے باہمی اختلاف و افتراق کے اسباب و وجوہ معلوم اور واضح ہو سکیں۔ علاوہ ازیں میں نے اس پر قرآنِ پاک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اہلِ کتاب میں سے نعمتِ اسلام سے متمتع ہونے والوں — جیسے عبداللہ بن سلام، ابن یامین، وہب بن منبہ، کعب احبار، ابن تیہان اور بحیرا راہب — سے

جو ضروری اور مستند آثار و دلائل منقول ہیں ان کا اضافہ کر دیا ہے۔

احمد بن عبداللہ بن سلام کا بیان ہے کہ میں نے اس کتاب کے ابتدائی حصے کا اور ان مقامات کا جو صحف، توراۃ، انجیل، انبیاء اور ان کے تلامذہ کی کتابوں سے متعلق موضوع پر مشتمل ہیں، اہل کتاب کی زبانوں یعنی عبرانی، یونانی اور صابی زبانوں سے عربی زبان میں حرف بحرف ترجمہ کیا ہے، اور اس خدشہ کے پیش نظر کہیں تحریف کا کوئی پہلو پیدا نہ ہو جائے، لفظی تحسین و تزئین سے گریز کیا۔ اس کتاب کے ترجمہ میں، میں نے کوئی کمی بیشی نہیں کی، بجز ان مقامات کے کہ جہاں مثلاً کتاب کی زبان میں تو ایک لفظ مقدم ہے لیکن عربی ترجمہ میں اس کو مؤخر کیے بغیر جملہ کے دروبست اور سیاق عبارت کے تقاضے پورے نہیں ہو پاتے۔ اسی طرح ایک شی مؤخر ہے مگر عربی میں اس کو مقدم کیے بغیر جملے کی صحت و استواری قائم نہیں رہ سکتی۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ ایک شخص کہتا ہے "ات مایم تان" اس کا عربی ترجمہ "مار ہات" ہے لیکن یہاں میں نے لفظ "مار" کو مؤخر اور لفظ "ھات" کو مقدم (یعنی ھات ماء) کر دیا۔ کسی بھی زبان کو عربی میں منتقل کیا جائے گا تو جملے کی درستی اور عبارت کی صحت و استواری کے لیے اسی اصول کو پیشِ نگاہ رکھا جائے گا۔ اس صورت حال کے علاوہ جو میں نے بیان کی ہے پناہ بخدا، نہ کسی چیز کا اضافہ کیا گیا ہے اور نہ کسی شی میں کمی کی گئی ہے۔

دوسری جگہ وہ کہتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں سے تین سو پندرہ وہ ہیں جن پر بالمشافہ نزولِ وحی ہوا۔ وہ تمام کتابیں جو اللہ نے ان پر نازل فرمائیں ان کی تعداد ایک سو چار ہے۔ ان میں سے ایک سو صحف ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے۔ اولین کتاب جو اللہ نے نازل کی، صحفِ آدم ہے جو اکیس صحف پر مشتمل ہے۔ دوسری کتاب اللہ نے حضرت شیث علیہ السلام پر اتاری جو انتیس صحف پر محتوی ہے۔ تیسری کتاب اللہ تعالیٰ نے اخنوخ نبی ۔ یعنی حضرت ادریس علیہ السلام پر نازل فرمائی۔ یہ کتاب اپنے دامن میں تیس صحف کو گھیرے ہوتے ہے۔ چوتھی کتاب حضرت

ابراہیم علیہ السلام پر اتاری گئی۔ وہ دس صحیفوں کو محیط ہے۔ پانچویں کتاب، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتری یہ دس صحیفوں پر مشتمل ہے۔ یہ کل پانچ کتابیں اور ایک سو صحیفے ہوتے۔

دس صحیفوں کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی جو دس الواح پر مشتمل تھی۔ بقول احمد بن عبد اللہ کے، یہ الواح سبز رنگ کی تھیں، اور ان کی تحریر سورج کی شعاعوں کی مانند سرخ تھی۔ احمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ یہودی ان صفات کو تسلیم نہیں کرتے۔

احمد کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اترے تو اپنی قوم کو گوسالہ پرستی کرتے پایا۔ یہ دیکھ کر انھوں نے الواح پھینک دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔ پھر آپ کو اس فعل پر ندامت ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ ان الواح کو ان کی پہلی حالت میں بدل دے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میں اسے انہی الواح میں واپس لوٹا دوں گا اور اللہ نے ایسا ہی کر دیا۔ ان میں سے ایک لوحِ میثاق تھی۔ اور دوسری لوحِ شہادت۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر مزامیر نازل فرمائے جو زبور سے تعبیر ہیں اور یہود اور نصاریٰ کے ہاں متداول ہیں۔ یہ مزامیر کل ڈیڑھ سو ہیں۔

یہودیوں کی کتاب تورات پر گفتگو جو ان میں متداول ہے اور ان کے علما اور مصنفین کے واقعات و اخبار

میں نے اس سلسلہ میں ایک یہودی فاضل سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر پانچ اخماس کے مجموعے کی شکل میں تورات نازل کی۔ ہر خمس دو سفر اور ہر سفر متعدد فراسات پر منقسم ہے۔ فراسہ کا معنیٰ سورت ہے۔ پھر ہر فراسہ کئی السوقات پر منقسم ہے۔ السوقات کا معنیٰ آیات ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی ایک اور کتاب بھی

ہے۔ جسے "مشنا" کہتے ہیں۔ یہودیوں کا علم فقہ، شرائع اور احکام اسی سے ماخوذ ہیں۔
یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو کسدانی اور عبرانی زبان میں ہے۔ توراۃ کے بعد انبیاء
علیہم السلام کی یہ کتابیں ہیں۔ کتاب یہوشع، کتاب شفطی، کتاب شموئیل، کتاب سفر اشعیا،
کتاب سفر ارمیا، کتاب سفر حزقیل، کتاب مخی۔ یہ سفر داؤد اور اصحاب داؤد ہے، اور
تفسیر ملخی الملوک کے نام سے معروف ہے۔

کتاب انبیا چھوٹے چھوٹے بارہ اسفار سے عبارت ہے۔ ان کی اور بھی کتابیں
ہیں جنہیں بشارات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جو انبیاء علیہم السلام کی آٹھ کتابوں سے
ماخوذ ہیں۔ علاوہ ازیں درج ذیل کتابوں کا شمار بھی کتب انبیاء میں ہوتا ہے۔

کتاب عزور[1]، کتاب دانیال، کتاب ایوب، کتاب سیر سیرین، کتاب اخا، کتاب
روث، کتاب قوہلت، کتاب زبور داؤد، کتاب امثال سلیمان، کتاب دیوان الایام،
اس میں سیرت ملوک اور ان کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ کتاب تشورش، جو مجلہ
کے نام سے موسوم ہے۔

عبرانی زبان میں مہارت رکھنے والے یہودی فضلا و علما میں سے — جس کے بارے
میں یہودیوں کا کہنا ہے کہ اس کی ٹکر کا کوئی شخص نہیں دیکھا گیا — فیومی ہے۔ اس کا
نام سعید اور ایک قول کے مطابق سعدیا ہے۔ یہ ہمارا قریب العہد ہے اور ہمارے
زمانہ کے کچھ لوگوں نے اسے دیکھا بھی ہے۔ اس کی یہ کتابیں ہیں:۔

کتاب المبادی، کتاب الشرائع، کتاب تفسیر اشعیا، کتاب تفسیر التوراۃ متن بلا شرح،
کتاب [illegible]۔ یہ کتاب دس مقالات پر محتوی ہے۔ کتاب تفسیر احکام داود، کتاب
تفسیر الکت، یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور کی تفسیر ہے۔ کتاب تفسیر السفر
الثالث من النصف الاخر من التوراۃ۔ یہ مشروح ہے۔

کتاب تفسیر کتاب ایوب،

کتاب اقامت الصلوات والشرائع۔

کتاب العبور، یہ تاریخ سے متعلق ہے۔

نصاریٰ کی انجیل کے بارے میں گفتگو
ان کی کتابیں، علما اور مصنفین

میں نے یونس قس سے، جو ایک عالم و فاضل شخص ہے، ایسی کتابوں کے بارے میں سوال کیا، جنھیں وہ قابلِ تفسیر اور لائق عمل ٹھہراتے ہیں اور جو عربی زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہیں، اس نے جواب دیا۔ ان کتابوں میں سے ایک کتاب الصورۃ ہے جو دو حصوں میں منقسم ہے۔

صورۃ العتیقہ اور صورۃ الحدیثہ۔ اس نے بتایا کہ یہودیوں کے نقطۂ نظر سے سندِ تقدیر کا استحقاق صرف صورتِ عتیقہ کو حاصل ہے اور عیسائیوں کی رو سے صورۃ حدیثہ کو۔ اس نے مزید بتایا کہ عتیقہ چند کتابوں سے استناد کرتا ہے جن میں اولیں حیثیت توریت کو حاصل ہے اور وہ اسفار خمسہ ہیں۔

کتاب مثنوی جو مندرجہ ذیل چند کتابوں کا مجموعہ ہے۔

کتاب یوشع بن نون، کتاب الاسباط، جسے کتاب القضاۃ بھی کہتے ہیں۔ کتاب شاؤل و قضیۃ داؤد، کتاب اخبار بنی اسرائیل، کتاب قضیۃ رعوث، کتاب سلیمان بن داؤد فی الحکم، کتاب توحلت، کتاب سیر سیرین، کتاب حکمۃ حویشع بن سیرخ، کتاب زبور جو [illegible] کتابوں پر مشتمل ہے۔ کتاب اشعیا النبی علیہ السلام، کتاب ارمیا النبی علیہ السلام، کتاب الاثنی عشر نبیا علیہم السلام اور کتاب حزقیل۔

کتاب الصورۃ الحدیثہ اناجیل اربعہ کا مجموعہ ہے۔ کتاب انجیل متی، کتاب انجیل مرقس، کتاب انجیل لوقا، کتاب انجیل یوحنا، کتاب الحواریین جو فراکسیس کے نام سے معروف ہے۔ کتاب بولس السلیح، یہ چودہ رسائل پر مشتمل ہے۔

نصاریٰ کے ایک گروہ کی کتابیں فقہ اور احکام کے موضوع سے متعلق ہیں جن میں کتاب سیہودس المغربی والمشرقی شائع ہے اور ان دونوں کتابوں میں سے ہر کتاب

احکام کی چند کتابوں پر مشتمل ہے۔

ان کے علمائے شریعت و فتویٰ میں سے ایک شخص ابن بہریز ہے جس کا نام عبدلیسوع ہے۔ وہ ابتدا میں حرّان کا مطران تھا۔ پھر موصل اور حزہ کا مطران مقرر ہوا۔ یہ کئی رسائل و کتب کا مصنف ہے، جن میں سے ایک کتاب المرقس یعقوبی معروف بہ بادوی ہے۔ یہ کتاب ان دو مراسلوں کے جواب میں ہے جو مرقس نے ابن بہریز کو مسئلۂ ایمان سے متعلق لکھے اس میں وحدانیت اقنوم کا ابطال کیا گیا ہے جس کے یعقوبیہ اور ملکیہ قائل ہیں۔ ابن بہریز کا فلسفہ، فلسفۂ اسلامی سے قریب تر تھا۔ اس نے منطق اور فلسفہ کی متعدد کتابوں کا ترجمہ کیا۔

گروہِ نصاریٰ میں کا ایک شخص تیھون ہے جو تمام مترجمین میں سے صحیح ترین مترجم و مفسر ہے اور عبارت و الفاظ کی تحسین و تزئین میں سب پر فوقیت رکھتا ہے۔

تیادورس، یوشع بخت، حزقیل، طماثاوس اور یوسع بن بہریز یہ سب مترجم و مفسر ہیں۔ ہم مقالۂ علوم قدیمہ میں ان کے واقعات بتفصیل بیان کریں گے۔

علمائے نصاریٰ میں ایک شخص تادمار ھادی ہے۔ اس کا ایک مراسلہ ہے جو اس نے اپنی بہن کو لکھا۔ اس میں وہ واقعات بیان کیے گیے ہیں جو اسکندریہ میں اس کے اور اس کے مخالفین، نیز اس کے اور لالیا مطرانِ دمشق کے درمیان پیش آئے۔ اس کی تصنیف کتاب الدعامہ ہے۔ ان میں ایک شخص ابو عزہ اسقفِ ملکیہ حران ہے اس کی ایک کتاب، استورسس رئیس کے رد میں ہے۔ ایک گروہ نے خود اسے بھی ہدفِ صد نقص ٹھہرایا ہے۔

حواشی

لہ معلوم ہوتا ہے جس سے کتاب عزیر مراد ہے۔

۲ے عہد نامہ قدیم ،

۳ے عہد نامہ جدید ،

۴ے حماح۔ اس کے بارے میں بتایا جا چکا ہے۔

۵ے مطران۔ اسے مطران النصاریٰ کہتے ہیں۔ یعنی عیسائیوں کا بزرگ اور رئیس (منتہی الارب)
مطران بطرک سے کم درجے کا اور اسقف سے اونچے درجے کا ہوتا ہے (اقرب الموارد)

۶ے موصل (بفتح میم وکسر صاد) عالم اسلام کا ایک عظیم الشان اور عدیم النظیر شہر۔ اسے
موصل کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کی مختلف وجوہ منقول ہیں ایک یہ کہ یہ دجلہ اور فرات کے
درمیان حد وصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسرے یہ کہ عراق اور الجزیرہ کے درمیان واقع
ہے۔ تیسرے یہ کہ سنجار اور حدیثہ کے درمیان پڑتا ہے۔ چوتھے یہ کہ اسے جس بادشاہ نے
تعمیر کیا۔ اس کا نام موصل تھا۔ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھیے۔)

۷ے حرہ۔ سیاہ اور پرانے سنگریزوں والی زمین کو کہتے ہیں۔ بلاد عرب میں اس قسم کے متعدد
قطعات ارض ہیں جو مدینہ سے شام کو جاتے ہوئے راستے میں آتے ہیں اور یہ حرہ اوطاس،
حرہ تبوک اور حرہ لقدہ وغیرہ سے موسوم ہیں۔ معجم البلدان میں اس کی تفصیلات بیان کی
گئی ہیں۔ بن بہریز (عبد یسوع) انہی حرات میں سے ایک حرہ کا مطران تھا۔

مقالہ اوّل
تیسرا فن

یہ فن اس کتاب پاک کے فضائل پر مشتمل ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے
"لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ"۔
نیز اس میں اس کتاب سے متعلق تصنیف شدہ کتابوں کا تذکرہ اور قرائے سبعہ کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ قراء کے کوائف و احوال اور ان کی تصانیف کی تفصیلات مندرج ہیں۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ ہم سے ابو الحسن محمد بن یوسف ناقد نے، اس سے یحییٰ بن محمد ابو القاسم نے، اس سے سلیمان بن داؤد ہاشمی نے، اس سے ابراہیم بن سعد نے، زہری کی روایت سے اور زہری نے عبید بن سلنت سے روایت کی کہ مجھ کو زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمرؓ بن خطاب بھی تشریف فرما تھے۔ مجھ سے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ عمرؓ میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یمامہ کے معرکہ میں قرآء قرآن کثرت سے قتل ہوئے ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر ہر جگہ قرآء قرآن کو اسی طرح نابود کر دیا گیا تو قرآن کا بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ اس بنا پر میری خواہش ہے کہ اس وقت جمع قرآن کا اہتمام کر لیا جائے۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ میں وہ کام کیونکر انجام دوں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام نہیں دیا۔ عمرؓ نے جواب دیا۔ بخدا یہ کام خیر کا حامل ہے۔ حضرت عمرؓ اس باب میں مجھ سے مسلسل بحث و تکرار کرتے رہے۔ تاآنکہ اللہ نے میرا سینہ کھول دیا اور میں حضرت عمرؓ کی رائے کا حامی ہو گیا۔ زید بن ثابت کہتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا آپ عاقل و فہیم نوجوان ہیں اور

پھر لایلاف قریش - پھر القارعة - پھر لا اقسم بیوم القیامة - پھر ویل لکل همزة -
پھر والمرسلات - پھر ق والقرآن - پھر لا اقسم بهذا البلد - پھر الرحمن - پھر
قل اوحی - پھر یٰس - پھر المص - پھر تبارک الذی - پھر نزل الفرقان - پھر سورة
الملائکة - پھر الحمد لله فاطر - پھر سورة مریم - پھر سورة طٰہٰ - پھر اذا وقعت
الواقعة - پھر طسم الشعراء - پھر طس - پھر طسم - پھر سورة بنی اسرائیل -
پھر سورة هود - پھر سورة یوسف - پھر سورة یونس - پھر سورة الحجر - پھر سورة
والصافات - پھر لقمان اس کا آخری حصہ مدنی ہے - اس کے بعد
سورة قد افلح المؤمنون - پھر سبا - پھر سورة الانبیاء - پھر سورة الزمر -
پھر سورة حم المؤمن - پھر سورة حم السجدة - پھر حم عسق - پھر حم الزخرف
پھر حم الدخان - پھر حم الشریعة - پھر حم الاحقاف - اس کی چند آیات
مدنی ہیں - پھر والذاریات - پھر هل اتاک حدیث الغاشیة - پھر سورة
الکہف - اس کا آخری حصہ مدنی ہے - پھر الانعام - اس کی چند آیات مدنی ہیں - پھر سورة
النحل - اس کا آخری حصہ مدنی ہے - پھر سورة نوح - پھر سورة ابراهیم - پھر سورة سجدہ
پھر والطور - پھر تبارک الذی بیده الملک - پھر الحاقة - پھر سأل
سائل - پھر عم یتساءلون - پھر والنازعات - پھر اذا السماء انفطرت - پھر اذا السماء
انشقت - پھر الروم - پھر عنکبوت - پھر ویل للمطففین کہا جاتا ہے کہ یہ سورة
مدنی ہے - پھر اقتربت الساعة وانشق القمر - پھر والسماء والطارق -

وہ کہتے ہیں - مجھ سے ثوری نے بیان کیا - انھوں نے فراس سے اور فراس
نے شعبی سے روایت کیا کہ ان آیات کے علاوہ سورة النحل مکہ میں نازل ہوئی - وان
عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به -

ابن جریج نے عطا خراسانی سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے
روایت کیا کہ مکہ میں پچاسی اور مدینہ میں اٹھائیس سورتیں نازل ہوئیں -

مدینہ میں یہ سورتیں نازل ہوئیں - البقرہ - الانفال - پھر الاعراف

سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ واللیل اذا یغشیٰ۔ الفجر۔ البروج۔ انشقت۔ اقرأ باسم ربک۔ لا اقسم بهذا البلد۔ الضحیٰ۔ الم نشرح لک۔ العادیات۔ القارعۃ۔ لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب۔ والشمس وضحاها۔ والتین۔ ویل لکل همزة۔ لایلاف قریش۔ التکاثر۔ انا انزلناه۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ اذا جاء نصر اللہ۔ انا اعطیناک الکوثر۔ قل یا ایها الکافرون۔ لا اعبد ما تعبدون۔ تبت یدا ابی لهب وتب ما اغنیٰ عنه ماله وما کسب۔ قل هو اللہ احد اللہ الصمد۔

یہ کل ایک سو دس سورتیں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سورۂ طور سورۂ الذاریات سے پہلے نازل ہوئی۔

ابو شاذان نے ابن سیرین کے قول سے بیان کیا ہے کہ مصحف عبد اللہ بن مسعود میں معوذتین اور فاتحۃ الکتاب موجود نہ تھیں۔ فضل نے اعمش کا یہ قول روایت کیا ہے کہ عبد اللہ حم سق قرأت کرتے تھے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ ایسے کئی مصاحف میری نظر سے گذرے ہیں جن کو ناقلین نے مصحف عبد اللہ بن مسعود بتایا ہے مگر ان میں سے دو نسخوں میں بھی توافق نہیں پایا۔ ان میں بیشتر ان اوراق پر مرقوم تھے جن کا اکثر حصہ مٹا ہوا تھا۔ ایک مصحف ہم نے ایسا بھی دیکھا ہے جو دو سو سال پہلے کا لکھا ہوا تھا اور اس میں سورۂ فاتحۃ الکتاب موجود تھی۔

فضل بن شاذان چونکہ قرآن اور روایات کے ائمہ میں سے ہیں، اس لیے ہم نے ان کا یہ قول جیسا دیکھا ہے نقل کر دیا ہے۔

ترتیبِ قرآن مصحفِ ابی بن کعب میں

فضل بن شاذان سے مروی ہے کہ ہمارے رفقا میں سے ایک قابلِ اعتماد و ثقہ شخص کا بیان ہے کہ قرأتِ ابی بن کعب میں قرآن کی مرتب سورتیں بصرہ

سے دو فرسخ کی مسافت پر واقع ایک گاؤں "انضار" میں ایک شخص محمد بن عبد الملک انصاری کے پاس موجود تھیں۔ وہ ہمارے پاس قرآن کا ایک نسخہ لایا اور کہا یہ نسخہ[٣١] ان سے ہمارے آبا و اجداد سے روایتاً چلا آرہا ہے۔ میں نے اس کے شروع اور آخر کی سورتیں نکالیں اور آیات کی تعداد دیکھی تو اس کی ابتدائی سورتیں یہ تھیں: فاتحۃ الکتاب۔ البقرہ۔ النساء۔ آلِ عمران۔ الانعام۔ الاعراف اور اسے تعداد بخشیں البتہ میں سورۂ یونس کے بارے میں متردد ہوں۔ اس کے بعد میں نے جو سورتیں اس میں پائیں وہ یہ ہیں:

الانفال۔ التوبہ۔ هود۔ مریم۔ الشعراء۔ الحج۔ یوسف الکہف۔ النحل۔ الاحزاب۔ بنی اسرائیل۔ الزمر۔ حٰم تنزیل طٰس۔ النور۔ النمل۔ الانبیاء۔ حٰم المؤمن۔ الرعد۔ طٰسم القصص۔ طس۔ سلیمان[٣٢]۔ صافات۔ داؤد۔ سورۂ ص۔ یٰس۔ اصحاب الحجر[٣٣]۔ حٰم عسق۔ الروم۔ الزخرف۔ حٰم السجدہ۔ سورۂ ابراہیم۔ الملائکہ[٣٤]۔ الفتح۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ الحدید۔ الظہرۃ[٣٥] تبارک الفرقان۔ الم تنزیل۔ نوح۔ الاحقاف۔ ق۔ الرحمٰن۔ الواقعہ۔ الجن۔ النجم۔ ن۔ الحاقہ۔ الحشر۔ الممتحنہ۔ المرسلات۔ عم یتساءلون۔ الانسان[٣٦]۔ لا اقسم[٣٧]۔ کورت۔ النازعات۔ عبس۔ المطففین۔ اذا السماء انشقت۔ التین۔ اقرأ باسم ربک۔ الحجرات۔ المنافقون۔ الجمعہ۔ الفجر۔ الملک۔ اللیل اذا یغشیٰ۔ اذا السماء انفطرت۔ الشمس وضحٰها۔ السماء ذات البروج۔ الطارق۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ الغاشیہ۔ عبس وہ سورت جس کا آغاز "لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب"[٣٨] سے ہوتا ہے۔ الصف۔ الضحیٰ۔ الم نشرح لک۔ القارعہ۔ التکاثر۔ خلع تین آیات[٣٩]۔ جید چھ آیات[٤٠]۔ اللهم ایاک نعبد اور آخر میں بالکفار ملحق[٤١]۔ سورۂ اللمز۔ اذا زلزلت۔ العادیات۔ اصحاب الفیل۔ التین۔ الکوثر۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے جامع قرآن ہیں جنھوں نے اپنے حافظہ کے بل بوتے پر قرآن جمع فرمایا۔ یہ مصحف خاندان جعفر میں محفوظ تھا۔ میں نے ابو یعلیٰ حمزہ حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا ایک مصحف دیکھا ہے جس کے کچھ اوراق مرور زمانہ کی وجہ سے مفقود تھے۔ یہ مصحف وراثۃً خاندان حسن میں چلا آرہا تھا۔ اس مصحف کی سورتوں کی ترتیب یہ ہے۔ ۔ ۔ ...

اخبار قراء سبعہ ان کے رواۃ اور قرأت

ابو عمرو بن علاء۔ ان کا نام زبان بن علاء بن عمار بن عبد اللہ بن حسین بن حارث بن جلہم بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو المازنی ہے۔ ان کا شمار ائمہ نحو و قرأت میں ہوتا ہے۔ یونس اور دیگر مشائخ بصرہ نے جو قرأت کے ساتھ نحو سے تعلق رکھتے ہیں ان سے تحصیل علم کی۔

رواۃ قرأت ابو عمرو

کتاب قرأت ابی عمرو تصنیف محمد بن زید حلوانی۔ کتاب قرأت ابی عمرو بن العلاء از ابو ذہل۔ یہ کتاب ان سے عصمہ بن ابو عصمہ نے روایت کی۔ کتاب قرأت ابی عمرو۔ یہ کتاب یزیدی سے روایت کی۔

اخبار نافع بن عبد الرحمٰن بن ابو نعیم مدنی

اصفہانی الاصل اور ایک قول کے مطابق ابو الحسن کہا جاتا ہے۔ اصمعی کا کہنا ہے کہ ان کو نافع نے بتایا کہ وہ اصلاً اصفہان سے تعلق رکھتے ہیں۔

رواۃ نافع

عیسیٰ بن مینا قالون مدنی، محمد بن اسحاق مسیّبی، اصمعی، اسماعیل بن جعفر بن ابو کثیر

الفصار: یعقوب بن ابراہیم ۔ ۔ ۔ بن سعید زندی۔

اخبار ابن کثیر

اس کا نام عبداللہ بن کثیر اور کنیت ابوسعید ہے ایک روایت کے مطابق ابوبکر ہے۔ یہ مکہ کے طبقۂ ثانیہ کے قراء میں سے تھا۔ عمرو بن علقمہ کنانی کا غلام تھا۔ اسے دارانی کہا جاتا ہے اس لیے کہ یہ عطار تھا اور حجاز میں عطار کو دارانی کہتے ہیں۔ لیکن تمیم داری لخمی سے۔ کیونکہ یہ بنی دار بن ہانی بن لخم کی طرف میلان رکھتا اور ان کے ساتھ سلسلۂ ولرم کا اظہار کرتا تھا۔ تمیم داری انہی میں سے تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ان فرزندانِ ایران سے تھا جن کو کسریٰ نے اس غرض سے کشتیوں کے ذریعہ یمن بھیجا کہ وہاں سے حبشیوں کو نکال باہر کریں۔

عبداللہ بن کثیر ۱۲۰ھ میں مکہ میں فوت ہوا، اور وہیں دفن کیا گیا۔ اس دور کی علمی سربراہی کا فخر بھی اسی کو حاصل تھا۔

روات ابن کثیر

اسمٰعیل بن عبداللہ بن قسطنطین۔ یہ میسرہ کا غلام تھا اور خود میسرہ بھی عاص بن ہشام کا غلام تھا۔

حالات و کوائف عاصم بن بہدلہ

اس کی کنیت ابوبکر بن ابی النجود ہے بنو جذیمہ بن مالک بن نصر بن قُعَین کا غلام تھا۔ یحییٰ بن ثابت کے بعد اس کا شمار کوفہ کے طبقۂ ثالثہ کے قرائے قرآن میں ہوتا تھا۔ عاصم کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی۔ اس نے ابوعبدالرحمٰن سلمی اور زر بن حبیش سے قرأت سیکھی۔

روات عاصم

اس سے ابوبکر بن عیاش نے جو شعبہ کے نام سے اور ایک قول کے مطابق شعبہ بن سالم

اسدی کے نام سے موسوم ہے، روایت کی۔ اس کے نام میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں، اس کی کنیت ہی اس کا نام ہے اور یہ کنیت ہی سے معروف ہوا۔

یہ واصل بن حیان احدب کا غلام تھا۔ ۱۹۳ھ میں کوفہ میں اس کا انتقال ہوا۔ یہ اس مہینے میں فوت ہوا جس میں کہ ہارون رشید نے وفات پائی۔

اس سے حفص بن سلیمان ابو عمرو بزاز نے قرأت کی روایت کی۔ اس نے عاصم سے جو قرأت سیکھی اس کی سند ابو عبد الرحمٰن سلمی کی وساطت سے حضرت علی بن ابو طالب علیہ السلام تک پہنچتی ہے۔ حفص نے طاعون سے قبل وفات پائی۔ طاعون ۱۳۱ ہجری میں پڑا تھا۔

اخبار عبد اللہ بن عامر یحصبی[۵۴]

ان کا شمار قرائے سبعہ میں ہوتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عمران ہے۔ کہتے ہیں انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا اور انھیں سنایا۔ یہ تابعین اہل دمشق کے طبقۂ اولیٰ سے ہیں ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔ ابن عامر نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی جن میں واثلہ بن اسقع، فضالہ بن عبید اور معاویہ بن ابو سفیان شامل ہیں۔

رواتِ ابن عامر

یحییٰ بن حارث ذماری۔ یہ ذمار کی طرف منسوب ہیں جو کہ یمن میں ایک شہر کا نام ہے۔ انھوں نے ۱۴۵ ہجری میں وفات پائی۔

اسمٰعیل بن عبد اللہ بن ابو المہاجر، ابن عامر کے بھائی عبد الرحمٰن بن عامر، سعید بن عبد العزیز، ہشام بن عمار اور ثور بن یزید کے علاوہ یحییٰ بن حارث سے ایک جماعت نے روایت کی، جن میں ایوب بن تمیم، سوید بن عبد العزیز، صدقہ بن یحییٰ، محمد بن سعید بن سابور، محمد بن عبد الواحد، عراک بن خالد، یحییٰ بن حمزہ اور دیگر۔

حضرات شامل ہیں۔

اخبار حمزہ بن حبیب زیات

یہ قرائے سبعہ میں سے ہے۔ کہتے ہیں یہ عمارہ کا بیٹا ہے۔ اس کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ خاندانِ عکرمہ بن ربیعہ تیمی کا غلام تھا۔ کوفہ سے حلوان زیتون اور تیل لے جاتا اور حلوان سے کوفہ میں پنیر اور ناریل لاتا تھا۔ فقیہ تھا اور صرف کوفہ کے طبقہ زاہدہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے ۱۵۶ھ میں ابوجعفر کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ کتاب قرائت حمزہ اور کتاب الفرائض اس کی تصنیفات ہیں۔

روایت حمزہ

خالد بن یزید، عابد بن ابی عابد، کسائی، حسن بن عطیہ، عبداللہ بن موسیٰ العبسی۔

احوال واخبار کسائی نحوی

یہ علی بن حمزہ بن عبداللہ بن بہمن بن فیروز ہے۔ ایرانی نژاد ہے۔ اس کا شمار قرائے سبعہ میں ہوتا ہے۔ کوفہ کا رہنے والا تھا۔ وہیں پرورش پائی۔ شہر بشہر گھومتا رہتا تھا۔ ۱۷۹ ہجری میں رے کے ایک گاؤں رنبویہ میں فوت ہوا۔ اس نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور حمزہ بن حبیب سے قرائت سیکھی۔ کسائی نے سلسلہ قرائت میں جہاں جہاں حمزہ کی مخالفت کی ہے، قرائت ابن ابی لیلیٰ کی بنیاد پر کی ہے۔ ابن ابی لیلیٰ حضرت علی علیہ السلام کے مطابق قرائت معروف کرتے تھے۔

کسائی مدینۃ السلام (بغداد) کے قاریوں میں سے تھا۔ ابتدا میں وہ لوگوں کو حمزہ کی قرائت کے مطابق پڑھاتا تھا۔ بعد میں اپنے لیے خود قرائت کے ایک منہج کو اپنا لیا۔ اس قرائت کی تعلیم اس نے خلافت ہارون کے زمانہ میں لوگوں کو دی۔ اس کے تفصیلی حالات ہم بعد میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔

روایتِ کسائی

اسحاق بن ابراہیم مروزی، ابوالحارث لیث بن خالد، ابو عمر و جعفر بن عبدالعزیز اور ہاشم یزیدی - جن لوگوں نے اس سے قرأت سیکھی اور چند حروف میں اس سے اختلاف رائے کیا وہ ابو عبید قاسم بن سلام، نصیر بن یوسف، قتیبہ، ہشام احمد بن حسن، ابو توبہ میمون بن حفص، علی بن مبارک عجائبی، ہشام الضریر النابینا، نحوی، ابو ذہل احمد بن ابو ذہل اور صالح بن عاصم ناقط ہیں۔ صالح بن عاصم ناقط نے کسائی سے باقاعدہ تلمذ کیے بغیر ہی قرأت سیکھی۔ یحییٰ بن آدم نے بھی قرأت سے متعلق کسائی سے کچھ روایت تو کیا ہے، لیکن وہ اتنا زیادہ نہیں !

قرأتِ کسائی کے بارے میں علما کی تالیفات

کتاب ما خالف لکسائی فیہ ــــــــ از ابو جعفر بن مغیرہ۔
کتاب قرأتہ ــــــــ از مغیرہ بن شعیب تمیمی۔
کتاب قرأتہ ــــــــ از ابو مسلم عبدالرحمٰن بن واقد واقدی
کتاب حروف الکسائی ــــــــ از سورة بن مبرد۔
کتاب معانی القرآن بھی اسی کی تصنیف ہے۔

قرأت میں شذوذ کے حامل قراء اور قرائے اہل مدینہ کے انساب

عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی تابعین اہل مدینہ کے طبقہ اولیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اور قرأت میں ایک خاص اسلوب کے مالک ہیں۔

ابو سعید ابان بن عثمان بن عفان۔ ان کا شمار بھی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں ہوتا ہے اور ان کی بھی ایک الگ قرأت ہے۔ مسلم بن جندب یہ بھی تابعین میں سے ہیں اور ایک الگ انداز قرأت رکھتے ہیں۔

شیبہ بن نصاح بن سرجس بن یعقوب اہلِ مدینہ کے طبقۂ تابعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ام سلمہ کے غلام تھے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ نصاح سے ان کے بیٹے کے سوا کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ یہ قرأت میں اپنے دور کے امام تھے اور ایک مخصوص منہاجِ قرأت کے مالک تھے۔

ابو جعفر مدنی۔ ان کا نام یزید بن قعقاع تھا۔ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے غلام تھے۔ حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر اور دیگر حضرات سے روایت کی اور ہارون کے عہدِ خلافت میں وفات پائی۔ یہ بھی ایک جداگانہ اندازِ قرأت کے حامل تھے۔

اہلِ مکہ

ابن ابی عمارہ۔ ان سے ابو عون بن عمرو نے روایت کی۔ ان کی ایک الگ قرأت تھی۔

ابن محیصن۔ یہ بھی اپنی ایک خاص قرأت کے حامل تھے۔

درباس۔ یہ بھی ایک الگ طرزِ قرأت کے قائل تھے۔

حمید بن قیس اعرج۔ یہ بھی ایک خاص اسلوبِ قرأت رکھتے تھے۔

اہلِ بصرہ

عبداللہ بن ابو اسحاق حضرمی۔ یہ ایک الگ نہجِ قرأت کے حامل تھے۔ عاصم جحدری۔ ان کا بھی اپنا ہی ایک مخصوص اندازِ قرأت تھا۔ عیسیٰ بن عمر ثقفی۔ ان کی بھی ایک خاص طرزِ قرأت تھی۔ یعقوب حضرمی۔ انھوں نے بھی از خود ایک طرزِ قرأت وضع کیا۔ ابو منذر سلام۔ یہ بھی ایک الگ قرأت کے موجد تھے۔

اہلِ کوفہ

حمران بن اعین [illegible] والے تھے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اور ان کو [illegible] سے تعلق رکھتے تھے [illegible] جب انھوں نے دیکھا کہ لوگ حمزہ کی قرأت کی [illegible]

سے کثرت سے ان کی طرف مائل ہیں تو اعمش کے پاس چلے گئے اور ان سے قرات سیکھی۔ اب لوگ اعمش کی طرف دوڑ پڑے اور طلحہ کو چھوڑ دیا۔ ان کی وفات ۱۱۳ ہجری میں ہوئی۔ ان کا اپنا ہی ایک خاص قرات تھی۔

عیسیٰ بن عمر ہمدانی۔ یہ عیسیٰ نحوی نہیں ہیں۔ ان کی بھی اپنی ایک قرات تھی۔

اعمش۔ ان کا بھی اپنا ایک مذہب قرات تھا۔ ان دونوں کے مفصل حالات ہم بعد میں بیان کریں گے۔

ابن ابی لیلیٰ۔ ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ ان کا بھی اپنا ایک الگ طریق قرات تھا۔

اہلِ شام

ابوالبرہشم عمران بن عثمان زبیدی تھا۔ یہ ایک الگ قرات کے قائل تھے۔ یزید بربری۔ یہ بھی قرات میں ایک خاص اسلوب کے حامل تھے۔ خالد بن معدان۔ یہ بھی ایک خاص انداز قرات رکھتے تھے۔

اہلِ یمن

محمد بن سُمیفع یمنی الاصل تھے۔ لیکن اپنے آخری ایام حیات میں بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور اپنی ایک خاص قرات رکھتے تھے۔

اہلِ بغداد

خلف بن ہشام بن ثعلب بزار، فم الصلح کے باشندے تھے۔ لیکن مدینۃ السلام بغداد میں رہتے تھے، وہاں اس طرح رہتے تھے کہ گویا وہیں کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے شریک، ابوعوانہ اور حماد بن یزید سے قرات قرآن سنی اور صاحب حمزہ، سُلیم کو قرات سنائی۔ اور متعدد باتوں میں حمزہ کی مخالفت بھی کی۔ ۲۲۹ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی کچھ کتابیں بھی ہیں۔

ابن مجاہد

یہ اپنے دور کے آخری شخص تھے جنہیں مدینۃ السلام بغداد میں تاجدارِ علم قرأت مانا گیا۔ ان کا نام ابوبکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد تھا۔ یہ مسلّمہ ہوشمند یگانۂ روزگار شخصیت تھے۔

علم و فضل، دیانت اور قرأتِ قرآن کی تمام شاخوں سے واقفیت و آگاہی رکھنے کے باوجود حسنِ اخلاق سے مزین، خوش اخلاق، مزاح سے بہرہ مند، تیز ذہن اور ذکی تھے۔ ۲۴۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۴ھ کو بدھ کے روز شعبان کی ایک رات باقی تھی کہ وفات پائی۔ وفات سے دوسرے روز اپنے مکان سے متصل محلہ سوق العطش میں دفن کیے گئے۔ ان کی تصانیف یہ ہیں:۔

کتاب القراءات الکبیر۔ کتاب القراءات الصغیر۔ کتاب الیاءات۔ کتاب الہاءات۔ کتاب قراءۃ ابی عمرو۔ کتاب قراءۃ ابن کثیر۔ کتاب قراءۃ عاصم۔ کتاب قراءۃ نافع۔ کتاب قراءۃ حمزہ۔ کتاب قراءۃ الکسائی۔ کتاب قراءۃ ابن عامر۔ کتاب قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن شَنَبُوذ

ان کا نام محمد بن احمد بن ایوب بن شنبوذ ہے۔ ابوبکر سے کنارہ کش رہتا تھا اور اس کی رفاقت میں رہنا پسند نہیں کرتا تھا۔ متدین، بے ضرر مگر احمق تھا۔ شیخ ابو محمد یوسف بن حسن سیرافی ادام اللہ نے اپنے والد محترم کے حوالے سے مجھے بتایا کہ وہ اکثر لحن اور قلیل العلم تھا۔ بہت سی قراءات کا راوی تھا۔ اس سلسلے میں اس کی تصنیفات بھی ہیں۔ ۳۲۸ ہجری میں دار الحکومت کے قید خانے میں فوت ہوا۔ وہاں ایک مرتبہ وزیر نے اس کو کوڑے لگائے تو اس نے بددعا کی کہ اس کا ہاتھ کٹ جائے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا۔

ابن شنبوذ کی چند قراءات

"اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فامضوا الی ذکر اللہ"[۲۳]

اس کی ایک قراءت یہ ہے۔ وکان امامہم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا[۲۴]

اس کی ایک دوسری قراءت یہ ہے: الیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک ایۃ۔[۲۵]

ایک یہ ہے: فلما خر تبینت الانس ان الجن لو کانوا یعلمون الغیب مالبثوا حولا فی العذاب المہین[۲۶]

ایک یہ ہے: واللیل اذا یغشی۔ النہار اذا تجلی والذکر والانثی۔[۲۷]

ایک یہ ہے: فقد کذب الکافرون فسوف یکون لزاما۔[۲۸]

اس کی ایک قراءت یہ ہے: الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض[۲۹]

ایک قراءت یہ ہے: ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف ناھون عن المنکر ویستعینون اللہ علی ما اصابہم اولئک ہم المفلحون۔ واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم[۳۰]

کہتے ہیں اس نے اپنی اس پوری قراءت شاذہ کا اعتراف کر لیا تھا۔ پھر اس سے تائب ہونے کے لیے کہا گیا۔ اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا توبہ نامہ ان الفاظ میں ملا ہے "محمد بن احمد بن ایوب کہتا ہے کہ میں اس طرح حروف پڑھا کرتا تھا جو مصحف عثمان کے خلاف تھے جس کی صحت پر تمام صحابہ رسول کا اتفاق ہے۔ پھر مجھ پر یہ چیز واضح ہو گئی کہ یہ غلط ہے تو میں نے اس سے توبہ کر لی اور اس قراءت کو چھوڑ دیا۔ اب میں اس قراءت سے اللہ جل اسمہ کے حضور براءت و بیزاری ظاہر کرتا ہوں کیونکہ مصحف عثمان ہی صحیح اور برحق ہے۔ نہ اس کی مخالفت جائز

نقاد

ابوعلی حسن بن داؤد۔ نقاد کے نام سے معروف ہے۔ قریش بنو امیہ سے تعلق رکھتا ہے اور کوفہ کا باشندہ ہے۔ ابو محمد قاسم معروف بہ خیاط کو قرأتِ قرآن سنائی۔ خیاط نے شمول کو، شمول نے اعشی کو، اعشی نے ابوبکر کو، ابوبکر نے عاصم کو عاصم نے ابوعبدالرحمٰن سلمی کو، سلمی نے علی علیہ السلام کو اور علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی قرأت سنائی۔ نقاد کی وفات کوفہ میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب قرأۃ الاعشی، کتاب اللغۃ ومخارج الحروف واصول النحو۔

ابن مقسم

ابوبکر محمد بن حسن بن مقسم بن یعقوب۔ مدینۃ السلام بغداد کے قاریوں میں سے تھا۔ اس کا زمانہ ہم سے قریب ترہے۔ لغت اور شعر کا عالم تھا۔ ثعلب سے سماعت علم کی اور ۳۶۲ھ میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الانوار فی علم القرآن۔ کتاب المدخل الی علم الشعر —— کتاب تخریج القراءات، کتاب فی النحو۔ کتاب مقصور وممدود، کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب الوقف والابتداء۔ کتاب عدد التمام۔ کتاب المصاحف، کتاب اختیار رفقہ۔ کتاب السبعۃ بعللہا کبیر۔ کتاب السبعۃ الاوسط۔ کتاب الاوسط۔ یہ ایک اور کتاب ہے۔ کتاب ابی جعفر معروف بہ شفاء الصدور۔ کتاب الزوادات۔ کتاب مجالس ثعلب۔

نقاش ابوبکر

محمد بن حسن انصاری موصل کا باشندہ تھا۔ جائے پیدائش بھی یہی ہے۔ مدینۃ السلام بغداد کے قراء میں سے تھا۔ اطراف وجوانب سے لوگ اس کے پاس سفر کر کے آتے اور علم حاصل کرتے تھے۔ تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب الاشارۃ فی غریب القرآن

از ابن انباری۔ کتاب اللامات از اخفش سعید۔

قرآن کے وقف اور ابتدا کے بارے میں کتابیں

کتاب الوقف والابتداء از حمزہ۔ کتاب الوقف والابتداء از فراء۔ کتاب الوقف والابتداء از خلف۔ کتاب الوقف والابتداء از ابن سعدان۔ کتاب الوقف والابتداء از ابن [illegible]۔ کتاب الوقف والابتداء از ابو عمر دوری۔ کتاب وقف الابتداء از ہشام بن عبد اللہ۔ کتاب الوقف والابتداء از ابو عبد الرحمن یزیدی۔ کتاب الوقف والابتداء از ابن انباری، کتاب الوقف والابتداء از ابن کیسان۔ کتاب الوقف والابتداء از جعدی۔ کتاب الوقف والابتداء از ابو ایوب سلیمان بن یحییٰ ضبی۔

اختلافِ مصاحف کے بارے میں تصنیفات

کتاب اختلاف مصاحف اہل المدینۃ واہل الکوفۃ واہل البصرۃ از کسائی۔ کتاب اختلاف المصاحف از خلف، کتاب اختلاف اہل الکوفۃ والبصرۃ والشام فی المصاحف از فراء۔ کتاب اختلاف المصاحف از ابو داؤد سجستانی۔ کتاب اختلاف المصاحف وجمع القراءات از مدائنی۔ کتاب اختلاف مصاحف الشام والحجاز والعراق از ابن عامر یحصبی۔ کتاب محمد بن عبد الرحمن الاصفہانی فی اختلاف المصاحف۔

وقفِ تمام کے موضوع پر کتابیں

کتاب [illegible] بن عیسیٰ [illegible]۔ کتاب الاخفش سعید۔ کتاب [illegible]۔ کتاب [illegible]۔ کتاب [illegible] بن عبد الرحمن۔ کتاب [illegible] عبد المومن۔

قرآن کے ان مقامات کے بارے میں تصنیفات جو لفظاً و معنی ہم آہنگ ہیں

کتاب ابی العباس المبرد۔ کتاب ابی عمر الدوری۔

آیاتِ قرآن کی تعداد پر تصانیف

اہل مدینہ

کتاب عدد المدنی الاول۔ از نافع۔ کتاب العدد والثانی از نافع۔ کتاب العدد از عیسیٰ
کتاب ابن عباس فی عدد المدنی الاول۔ کتاب اسماعیل بن ابی کثیر فی المدنی الآخر۔
کتاب نافع فی عواشر القرآن۔

اہل مکہ

کتاب العدد از عطاء بن یسار۔ کتاب العدد از خزاعی۔ کتاب حروف القرآن۔
از خلف بزار

اہل کوفہ

کتاب العدد از حمزہ زیات۔ کتاب العدد از خلف کتاب العدد از محمد بن عیسیٰ،
کتاب العدد از کسائی

اہل بصرہ

کتاب العدد از ابو المعافا۔ کتاب العدد از عاصم جحدری۔ کتاب الحسن بن ابی الحسن فی العدد۔

اہل شام

کتاب یحییٰ بن حارث الذماری۔ کتاب خالد بن معدان۔ کتاب اختلاف العدد
(ذیعنی یہ مذہب اہل شام وغیرہ سے متعلق ہے۔

قرآن کے ناسخ ومنسوخ کے موضوع سے متعلق کتابیں

کتاب حجاج الاعور۔ کتاب ابی عبید القاسم بن سلام۔ کتاب ابن ابی داؤد السجستانی۔

کتاب مقاتل بن سلیمان۔ کتاب جعفر بن مبشر۔ کتاب ابی اسماعیل الزبیدی۔ کتاب ابن مسلم الکجی۔ کتاب اسمٰعیل بن ابی زیاد۔ کتاب ابی قاسم الحلاج الزاہد۔ کتاب ابن الکلبی۔ کتاب ہشام بن علی بن ہشام۔ کتاب احمد بن حنبل۔ کتاب الزبیر بن احمد۔ کتاب عبد الرحمٰن بن زید۔ کتاب ابی اسحاق ابراہیم المؤدب۔ کتاب ابراہیم الحربی۔ کتاب ابی سعید النحوی۔ کتاب الحارث بن عبد الرحمٰن۔

نزول قرآن کے بارے میں تصنیفات

کتاب الحسن بن ابی الحسین۔ کتاب عکرمہ بروایت ابن عباس۔

احکام قرآن پر تصنیفات

کتاب احکام القرآن، از اسماعیل بن اسحاق قاضی۔ کتاب احکام القرآن علی مذہب مالک۔ کتاب احکام القرآن از احمد بن معدل۔ کتاب احکام القرآن از ابوبکر رازی بمذہب اہل عراق۔ کتاب احکام القرآن، از امام ابوعبد اللہ محمد بن ادریس شافعی۔ کتاب مجرد احکام القرآن از یحییٰ بن آدم۔ کتاب احکام القرآن، از کلبی بروایت ابن عباس۔ کتاب ایجاب المتشکب باحکام القرآن، از یحییٰ بن اکثم۔ کتاب احکام القرآن۔ از ابو ثور ابراہیم بن خالد۔ کتاب احکام القرآن از داؤد بن علی۔ کتاب الیضاح عن احکام القرآن۔ اس کے مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا، یہ قابل تحقیق بات ہے۔

قرآن کے مختلف مسائل پر تصنیف شدہ کتابیں

کتاب احمد بن علی المرجانی المقری فی جوابات القرآن۔ کتاب ترک المراء عن القرآن، از فریابی۔ کتاب المجاز، از ابوعبید۔ کتاب نظم القرآن از جاحظ۔ کتاب قطرب فیما سئل عنہ الملحدون عن آی القرآن۔ کتاب المسائل فی القرآن از جاحظ۔ کتاب المخلوق از علی جبائی۔ کتاب الحروف از عبد الرحمٰن بن ابی حماد کوفی۔ کتاب

بشر بن المعتمر فی متشابہ القرآن۔ کتاب اعجاز القرآن فی نظمہ و تالیفہ۔ از محمد بن یزید واسطی معتزلی۔ کتاب المسائل المنثورۃ فی القرآن از ابی شمیر۔ کتاب نظم القرآن از ابن اخشید۔ کتاب خلق القرآن از ابن راوندی۔ کتاب الانوار از ابو مقسم۔ کتاب البیان عن بعض الشعر مع فصاحۃ القرآن۔ از حسن بن جعفر برجلی۔ کتاب ابی زید البلخی فی ان سورۃ الحمد تنوب عن سائر القرآن۔ کتاب الناسخ والمنسوخ از جعد۔ کتاب احکام القرآن از ابوبکر رازی۔ کتاب اللغات فی القرآن۔ یہ علما کی ایک جماعت کی تصنیف ہے۔ کتاب نظم القرآن از ابو علی حسن بن علی بن نصر۔ کتاب الامثال از ابن جنید۔

یہ کتاب "الفہرست" کے مقالۂ اوّل کا آخری حصہ ہے جو ہفتہ کے روز کیم شعبان ۳۷۷ھ کو مکمل ہوا۔ ہم اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ جن لوگوں کے لیے ہم نے یہ کتاب لکھی انھیں اور ہمیں امن و امان اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ وہ اپنی مہربانی اور لطف و کرم سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا رہا ہے اور ہمیں اپنی رضامندی کی باتیں الہام و القا کرتا ہے اور اپنے کرم و قدرت سے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق بہم پہنچاتا ہے۔

قرائے متاخرین کا گروہ

ابن منادی

یہ ابوالحسن احمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن ابوداؤد ہے۔ بغداد کا باشندہ تھا اور رصافہ میں اقامت پذیر تھا۔ جو کچھ لکھتا اسے باقاعدہ اعراب کے ساتھ ادا کرتا اور فصاحت کے قالب میں ڈھالتا۔ اس بنا پر لوگ اس سے توحش کا اظہار کرنے لگے۔

قرأتِ قرآن اور دیگر علوم کا عالم تھا۔ مختلف علوم سے متعلق اس کی ایک سو بیس سے زائد تصنیفات تھیں جن میں زیادہ تر علوم قرآن پر مشتمل تھیں۔ اس کی وفات ۳۳۴ھ میں ہوئی۔ کتاب اختلاف العدد اور کتاب دعا، انواع الاستعاذات

من سائر الآفات والعاھات اس کی تصنیفات میں سے ہیں۔

نقاش

ابوالحسن کنیت اور علی بن مرہ نام ہے۔ بغداد کا باشندہ تھا اور چہار سوق العطش کے ایک مکان میں رہائش رکھتا تھا۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ کتاب المسانی، کتاب حمزہ اور کتاب قراء الثمانیۃ اس کی تصنیفات ہیں۔ موخر الذکر کتاب میں اس نے قرائے سبعہ پر خلف بن ہشام بزاز کی روایتِ قرأت کا اضافہ کیا۔

بکار

بکار بن احمد بن بکار نام اور ابوالحسن کنیت ہے۔ مدینۃ السلام کے قاریوں میں سے تھا۔ ۳۵۲ھ میں فوت ہوا۔ کتاب قرأت المسانی اور کتاب قرأت حمزہ اس کی تصنیفات ہیں۔

ابن واثق

اس کا نام ابو محمد عبدالعزیز بن واثق ہے۔ جس سے قرأتِ حمزہ پڑھی۔ مدینۃ ابو جعفر منصور میں مقیم تھا۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
رسالۃ الی ثعلب یسألہ عن البائنتین ابلخ۔ کتاب قرأۃ حمزۃ۔ کتاب السنن۔ کتاب التفسیر۔

ابوالفرج

یہ ابن شنبوذ کا مصاحب ہے۔

حواشی

۱؎ ترجمہ: قرآن مجید وہ کتاب ہے کہ نہ اس کے آگے سے باطل راہ پاسکتا ہے، نہ اس کے پیچھے سے۔ یہ اس خدا کے پاس سے اترا ہوا ہے جو بڑی حکمت والا، بڑی تعریف والا ہے (سورۂ حم السجدہ۔ آیت ۴۲)

۲؎ یمامہ: جزیرۃ العرب میں ایک مقام ہے، جو نجد اور بحرین کے درمیان واقع ہے وہاں مسیلمہ کذاب نے مسلمانوں کے خلاف بغاوت کرکے اعلانِ جنگ کر دیا تھا۔ اس بغاوت کو ختم کرنے اور فتنۂ ارتداد کے استیصال کے لیے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ذی الحجہ ۱۱ ھ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زیرِ کمان ۱۳ ہزار افراد پر مشتمل مجاہدین کا ایک لشکر بھیجا۔ مسیلمہ کذاب کی فوج ۴۰ ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی۔ اس لڑائی میں دشمن کے سترہ ہزار آدمی مارے گئے اور ایک ہزار سے کچھ زیادہ مسلمان شہید ہوئے۔ جنگِ یمامہ کے شہدا میں حفاظِ قرآن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۶، از صفحہ ۳۲۳ تا ۳۲۶)

۳؎ یعنی سورۃ جاثیہ۔

۴؎ اس سے مجاہد مراد ہیں۔

۵؎ کتاب کے اصل الفاظ "ھؤلاء الآیات" ہیں جس کا ترجمہ ہے "یہ آیات" یہاں الفاظ جمع لکھے گئے ہیں اور درج صرف ایک آیت کا ایک ٹکڑا کیا گیا ہے۔ یا تو "آیات" کے لفظ سے چند کلمات مراد ہیں یا پھر اس سے آخرِ سورت تک کی آیات مراد ہیں۔

۶؎ عربی متن "الذین کفروا" ہے اور فارسی ترجمہ میں "لم یکن الذین کفروا" ہے۔ لیکن آگے پھر "لم یکن الذین کفروا" درج ہے۔ غالباً

اس سے سورۂ محمد مراد ہے جو الذین کفروا کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

۷ غالباً سورۂ صف مراد ہے۔

۸ معوذات سے سورۂ الفلق اور سورۂ الناس مراد ہیں۔

۹ سورۂ محمد۔

۱۰ وہ سات سورتیں جن کا آغاز حم سے ہوتا ہے۔

۱۱ مسبحات: وہ چھ سورتیں جو الفاظ "سبح" یا "یسبح" سے شروع ہوتی ہیں۔

۱۲ سورۂ فتح ۱۳ سورۂ حشر ۱۴ یعنی الم تنزیل الکتاب ۱۵ سورۂ ملک

۱۶ سورۂ صف ۱۷ سورۂ جن ۱۸ سورۂ نوح ۱۹ سورۂ تحریم

۲۰ سورۂ قمر ۲۱ سورۂ واقعہ ۲۲ سورۂ معارج ۲۳ سورۂ دہر،

۲۴ سورۂ نبا ۲۵ سورۂ تکویر ۲۶ سورۂ انفطار ۲۷ سورۂ غاشیہ

۲۸ سورۂ الاعلیٰ ۲۹ سورۂ انشقاق ۳۰ سورۂ علق ۳۱ سورۂ بلد

۳۲ سورۂ انشراح ۳۳ سورۂ الماعون ۳۴ سورۂ بینہ ۳۵ سورۂ قدر

۳۶ کتاب کے اصل الفاظ یہ ہیں: "اخرج الینا مصحفا وقال هو مصحف ابی رویناه عن آبائنا"۔ ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔ "وہ ہمارے پاس قرآن کا ایک نسخہ لایا اور کہا یہ مصحف ابی ہے اور ہمارے آباؤ اجداد سے روایتاً چلا آرہا ہے۔" ان الفاظ کا فارسی ترجمہ یوں کیا گیا ہے: "واو قرآنی بہ نشان داد و گفت این قرآن متعلق بپدر من بوده و ما از پدران خود آن را روایت مینمائیم۔" فارسی مترجم نے "هو مصحف ابی" کا ترجمہ "این قرآن متعلق بپدر من بوده" کیا ہے جو صحیح نہیں۔ یہ لفظ "اَبِی" نہیں (جس کا معنی "پدر من" یا میرا باپ ہے) بلکہ اُبَیّ (یعنی ابی بن کعب) ہے۔ کیونکہ اوپر جو عنوان قائم کیا گیا ہے وہ مصحف ابی بن کعب ہے اور عنوان کا تقاضا ہے کہ اس لفظ کو اُبَیّ سمجھا جائے۔ فلوگل نے ابیّ مشدد لکھا ہے (فلوگل ص ۲۶ مطبوعہ بیروت)

۳۷ سورۂ النمل ۳۸ غالباً اس سے سورۂ سبا مراد ہے۔ اس میں حضرت داؤد اور آل

داؤد کا تذکرہ ہے۔

۲۹ سورۂ حجر ۳۰ سورۂ ملائکہ، سورۂ فاطر کا دوسرا نام ہے۔ اس کی ابتدائی آیات میں ملائکہ کا ذکر نسبتاً تفصیل سے کیا گیا ہے۔

۳۱ الظہارہ نام کی کوئی سورت قرآن حکیم میں نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ لفظ "الظہار" ہے اور اس سے مراد سورۂ مجادلہ ہے جس میں "ظہار" کا حکم بیان کیا گیا ہے اور یہ سورۂ حدید سے اگلی سورت ہے۔

۳۲ سورۂ الدہر، ۳۳ سورۂ القیامہ۔

۳۴ اس سے مراد سورۂ بینہ ہے جس کا آغاز اسی آیت سے ہوتا ہے۔

۳۵ خلع نام کی قرآن میں کوئی سورت نہیں۔ البتہ مطبوعہ سنگی حاجی ملا آقا لسان، ۱۳۱۹ قمری کے قرآن کے اس صفحہ میں جو سور و آیات و کلمات قرآن کی تعداد کے لیے مخصوص ہے یہ لفظ مرقوم ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم انی استعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک۔ ونخلع ونترک من یفجرک۔ (فارسی ترجمہ حاشیہ ۲۵)

۳۶ اس سے غالباً سورۂ لہب مراد ہے لیکن اس کی چھ آیات نہیں پانچ آیات ہیں۔

۳۷ محولہ حاشیہ (۳۵) کے قرآن کے اسی صفحہ پر یہ سورہ ان الفاظ میں درج ہے:—
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم ایاک نعبد ولک نصلی و نسجد ونستعین ونحفد ونرجوا رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق (فارسی ترجمہ حاشیہ ۲۶)

۳۸ آیات جیدت اگر سورۂ لہب مراد ہو تو یہ سورہ مکرر درج ہو گئی ہے۔

۳۹ سورۂ اخلاص۔

۴۰ یہ ابوموسیٰ عیسیٰ بن لینا بن وردان بن عبداللہ بن زرق۔ ایک قول کے مطابق مروی۔ بنو زہرہ ہے۔ اس کا لقب قالون تھا مدینہ کے قراء اور علمائے نحو میں سے تھا۔ چونکہ یہ نافع کے ساتھ بہت وابستگی رکھتا تھا اس لیے اس کا پروردہ سمجھا جاتا تھا۔

نہایت عمدہ قرآن پڑھتا تھا۔ اسی بنا پر نافع اسے قالون کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ رومی زبان میں قالون انتہائی عمدگی سے پڑھنے والے کو کہا جاتا ہے۔ جب یہ قرآن کی تلاوت کرتا تو نافع بہت ہی خوش ہوتا اور فرطِ مسرت سے اس کی طرف انگلی سے اشارے کرتا۔ قالون رومی نژاد تھا اور اس کے آباؤ اجداد میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اسیرانِ روم کے ساتھ آیا تھا۔ اسے حضرت عمر کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انھوں نے اسے ایک انصاری کو فروخت کر دیا جو بعد میں محمد بن محمد فیروز کا غلام بنا۔ ابو محمد بغدادی کا کہنا ہے کہ قالون اتنا بہرہ تھا کہ صدائے بوق تک نہ سن پاتا۔ لیکن اس کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو اچھی طرح سن لیتا۔ ابن ابی حاتم کہتا ہے قالون کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو پڑھنے والے کے ہونٹوں کی حرکت سے معلوم کر لیتا کہ قرآن غلط پڑھا جا رہا ہے یا قاری کسی قسم کے شبہ میں پڑ گیا ہے۔ وہ ۱۲۰ھ میں پیدا ہوا، اور متواتر کئی برس نافع کو قرآن سناتا رہا۔ ۲۰۵ یا ۲۲۰ھ میں فوت ہوا۔ (فلوگل جلد ۲ صفحہ ۱۴)

۱۴؎ ورش عثمان بن سعید یا ابو عمرو قرشی ہے جو ان کا غلام تھا اور قبطی مصری تھا۔ اس کا لقب ورش تھا۔ یہ شیخ القراء اور امام المرتبین تھا۔ اپنے زمانہ میں یہ قرائے دیارِ مصر کے سربراہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ۱۱۰ھ میں مصر میں پیدا ہوا اور علم قرأت کی تحصیل کے لیے نافع بن ابو نعیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نافع کو اس نے کئی بار قرآن سنایا۔ چونکہ یہ کوتاہ قد تھا اور قد کی مناسبت سے مختصر لباس پہنتا تھا، اس لیے نافع نے اسے ورش کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کم کھاتا اور دبلا پتلا تھا، لہٰذا ورشں کے نام سے موسوم ہوا۔ نافع اسے ہمیشہ ان الفاظ سے پکارتا ــــ ورشان آؤ۔ ورشان پڑھو۔ پھر ورشان کو مخفف کر کے ورش سے موسوم کرنے لگا۔ یہ بھی منقول ہے کہ ورش ایک معروف پرندہ ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ورش ایک شے ہے جو دودھ سے تیار کی جاتی ہے۔ یا یہ کہ پنیر یا پنیر کی قسم کی کوئی شے ہے۔ اس کے سفید رنگ کی وجہ سے اسے یہ

لقب دیا گیا جو اس کے ساتھ چپک کر رہ گیا۔ اپنے نام کی بہ نسبت یہ لفظ اسے زیادہ پسندیدہ تھا۔ اس نے ۸۰ سال کی عمر پا کر ۱۹۷ھ میں شہر میں وفات پائی۔

(فلوگل جلد ۲ صفحہ ۱۸)

شعبہ بن عیاش بن سالم ابوبکر حناط اسدی نہشلی کوفی۔ یہ پیشہ استاد عالم اور راوی عاصم تھا۔ اس کے نام میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ مختلف لوگوں نے اس کے تیرہ نام ذکر کیے ہیں۔ مثلاً احمد، عبداللہ، عنترہ، سالم، قاسم اور محمد۔ اصح ترین قول یہ ہے کہ اس کا نام شعبہ تھا۔ ۹۵ھ میں پیدا ہوا۔ اس نے عاصم پر تین دفعہ قرآن کی قرأت کی۔ عطا بن صائب اور اسلم منقری سے بھی تحصیل قرأت قرآن کی اور طویل عمر پائی۔

وفات سے سات سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ قبل لوگوں کو قرأت کی تعلیم دینا ترک کر دی تھی۔ عالم باعمل اور مستند شخص تھا۔ اس کا خود اپنا قول ہے کہ "میں نصف اسلام ہوں" آئمہ اہل سنت میں سے تھا۔ اس کے لیے پورے پچیس سال بستر کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ ۱۹۳ یا ۱۹۴ میں فوت ہوا۔

(فلوگل جلد ۲ صفحہ ۱۸ و صفحہ ۱۹)

حفص: یہ حفص بن سلیمان بن مغیرہ ابوعمر بن ابوداؤد الاسدی کوفی غاضری بزاز ہے۔ کپڑے کی تجارت کرتا تھا اور حفیص کے نام سے معروف تھا۔ عرضاً و تلقیناً اس نے عاصم سے قرأت سیکھی۔ عاصم کا ربیب اور اس کی بیوی کا بیٹا تھا۔ ۹۰ھ میں پیدا ہوا اور بغداد آ گیا۔ وہاں تحصیل قرأت کی۔ بعد ازاں مستقل طور پر مکہ میں سکونت اختیار کر لی اور قرآن کی تعلیم دینا شروع کر دی۔ یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ عاصم کی صحیح ترین روایت قرأت وہی ہے جو حفص نے روایت کی ہے۔ وہ قرأت عاصم کا سب سے زیادہ عالم ہے اور ضبط قرأت کے باب میں شعبہ پر فوقیت رکھتا ہے۔ صحیح قول کے مطابق اس کا سال وفات ۱۹۰ ہجری ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ اس نے ۱۸۰ھ اور ۱۹۰ھ کے درمیانی عرصہ میں انتقال کیا۔ (الفہرست مرتبہ فلوگل جلد ۲ صفحہ ۱۹)

۵۴؎ عبداللہ بن عامر بن یزید بن عمران — یہ صاد کے ضمہ کے ساتھ بھی ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی۔ یحصب بن دہمان بن عامر بن یعرب بن قحطان بن عابر کی طرف منسوب ہے جو حضرت ہود علیہ السلام ہیں۔ ایک قول کے مطابق یحصب بن مالک بن اصبح بن ابرہہ بن صباح ہے۔ اس کی کنیت کے بارے میں خاصہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ اس کی کنیت ابوعمران ہے۔ فن قرأت سے متعلق اس کو اہل شام کے امام و پیشوا کی حیثیت حاصل تھی اور اس علم میں مشیخت و سربراہی کے منصب پر فائز تھا۔ اس نے ابوالدرداء اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے مصاحب و شاگرد مغیرہ بن ابوشہاب سے عرضاً قرأت قرآن سیکھی۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اس نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھی قرآن سنانے کا شرف حاصل کیا۔ یہ تو بلاشبہ صحیح ہے کہ اس نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماع قرآن کیا جن میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان، نعمان بن بشیر، واثلہ بن اسقع اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اس نے ۱۱۸ھ میں دمشق میں وفات پائی۔ (الفہرست مرتبہ فلوگل جلد دوم صفحہ ۱۹)

۵۵؎ ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرہ بن ابوالولید سلمی یا ظفری دمشقی۔ یہ اہل دمشق کا مقتدا اور ان کا خطیب، محدث اور معلم قرآن اور مفتی تھا۔ ۱۵۳ھ میں پیدا ہوا اور قرائے قرآن کی ایک بہت بڑی جماعت سے عرضۃً قرأت سیکھی۔ یہ علامہ، فصیح اور وسیع الروایات شخص تھا۔ اس نے ایوب بن تمیم تمیمی سے علم قرأت حاصل کیا۔ ایوب بن تمیمی نے یحییٰ بن حارث ذماری سے اور اس نے ابن عامر سے یہ علم حاصل کیا۔ ایوب بن تمیم کی وفات کے بعد سربراہی قرأت قرآن دو آدمیوں — ہشام اور ابن ذکوان — کی طرف منتقل ہو گئی تھی۔ ہشام صحت نقل، فصاحت علم، روایت اور درایت میں خاص شہرت کا حامل تھا۔ باوجود اس کے کہ اس پر ضعف و پیری کا غلبہ ہو گیا تھا تاہم استواری عقل و دانش اور اصابت فکر و رائے میں سب سے ممتاز تھا۔ اخذ قراءات اور تحصیل علم حدیث کے لیے لوگ دور دراز سے اس کی

خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ۲۴۴ یا ۲۴۵ھ میں فوت ہوا۔

(الفہرست مرتبہ فلوگل۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۹)

(۲) ان کا راوی ابن ذکوان تو یہ عبداللہ بن محمد بن بشر ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ بشیر بن ذکوان بن عمرو بن فہر بن مالک بن نضر ابوعمرو اور ابو محمد قرشی فہری دمشقی ہے۔ یہ بڑی شہرت کا مالک تھا۔ استاذ، راوی اور ثقہ تھا۔ شام کا شیخ القراء اور جامع دمشق کا امام تھا۔ اس نے ایوب بن تمیم سے اخذ علم کیا جس نے کہ اسے دمشق میں علم قراءت کے سلسلہ میں اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔ یہ ایوب کا، ایوب یحیٰی بن حارث ذماری کا، اور یحیٰی ابن عامر کا شاگرد ہے۔ کسائی شام آیا تو اس نے اس سے بھی علم قراءت حاصل کیا۔ اس زمانہ میں عراق، حجاز، شام، مصر اور خراسان میں ابن ذکوان سے بڑا کوئی قاری نہ تھا۔ اس کی ولادت ۱۷۳ھ میں اور وفات ۲۴۲ھ میں ہوئی۔

(حوالہ مذکورہ صفحہ ۲۰)

۲۰۔ حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل۔ یہ قرائے سبعہ میں کا چھٹا قاری ہے جو اس گروہ قراء میں سب سے زیادہ زاہد، امام، متقی اور عاقل و فہیم تھا۔ یہ ابو عمارہ کوفی تیمی ہے۔ کہتے ہیں یہ بنو تیم کا بردہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ خالص تیمی تھا۔ اس کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ اس نے صحابہ کرام کا آخری زمانہ پایا۔ ممکن ہے بعض صحابہ کو دیکھا بھی ہو۔ اس نے اعمش، جعفر بن محمد صادق اور ابو اسحاق بن السبیعی کے سامنے قراءت قرآن کی اور ان سے باقاعدہ یہ علم سیکھا۔ خود اس سے ابراہیم بن ادہم، سفیان ثوری اور شریک بن عبداللہ نے روایت قراءت کی۔ عاصم اور اعمش کے بعد علم قراءت کی قیادت اسی کی طرف منتقل ہو گئی تھی اور یہ مستند امام، ثقہ، و ثبت، راضی برضائے خدا، قائم بکتاب اللہ، ماہر فرائض، عالم عربیت، حافظ حدیث، عابد و زاہد اور خاشع تھا۔ ان خصوصیات کی بنا پر یہ ایک عدیم النظیر اور فقید المثال شخص تھا۔ یہ عراق سے زیتون لے کر حلوان اور حلوان سے ناریل اور پنیر لے کر کوفہ جاتا تھا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں،

علم قرآن اور فرائض کے ضمن میں حمزہ سب پر فوقیت رکھتا تھا۔ وہ مد اور ہمزہ میں افراط سے منع کرتا اور مد اور ہمزہ میں افراط کرنے والے سے کہتا ایسا نہ کرو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ سفید رنگ سے معاملہ بڑھ جائے تو برص ہو جاتا ہے اور گھونگھریالے بالوں کو مزید گھونگھریالے کرنے کی کوشش کی جائے تو سخت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قرأت میں افراط سے کام لیا جائے تو وہ قرأت نہیں رہتی۔

باختلاف روایات حمزہ نے ۱۵۸ یا ۱۵۶ھ یا ۱۵۴ھ میں وفات پائی۔ اس کی قبر حلوان میں ہے۔ (الفہرست مرتبہ فلوگل جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۵۷ے حلوان: یہ عراق کا ایک شہر ہے جو کوہستان کے قریب واقع ہے۔ (معجم البلدان)

۵۸ے کسائی: یہ علی بن حمزہ بن عبداللہ بن بہمن بن فیروز اسدی ہے۔ بنو اسد کا مولیٰ، ایرانی الاصل اور سوادِ عراق کا باشندہ تھا۔ حمزہ بن زیات کی وفات کے بعد کوفہ میں قرأتِ قرآن کی امامت و پیشوائی اسی کو حاصل ہوئی۔ اس نے حمزہ کے سامنے چار دفعہ قرأتِ قرآن کی۔ اس باب میں حمزہ اس پر کامل اعتماد کرتا تھا اس سے امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ میں نے کسی کو کسائی سے زیادہ راست گو اور صادق اللہجہ نہیں دیکھا۔ شافعی کہتے ہیں جس نے نحو میں عبور حاصل کرنا چاہا وہ کسائی سے وابستہ ہو گیا۔ اسے کسائی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک خاص قسم کی چادر اوڑھے رکھتا تھا۔ حمزہ کے حلقۂ درس میں بیٹھتا تو حمزہ لوگوں سے کہتا۔ اس کی طرف بھی رجوع کرو اور اس سے پوچھو۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ جب لڑکا تھا اس کا نام کسا تھا۔ اس لیے کسائی کہا گیا لیکن پہلی توجیہ زیادہ صحیح ہے۔ (فلوگل جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۵۹ے ابو الحارث لیث بن خالد۔ یہ بغدادی ہے۔ ثقہ، دانا اور ضابط تھا۔ کسائی کے تلامذہ میں سے تھا۔ اس نے کسائی سے علم قرأت حاصل کیا اور حمزہ بن قاسم احول اور یزیدی سے حروف کی روایت کی۔ صاحب غایۃ سلمہ بن عاصم اور محمد

۶۸ه اصل الفاظ : فقد کذبتم فسوف یکون لزاما۔

(سورہ فرقان آیت ۷۷)

۶۹ه اصل الفاظ : الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔

(سورہ انفال آیت ۷۳)

۷۰ه اصل الفاظ : ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون ؀

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۴)

۷۱ه سرمن رائی، سامرا اور سامرّی۔ یہ ایک ہی شہر کے تین نام ہیں۔ یہ شہر بغداد اور تکریت کے درمیان دجلہ کی مشرقی جانب واقع تھا، جو بعد میں کھنڈر بن گیا۔

زبانی کہتا ہے۔ اس شہر کا قدیم نام سامیرا تھا۔ جو سامیر بن نوح کے نام پر رکھا گیا تھا۔ حضرت نوح ؑ نے اپنے اس بیٹے کو یہ قطعۂ زمین دے دیا تھا۔ جہاں وہ رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ عباسی حکمران معتصم باللہ نے اسے از سرِ نو تعمیر کیا تو اُسے سرمن رائی کے نام سے موسوم کیا۔

(تفصیلات کے لیے ملاحظہ معجم البلدان لفظ سامرا اور سرمن رائی)

۷۲ه جارودیہ۔ یہ ابوالجارود زیاد بن منذر ہمدانی ایک روایت کے مطابق نہدی، ثقفی کوفی، کا پیرو تھا۔ یہ شخص اسی قسم کی حدیثیں وضع کرتا تھا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مخالفت اور ذم کا پہلو نکلتا ہو۔ یہ ۱۵۰ھ سے ۱۶۰ھ کے درمیانی عرصہ میں فوت ہوا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۳)

جارودیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ اسماً حضرت علی رضؓ کی امامت کی تصریح نہیں کی۔ تاہم وصفاً کر دی تھی لہٰذا آپ کے بعد مستحقِ امامت حضرت علیؓ ہی تھے۔ لوگ چونکہ وصف کو سمجھنے سے قاصر رہے اس لیے مطلوب کو نہ پا سکے اور اپنی مرضی سے ابوبکر کو خلیفہ مقرر کر دیا۔

(الملل والنحل شہرستانی جلد اول، تصحیح و تعلیقات شیخ احمد فہمی محمد

صفحہ ۲۵۵ ۔ مطبوعہ قاہرہ)

۲۷ یعقوب حضرمی : یہ ابو محمد یعقوب بن اسحاق بن یزید بن عبد اللہ بن ابو اسحاق حضرمی ہے۔ بصری تھا اور حضرم کا مولیٰ تھا۔ اس کا شمار قرائے عشرہ میں ہوتا ہے۔ اہل بصرہ کا امام تھا اور انھیں قرأت قرآن کی تعلیم دیتا تھا۔ اس نے قاریوں کی ایک جماعت سے قرأت سیکھی۔ کسائی اور محمد بن زریق کوفی سے سماعت حروف کی۔ محمد بن زریق نے عاصم سے سماعت کی۔ یعقوب حضرمی نے حمزہ سے بھی حروف کی سماعت کی۔ یہ جامع بصرہ کا امام تھا اور خود اپنی قرأت کے مطابق جو قرأت یعقوب کے نام سے معروف تھی قرآن پڑھتا تھا۔ ۸۸ سال کی عمر پا کر ۲۰۵ ھ میں فوت ہوا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کے باپ دادا اور پردادا نے بھی ۸۸ سال کی عمر پا کر انتقال کیا تھا۔

(الفہرست مرتبہ فلوگل۔ جلد ۲ - ص۲۵)

۲۸ رصافہ : بغداد کے مشرقی جانب ایک محلہ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھیے)

۲۹ جہار سوق الہیثم : بغداد کے ایک بہت بڑے محلے کا نام ہے جو بغداد کی مشرقی جانب رصافہ اور نہر معلی کے درمیان واقع ہے۔

(تفصیلات کے لیے معجم البلدان دیکھیے۔)

۳۰ مدینۃ السلام : یہ بغداد کا نام ہے۔ اس کا نام مدینۃ السلام کیوں پڑا — ؟ اس میں اختلاف ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ دجلہ کے قریب ہے اور دجلہ کو وادی السلام کہتے تھے۔ بغداد کو بھی اسی نام سے پکارنے لگے۔ ایک قول یہ ہے کہ عباسی خلیفہ منصور نے سلامتی کے شگون کی بنا پر اس کو مدینۃ السلام کے نام سے موسوم کیا۔ موسیٰ بن عبد الرحیم نسائی کہتے ہیں، میں عبد العزیز بن ابو رواد کے ہاں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا۔ عبد العزیز نے پوچھا "کہاں سے آئے ؟" اس نے جواب دیا "بغداد سے !" کہا "بغداد مت کہو۔ اس لیے کہ اس نام کے دو جز ہیں۔

ایک "بغ" اور دوسرا "داد" — بغ ایک بت کا نام ہے اور داد کے معنی ہیں۔ اس سے دیا یعنی بت نے حاجت روائی کی — اسے مدینۃ السلام کہو — "اللہ سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ اور تمام شہر اسی کے قبضہ میں ہیں۔"
(معجم البلدان)

۱۱۷ مدینۃ ابوجعفر منصور یا مدینۃ السلام بغداد کے اس حصے کو کہتے ہیں، جو عباسی حکمران ابوجعفر منصور نے ۱۴۵ھ میں تعمیر کیا تھا۔

مقالۂ دوم

اہل نحو اور اہل لغت کی سرگزشت اور ان کی کتابوں کے نام

تین فنون

پہلا فن

علم نحو کے بارے میں آغاز بحث، بصرے کے نحویوں اور لغویوں کے حالات و اخبار

فصحائے اعراب اور ان کی کتابیں

محمد بن اسحاق کہتا ہے کہ بیشتر علماء کا خیال ہے علم نحو ابوالاسود دؤلی سے حاصل کیا گیا اور ابوالاسود دؤلی نے یہ علم امیرالمومنین حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام سے حاصل کیا۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ قواعدِ نحو کا موجد نصر بن عاصم دؤلی اور ایک قول کے مطابق لیثی ہے۔

میں نے ابوعبداللہ بن مقلہ کی ایک تحریر میں پڑھا ہے کہ ثعلب کہتا ہے ابن لہیعہ ابو النضر سے روایت کرتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز پہلا شخص ہے جس نے عربی قواعد کی بنیاد ڈالی۔ وہ انساب قریش اور ان کے حالات و واقعات کا سب سے بڑا عالم تھا، نیز اس کا شمار قرائے قرآن میں ہوتا تھا۔ شیخ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اسی طرح بتایا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نصر بن عاصم لیثی کا شمار بھی قراء اور فصحا میں ہوتا ہے۔ ابو عمرو بن علاء وغیرہ نے اسی سے تحصیل علم کی۔

ابوجعفر بن رستم طبری سے منقول ہے کہ نحو کا نام "نحو" اس لیے رکھا گیا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے ابوالاسود دؤلی کو نحو کے کچھ اصول سکھائے تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ اجازت مانگی۔

ان اصنع نحو ما صنع

کہ میں بھی اسی نحو (انداز) کے اصول وضع کروں جس نحو (انداز) کے آپ نے وضع کیے ہیں۔

پس اسی لفظ "نحو" بولنے کی بنا پر اس علم کا نام "نحو"[1] پڑ گیا۔

اس میں اختلاف ہے کہ وہ کون سبب تھا جس نے ابوالاسود کو قواعد نحو لکھنے اور وضع کرنے پر آمادہ و تیار کیا۔

ابوعبیدہ کا قول ہے کہ ابوالاسود نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے علم نحو حاصل کیا، لیکن اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو کچھ سیکھا وہ کسی کو بتاتا نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ابن زیاد نے بھی پیغام بھیجا کہ آپ کوئی ایسی چیز تیار کریں، جو لوگوں کے لیے رہنما ثابت ہو اور اس کی مدد سے کتاب اللہ سمجھی جا سکے، لیکن اس نے معذرت کر دی۔ ایک مرتبہ ابوالاسود نے ایک شخص کو سنا کہ وہ قرآن کی آیت،

اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ کو وَرَسُوْلِهٖ

یعنی بکسر لام پڑھ رہا تھا۔ وہ کہتا ہے میں نے یہ سن کر اپنے دل میں کہا کہ میں تو یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ وہ اسی وقت زیاد کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے امیر (یعنی آپ) نے جو حکم دیا ہے میں اس کی تعمیل کروں گا۔ مجھے ایک ایسا ذہین و ذکی کاتب مہیا کر دیا جائے کہ جو کچھ میں بولتا جاؤں، وہ لکھتا جائے چنانچہ عبدالقیس سے ایک کاتب لایا گیا، مگر وہ اسے پسند نہ آیا۔ اس کے بعد ایک اور کاتب لایا گیا۔ ابوالعباس مبرد کہتا ہے کہ میرا خیال ہے یہ کاتب بھی عبدالقیس ہی سے تھا۔

ابوالاسود نے اس سے کہا جب تم دیکھو کہ میں نے کسی حرف کو ادا کرتے وقت

منہ کھولا ہے تو اس کے اوپر ایک نقطہ ڈال دو اور اگر میں منہ بند کروں تو حرف کے آگے نقطہ ڈال دو اور اگر میں اسے کسرہ کی صورت میں پڑھوں تو نقطہ حرف کے نیچے ڈال دو۔ یہ نقاطِ ابوالاسود کہلاتے ہیں۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ سعد جو فارس کا باشندہ تھا اور زندخان سے تعلق رکھتا تھا، ابوالاسود کے پاس گیا۔ یہ شخص اپنے خاندان کے ایک گروہ کے ساتھ بصرہ میں آیا تھا۔ یہ لوگ قدامہ بن مظعون سے قرب و تعلق رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے ہیں اور وہ اس کے موالی ہیں۔ ایک مرتبہ سعد اپنے گھوڑے کی لگام تھامے جا رہا تھا کہ ابوالاسود کے پاس سے گزرا۔ اس نے پوچھا سعد تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم گھوڑے پر سوار کیوں نہیں ہوتے؟ اس نے جواب دیا "ان فرسی ضالع" (کہ میرا گھوڑا ایڑھا ہے) حالانکہ وہ کہنا چاہتا تھا۔ "ان فرسی ظالع" (کہ میرا گھوڑا لنگڑا ہے۔) اس جملہ سے موجودین مجلس ہنس پڑے۔ ابوالاسود نے کہا۔ یہ لوگ موالی ہیں جو اسلام کی طرف راغب ہوئے اور پھر داخل اسلام ہو کر ہمارے بھائی بن گئے ہیں۔ کیوں نہ ہم ان کے لیے گفت گو کے قواعد وضع کر دیں۔ چنانچہ اس نے فاعل اور مفعول سے متعلق باب وضع کیے۔

قواعد نحو کا واضع ابوالاسود دؤلی ہے
اس کی ایک دلیل

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ شہر حدیثہ میں ایک شخص، محمد بن حسین قیام پذیر تھا۔ یہ شخص ابن ابی بعرہ کے نام سے مشہور تھا۔ اس نے بہت سی کتابیں جمع کر رکھی تھیں اور اس کے پاس عربی کتابوں کا وہ ذخیرہ تھا جو نحو، لغت، ادب اور قدیم کتابوں پر مشتمل تھا۔ میں نے اتنی کثیر تعداد میں کتابیں اور کسی شخص کے پاس نہیں دیکھیں،

بیں اس سے کئی دفعہ مل چکا تھا، وہ مجھ سے مانوس ہو گیا تھا۔ وہ میل جول سے متنفر تھا اور کتابوں کے معاملہ میں حد درجہ بخیل تھا۔ دراصل وہ بنو حمدان سے ہراساں اور خائف رہتا تھا۔ اس نے مجھے کتابوں کا ایک بہت بڑا بستہ سا دکھایا جس کا وزن تین سو رطل تھا۔ اس کے محتویات یہ تھے:-

گاؤ خر کے چمڑے، اقرار نامے، مصری کاغذ، چینی اور تہامی اوراق، اونٹ کی کھال اور خراسانی کاغذ۔ ان پر حواشی و تعلیقات لغت عرب، ان کے اشعار کے الگ الگ قصائد، کچھ مسائل نحو، حکایات و اسمار، تاریخ و اخبار، اسماء و انساب وغیرہ علوم عرب اور دیگر علوم کی بہت سی چیزیں مرقوم تھیں۔

اس نے کوفہ کے ایک شخص کا ذکر کیا۔ جس کا نام میرے ذہن سے نکل گیا ہے:۔ کہ یہ شخص قدیم نوشتے جمع کرنے کا شائق تھا۔ اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی دوستی محمد بن حسین کے لطف و کرم اور اتحاد مسلک و عقیدہ — یعنی شیعیت کی بنا پر — یہ چیزیں میرے حوالے کر دیں۔ میں نے انھیں الٹ پلٹ کر دیکھا، تو عجیب و غریب چیزیں ملیں۔ مگر امتداد زمانہ نے ان میں کہنگی پیدا کر دی تھی اور اپنی دست برد سے اس کے نشانات کو مٹا ڈالا تھا اور اس کے نقوش و اثرات کو محو کر دیا تھا۔ اس کے ہر جز یا ہر ورق یا ہر کاغذ پر ترتیب کے ساتھ علماء کی دستخطی مہریں ثبت تھیں اور یہ مذکور تھا کہ یہ کس کی تحریر ہے۔ اور یہ کون شخص ہے۔ پھر ہر مہر کے نیچے دوسرے کی مہر تھی جس پر ایک دوسرے کے دستخطوں سے پانچ چھ علماء کی شہادتیں مرقوم تھیں۔

میں نے اس ڈھیر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مصاحب و رفیق خالد بن ابوالہیاج کا لکھا ہوا ایک مصحف بھی دیکھا۔ پھر یہ مصحف ابوعبداللہ بن حانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ میں نے اس میں امام حسن اور امام حسین کے مکتوبات بھی دیکھے۔ میں نے اس میں امانت نامے اور عہد نامے بھی دیکھے جو امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر کاتبوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ اس میں

ابو عمرو بن علاء، ابو عمرو شیبانی، اصمعی، ابن الاعرابی، سیبویہ، فراء اور کسائی ایسے علمائے نحو اور ماہرینِ لغت کے مکتوبات بھی تھے۔ اس میں سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور اوزاعی وغیرہ اصحابِ حدیث کے نوشتے بھی تھے۔

ان کاغذات میں ایک ایسی چیز بھی میری نظر سے گزری جو اس بات پر دال ہے کہ علم نحو، ابوالاسود سے مروی ہے۔ جن کاغذات میں یہ بات درج تھی، وہ چار اوراق پر مشتمل تھے اور جہاں تک میرا خیال ہے وہ چینی ورق تھے۔ اس کا مفہوم یہ تھا کہ اس میں فاعل اور مفعول سے متعلق ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ کی بحث درج ہے۔ یہ تحریر یحییٰ بن یعمر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی اور اس کے نیچے ایک اور پرانی تحریر تھی، جو علان نحوی کی تحریر تھی۔ اس کے نیچے نضر بن شمیل کی تحریر تھی۔ اس شخص کی وفات کے بعد کتابوں کا وہ بستہ اور اس میں جو کچھ بھی بند تھا، گم ہو گیا اور پھر سخت تلاش کے باوجود بجز مصحف کے، نہ تو ہم نے اس کے بارے میں کچھ سنا اور نہ اس کی کوئی چیز کبھی دیکھنے میں آئی۔

ابوالاسود دؤلی سے علم نحو حاصل کرنے والوں کے نام

ابوالاسود سے یہ علم ایک جماعت نے حاصل کیا جس میں یحییٰ بن یعمر، عنبسہ بن معدان (یہ عنبسۃ الفیل ہے) اور میمون بن اقرن شامل ہیں۔ بعض علما کے بقول نصر بن عاصم نے بھی ابوالاسود دؤلی سے اس [illegible] تحصیل کی۔

یحییٰ بن یعمر، جو عدوان بن قیس بن عیلان بن مضر کا ایک فرد تھا اور بنی لیث بن کنانہ میں جس کا شمار ہوتا تھا، ایک امین اور عالم شخص تھا۔ اس سے احادیث بھی مروی ہیں۔ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے اس کا لقا ثابت ہے اور قتادہ وغیرہ نے اس سے روایت کی ہے۔

عنبسہ بن معدان مہری، میسان کا باشندہ تھا۔ بصرہ میں آیا اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ یہ فیل کے نام سے اس لیے موسوم تھا کہ اس کا والد معدان، زیاد کے

ہاتھی کی نگہداشت اور اس کو چارہ وغیرہ کھلانے پر متعین تھا اور اس وجہ سے اس کا لقب ہی فیل پڑ گیا۔

عنبسہ کے بعد عبد اللہ بن ابو اسحاق حضرمی تھا۔ یہ شخص حضرت موت کا غلام تھا۔ فرزدق نے اس شعر میں اس کی ہجو کی ہے۔

فلو کان عبد اللّٰہ مولی ھجوتہ
ولکن عبد اللہ مولی موالیتہ

اس کے زمانہ کے ممتاز اصحاب فضل و شرف لوگوں میں عیسیٰ بن عمر ثقفی شامل ہے۔

مجھے ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا، وہ کہتے ہیں ہمیں ابو مزاحم نے بتایا، وہ کہتا ہے ہمیں ابن ابی سعید نے بتایا۔ اس کا کہنا ہے ہم سے ابو عثمان مازنی نے بیان کیا اس کا کہنا ہے، ہمارے پاس اصمعی نے، عیسیٰ بن عمر سے ذکر کیا کہ ہم حسن کے ساتھ جا رہے تھے اور عبد اللہ بن ابو اسحاق ہمارے ساتھ تھا۔ حسن نے کہا۔ ان لوگوں کو اپنی طرف کھینچو۔ یہ ظلمۃ مقنیں ہیں۔ چنانچہ عبد اللہ بن ابو اسحاق نے اپنی بغل سے یادداشت کی تختیاں نکالیں اور ان پر لکھ لیا۔ اور کہا، اے ابو سعید! ہم نے آپ سے ظُلمَۃ کا استفادہ کیا۔ اسی طرح ابو عمرو بن العلاء نے کہا۔

اخبارِ عیسیٰ بن عمر ثقفی

اس کا شمار ابو عمرو بن علاء کے طبقہ میں ہوتا ہے۔ یہ عیسیٰ بن عمر ثقفی ہے۔ عیسیٰ بن عمر ہمدانی نہیں ہے جو کوفہ کا باشندہ تھا اور جس سے کئی قرائتیں مروی ہیں۔ یہ عیسیٰ بن عمر بصری ہے اور بصرہ کے سربر آوردہ نحویوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے عبد اللہ بن ابو اسحاق وغیرہ سے حصول علم کیا۔ وہ عیسیٰ بن عمر سے خلیل بن احمد نے تحصیل کی۔ عیسیٰ نابینا تھا اور قرائے بصرہ میں سے تھا۔ اس کی وفات ۱۴۹ھ میں ہوئی۔ کتاب الجامع اور کتاب المکمّل اس کی تصنیفات ہیں۔ قاضی ابو سعید رح

نے ہمیں غیلان کے وہ شعر سنائے جن میں اس نے عیسیٰ بن عمر کی دو کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

بطل النحو جمیعا کلہ   غیر ما احدث عیسی بن عمر

ذاک اکمال وھذا جامع   فھما للناس شمس وقمر

ایک طویل عرصہ سے یہ دونوں کتابیں نایاب ہیں۔ نہ ہمارے شناساؤں میں سے کسی کو دستیاب ہوئیں اور نہ ہمیں کسی نے یہ بتایا کہ ہم نے یہ کتابیں دیکھی ہیں۔ عمرو بن علاء کا ذکر اخبارِ قرآء کے ضمن میں مقالہ اول میں ہو چکا ہے۔

اخبار یونس بن حبیب

میں نے ابوالحسن خزاز کی وہ تحریر پڑھی ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ یونس بن حبیب ابوعبدالرحمٰن ہے۔ بنو لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا مولیٰ ہے۔ خزاز یہ بھی کہتا ہے کہ یہ بات میں برنبائے تحقیق نہیں کہہ رہا ہوں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ شخص ہمیشہ لوگوں کے ساتھ رہا۔ وہ ان کا مولیٰ تھا یا نہیں؟ یہ مجھے معلوم نہیں۔ ابوزید نے اس کی کنیت ابومحمد بتائی ہے اور وہ اسے ضبہ کا مولیٰ قرار دیتا ہے۔ صاحب [illegible] اسے عجمی الاصل بتاتا ہے اور کہتا ہے یہ جبل کا باشندہ ہے اور اس پر اظہار فخر کرتا ہے۔

یہ شخص قواعد نحو کا سب سے بڑا عالم تھا۔ اس سے یہ حکایت منقول ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابواسحاق حضرمی سے کسی چیز کی سماعت نہیں کی۔ البتہ میں نے اس سے ایک مرتبہ یہ پوچھا کہ کیا وہ کسی ایسے شخص کو جانتا ہے جو "سویق" کو "صویق" کہتا ہو؟ اس نے جواب دیا۔ یہ عمرو بن تمیم کی لغت ہے۔ یونس کا شمار اصحاب ابوعمرو بن علاء میں ہوتا ہے۔ اس کا حلقہ درس بصرہ میں تھا جس میں طلبائے علم، اہل ادب، فصحائے عرب اور بادیہ نشینوں کے وفود وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہتے۔ میں نے ابوعبداللہ بن مقلہ کی یہ تحریر پڑھی ہے کہ ابوالعباس ثعلب کے بقول یونس کی عمر سو سال سے متجاوز تھی اور وہ بڑھاپے کی وجہ سے خانہ نشین ہو گیا تھا۔ اس نے ۱۸۲ ہجری میں

وفات پائی۔ اسحاق بن ابراہیم موصلی کی تحریر کے مطابق یونس نے ۸۸ سال کی عمر پائی۔ نہ اس نے عمر بھر شادی کی اور نہ کوئی لونڈی ہی رکھی۔ اس میں طلبِ علم اور اہلِ علم سے مبادلۂ خیال کے سوا کسی چیز کی آرزو ہی نہ تھی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب معانی القرآن، کتاب اللغات، کتاب النوادر الکبیر، کتاب الامثال، کتاب النوادر الصغیر۔

اخبارِ خلیل بن احمد

یہ ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد ہے۔ بقول ابن ابی خیثمہ کے خلیل کا والد، احمد اسلام میں پہلا شخص ہے جس کا نام احمد رکھا گیا۔ اس کا تعلق ازد فراہید سے تھا۔ یونس اسے ازدی کے وزن پر فرہودی کہا کرتا تھا۔ یہ استخراجِ مسائل نحو اور تصحیح قیاس میں بدرجہ نہایت ماہر تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے علمِ عروض کا استخراج کیا اور اشعارِ عرب کو اس کی بنیاد اور تائید کے لیے لیا۔ اس نے دنیا سے بے نیاز اور منقطع ہو کر محض علم سے وابستگی اختیار کر لی تھی۔ یہ کم گو شاعر تھا۔ اس نے ۷۴ سال کی عمر پا کر ۱۷۰ھ میں وفات پائی۔ کتاب العین اس کی تصنیف ہے۔

میں نے ابن فرات کے رئیس دراست کے دقیقہ سنج لغت و نحو میں ید طولیٰ رکھنے والے ابوالفتح نحوی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ ابوبکر بن درید نے کہا کہ ۲۴۸ھ میں ایک وراق کتاب العین خراسان سے بصرہ لایا۔ یہ کتاب ۴۸ اجزاء میں پھیلی ہوئی تھی اور اس نے پچیس دینار میں فروخت کی۔ اس کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ خراسان میں خزینۂ طاہر میں موجود ہے حتیٰ کہ یہ وراق اس کتاب کو بصرہ لے آیا۔ کہتے ہیں کتاب العین تصنیف کر کے خلیل خود تو سفرِ حج پر روانہ ہو گیا اور کتاب خراسان میں چھوڑ گیا، اور یہ کتاب خزینۂ طاہریہ سے عراق میں آ گئی۔ یہ کتاب نہ تو خلیل سے کسی نے روایت کی اور نہ کسی خبر ہی سے یہ معلوم ہوتا کہ یہ اسی کی تصنیف ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لیث، نصر بن سیار کی اولاد سے تھا اور وہ بہت تھوڑا عرصہ خلیل کے ساتھ رہا۔ خلیل نے یہ کتاب اسی کے لیے لکھی تھی اور اس کا ذوق دیکھ کر اسے سکھا دیا تھا۔ لیکن جب موت نے اس کو اپنی گرفت میں لینے میں جلدی کی تو لیث نے اس کی تکمیل کی۔ اس کے حروف کا تذکرہ

ان حروف سے ہوتا ہے، جن کا مخرج حلق اور تالو کا گردوپیش ہے۔ اور لین حروف یہ ہیں۔

عین۔ حاء۔ ھا۔ خا۔ غین۔ قاف۔ کاف۔ جیم۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ سین۔ راء۔ طاء۔ دال۔ تاء۔ ظاء۔ ذال۔ ثاء۔ زاء۔ لام۔ نون۔ فاء۔ میم۔ واؤ۔ الف۔ یاء۔

کتاب العین کے بارے میں ایک اور حکایت

ابو محمد بن درستویہ سے منقول ہے کہ اس نے کتاب العین اس سند سے سنی۔ ابوالحسن علی بن مہدی کسروی نے بتایا کہ مجھے محمد بن منصور معروف بہ زاج محدث نے بتایا۔ اس سے لیث بن مظفر بن نصر بن سیار نے بیان کیا کہ میں خلیل بن احمد کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے مجھ سے کہا۔ اگر کوئی شخص چاہے اور الف، باء تاء۔ ثاء۔ اور اس قسم کے دیگر حروف کو، اسی ترتیب سے جمع کر دے جس ترتیب سے میں اسے بتاؤں تو پورے کلام عرب کو اس طرح سمیٹ لینے اور گھیر لینے کی بنیاد اور اساس مہیا ہو جائے گی کہ کوئی بھی چیز اس سے باہر نہیں رہ سکے گی میں نے اس سے پوچھا "یہ کس طرح ہو گا؟"

اس نے جواب دیا۔ "اسے ثنائی، ثلاثی، رباعی اور خماسی حروف کے اصول پر مرتب کیا جائے گا۔ کلام عرب میں اس سے زیادہ حروف پر مشتمل الفاظ نہیں۔"

لیث کا بیان ہے کہ میں اس سے حل طلب مقامات پوچھتا جاتا اور وہ بتاتا جاتا۔ لیکن میں اس کے جوابات کو حرفِ آخر نہیں سمجھتا تھا بلکہ برابر پوچھتا رہتا اور اسی سلسلہ میں اکثر اس کے پاس آتا جاتا رہتا۔ پھر وہ بیمار پڑ گیا اور میں حج کے لیے چلا گیا۔ اس اثنا میں مجھے دھڑکا لگا رہا کہ کہیں وہ اس بیماری میں وفات نہ پا جائے اور جس چیز کی وہ میرے لیے وضاحت و تشریح کرتا تھا وہ سارا معاملہ چوپٹ نہ ہو جائے۔ چنانچہ میں حج سے واپس لوٹا تو اس کے ہاں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ تمام حروف جو

اس اسلوب سے کتاب کے الفاظ مرقوم ہیں، مرتب کر لیے گیے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ تھا کہ جو کچھ اس کے حافظہ میں محفوظ ہوتا، مجھے املا کرا دیتا اور جس میں شک ہوتا، اس کے بارے میں کہتا کہ تم اس کی تحقیق کر لو۔ چنانچہ جب اس کی صحت کا یقین ہو جاتا، میں اسے لکھ لیتا۔ اس طرح کتاب مرتب کر لی گئی۔

علی بن مہدی کہتا ہے، میں نے کتاب العین کا ایک نسخہ محمد بن منصور سے لیا اور یہ وہی نسخہ تھا جو محمد بن منصور بن لیث بن مظفر نے لکھا تھا۔ لیث کا شمار فقہا اور زہاد کے زمرہ میں ہوتا ہے۔ مامون نے ان کو عہدۂ قضا پر متمکن کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے مامون کی اس پیش کش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوہشام کلاب بن حمزہ عقیلی نے ان سے روایت کیا ہے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ دعلج کے پاس جو نسخہ تھا، وہ ابن علا سجستانی کا نسخہ تھا۔ ابن درستویہ سے منقول ہے کہ ابن علا، اس کتاب کا سماع کرنے والوں میں سے ہے۔ علما کی ایک جماعت نے کتاب العین کے باب میں خلیل پر استدراک کیا ہے اور اس میں خطا و تحریف کی نشان دہی کی ہے اور چند ایسے مقامات بتاتے ہیں جہاں اس نے بعض مستعمل الفاظ کو مہمل اور مہمل کو مستعمل قرار دیا ہے۔ ان حضرات میں ابوطالب مفضل بن سلمہ، عبد اللہ بن محمد کرمانی، ابوبکر بن درید جہضمی اور سدوسی شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں علما کے ایک گروہ نے اس کے موقف کی تائید بھی کی ہے اور اس طرح ہر گروہ نے دوسرے کو غلط ٹھہرایا ہے۔ کتاب کے جس مقام پر ان لوگوں کا ذکر آئے گا، وہاں یہ سب باتیں ہم انشاء اللہ بتفصیل بیان کریں گے۔ علاوہ ازیں خلیل کی دیگر تصنیفات بھی ہیں، جو یہ ہیں۔

کتاب النغم، کتاب العروض، کتاب الشواہد،
کتاب النقط والشکل،
کتاب فائت العین — اور
کتاب الایقاع۔

مشہور فصحائے اعراب[۱۶]

وہ علما جنھوں نے ان سے سماعت کی اور کچھ ان کے واقعات و انساب کے بارے میں

محمد[علیہ] کا کہنا ہے کہ مناسب معلوم ہوتا ہے، اختلافِ مکان و زمان کے باوجود، یہاں ان علما کا تذکرہ کیا جائے، جنھوں نے ان سے اخذ علم کیا۔ میں نے ان اوراق میں کسی خاص ترتیب کو ملحوظ رکھے بغیر ان کا تذکرہ کیا ہے۔

افار بن لقیط

کہتے ہیں یہ گھوڑے کی چوٹی پہ بیٹھا تھا اور شاگرد حصول علم کی غرض سے اس کے گرد جمع تھے۔ اس نے کہا یہ بدبو کہاں سے آرہی ہے۔ ایک شخص نے جواب میں کہا، آپ تو بلندی پر بیٹھے ہیں۔

ابوالبیدا ریاحی

اس نے ابو مالک عمرو بن کرکرہ کی ماں سے شادی کرلی تھی۔ اس کا نام اسعد بن عصمہ تھا۔ یہ اعرابی تھا، بصرہ میں رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ عمر بھر وہیں رہا۔ بچوں کو اُجرت پر پڑھاتا تھا۔ لوگ اس سے علمی استفادہ کرتے۔ شاعر بھی تھا۔ یہ شعر اسی کے ہیں۔

قال فیھا البیبغ ما قال ذو العی وکل بوصفھا منطیق[۱۷]
وشفاھا العدو ولم یعد فیہ قال جیدا کما یقول الصدیق[۱۸]

ابومالک عمرو بن کرکرہ

یہ اعرابی اور بادیہ نشین تھا۔ بادیہ میں تعلیم دیتا اور شہر میں وراقی کرتا تھا۔ ہنو اسد

کا خسلام اور ابوالبیداء کا راوی تھا۔ اس کی ماں ابوالبیداء کی بیوی تھی۔ کہتے ہیں:
ابو مالک تمام لغت عرب کا حافظ تھا اور بصری مکتب فکر کا حامل تھا۔ جاحظ کہتا ہے
ابوالبیداء بھی عمدہ لوگوں میں سے تھا۔ اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ اصحاب مال، اللہ کے
نزدیک فقیروں اور تنگ دست لوگوں سے زیادہ معزز اور محترم ہیں۔ اللہ کی
بارگاہ میں فرعون موسیٰ سے زیادہ صاحب عزت و اکرام تھا۔ وہ گرم اور رجلا دینے
والی چیزوں کو۔ جن کا کھانا ناممکن ہے۔ نگل جاتا اور اس سے کوئی تکلیف یا
خطرۂ ہلاکت محسوس نہ کرتا۔ کتاب خلق الانسان اور کتاب الخیل، اس کی تصنیفات ہیں۔

ابو عرار اعرابی

یہ فصحا میں سے تھا اور بنو عجل سے تعلق رکھتا تھا۔ کہتے ہیں، لغت کے حفظ و
آگاہی میں یہ ابو مالک کا ہم پایہ تھا، شاعر بھی تھا۔ ایک روز حماد اور اسحاق بن صباح
ابو عرار کے ہاں گئے۔ حماد نے اس سے کہا۔ میں نے کچھ شعر کہے ہیں۔ آپ سنئے اور
انعام سے نوازیئے۔ اس نے کہا سنایئے۔ حماد نے یہ شعر سنایا۔

خان کنت لاتدرین مالموت فانظری ‏ الی دیر هند کیف خطت مقابره[۲۰]

اسحاق نے کہا،

تری عجبا مما قضی اللہ فیهم ‏ رهائن حتف اوجبته مقادره[۲۱]

ابو عرار نے کہا:

بیوت تری اعناقها فوق اهلها ‏ وجمع زور لا یکلم زائره[۲۲]

ابو زیاد کلابی

اس کا نام یزید بن عبداللہ بن حر ہے۔ یہ اعرابی تھا۔ دعبل کی روایت کے مطابق
یہ شخص مہدی کے عہد خلافت میں، جب لوگ قحط سالی سے دوچار تھے، بغداد آیا اور
قطیعۂ عباس بن محمد میں اترا۔ وہاں چالیس سال قیام پذیر رہا اور وہیں فوت ہوا۔ یہ

بنی ہلال بن کلاب کے شعرا میں سے تھا۔ کتاب النوادر، کتاب الفرق، کتاب الابل، کتاب خلق الانسان، اس کی تصنیفات ہیں۔

ابوسوار غنوی

یہ فصیح تھا۔ ابوعبیدہ اور بعد کے لوگوں نے اس سے تحصیل علم کی۔ محمد بن حبیب بن ابوعثمان مازنی کے ساتھ اس کی مجلسیں جمتی تھیں۔ ابوعثمان کہتا ہے: میں ابھی نوعمر تھا کہ میں نے اپنے والد کے سامنے یہ آیت پڑھی ا۔

تَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ [۲۵]

ابوسوار نے جو بڑا فصیح تھا۔ کہا۔ " يخرج من خَلَلِه " اس پر میرے والد نے کہا۔ من خلاله " بھی ایک قرأت ہے۔ ابوسوار نے جواب دیا۔ کیا آپ نے یہ شعر نہیں سنا۔؟

تشبن بعس توفز جن منهما [شعر] خروج الودق من خلل السحاب [۲۶]

ابوعثمان کا کہنا ہے کہ " خلل " اور " خلال " دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں مصدر ہیں۔

ابوجاموس ثور بن یزید اعرابی

بصرہ میں، خاندان سلیمان بن علی کے ہاں، اس کی آمد و رفت تھی۔ ابن مقفع نے فصاحت اسی سے سیکھی۔ اس کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔

ابوشمخ

یہ اعرابی بدوی تھا۔ حیرہ میں رہتا تھا۔ کتاب الابل اس کی تصنیف ہے۔ شیخ ابومحمد بن ابوسعید کا کہنا ہے کہ اس نے یہ کتاب، خطِ صَعُودا میں دیکھی

شبیل بن عزرہ ضبعی

یہ خوارج کے خطبا و علما میں سے تھا۔ قصیدۃ الغریب اسی کا ہے۔ یہ اپنے دور اوّل میں تقریباً ستر سال رافضی رہا۔ پھر خارجی ہو گیا، یہ کہا کرتا تھا، میں دنیا و آخرت میں روافض سے اظہارِ بیزاری کرتا ہوں۔ بصرہ میں فوت ہوا، وہاں اس کے پسماندگان بھی ہیں۔

ابو عدنان

اس کا نام ابو عبد الرحمٰن بن عبد الاعلیٰ اور ایک قول کے مطابق وردین حکیم ہے۔ یہ ابو البیداء ریاحی کا راوی تھا۔ باشندگان بصرہ میں سے تھا۔ شاعر اور ماہر لغت تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الغریبین۔ کتاب غریب۔ کتاب الحدیث یعنی ان احادیث کی تفسیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ہیں۔ علمائے سلف نے، تفسیر حدیث میں اس کی پیروی کی ہے۔

ابو ثوابہ اسدی

یہ اعرابی تھا۔ اس سے اموی نے روایت کی۔ اموی کہتا ہے۔ ہم ابو ثوابہ کے پاس گئے تو کہا۔ کونسی شی تمہارے یہاں آنے کا باعث ہوئی۔ نہ میرے پاس مشق ہے اور نہ حدیث مونق ہے۔[۲۹]

ابو خیرہ

اس کا نام نہشل بن زید ہے۔ بنی عدی کا یہ ایک اعرابی بدوی تھا۔ جو حیرہ میں رہتا تھا۔ کتاب الحشرات، اس کی تصنیف ہے۔

ابو شبل عقیلی

یہ شاعر تھا، اس کا نام خیبۂ تھا۔ فصیح اعرابی تھا۔ رشید کے پاس آیا اور برمکہ سے وابستہ ہو گیا۔ کتاب النوادر اس کی تصنیف ہے۔ میں نے یہ کتاب، پرانے خط میں لکھی ہوئی دیکھی جو ابو عمر زاہد کی اصلاح شدہ تھی اور تقریباً تین سو اوراق پر مشتمل تھی۔

رہیج بن محرر بصری

نصر بن مضر، بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ کتاب النوادر، اس کی تصنیف ہے، جو اس سے محمد بن حجاج بن نصر انباری نے روایت کی۔ میں نے یہ کتاب دیکھی ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو اوراق پر مشتمل تھی اور ابو عمر زاہد کے قلم سے اصلاح شدہ تھی۔

ابو محلّم شیبانی

اس کا نام محمد بن سعد اور ایک قول کے مطابق محمد بن ہشام بن عوف سعدی تھا۔ سے محمد اور احمد کے ناموں سے بھی موسوم کیا جاتا تھا، اعرابی تھا، شعر اور لغت کا سب سے زیادہ عالم تھا۔ طبیعت کا سخت تھا۔ اپنے کلام میں عظمت پیدا کرتا اور زبان کو انشا و فصاحت کے قالب میں ڈھالتا ــــ میں نے تحریر ابن سکیت میں پڑھا ہے کہ ابو محلّم درحقیقت فارسی الاصل تھا اور فارس ہی میں پیدا ہوا تھا اگرچہ اپنے کو بنو سعد کی طرف منسوب کرتا تھا۔

نزدکتا ہے میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس پندرہ ہاون ہیں۔ ایک روز مجھے کہا کہ میں نے بادیہ میں ہاون نہیں پایا۔ جب میں نے اسے پہلی دفعہ دیکھا تو اس میں توحش سا محسوس کیا۔

ابو محلّم شاعر تھا۔ اس کے اور احمد بن ابراہیم کاتب کے درمیان بصورتِ اشعار ایک دوسرے کے بارے میں ہجوگوئی کا مقابلہ رہتا۔

احمد بن ابراہیم کے اشعار کے مقابلہ میں ابو محلم کے اشعار کم درجہ کے تھے۔
مؤرج کہتا ہے: ابو محلم قوتِ حافظہ کے اعتبار سے سب پر فوقیت رکھتا تھا۔ اس نے مجھ سے (کتاب کا) ایک جزو عاریۃً لیا اور دوسرے دن واپس کر دیا۔ وہ اسے ایک ہی رات میں حفظ کر چکا تھا۔ حالانکہ وہ جزو تقریباً پچاس اوراق پر مشتمل تھا۔
ابو محلم کا بیان ہے، "میری پیدائش اس سال ہوئی جس سال کہ منصور نے حج کیا تھا۔ ابو محلم ۲۴۸ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب الانوار۔ کتاب الخیل۔ کتاب خلق الانسان۔

ابو مہدیہ

یہ اعرابی اور مصاحبِ غریب تھا۔ اس سے بصریوں نے روایت کیا۔ ہمیشہ سال میں کچھ مدت آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہتا۔ اس کی کوئی تصنیف نہیں۔

ابو مسحل

یہ اعرابی تھا۔ کنیت ابو احمد اور نام عبدالوہاب بن حریش ہے۔ بغداد میں، نمائندہ کی حیثیت سے حسن بن سہل کے پاس آیا اور علم صرف کے موضوع پر اصمعی کے ساتھ اس کے کئی مناظرے ہوئے۔ کتاب النوادر اور کتاب الغریب اس کی تصنیفات ہیں۔

دحشی

ابو ثروان عکلی، بنو عکل سے تعلق رکھتا تھا۔ اعرابی اور فصیح تھا۔ اہلِ بادیہ کا معلم تھا۔ اس کے بارے میں یہ یعقوب بن سکیت کی روایت ہے۔ کتاب خلق الانسان اور کتاب معانی الشعر اس کی تصنیفات ہیں۔

ابو ضمضم کلابی

یہ ابو عثمان سعید بن ضمضم ہے۔ حسن بن سہل کے پاس نمائندہ کی حیثیت سے آیا

اور اس کے متعلق بڑے عمدہ شعر کہے۔ ان میں ایک قصیدہ ایسا ہے جس کے قافیہ پر ابھی تک کوئی بھی سبقت نہیں کر سکا اور وہ یہ ہے۔

سقیا لحی بانوی عہد تہم   منذ زمان ثم ھذا عہدھم[30]

بہدلی

اس کا نام عمرو بن عامر اور کنیت ابو الخطاب ہے۔ یہ فصاحت سے رجز خوانی کرتا تھا اور اشعار کا راوی تھا۔ اصمعی نے اس سے تحصیل علم کی اور اسے حجت قرار دیا ہے اور اس کے اشعار نقل کئے ہیں۔ چنانچہ اس کے اشعار میں یہ بھی ہیں۔

اھدی الینا معمر خروفا   کان زمانا عندہ محتوفا

حتی اذا ما کاد مستجیفا   ناھدی قصبا منتوفا[31]

جہم بن خلف مازنی

یہ راوی تھا۔ غریب اور شعر کا ماہر تھا۔ خلف اور اصمعی کا ہم عصر تھا اور یہ تینوں جہاں تک کتابوں کا تعلق ہے، برابر کی ٹکر کے تھے۔ حشرات الارض اور شکاری جانوروں کے بارے میں بھی اس نے کچھ شعر کہے ہیں۔ یہ آل عمرو بن علاء سے تعلق رکھتا تھا۔ جہم کی مدح کرتے ہوئے ابن مناذر کہتا ہے۔

سمیتم آل العلاء لانکم   اھل العلاء ومعدن العلماء[32]

ولقد بنی اھل العلاء لمازن   بیتا احلوہ مع النجم[33]

علماء[34] تحریرات کی روشنی میں

ابو الہیثم اعرابی۔ ابو المجیب ربعی۔ اس کا نام مرثد بن محبا تھا۔ ابو الجراح عقیلی۔ ابو محمد سوبلی۔ حذیش کنانی۔ ابو زکریا اسد۔ ابو ادہم کلابی۔ ابو صعق عدوی۔ غنیہ ام الحارث۔ ابو ثروہ کلابی۔ ابو محمد رجان۔ ابو تمام حرانی۔ ابو حسین تیمی۔ عکل۔ ابو عمرو۔ اس کا نام علاء بن بکر

عبدرب بن مسحل بن مُحَلّق بن حشم بن سداد بن ربیعہ بن عبداللہ بن ابوبکر ہے۔

نوشتۂ یعقوب میں مرقوم ہے۔ ابوعمار قصیبی، اس سے کنانی نے روایت کیا۔ ابوزیاد اسے اعور بن براء کلابی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے صیقل، اس کی کنیت ابوکمیت عقیلی ہے۔ ابوفقعس لزاز۔ ابوقیس قتانی غنوی۔ ابوصقر کلابی۔ ہداب جیمی، غنیہ ام ہیثم۔ رواد کلبی۔ تحریر ام ولابر ہیں اہیں نے اس کی تصنیف کتاب النوادر والمصادر دیکھی ہے جو خط سکری میں لکھی ہوئی تھی۔ ابوثار فقعسی، اس نے ایک جزو لکھا ہے جس میں لحون ہے۔ ابوکلس باہلی۔ ابوصالح طائی۔ ابوکلس نمری۔ ابوسمح طائی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں معتز کے زمانۂ اقتدار میں اس غرض کے لیے لایا گیا تھا کہ لوگ ان سے تحصیل علم کریں۔ ابوالبید کلابی۔ ابوملیا حی دہمی۔ یہ شخص قاسم کے دور میں انبار میں تھا۔ اس نے ابوعبید قاسم سے روایت کیا۔ عرام بن اصبغ سلمی۔ ابوحجار عبدالرحمان بن منصور کلابی۔

تحریر ابن ابوسعید کے مطابق، ہدم بن زید کلبی۔ ابویزید مازنی۔ اس سے محمد بن حبیب نے روایت کیا۔ ابونعمان اعرابی۔ اس سے محمد بن حبیب نے روایت کیا۔ ابوسلم عامری۔ اس سے ابوعمرو شیبانی نے اپنے نوادر میں روایت کیا۔

فصحائے اعراب

ابومسہد اعرابی جس سے ابوعطیہ حرد بن قطن ثکنی نے روایت کیا۔ ان فصحا میں سے ایک شخص ابومسرحی ہے۔ کتاب النوادر۔ اس کی تصنیف ہے جو میں نے خط ابن ابی سعد میں لکھی ہوئی دیکھی ہے۔

اس طبقہ کے علاوہ ایک ابوعامر عبسی ہے جو علامہ اور راوی تھا۔ یہ اصلاً اہل بادیہ سے تھا۔ ایک طویل عرصہ شہر میں اقامت گزین رہا اور بر مکہ سے وابستہ ہو گیا تھا۔ میں نے یوسفی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ اس کا نام ملی بن مرثد بارانا ہے۔ کتاب الشعر والشعراء اس کی تصنیف ہے۔

مؤرج سدوسی

اس کا نام مؤرج بن عمرو سدوسی عجلی اور کنیت ابوفید ہے۔ میں نے عبداللہ بن معتز کی تحریر میں پڑھا ہے کہ مؤرج بن عمرو نسابہ، اولاد مؤرج سے ہے اور اس کا نام مرثد بن حارث بن ثور بن حرملہ بن علقمہ بن عمرو بن سدوس ہے اور یہ کہ "فید" زعفران اور ایک قول کے مطابق زعفران کی خوشبو کو کہتے ہیں اور فاد یفید فیداً کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کسی شخص کی روح پرواز کر جائے۔

ابوفید کا شمار، اصحاب خلیل میں ہوتا ہے۔ یہ ۱۹۵ھ میں، اس دن فوت ہوا، جس دن کہ مشہور شاعر ابونواس فوت ہوا تھا۔ کتاب الانوار، کتاب غریب القرآن، کتاب جماہیر القبائل اور کتاب المعانی اس کی تصنیفات ہیں۔

لحیانی غلام کسائی

اس کا نام علی بن مبارک، ایک روایت کے مطابق، ابن حازم ہے اور کنیت ابوالحسن ہے۔ اس نے سما فصحائے اعراب کو دیکھا اور ان سے ملاقات کی۔ ابوعبید قاسم بن سلام نے اس سے حصولِ علم کیا۔ کتاب النوادر اس کی تصنیف ہے۔

اموی

اس کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ یہ اعراب میں سے نہیں ہے، یہ علما سے ملا، بادیہ میں گیا اور فصحائے اعراب سے علم حاصل کیا۔ کتاب النوادر اور کتاب رحل البیت اس کی تصنیفات ہیں۔

ابوالمنہال

عیینہ بن منہال رواۃ میں سے ہے۔ کتاب الشراء اور کتاب الامثال السائرۃ،

اس کی مصنفات ہیں۔ ایک جگہ میں نے اس کتاب کا نام "الابیات السائرہ" لکھا ہوا دیکھا ہے۔

حرمازی

محمد بن داؤد نے، جو ابراہیم بن سعید سے نقل کیا ہے، اس کی رو سے اس کا نام ابو علی حسن بن علی ہے۔ یہ شخص، اعرابی، بدوی اور راوی تھا، جو بصرہ میں آیا اور وہیں مقیم ہو گیا۔ یہ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم کی طرف منسوب ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ چونکہ یہ بنی حرماز میں سکونت پذیر تھا، اس لیے حرمازی کی نسبت سے مشہور ہو گیا۔ یہ شاعر بھی ہے اور راوی بھی۔!

حرمازی کہتا ہے، ایک شہری عورت سے پوچھا گیا،

"تمہیں کس طرح پتہ چلتا ہے کہ وقت سحر ہو گیا؟"

اس نے کہا، "ان زیورات کی خنکی سے جو میں پہنے ہوئے ہوں"!

اور ایک دیہاتی عورت سے سوال کیا گیا "تم ہنگام سحر کو کس طرح معلوم کرتی ہو؟"

جواب دیا "اس مہک سے جو باغ کے پھولوں سے اٹھتی ہے"

کتاب خلق الانسان اس کی تصنیف ہے۔

ابو عمیثل

اعرابی تھا، اس کا نام عبداللہ بن خلید ہے۔ یہ جعفر بن سلیمان کا خادم تھا۔ عمیثل گھوڑے کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور یہ اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو دم اٹھا کر کر و ناز سے چلتا ہو۔ یہ خراسان میں عبداللہ بن طاہر کے لڑکوں کو تعلیم دینے پر مقرر تھا۔ کہا جاتا ہے یہ در حقیقت رَے کا باشندہ تھا۔ اپنا کلام بھاری بھر کم بناتا اور الفاظ کے استعمال میں سمت و اعراب کا خیال رکھتا۔ یہ کہا کرتا تھا کہ میں جو شعر کا خادم ہوں۔ اس کے دادا کا نام سعد تھا، جو عباس بن عبد المطلب کا خادم تھا۔ ابو عمیثل پہلے طاہر بن حسین،

پھر اس کے بیٹے عبداللہ کا خدمت گذار رہا۔ ایک روز یہ عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ عبداللہ نے مزاح اور دل لگی کے انداز میں کہا "تمھاری مونچھوں کے کانٹوں نے میرے ہاتھوں کو زخمی کر دیا"۔ ابوعمیثل نے فوراً جواب دیا "خارپشت کے کانٹے بھلا شیر کے پنجوں کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں"۔

اس جواب سے وہ بہت خوش ہوا، اور عمدہ تحائف عطا کرنے کا حکم دیا۔

ایک روز یہ پھر عبداللہ سے ملنے کے لیے آیا تو اجازت نہ ملی۔ اس پر اس نے کہا :

ترک هذا الباب ما دام اذنه ۔۔۔ علی ما اری حتی یخف قلیلا[38]

اذا لم اجد یوما الی الاذن سلما ۔۔۔ وجدت الی ترک اللقاء سبیلا[39]

عبداللہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو سخت پریشان ہوا اور حکم دیا کہ وہ جس حال میں ہو، اسے یہاں لایا جائے اور پردے سے ملایا جائے۔ ابوعمیثل ۲۴۰ ہجری میں فوت ہوا۔ کتاب التشابہ، کتاب الابیات السائرہ اور کتاب معانی الشعر اس کی تصنیفات ہیں۔

عبّاد بن کُسَیب

یہ قبیلہ عنبر کی ایک شاخ بنی عمرو بن جندب سے ہے۔ اس کی کنیت ابو شعثاء ہے۔ بڑا شعر اور اخبار عرب کا عالم تھا۔

فقعسی

اس کا نام محمد بن عبد الملک اسدی ہے۔ بنی اسد کا راوی اور ان کے مآثر کا جامع اور عالم تھا۔ ان شعرا میں سے تھا جنہوں نے منصور اور اس کے بعد کا زمانہ پایا تھا۔ ۔۔۔ نے اس سے مآثر بنی اسد کا علم حاصل کیا۔ فضل بن ربیع کی مدح میں اس نے جو قصیدہ لکھا۔ اس کا ایک شعر یہ ہے۔

الناس مختلفون فی احوالهم ۔۔۔ وابن الربیع علی طریق واحد[40]

کتاب مآثر بنی اسد و اشعارہا اس کی تصنیف ہے۔

ابن ابی صبح

اس کا نام عبد اللہ بن عمرو بن ابی صبح مازنی ہے۔ یہ اعرابی بدوی ہے۔ جو بغداد آیا اور وہیں فوت ہوا۔ یہ ایک فصیح اللسان شاعر تھا۔ جس سے لما نے اخذ علم کیا۔ فقعسی کے ساتھ اس کی دلچسپ داستانیں وابستہ ہیں۔ دعبل سے مروی ہے کہ فقعسی کسی کے ہاں دعوت میں شرکت کی غرض سے پہنچا۔ وہاں ابن ابی صبح اعرابی بھی آ گیا۔ دونوں کی دروازے پر مڈبھیڑ ہوئی۔ کشاکش کے بعد ابن ابی صبح، محمد[۱] سے پہلے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پر اس نے کہا

الا یالیت انک ام عمرو	مشهدت مقادمی کی تعذرینی[۲۲]
ودفعی منتکب الاسدی عنی	علی عجل بنت حیۃ زلبون[۲۳] ،
بمنزلۃ کان الاسد فیہ	رمتنی بالحواجب والعیون[۲۴] ،
وکنت اذا سمعت لحن خصم	منعت القوم ان یتقدمون[۲۵]

ربیعہ بصری

یہ بدوی تھا اور شہر میں رہائش پذیر ہو گیا تھا، شاعر اور راوی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب ما قیل فی الحیات من الشعر والرجز۔ کتاب حنین الابل الی الاوطان۔

اخبار خلف الاحمر

یہ خلف بن حیان ہے۔ ابو محرز اس کی کنیت ہے۔ ابو موسیٰ اشعری کا اور ایک قول کے مطابق بنو امیہ کا غلام تھا۔ کہتے ہیں خراسانی الاصل تھا اور امیران قتیبہ بن مسلم بن سے تھا۔ بیت شعر کی معرفت و فہم میں سب سے زیادہ مشق اور مہارت رکھتا تھا۔

شاعر تھا۔ یہ عربوں کے انداز پر شعر کہتا اور پھر اس کو کسی شاعر کی طرف منسوب کر دیتا۔ میں نے اسحاق بن ابراہیم کی ایک تحریر پڑھی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے کیسان نحوی سے سُنا۔ اس نے خلف الاحمر سے پوچھا۔

"اے ابو محمد! علقمہ بن عبدہ، جاہلی ہے یا بنی ضبہ میں سے ہے؟"

کتاب العرب وماقیل فیہا من الشعر اس کی تصنیف ہے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ ابھی کچھ رواۃ واعراب کا تذکرہ باقی ہے۔ کوفہ کے اصحابِ نحو ولغت کے واقعات کے ضمن میں ہم مناسب موقع پر ان کا ذکر کریں گے۔

یزیدیوں کا بالترتیب تذکرہ

قاضی ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے، ابوبکر بن سراج کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک تحریر مجھے دی جس میں ابو عبداللہ محمد بن عباس یزیدی کی روایت سے یہ بات مرقوم تھی کہ ابو محمد یحییٰ بن مبارک عدوی معروف بہ یزیدی کو، اس لیے یزیدی کہا جاتا ہے، کہ وہ مہدی کے ماموں یزید بن منصور سے مصاحبت وانسلاک رکھتا تھا اور اس انسلاک و مصاحبت کی وجہ یہ تھی کہ عمرو بن علاء نے اس کو یزید بن منصور کی تحویل میں دے دیا تھا اور یزید بن منصور نے اسے مہدی کے حوالے کر دیا تھا۔ اس کا ایک بیٹا محمد بن ابو محمد تھا، جو اس پورے گروہ میں مشہور ترین شخص تھا اور وہ ابو عبداللہ کا دادا تھا، اس کے اشعار، اس سارے خاندان سے زیادہ ہیں۔ علاوہ ازیں، ابراہیم، اسماعیل، عبداللہ، یعقوب اور اسحاق ہیں۔ ان کا تذکرہ اس نے ان کے سن وسال کی ترتیب سے کیا ہے۔

یعقوب اور اسحاق، دونوں زاہد اور عالم حدیث تھے۔ باقی چاروں ہوا۔ لغت اور عربیت میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ ان میں محمد اور ابراہیم، مامون کے ندیم تھے لیکن محمد کو ابراہیم پر فوقیت وتقدم حاصل تھا۔ جب معتصم، ٹیفہ کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے مصر گیا تو محمد اس کے ساتھ تھا اور وہ وہیں فوت ہوا۔ باقی بھائیوں نے بغداد میں

وفات پائی۔

محمد کے بارہ بیٹے تھے۔ ان میں سب سے پہلا احمد تھا۔ عبداللہ کو زیادہ تر لوگ عبدوس کہتے تھے اور وہ اسی لقب سے ملقب تھا۔ ایک عباس بن محمد بن ابو محمد تھا۔ یہ تینوں اپنے باپ کے وصی تھے جعفر، علی حسن، فضل، اور حسین بھی اس کے بیٹے تھے۔ فضل اور حسین دونوں توأم بھائی تھے۔ باقی بیٹے، عیسیٰ، سلیمان، عبیداللہ اور یوسف تھے۔ احمد، عباس، جعفر، حسن، فضل، سلیمان اور عبیداللہ ان میں بڑے باکمال اور دانشور تھے۔

احمد ۲۶۰ھ سے قبل ہی فوت ہو گیا تھا اور عبدوس، ان لوگوں سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکا تھا۔ وہ کھیل کود اور گانے بجانے کا رسیا تھا۔ اس ضمن میں اس کے شغف و شیفتگی کا یہ عالم تھا کہ خود عود بجانا سیکھا اور اپنے دو لڑکوں کو سکھایا۔ وہ دونوں بہترین مغنی تھے۔ فضل نے ۲۷۸ھ میں اور عبیداللہ نے ۲۸۴ھ میں وفات پائی۔ حسن کا انتقال اس دوران میں مصر میں ہوا جب کہ وہ والئ مصر ابوایوب، خواہرزادہ ابوالوزیر کے ساتھ مصر گیا تھا۔

جعفر ۲۳۰ھ سے کچھ زیادہ، بصرہ میں فوت ہوا، اور سلیمان نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔ ان بھائیوں کے کسی ایسے بیٹے کا پتہ نہیں چلا جو ان کا راوی رہا ہو۔ البتہ ابوعبداللہ اور احمد بن محمد کے دو لڑکوں کا پتہ چلا ہے۔ ان میں سے ایک موسیٰ بن احمد ہے جس کی کنیت ابوعیسیٰ اور دوسرے کی ابوموسیٰ ہے۔ ان دونوں نے اپنے باپ کے چچا ابراہیم بن ابومحمد سے وہ علم روایت کیا، جو اس نے ابوزید اور اصمعی سے سنا تھا۔ ابومحمد کی تالیفات یہ ہیں :۔

کتاب النوادر : یہ کتاب اس نے جعفر بن یحییٰ کے لیے لکھی۔

کتاب المقصورۃ والممدودۃ۔

کتاب مختصر نحو : یہ اس نے مامون کے بعض بیٹوں کے لیے تصنیف کی۔

ابراہیم بن ابومحمد یزیدی کی تصنیفات یہ ہیں :

کتاب النقط والشکل۔ کتاب بناء الکعبہ۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المصادر
فی القرآن۔ یہ کتاب وہ سورۂ حدید تک لکھ پایا تھا کہ فوت ہو گیا۔ کتاب اتفقت
الفاظہ واختلفت معانیہ۔

عبداللہ بن ابو محمد مکنی بہ ابوعبدالرحمن کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں:۔
کتاب غریب القرآن۔ کتاب مختصر نحو۔ کتاب اقامۃ اللسان علی المنطق۔ کتاب
الوقف والابتداء۔

اسمٰعیل بن ابو محمد یزیدی کی تصنیف کتاب طبقات الشعراء ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن عباس بن ابو محمد یزیدی کی تالیفات یہ ہیں:۔
کتاب مختصر نحو۔ کتاب الخیل۔ کتاب مناقب بنی العباس۔ کتاب اخبار الیزیدیین۔

ابوعبداللہ یزیدی ۳۱۰ھ میں فوت ہوا۔ آخری عمر میں اس سے مقتدر باللہ کے لڑکوں
نے یزیدی سے استفادہ کرنے کی درخواست کی تھی اور یہ ایک مدت تک یہ خدمت
انجام دیتا رہا۔ میں نے سنا ہے کہ وہ بنی ... کے زمانہ میں اس کے کچھ
لوگ اس کے پاس آئے اور درخواست کی کہ وہ ان پر اپنی بعض روایات کی قرأت کرے
لیکن اس نے انکار کر دیا۔ میرے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اور دانت بوڑھے ہو گئے ہیں کہ روایت
بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

اخبار سیبویہ

یہ تمام نحویوں میں سب سے بڑا ہے۔ ہمارے شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کے بقول
اس کا نام عمرو بن عثمان بن قنبر ہے۔ بنو حارث بن کعب بن عمرو بن علہ بن خالد بن
مالک بن ادد کا مولیٰ تھا۔ کنیت ابوبشر اور ایک قول کے مطابق ابوالحسن تھی۔ فارسی
میں سیبویہ سیب کی خوشبو کو کہتے ہیں۔ اس نے علم نحو، خلیل سے، عیسیٰ بن
عمر، یونس وغیرہ سے حاصل کیا۔ لغت ابوالخطاب اخفش کبیر سے سیکھی۔ اور اپنی
کتاب تصنیف کی جس کی مثل نہ اس سے پہلے ملتی ہے اور نہ اس کے بعد کوئی لکھ

اس انداز کی کتاب لکھ سکے گا۔

میں نے ابو العباس ثعلب کی تحریر میں پڑھا ہے کہ کتاب سیبویہ کی تصنیف و ترتیب کا کام بیالیس آدمیوں نے اکٹھے ہو کر کیا جن میں ایک سیبویہ تھا۔ اس کے اصول و مسائل وہی ہیں جو خلیل کے ہیں۔

سیبویہ رشید کے عہد خلافت میں عراق آیا، اس وقت اس کی عمر بتیس برس کی تھی اور کچھ اوپر چالیس برس کا ہو کر فارس میں انتقال کر گیا۔

ثعلب کے علاوہ دوسری جگہ مرقوم ہے کہ سیبویہ عراق میں یحییٰ بن خالد کے پاس آیا۔ اس نے سیبویہ، کسائی اور اخفش تینوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ کسائی اور اخفش نے سیبویہ کے ساتھ مناظرہ کیا اور ان کے سوالات کے اس نے جو جواب دیئے، ان کو انھوں نے غلط قرار دیا اور فیصلہ کے لیے معاملہ ان فصحائے اعراب کے پاس لے گئے جو دربار خلافت میں آئے ہوئے تھے۔ یہ حضرات ابو فقعس، ابو دثار، ابو الجراح اور ابو ثروان تھے۔ انھوں نے کسائی کو حق بجانب ٹھہرایا۔ کسائی نے یحییٰ بن خالد سے بات کی تو اس نے کسائی کو دس ہزار درہم انعام دیئے۔ اس نے اپنا نقد وصول کیا اور بصرہ روانہ ہو گیا۔ وہاں سے فارس چلا گیا اور وہیں سنہ ۱۷۷ھ میں وفات پائی۔

ثعلب کے علاوہ ایک دوسری تحریر یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص مبرد سے کتاب سیبویہ پڑھنے کی خواہش کا اظہار کرتا تو وہ کتاب کی عظمت و جلالت اور اس کے مشکل مباحث کے پیش نظر اس سے کہتا۔

"کیا تم نے کبھی سمندر کا سفر کیا ہے؟"

مازنی کا قول ہے: "جو کتاب سیبویہ کے بعد علم نحو سے متعلق کوئی اور ضخیم کتاب تصنیف کرنے کا خواہاں ہو، اسے شرم آنی چاہیئے۔"

اخبار نضر بن شُمَیل

یہ نضر بن شمیل بن خرشہ بن یزید بن کلثوم بن عنزہ بن زہیر بن علقمہ بن حجر بن خزاعی

بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہے۔ یہ بصرہ کا باشندہ تھا جس نے بنو مازن کے ایک شہر مرو الروذ میں اقامت اختیار کر لی تھی۔ اس نے خلیل اور فصحائے اعراب سے تعلیم حاصل کی اور ۲۰۳ھ یا ۲۰۴ھ میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الصفات:

یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو کئی کتابوں پر محتوی ہے۔ ابو عبید قاسم بن سلام نے اپنی کتاب غریب المصنف کی تصنیف کے سلسلہ میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب الصفات کی فہرست مضامین اور اس کے مندرجات کے بارے میں، جو کچھ میں نے ابوالحسن بن کوفی کی تحریر میں پڑھا ہے، یہاں من وعن اسی کو نقل کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں جو کچھ خود میں نے دیکھا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ ابن کوفی کہتا ہے۔

جزو اول: انسان کی پیدائش، اس کی جود و سخاوت اور عورتوں کی صفات پر محتوی ہے۔

جزو دوم: خیموں، مکانوں، پہاڑوں کی صفات، ان کے دروں اور سامان پر مشتمل ہے۔

جزو سوم: صرف اونٹوں سے متعلق ہے۔

جزو چہارم: بکریوں، پرندوں، سورج، چاند، رات، دن، دودھ، کنوؤں کی صفتیں، حوض، پانی نکالنے کی رسیوں، کنوؤں کے ڈول اور صفت شراب پر مشتمل ہے۔

جزو پنجم: کھیتی باڑی، انگور، منقّی، سبزیوں کے ناموں، درختوں، ہواؤں، بادلوں اور بارشوں سے متعلق ہے۔

کتاب السلاح۔ کتاب خلق الفرس۔

مندرجہ ذیل اس کی ایسی تصنیفات ہیں، جو کتاب الصفات میں شامل نہیں ہیں مثلاً کتاب الانواء، کتاب المعانی، کتاب غریب الحدیث، کتاب المصادر، کتاب المدخل الی کتاب العین، کتاب الجیم، اور کتاب الشمس والقمر۔

حالات و اخبارِ اخفش مجاشعی

ابوالحسن سعید بن مسعدہ بنی مجاشع بن دارم کا غلام تھا۔ بلخ کے باشندے اہلِ نحو سے تھا۔ اس نے یہ علم سیبویہ سے حاصل کیا اور اس کا شمار اصحابِ سیبویہ میں ہوتا ہے۔ اخفش، عمر میں سیبویہ سے بڑا تھا۔ اس نے بھی ان تمام علما سے ملاقات کی جن سے سیبویہ نے کی۔

کتابِ سیبویہ تک رسائی کا اصل ذریعہ اخفش ہی ہے کیونکہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی نے کتابِ سیبویہ مصنف سے پڑھی ہو، یا مصنف کے سامنے اس کی قرأت کی ہو۔ البتہ جب سیبویہ وفات پا گیا تو یہ کتاب اخفش کو پڑھ کر سنائی گئی اور جن لوگوں نے سنائی اور پڑھی، ان میں ابوعمر جرمی اور ابوعثمان مازنی وغیرہ شامل ہیں۔ اخفش کی وفات ۲۲۱ھ میں فراء کے بعد ہوئی۔ بلخی نے کتاب فضائل خراسان میں اس کو خوارزمی الاصل لکھا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کی وفات [illegible] میں ہوئی۔ اخفش نے حماد بن زبرقان بصری سے روایت کی ــــــــ اس کی **تصنیفات یہ ہیں:**

کتاب الاوسط فی النحو۔ کتاب تفسیر معانی القرآن۔ کتاب المقاییس فی النحو۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب الاربعۃ۔ کتاب العروض۔ کتاب المسائل الکبیر۔ کتاب المسائل الصغیر۔ کتاب القوافی۔ کتاب الملوک۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب وقف التمام۔ کتاب الاصوات۔ کتاب الغنم والوانہا وعلاجہا واسنانہا۔

اخبارِ قطرب

یہ ابوعلی محمد بن مستنیر ہے۔ ایک قول کے مطابق احمد بن محمد اور ایک کے مطابق حسن بن محمد ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ اس نے سیبویہ اور علمائے بصرہ کی ایک جماعت سے علم حاصل کیا ہے۔ روایت میں ثقہ اور قابلِ اعتماد ہے۔ تقریباً ایک

شخص اس کے جنازہ میں شریک نہیں ہوا کیونکہ کوئی بھی اس کے طعن سے محفوظ نہیں رہا تھا، نہ شریف نہ غیر شریف۔ اس کی ایک تصنیف کتاب المثالب ہے۔ اس میں اس نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلقین اور قرابت داروں کو بھی ہدفِ طعن ٹھہرایا ہے۔

ابوالعباس کی روایت کے مطابق ابوعبیدہ نے سو سال کی عمر پائی۔ اس کی زبان میں سخت [illegible] کا لکنت تھا۔ وہ دورِ جاہلیت اور زمانۂ اسلام کے علوم سے باخبر تھا۔ اس کا بیان دیوانِ عرب کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ اپنے رفقا میں اس کا وہی مقام تھا جو اصمعی اور ابوزید کا اپنے تلامذہ میں تھا۔ یہ رفقا کو علمی فائدہ پہنچانے میں دریا دل تھا۔ ان اوصاف کے باوجود اس کے دین اور نسب میں خلل تھا۔

میں نے مروان شعوبی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ ابوعبیدہ کا لقب سبخت تھا۔ وہ فارس کا باشندہ اور ایرانی نژاد تھا۔ ابوعبیدہ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوا، اور ۲۱۰ھ میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق ۲۱۱ھ میں فوت ہوا۔ ابوسعید کا قول یہ ہے کہ اس کا انتقال ۲۰۹ھ میں ہوا۔ ایک روایت کی رو سے اس نے ۲۰۹ھ میں وفات پائی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب مجاز القرآن، کتاب غریب القرآن، کتاب معانی القرآن، کتاب غریب الحدیث، کتاب الدیباج، کتاب خبرۃ خالد، کتاب الحیوان، کتاب الامثال، کتاب مسعود، کتاب الشعر، کتاب خبر الادریۃ، کتاب خراسان، کتاب مفاخرات قیس یمن، کتاب خبر عبد القیس، کتاب خبر ابی بلیغ، کتاب خوارج البحرین والیمامۃ، کتاب الموالی، کتاب العرۃ، کتاب الضیفان، کتاب القرونۃ، کتاب مرج راہط، کتاب المنافرات، کتاب القبائل، کتاب خبر البراذ، کتاب معاویر، کتاب البازی، کتاب الحمام، کتاب الحیات، کتاب النوائح، کتاب العقارب، کتاب خصی الخیل، کتاب النواشز، کتاب فتوح، کتاب الملاحن، کتاب ایام ازد، کتاب مناقب باھلۃ، کتاب البلہ، کتاب بجن، کتاب بجان، کتاب الزرع، کتاب الرحل، کتاب الدلو، کتاب البکرۃ، کتاب السرج، کتاب اللجام، کتاب القوس، کتاب السیف، کتاب مثالب باھلۃ، کتاب الشوارد

کتاب الخدم ۔ کتاب الزوائد ۔ کتاب مقاتل الفرسان ۔ کتاب تامۃ الرئیس ۔ کتاب مقاتل الاشراف ۔ کتاب الشعر والشعراء ۔ کتاب فعل وافعل ۔ کتاب المصادر ۔ کتاب الثیاب ، کتاب خلق الانسان ۔ کتاب الزرق ۔ کتاب ۔۔۔ ۔ کتاب مکہ والحرم ۔ کتاب الجمل وصفین ، کتاب بیوتات العرب ، کتاب اللغات ، کتاب المفردات ، کتاب المعاقبات ، کتاب المدبجات ۔ کتاب الاضداد ۔ کتاب مآثر العرب ، کتاب القبائلین ، کتاب العقیقۃ ۔ کتاب مآثر غطفان ، کتاب الادیاء ، کتاب اسماء الخیل ، کتاب ادعیاء العرب ، کتاب مقتل عثمان ، کتاب قضاۃ بصرہ ۔ کتاب فتوح ارمینیہ ، کتاب فتوح الاھواز ، کتاب لصوص العرب ، کتاب اخبار الحجاج ، کتاب قصۃ الکعبۃ ، کتاب الخمس من قریش ۔ کتاب فضائل الفرس ، کتاب الحشاد الجزور ، کتاب الحمالین والحمالات ، کتاب تسمیۃ الامراء کتاب مسعود بن قتیبہ ، کتاب روستقباذ ، کتاب السواد وفتحہ ، کتاب مسعود بن عمرو ومقتلہ ، کتاب بن شیزر بن العمال ۔ کتاب غریب بطون العرب ، کتاب تسمیۃ من قتلت بنو اسد کتاب الجمع والتثنیۃ ، کتاب الاوس والخزرج ، کتاب محمد وابراہیم عبد اللہ بن حسن بن حسین ، کتاب الامثال ، کتاب الایام ، کتاب الحرات ، کتاب اعراب القرآن ، کتاب ایام بنی یشکر واخبار تغلب بن وائل واخبارہم

اصحابِ ابوعبیدہ

دمّاذ ابوغسان ۔ اس کا نام رفیع بن سلمہ بن مسلم بن رفیع عبدی ہے ۔ اس نے ابوعبیدہ سے روایت کی ۔ دریہ اس کی کتابوں کا ورّاق تھا ۔ اس نے اس سے علوم انساب واخبار اور مآثر حاصل کیے ۔

اخبارِ ابوزید

اس کا نام سعید بن اوس انصاری تھا ۔ خالص خزرجی الاصل تھا ۔ ابوالعباس مبرد کہتا ہے کہ ابوزید نحو کا عالم تھا ۔ لیکن خلیل اور سیبویہ کی ٹکر کا نہیں تھا ۔ یونس لغت

عمرو بن عبد اللہ باہلی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوعبیدہ سے کسی نے کہا کہ اصمعی کہتا تھا۔ ایک زمانہ میں میرے باپ اور سلم بن قتیبہ کے درمیان گھوڑا دوڑانے کا مقابلہ ہوا تھا، سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر، جو شخص ایسی خود نمائی سے کام لیتا ہے جس کا وہ اہل نہیں ہے، اس نے گویا ردائے دروغ اوڑھ رکھی ہے۔ بخدا اصمعی کا باپ کبھی کسی چارپایہ کا مالک نہیں ہوا۔ اس کی سواری تو صرف اس کے وہ کپڑے تھے جن سے وہ اپنا تن بدن ڈھانپتا تھا۔

ہمارے شیخ ابوسعید نے ابوالعباس مبرد کی روایت سے بیان کیا کہ اصمعی شعر و ادب و معانی میں سب پر برتری اور تفوق رکھتا تھا۔ ابوعبیدہ کا بھی یہی حال تھا، لیکن وہ علم نسب میں اصمعی پر فضیلت رکھتا تھا اور اصمعی علم نحو کا اس سے زیادہ عالم تھا۔ اصمعی کی کنیت ابوسعید ہے اور قریب کا نام عاصم اور کنیت ابوبکر ہے۔

ابوالعیناء سے مروی ہے کہ اصمعی ۲۱۳ھ میں بصرہ میں فوت ہوا، اس کی نماز جنازہ فضل بن اسحاق نے پڑھائی۔ میں اس کے جنازہ میں شریک تھا اور میں نے اس موقع پر اس کے بھتیجے عبدالرحمٰن کی زبان سے سنا کہ اس نے —انا للہ وان الیہم من الراجعین" کہا تھا۔ میں نے یہ سن کر اپنے دل میں کہا، اگر یہ اسی طرح استرجاع کرتا، جس طرح اللہ نے فرمایا ہے تو اس کا کیا بگڑتا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اصمعی نے ۲۱۰ھ میں وفات پائی، اس کی تصانیف یہ ہیں:۔

کتاب خلق الانسان۔ کتاب الاجناس۔ کتاب الانواء۔ کتاب الہمز۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الفرق۔ کتاب الصفات۔ کتاب الابواب۔ کتاب المیسر والقداح۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الخیل۔ کتاب الابل۔ کتاب الشاء۔ کتاب الاخبیۃ والبیوت۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الاوقات۔ کتاب النخل والنخل۔ کتاب الامثال۔ کتاب الاضداد۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب السلاح۔ کتاب اللغات۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب النوادر۔ کتاب اصول الکلام۔ کتاب القلب والابدال۔ کتاب جزیرۃ العرب۔ کتاب الدلو۔ کتاب الرحل۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب مصادر۔ کتاب القصائد الست۔ کتاب الاراجیز۔ کتاب النحلۃ۔

کتاب النبات والشجر۔ کتاب الخراج۔ کتاب ما اتفق لفظہ واختلف معناہ۔ کتاب غریب الحدیث۔ یہ کتاب تقریباً دو سو اوراق پر مشتمل ہے۔ میں نے یہ سکری کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ کتاب السرج واللجام والشوی والنعال۔ کتاب غریب الحدیث والکلام الوحشی۔ کتاب ذوات الاعراب۔ کتاب میاہ العرب۔ کتاب النسب۔ کتاب الاصوات۔ کتاب المذکر والمؤنث۔

اصمعی نے ایک ضخیم قطعہ بھی لکھا، جس میں اشعار عرب کو جمع کر دیا ہے۔ لیکن اسے علما نے اس بنا پر پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا کہ وہ غرائب و نوادر سے خالی ہے اور اس کی روایت بہت مختصر ہے۔ علاوہ ازیں کتاب اسماء الخمر اور کتاب ما تکلم بہ العرب فکثر فی افواہ الناس بھی اس کی تصانیف ہیں۔

اصمعی کا بھتیجا

یزیدی کی تحریر کی رو سے اس کا نام عبدالرحمن اور کنیت ابو محمد ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کی کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ ثقلائیں سے تھا تاہم اپنے چچا اور دیگر علما سے روایت بیان کرنے میں اسے ثقہ اور قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ کتاب معانی الشعر اس کی تصنیف ہے۔

احمد بن حاتم

یہ اصمعی کا راوی ہے۔ اس کی کنیت ابو نصر ہے۔ ابوعبیدہ اور ابوزید وغیرہ کا بھی راوی ہے ۲۳۱ھ میں فوت ہوا اور کچھ اوپر ستر برس عمر پائی۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الشجر والنبات۔ کتاب اللبا واللبن۔ کتاب الابل۔ کتاب ابیات المعانی۔ کتاب اشتقاق الاسماء۔ کتاب الزرع والنخل۔ کتاب الخیل۔ کتاب الطیر۔ کتاب ما یلحن فیہ العامۃ۔ کتاب الجراد۔

اخبار و واقعات اثرم

یہ اصمعی اور ابوعبیدہ کا مصاحب تھا۔ اسے ابوالحسن علی بن مغیرہ اثرم کہتے ہیں۔ بعض

نے بھی اور اصمعی نے اعراب کی ایک جماعت سے روایت کیا۔ ابو عبیدہ اور اصمعی کی کتابیں بھی ان سے مروی ہیں یہ ان کی کتابوں سے کبھی الگ نہ ہوتا تھا۔

ثعلب کہتا ہے میں اصمعی کے مصاحب اثرم کی مجلس میں بیٹھا تھا اور وہ راعی کے شعر لکھوا رہا تھا جب اختتام پر پہنچا تو کتاب ہاتھ سے رکھ دی۔ یعقوب بن سکیت بھی ہمارے ساتھ تھا اس نے کہا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سے کچھ راعی کے اشعار کے بارے میں دریافت کروں۔ میں نے کہا ایسا نہ کرو ممکن ہے یہ اس کا جواب نہ دے پائے اور تم لوگوں کے سامنے اس کی توہین کا باعث ہو۔

اس نے کہا میں ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ اٹھا اور کہا۔ آپ راعی کے اس شعر کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔؟

وافضن بعد كظومهن بجرة   من ذي الابارق اذ رعين حقيلا

اس پر شیخ صاحب نے منہ میں کچھ بڑبڑایا اور کھسکا اور کوئی جواب نہ دے پایا۔ اس نے پھر پوچھا، اور اس شعر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔؟

كدخان مرتجل باعلى تلعة   غرثان ضرم عرفجا مبلولا

اس پر بھی اس کا وہی حال ہوا جو پہلے شعر پر ہوا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر کراہت و ناگواری کے اثرات نمایاں تھے۔ ثعلب کہتا ہے ضرب المثل اور محاورہ کی زبان میں یوں سمجھئے کہ) اثرم نے بوجھ تلے دبے ہوئے اونٹ کی طرح اپنی گردن کا سہارا لیا۔

یعقوب کہتا ہے یہ اشتباہ ہے۔ گردن کا سہارا نہیں بلکہ اس نے ٹھوڑی کا سہارا لیا، یعنی محاورہ میں لفظ "استعان برقبتہ" کے بجائے "بذقنہ" ہے۔

پھر اثرم نے "تم اتنی جلد سربراہی علم کے خواہاں ہو کہ [illegible] میں [illegible] ہو گیا۔

ضرب المثل کا معنی و مفہوم

یعقوب کا کہنا ہے کہ جب اونٹ پر بوجھ لادا جاتا ہے اور وہ اسے اٹھانے میں

تکلیف محسوس کرتا ہے تو گردن لمبی کر لیتا ہے اور ٹھوڑی کا سہارا لیتا ہے لیکن اس سے اس کو کوئی آرام نہیں پہنچتا یہ ضرب المثل اس وقت بولی جاتی ہے جب کوئی شخص کسی معاملہ میں تکلیف محسوس کرے یا اس پر کوئی ایسا مشکل کام آپڑے جسے وہ برداشت کرنے سے عاجز ہو اور اس کو دور کرنے کے لیے اس سے کمزور چیز کا سہارا لے۔

اثرم نے ۲۳۰ھ میں وفات پائی۔ کتاب النوادر اور کتاب [illegible] الحدیث اس کی تصنیفات ہیں۔

اخبار جرمی

میں نے ابوالحسن خزاز کی تحریر میں پڑھا ہے کہ یہ ابو عمر صالح بن اسحاق بجلی ہے جو بجیلہ بن انمار بن اراش بن غوث و[illegible] بن غوث کے موالی میں سے تھا۔ ابو سعید کے قول کی رو سے یہ [illegible] زبان کا خادم تھا اور جرم قبائل عرب میں سے یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے نحو کی تعلیم اخفش وغیرہ سے لی۔ کتاب سیبویہ اخفش کو سنائی۔ لغت ابو زید، اصمعی اور ان کے طبقے کے اہل علم سے سیکھی۔ ابو العباس مبرد کی روایت کے مطابق یہ بجیلہ بن انمار کا [illegible] جرمی نے [illegible] میں وفات پائی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

[illegible]، کتاب التنبیہ، [illegible]، کتاب الفرخ، کتاب الابنیۃ، کتاب العروض، کتاب المختصر فی النحو، کتاب غریب سیبویہ، کتاب [illegible]۔

اخبار مازنی

[illegible] بن محمد بن [illegible] مازن بن [illegible] بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب [illegible] [illegible] تعلق [illegible] [illegible]۔

[illegible] ایک [illegible] [illegible]

[illegible]

اس کے سامنے پڑھا تھا، وہ شعر یہ ہے:

تعوذان مصابحتهم رجلا   اهدی السلام تحیة ظلم

[illegible] سر من رائے سے آیا اور واثق کے پاس پہنچ اور اس شعر کا تلفظ واثق کی رائے کے مطابق کیا۔ اس پر واثق نے اس کو احمد بن ابی دواد کی معرفت پانچ ہزار درہم عطا کیے اور واپس بصرہ بھیج دیا اور وہیں اس کا انتقال ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب مایلحن فیہ العامة، کتاب الالف واللام، کتاب التصریف، کتاب العروض، کتاب القوافی، کتاب الدیباج علی خلاف من کتاب ابی عبیدة۔

توزی

ہمارے شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس کا نام عبداللہ بن محمد بن ہارون ہے۔ ابوسعید کی روایت کرتے ہوئے ابن وداع بن فضل اسدی قرشی کہتا ہے کہ یہ قریش کا غلام تھا اور ابومحمد اس کی کنیت تھی۔ اس نے اصمعی کے سامنے پڑھا اور ابوعبیدہ وغیرہ سے روایت کی۔ کتاب سیبویہ ابو عمر جرمی کے حضور پڑھی۔

ہم سے ابوعلی صفار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن یزید نے کہا کہ میں عمارہ بن عقیل بن بلال بن جریر اور ابومحمد توزی کی مجلس میں بیٹھا تھا اور قصیدۂ جریر پڑھ رہا تھا جس کا پہلا شعر یہ ہے:۔

طرب الحمام بذی الاراک فشاقنی   لازلت فی غلل وایک ناضر

اور میں یہ قصیدہ پڑھتا ہوا اس شعر پر پہنچ گیا۔

ام ستوا دقد ابزال مسوشلا   بذی حمامة او بجرالعاقر

عمارہ نے توزی سے کہا: تمہارا یہ ساتھی کیا کہہ رہا تھا؟ توزی نے جواب دیا: یہ دونوں [illegible] ہیں [illegible] اور کہا "واللہ [illegible] یہ [illegible] کے درخت ہیں، [illegible] اور بائیں جانب [illegible] ہیں۔ توزی نے مجھے کہا [illegible] کے پیش نظر رکھنے میں تامل کیا۔ [illegible] نے [illegible] لکھ لو۔ [illegible] میں موجود ہوتا تو اس شعر کے [illegible] کو ضرور محفوظ کر لیتا۔ یہ اس شخص

کا گھر ہے۔ (اس کے نزدیک یہ وہ ٹیلے یا خرما کے درخت واقع ہیں)

ثوری نے اصمعی سے تحصیل علم کی، یہاں تک کہ اسی کی طرف منسوب ہو گیا، اس کی وفات سنہ . . . میں ہوئی، اس کی تصنیفات یہ ہیں :

کتاب الامثال، کتاب الاضداد، کتاب الخیل وسبقہا و نسابہا وشیاتہا وغرہا واضمارھا ومن نسب الی فرسہ۔ کتاب فعلت وافعلت۔ کتاب النوادر۔

اخبارِ زیاد

ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ ابو اسحاق ابراہیم بن سفیان بن سلیمان بن ابی بکرہ بن عبد الرحمٰن بن زیاد بن ابیہ ہے۔ اس نے اصمعی اور دیگر علما سے تحصیل علم کی۔ کتاب سیبویہ بھی پڑھی لیکن اسے مکمل نہیں کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :

کتاب شرح کتاب سیبویہ، کتاب الامثال۔ کتاب النقط والشکل۔ کتاب الاخبار۔ کتاب اسماء السحاب والریاح والامطار۔

سرگزشتِ ریاشی

یہ ابوالفضل عباس بن فرج ہے۔ محمد بن سلیمان بن علی ہاشمی کا غلام تھا۔ ریاش، جذامی شخص سے تعلق رکھتا تھا اور ریاشی اس کا غلام تھا۔ لہٰذا مستقل طور پر اس کی نسبت ریاش کی طرف ہو گئی۔ لغت اور شعر کا عالم تھا۔ اصمعی سے اس نے کثرت سے روایت کی ہے۔ اصمعی کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی اس نے روایت کی۔ ابوالفتح محمد بن جعفر نحوی کا بیان ہے کہ ریاشی نے کتاب سیبویہ کا نصف اول مازنی سے پڑھا۔

ابوسعید نے ابوبکر بن درید کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے بصرہ کے وراقین میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ابن سکیت کی کتاب المنطق پڑھ رہا ہے اور کوفیوں کے تقدم کا قائل ہے۔ ریاشی وراقین کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ میں نے اسے یہ ساری بات سنائی تو اس نے کچھ اس انداز کا جواب دیا۔

"ہم نے لغت بگرہ کاشتکار کرنے اور جوہے کھانے والوں سے سیکھی اور انہوں نے اہل سواد سے حاصل کی ہے جو کہ امیخ اور شواریز کھانے کے عادی ہیں"۔

ابو سعید نے ہمیں ابوبکر بن درید کی سند سے بتایا کہ ریاشی کی وفات ۲۵۷ھ میں ہوئی، اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب الخیل، کتاب الابل۔ کتاب ما اختلف اسماءہ من کلام العرب۔

اخبارِ ابوحاتم سجستانی

بقول ابوسعید کے اس کا نام سہل بن محمد ہے۔ ابوزید، ابوعبیدہ اور اصمعی سے اس نے کثرت سے روایات بیان کیں۔ یہ لغت اور شعر کا عالم تھا۔ ابوالعباس مبرد نے حاتم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے کتاب سیبویہ دو مرتبہ اخفش کو سنائی۔ یہ عروض کا بہت اچھا عالم تھا۔ لغت میں کثیر التصانیف، شاعر اور صادق الروایت تھا۔ ابوبکر بن درید نے لغت میں اسے کو قابل اعتماد قرار دیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ ابن کوفی کہتا ہے میں نے ابوبکر کی تحریر میں پڑھا ہے کہ اس کی وفات رجب ۲۵۵ھ میں اس روز ہوئی جب کہ بارش زور سے ہو رہی تھی، نماز جنازہ جعفر بن قاسم کے بھائی سلیمان بن قاسم نے پڑھائی اور عیدگاہ کے قریب نشان راہ کے سامنے دفن کیا گیا۔

ابن درید کہتا ہے کہ ابوحاتم کتابوں پر تبحر رکھتا تھا اور ان کی پیچیدہ گتھیوں کو سمجھنے میں بڑی مہارت اور دقتِ نظر کا حامل تھا۔ اس کی تصانیف یہ ہیں۔

کتاب ما یلحن فیہ العامۃ۔ کتاب الطیر۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب الشجر والنبات کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المقاطع والمبادی۔ کتاب الفرق۔ کتاب القراءات۔ کتاب الفصاحۃ۔ کتاب النخلۃ۔ کتاب الاضداد۔ کتاب الشتی والقیاظ والسہر۔ کتاب السیوف والرماح۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الحشرات۔ کتاب الہجاء۔ کتاب الزرع۔ کتاب خلق الانسان کتاب الادغام۔ کتاب الابل والغنم الحیب۔ کتاب الکرم۔ کتاب الشتاء والصیف۔

کتاب النخل والعسل ۔کتاب الابل ۔کتاب الشوق الی الوطن ۔کتاب العشب والبقل ۔کتاب الاتباع ۔کتاب الخصب والقحط ۔کتاب اختلاف المصاحف ۔کتاب الجراد ۔کتاب الحر والبرد والشمس والقمر والليل ، والنہار ۔کتاب الفرق بین الآدمیین وبین کل ذی روح ۔

مبرد کے واقعات واخبار

میں نے ابوالحسن خزاز کی تحریر پڑھی ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ مبرد کا نام محمد بن یزید بن عبد الاکبر بن عمیر بن حسان بن سلم بن سعد بن عبد اللہ بن درید بن مالک بن حارث بن عامر بن عبد اللہ بن بلال بن عوف بن اسلم بن ثمالہ بن احجن بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد ہے ، جسے ازد بن غوث کہا جاتا ہے ۔

ہمارے شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جرمی اور مازنی کے طبقہ کے بعد نحو کا سلسلہ ابوالعباس محمد بن یزید ازدی ثمالی پر ختم ہوتا ہے جو ازد کے قبیلہ ثمالہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس نے نحو جرمی اور مازنی وغیرہ سے پڑھی اور اس ضمن میں زیادہ تر اعتماد مازنی پر کیا ۔ روایت ہے کہ اس نے کتاب سیبویہ کی تعلیم کا آغاز جرمی سے اور اختتام مازنی سے کیا ۔

حکیمی نے کتاب جہینۃ الادباء میں ابو عبد اللہ محمد بن قاسم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مبرد بصرہ کے ان سورحیین سے تعلق رکھتا تھا جو زمین کو کاشت کے لیے تیار اور ہموار کرتے ہیں ۔ اسے حبان سورحی کہا جاتا ہے ۔ وہ اپنے آپ کو یمن کا باشندہ قرار دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ مبرد نے حنفی (ذختی) کی لڑکی سے شادی کر لی تھی ۔ جس کا شمار یمن کے شرفا میں ہوتا تھا ۔

ابوسعید کا کہنا ہے کہ ابوبکر بن سراج اور ابوعلی صفار کے بقول ، مبرد کی ولادت ۲۱۰ھ میں ہوئی ۔ اس نے ۷۹ برس کی عمر پا کر ۲۸۵ھ میں انتقال کیا ۔ ایک قول کے مطابق وہ ۲۰۷ھ میں پیدا ہوا ۔ صولی کہتا ہے ، خود اسی سے میں نے اسی طرح سنا ہے ۔ اسے باب الکوفہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا ۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں ۔ کتاب الکامل ۔کتاب الروضۃ ۔

کتاب المقتضب ۔ کتاب الاشتقاق ۔ کتاب الانواء والازمنۃ ۔ کتاب القوافی ۔ کتاب الخط والہجاء ۔ کتاب المدخل الی سیبویہ ۔ کتاب المقصور والممدود ۔ کتاب المذکر والمؤنث ۔ کتاب معانی القرآن معروف بہ کتاب التام ۔ کتاب احتجاج القراۃ ۔ کتاب الرسالۃ [illegible] کتاب الرد علی سیبویہ ۔ کتاب قواعد الشعر ۔ کتاب اعراب القرآن ۔ کتاب الحث علی الادب والصدق ۔ کتاب قحطان وعدنان ۔ کتاب الزیادۃ المنتزعۃ من سیبویہ ۔ کتاب المدخل فی النحو ۔ کتاب شرح شواہد کتاب سیبویہ ۔ کتاب ضرورۃ الشعر ۔ کتاب ادب الجلیس ۔ کتاب الحروف فی معانی القرآن الی طٰہٰ ۔ کتاب صفات اللہ جل وعلا ۔ کتاب المدارج والمقابح کتاب الریاض المؤنقۃ ۔ کتاب اسماء الدواہی عند العرب ۔ کتاب الاعراب ۔ کتاب الجامع پورا نہیں ہو سکا ۔ کتاب التعازی ۔ کتاب الوشی ۔ کتاب معنی کتاب سیبویہ ۔ کتاب [illegible] کتاب العروض ۔ کتاب معنی کتاب الاوسط للاخفش ۔ کتاب البلاغۃ ۔ کتاب شرح کلام العرب وتخلیص الفاظہا ومزاوجۃ کلامہا وتقریب معانیہا ۔ کتاب ما اتفقت الفاظہ واختلفت معانیہ فی القرآن ۔ کتاب الفاضل والمفضول ۔ کتاب طبقات النحویین البصریین واخبارہم ۔ کتاب العبارۃ عن اسماء اللہ تعالیٰ ۔ کتاب الحروف ۔ کتاب التصریف ۔

مبرد کے وراق

ابن زجاجی — اس کا نام اسمٰعیل بن احمد ہے ۔

ساسی :— اس کا نام ابراہیم بن محمد ہے ۔

ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ کتاب سیبویہ کو اس کے زمانہ میں [illegible] کی ایک جماعت نے مبرد [illegible] پڑھا یا گیا [illegible] لیکن مبرد سے انھوں نے کوئی کتاب روایت نہیں کی ۔ [illegible] جماعت میں سے کوئی بھی مبرد کے ہم پایہ نہ تھا ، جیسے مثلاً ابوذکوان قاسم بن اسمٰعیل تھے ۔ ابوذکوان کی تصنیف کتاب معانی الشعر ہے جو ابن درستویہ نے روایت کی ۔ [illegible] کے ایام میں سیراف چلا گیا تھا اور [illegible] بہت بڑا [illegible] تھا ۔ اس نے علماء کی ایک جماعت کو دیکھا اور ان سے ملاقات کی ۔ ابوذکوان کا ال

سے توزی نے نکاح کرلیا تھا۔

اسی طرح عبید بن ذکوان سے جو عسکر مکرم میں قیام پذیر تھا۔ وہ کتاب الاضداد، کتاب جواب المسکت اور کتاب اقسام العربیۃ کا مصنف ہے۔ یا ابوالیعلی بن الوزنہ سے جو اصحاب مازنی میں سے تھا۔ سب سے ممتاز نحو کا عالم اور اپنی روایت میں ثقہ تھا اور کتاب الجامع فی النحو کا مصنف تھا جسے وہ مکمل نہ کرسکا۔

علمائے بصرہ میں سے

ابوجعفر احمد بن محمد رستم بن یزدبان طبری۔ اس کا شمار طبقۂ ابوالعیل بن الوزرعہ میں ہوتا ہے۔ کتاب غریب القرآن، کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمؤنث، کتاب صورۃ الہمز، کتاب التصریف اور کتاب النحو اس کی تصانیف ہیں۔

اشناندانی :۔ اس کی کنیت ابوعثمان ہے۔ اس سے ابوبکر بن درید نے روایت کیں۔ یہ اس سے بصرہ میں ملا تھا۔ کتاب معانی الشعراء اور کتاب الابیات کی تالیفات ہیں۔

مبرمان :۔ اس کا نام محمد بن علی بن اسماعیل اور کنیت ابوبکر ہے۔ یہ باشندگان عسکر میں سے تھا۔ شرح سیبویہ کی تلقین و تعلیم کے سلسلہ میں ابوہاشم کے ساتھ اس کا ایک واقعہ بھی منقول و منضبط ہے۔ جسے ہم اللہ کی مشیت اور نصرت شامل حال رہی تو آئندہ بیان کریں گے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب العیون، کتاب النحو المجموع من العلل، کتاب شرح کتاب سیبویہ۔ یہ کتاب نامکمل ہے۔ کتاب شرح شواہد، کتاب سیبویہ، کتاب المجاری۔ یہ ایک تصنیف لطیف ہے۔ کتاب صفۃ شکر المنعم۔

اخبار و واقعات زجاج

ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سری بن زجاج۔ یہ ادیبوں اصحاب تحریر میں سے ہے۔

کوئی مبرد کے سامنے قرأتِ علم کا خواہاں ہوتا تو پہلے زجاج کے پاس آتا اور جو کچھ پڑھنا مقصود ہوتا، اسے بتاتا۔ اس کے بعد زجاج کا مقام و مرتبہ بلند ہو گیا اور اس نے معتضد کے ساتھ وابستگی اختیار کر لی اور اس کے بیٹوں کا اتالیق مقرر ہو گیا۔ اس سے قبل وہ عبید اللہ بن سلیمان سے منسلک تھا۔

معتضد کے ساتھ اس کی وابستگی کا سبب یہ تھا کہ معتضد کے پاس اس کے بعض درباریوں نے مجرہ ندیم کی تصنیف کتاب جامع المنطق کی تعریف کی۔ مجرہ کا نام محمد بن یحییٰ بن ابو عباد اور کنیت ابوجعفر تھی۔ ابو عباد کا نام جابر بن یزید بن صباح عسکری تھا۔ یہ حسن ادب کی بنا پر ہی معتضد کا ندیم مقرر ہوا۔ اس کی کتاب میں متعدد جدول تھے۔ معتضد نے، قاسم بن عبید اللہ کو ایسا آدمی تلاش کرنے کا حکم دیا جو ان جدولوں کی [illegible] کر سکے۔ چنانچہ قاسم نے ثعلب کو پیغام بھیجا اور یہ کام اس کے سامنے رکھا، لیکن اس نے جدول کے اس کام کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا اور کہا کہ میں اس فن سے ناواقف ہوں۔ البتہ اگر تم کتاب العین کے خواہاں ہو تو وہ موجود ہے اور اس کی کوئی روایت بھی نہیں ہے۔ پھر مبرد کو اس کی تشریح و تفسیر کرنے کے لیے لکھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو زحمت اور مصروفیت چاہتی ہے اور میری کیفیت یہ ہے کہ بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ اگر تم یہ میرے تلمیذ ابراہیم بن سری کے سپرد کر دو تو مجھے امید ہے وہ اس سے اچھی طرح عہدہ برآ ہو سکے گا۔

لیکن قاسم نے معتضد کے ساتھ زجاج کے بارے میں بات کرنے سے تغافل سے کام لیا۔ جب معتضد نے اس سے باصرار پوچھا تو قاسم نے اسے ثعلب اور مبرد کے جواب سے مطلع کر دیا۔ نیز یہ بتایا کہ اس نے یہ کام زجاج کے سپرد کرنے کا مشورہ دیا ہے، چنانچہ قاسم نے یہی کیا۔

زجاج نے کہا: میں نسخہ دیکھے اور جدول پر نظر ڈالے بغیر، یہ کام سرانجام دوں گا۔ چنانچہ اس نے نسخہ ثانی کے مرتب کرنے کا حکم دیا اور زجاج چونکہ لغت میں کمزور تھا اس لیے اس نے ثعلب اور سکری وغیرہ سے لغت کی کتابیں مستعار لیں۔ اس نے نسخہ

ثانی کی پوری پوری شرح کی اور ابوالحسن ترمذی صیرفی کے خط میں اسے لکھا۔ اس کی جلد بندھوائی اور وزیر کو دیا اور وزیر نے اسے معتضد کی خدمت میں بھجوا دیا۔ معتضد نے اسے پسند کیا اور حکم دیا کہ اسے تین سو دینار بطور انعام دیئے جائیں تاکہ یہ کمل نسخے کی تشریح کر دے۔

زجاج کے اس مرتب اور شرح کردہ کتاب کے صرف ایک ہی نسخہ کا پتہ چلا ہے اور وہ ہے کتب خانۂ معتضد کا نسخہ۔!

علاوہ ازیں اس کا کوئی نسخہ کسی کے ہاتھ نہیں لگا۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس سلطنت کی تباہی و بربادی کے بعد یہ شرح سلطان کے بقیات میں سے، چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں دستیاب ہوئی، میں نے اسے دیکھا ہے۔ باریک و نرم طلحی کاغذ پہ لکھی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے زجاج نے بڑی عظمت حاصل کی اور فقہا ندما اور علما کے زمرہ میں اس کا وظیفہ مقرر کر دیا گیا جو تقریباً تین سو دینار تھا۔

زجاج کی وفات جمعہ کے دن ۱۹ جمادی الاخری ۳۱۱ھ کو ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب ما فسرہ من جامع المنطق۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب القوافی۔ کتاب العروض۔ کتاب الفرق۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب مختصر نحو۔ کتاب فعلت و افعلت۔ کتاب ما ینصرف و ما لا ینصرف۔ کتاب شرح ابیات سیبویہ۔ کتاب النوادر۔

اخبار و احوالِ ابن درید

ابوالحسن دریدی نے، جو ندمان و خاصانِ ابن درید سے تھا، کہا کہ مجھے ابوبکر رحمہ اللہ نے بتایا کہ میری ولادت بصرہ کے محلہ صالح میں ۲۲۳ھ میں ہوئی۔

یہ ابوبکر محمد بن حسن بن درید بن عتاہیہ بن حنتم بن حسن بن حمامی۔ بنو ازدیہ عمان کے

ایک گاؤں حمانا۔ کی طرف منسوب ہے ۔ بن جرد بن واسع بن وھب بن سلمہ بن حشم بن حاضر بن حشم بن غانم بن حاذر بن اسد بن عدی بن عمرو بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث ہے۔ یہ پہلے بصرہ میں سکونت رکھتا تھا۔ پھر عمان چلا گیا۔ وہاں ایک عرصہ تک مقیم رہا۔ پھر جزیرہ ابن عمارہ میں چلا گیا۔ وہاں بھی ایک مدت گذاری۔ پھر عازم فارس ہوا اور وہاں سکونت اختیار کرلی۔ بعد ازاں بغداد چلا گیا اور وہیں ٹھہر گیا۔

ابن درید لغت اور اشعار عرب کا عالم تھا۔ اس نے ابو حاتم، ریاشی، توزی، اور زیادی ایسے علمائے بصرہ سے پڑھا اور اخذ علم کیا۔ ابوبکر نے اپنے چچا حسن بن محمد سے کتاب مسالمات الاشراف روایت کی۔ ۳۲۱ھ میں بغداد میں وفات پائی اور قبرستان عباسیہ کے مشرقی جانب سوق السلاح کے عقب میں مدفون ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الجمهرة فی علم اللغة :۔ اس کتاب کے متعدد نسخے ہیں جن میں خاصی کمی بیشی پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے یہ نسخہ فارس میں املا کرایا پھر بغداد میں بربنائے حفظ املا کرایا۔ یہی اختلاف املا نسخہ میں کمی بیشی کا باعث بنا۔ جو نسخہ فارس میں اس نے اپنے علوم کو املا کرایا، اس کے ابتدائی حصے میں کچھ اس قسم کے علامات ونشانات لگادیئے کہ جن سے اسے پہچانا جاسکتا ہے۔ رہا وہ نسخہ جس پر انحصار ہے اور جو قابل اعتماد ہے، تو وہ یہی آخری نسخہ ہے۔ لیکن تمام نسخوں سے آخری اور تصحیح شدہ نسخہ ابوالفتح عبد اللہ بن احمد کا نسخہ ہے، جو متعدد نسخوں کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے اور اسے پڑھ کر سنایا گیا۔

(علاوہ ازیں اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔)

کتاب السرج واللجام۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب المقتبس۔ کتاب الوشاح۔ کتاب الخیل الکبیر۔ کتاب الخیل الصغیر۔ کتاب الانواء۔ کتاب المجتنی۔ کتاب المقتنی۔ کتاب الملاحن۔ کتاب زوار العرب۔ کتاب ما سئل عنہ لفظا فاجاب عنہ حفظا۔ اس کتاب کی جمع و تدوین اس سے علی بن اسماعیل بن حرب نے کی۔ کتاب اللغات۔ کتاب السلاح۔ کتاب غریب القرآن۔ یہ نامکمل ہے۔ کتاب فعلت و افعلت۔ کتاب ادب الکاتب۔ یہ کتاب

ابن قتیبہ کے انداز کی ہے۔ مگر مسودہ کی شکل سے نکل کر مبیضہ کی صورت میں نہیں آئی اس لیئے اس میں سے کوئی قابل اعتماد اور لائق انحصار شئی دستیاب نہیں ہوئی۔ کتاب صفۃ السحاب و الغیث۔

ابوالحسن دریدی نے مجھے بتایا کہ ابو علی بن مقلہ اور ابو حفص، وہ کتاب جو مفضل بن سلمہ نے سنیں کی تردید میں لکھی ہے، میری موجودگی میں، ابوبکر کو سنا رہے تھے۔ دورانِ قرأت میں بعض مقامات پر وہ کہتا: "ابوطالب نے سچ کہا" اور بعض مقامات پر کہتا: "ابوطالب نے جھوٹ بولا"۔ بعد میں، میں نے دیکھا کہ ابوحفص نے ان باتوں کو جمع کر لیا ہے جو تقریباً سو صفحات پر مشتمل تھیں اور کچھ لوگوں کی مدد اور توسط سے اس کی شرح بھی کر لی گئی ہے۔

اخبار و احوال ابن سراج

ابومحمد بن درستویہ کا کہنا ہے کہ ابن سراج تمام غلامانِ مبرد سے کم سن اور نو عمر تھا، لیکن اس کے باوجود ذکی اور فطین تھا۔ مبرد اس سے خاص رغبت و میلان اور قرب و محبت رکھتا تھا۔ اسے دیکھ کر خوش ہوتا، اس سے انس و محبت کا برتاؤ کرتا، اور خلوت و جلوت میں اپنے ساتھ رکھتا۔

ابومحمد بن درستویہ سے منقول ہے کہ مبرد کی موت کے بعد ایک روز میں نے ابن سراج کو زجاج کے پاس دیکھا جو اس کی مزاج پرسی کیلیے آیا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے زجاج سے ایک سوال پوچھا۔ اس نے ابن سراج سے کہا "ابوبکر! اس سوال کا جواب دو"۔

اس نے غلط جواب دیا۔ اس پر زجاج نے اسے سرزنش کرتے ہوئے کہا۔

"بخدا! اگر تم میرے مکان پر ہوتے تو میں تمہاری پٹائی کرتا، لیکن یہ بات، اس مجلس کی شائستگی کے خلاف ہے۔ ہم ہمیشہ ذکاوت و فطانت میں تمہیں ابوالحسن بن رجاء کے ہم پلہ قرار دیتے رہے اور تم ہو کہ اس قسم کے سوال کا بھی غلط جواب دیتے ہو"۔

اس نے کہا "اے ابواسحاق! آپ نے مجھے پیٹا اور تادیب کی، بات یہ ہے

کہ جب سے میں نے کتاب سیبویہ پڑھی ہے، دوسری کتابوں کو چھوڑ رکھا تھا۔ اس عرصہ میں میں منطق اور موسیقی میں الجھا رہا۔ اب میں ان سب کتابوں کو دوہراؤں گا چنانچہ اس نے سب کا دوبارہ مطالعہ کیا اور کتابیں تصنیف کیں اور زجاج کی موت کے بعد سربراہی نحو کا منصب اسی کو تفویض ہوا۔ اس کی وفات سنہ ۔ ۔ ۔ میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الاصول الکبیر۔ کتاب جمل الاصول۔ کتاب الموجز مختصر۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب شرح سیبویہ۔ کتاب احتجاج القراء۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب الجمل۔ کتاب الریاح والہواء والنار۔ کتاب المواصلات فی الاخبار والمذاکرات۔

ابوالحسن علی بن عیسیٰ رمانی کہتا ہے کہ ابن سراج کی مجلس میں اس کی تصنیف کتاب الاصول کا ذکر ہوا، تو ایک شخص نے اسے کتاب المقتضب سے بہتر قرار دیا۔ اس پر ابوبکر نے کہا۔

"ایسا مت کہو" اور یہ شعر پڑھا۔

ولکن بکت قبلی فہیج لی البکا بکاھا فقلت الفضل للمتقدم

اخبار ابوسعید سیرافی

شیخ ابو محمد ادیب کا بیان ہے کہ ابوسعید حسن بن عبداللہ بن مرزبان، درحقیقت فارس کا باشندہ تھا اور اس کا مولد سیراف تھا۔ یہیں سے اس نے طلب علم کا آغاز کیا۔ ابھی عمر کے بیس برس بھی پورے نہ کر پایا تھا کہ وہاں سے نکل کھڑا ہوا، اور عمان چلا گیا وہاں فقہ میں عبور حاصل کیا اور سیراف واپس آگیا۔ وہاں سے عسکر گیا۔ ایک عرصہ تک وہاں مقیم رہا۔ محمد بن عمر صیمری متکلم سے ملا۔ صیمری اسے اپنے تمام تلامذہ سے مقدم اور بہتر قرار دیتا تھا۔ ابوسعید نے فقہ کا تعلق علمائے عراق کے مذہب و مسلک سے تھا۔ یہ اپنے استاد قاضی ابومحمد بن معروف کا جانشین تھا۔ پہلے یہ مشرقی جانب کا قاضی تھا۔ بعد ازاں دونوں جانب کے منصب قضا پر متمکن ہوا اور

پھر مشرقی جانب کا قاضی مقرر ہوا۔

کرخی فقیہ اسے مقدم ٹھہراتا اور افضل گردانتا تھا۔ اس کے لیے اس نے اہل علم کا ایک حلقہ قائم کر دیا تھا جس میں یہ منصب افتا پر فائز تھا۔ اس کی ولادت ۹۰ھ (یعنی ۲۹۰ھ) سے قبل ہوئی اور ۲۔ رجب ۳۶۸ھ کو وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب شرح کتاب سیبویہ۔ کتاب الفات الوصل والقطع۔ کتاب اخبار النحویین۔ کتاب الوقف والابتداء۔ کتاب صنعۃ الشعر والبلاغۃ۔ کتاب شرح مقصورۃ ابن درید۔

ابن درستویہ

ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن محمد بن درستویہ۔ یہ مبرد اور ثعلب سے ملا اور ان سے استفادہ حاصل کیا۔ بصریوں کے بیشتر علوم کا فاضل و متقن تھا اور ان کی حمایت و جانبداری کے سلسلہ میں شدید ترین تعصب رکھتا تھا۔ اس نے مفضل بن سلمہ اور کتاب العین پر نقض کیا اور ۳۴۰ھ کے بعد وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المتمم۔ کتاب الارشاد فی النحو۔ کتاب الہدایۃ شرح الجرمی۔ کتاب شرح الفصیح۔ کتاب ادب الکاتب۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الہجاء۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب الحی والمیت۔ کتاب التوسط بین الاخفش وثعلب فی معانی القرآن واختیار ابی محمد فی ذالک۔ کتاب تفسیر السبع ناتمام۔ کتاب المعانی فی القراءات ناتمام۔ کتاب تفسیر الشی ناتمام۔ کتاب [illegible] ناتمام۔ کتاب شرح مقتضب ناتمام۔ کتاب نقض کتاب ابن الراوندی علی النحویین۔ کتاب الرد علی ابن العروضی۔ کتاب الاعداد ناتمام۔ کتاب خبر قس بن ساعدۃ وتفسیرہ۔ کتاب شرح الکلام واقسامہ۔ کتاب الرد علی ابن خالویہ فی الکل والبعض۔ کتاب فی الاعداد۔ کتاب الرد علی ابی مقسم فی اختیارہ۔ کتاب اخبار النحویین۔ کتاب الرد علی الفراء فی المعانی۔ کتاب جامع العروض۔ کتاب الاحتجاج للقراء۔ کتاب تفسیر شعر ابن حلزہ۔ کتاب الرد علی ثعلب فی اختلاف النحویین۔ کتاب الرد علی بحث الطوال فی تفضیل العربیۃ۔ کتاب الکلام علی ابن قتیبہ فی تخطیۃ الشعر۔ کتاب الرد علی ابن زید البلخی فی النحو

کتاب الرد علی من قال بان لا زائدة وان یجیء فی الکلام حرف زائد۔ کتاب النصرۃ لسیبویہ علی جماعۃ النحویین۔ یہ کتاب متعدد کتابوں پر محتوی ہے اور نامکمل ہے۔ کتاب مناظرۃ سیبویہ للمبرد۔ کتاب الرد علی من نقل کتاب العین عن الخلیل۔

ابوالحسن علی بن عیسیٰ رمانی

ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن علی بن عبد اللہ نحوی۔ اصلاً سر من رائے سے تعلق رکھتا ہے ۲۹۶ھ میں بغداد میں پیدا ہوا۔ بغداد کے فضلائے نحو اور متکلمین میں سے ہے۔ اکثر علوم مثل فقہ، قرآن، نحو اور کلام پر گہری نگاہ رکھتا ہے۔ تصنیفات و تالیفات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اس کی تصنیفات زیادہ تر بذریعہ املا معرض وجود میں آئیں۔ اس وقت جب کہ یہ کتاب معرض تحریر میں لائی جا رہی ہے زندہ ہے۔ یہاں ہم اس کی علوم نحو، لغت اور شعر کے موضوع سے متعلق تصنیفات کا ذکر کریں گے۔ کلام اور فقہ کے بارے میں اس نے جو کتابیں لکھیں، ان کا تذکرہ کتاب کے اصل مقام پر آئے گا۔

کتاب شرح سیبویہ۔ کتاب نکت سیبویہ۔ کتاب غرض کتاب سیبویہ۔ کتاب المسائل المفردۃ من کتاب سیبویہ۔ کتاب شرح المدخل للمبرد۔ کتاب شرح مختصر الجرمی۔ کتاب شرح المسائل للاخفش؛ مختصر اور ضخیم۔ کتاب شرح الالف واللام للمازنی۔ کتاب شرح الموجز لابن السراج۔ کتاب التصریف۔ کتاب الهجاء۔ کتاب الایجاز فی النحو۔ کتاب المبتدأ فی النحو۔ کتاب الاشتقاق صغیر۔ کتاب الاشتقاق الکبیر۔ کتاب الالفات فی القرآن۔ کتاب المجاز القرآن۔ کتاب شرح کتاب الاصول لابن السراج۔

الفارسی ابو علی

ابن احمد بن عبد الغفار نحوی ۳۷۷ھ سے قبل فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:
کتاب الحجۃ۔ کتاب التذکرۃ۔ کتاب ابیات الاعراب۔ کتاب شرح ابیات الایضاح۔ کتاب مختصر عوامل الاعراب۔ کتاب المسائل المصلحۃ زجاج سے مروی ہے اور معروف بالاغفال ہے۔

حواشی

لے نحو کے لفظی معنی مثل، جہت، راستہ، اصول، انداز اور نہج کے ہیں۔

لے یہ آیت اس طرح ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْۤءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُہٗ ۔۔ (سورۂ توبہ آیت ۳) اس کا ترجمہ ہے "اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول" اگر بکسر لام یعنی وَرَسُوْلِہٖ پڑھا جائے تو ترجمہ یہ ہوگا "اللہ بے زار ہے مشرکوں سے اور اپنے رسول سے"۔ اس صورت میں مفہوم بالکل بدل جاتا ہے

سے زندخان :۔ فارس کا ایک شہر۔ (معجم البلدان)

سے حدیثہ : اس کے معنی ہیں، نیا یعنی وہ مقام جو پرانا نہ ہو بلکہ نیا تعمیر ہوا ہو۔ حدیثہ کئی قصبات اور بلاد پر مشتمل ہے۔ مثلاً حدیثۃ الموصل، جو دجلہ سے بجانب مشرق ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ حدیثۃ الفرات، جو حدیثۃ النورہ کے نام سے معروف ہے اور بنار سے چند فرسخ پر واقع ہے۔ ایک حدیثہ دمشق میں ہے جو غوطہ کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اسے حدیثہ جرشس بھی کہتے ہیں۔ یہاں غالباً حدیثہ سے حدیثۃ الفرات مراد ہے۔ (تفصیلات کے لیے معجم البلدان دیکھیے)

ھے رطل۔ آدھ سیر کا وزن یا آدھ سیر کا پیمانہ (لغات کشوری)، لیکن مختلف ملکوں کے رطل کا وزن مختلف ہے۔

لے میسان : واسط اور بصرہ کے درمیان ایک شہر۔ جو حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانۂ خلافت میں فتح ہوا۔ اور انھوں نے اس کا والی حضرت نعمان بن عدیؓ کو مقرر کیا جو مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ (معجم البلدان)

ٹے زیاد بن ابیہ مراد ہے۔ (فتوح جلد ۲ صفحہ ۲۰)

۹۸ ترجمہ: عبداللہ اگر صرف غلام ہوتا ہے، اس کی ہجو بھی کرتا لیکن یہ تو غلاموں کا بھی غلام ہے۔

۹۹ طلعہ: (بضم طا و فتح لام)۔ اپنی خواہشات کی طرف زیادہ میلان رکھنے والے۔ (منتہی الارب)

۱۰۰ ترجمہ: نحو سراسر باطل ہو گئی ہے۔ سوا نحو کے اس حصہ کے جس کو عیسیٰ بن عمر نے وجود بخشا۔

۱۰۱ ان میں سے ایک الکمال ہے اور جامع کتاب ہے، دوسری جامع ہے اور یہ دونوں لوگوں کے لیے سورج اور چاند کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۱۰۲ جبل: اس نام کے متعدد بلاد و قصبات ہیں جو آذربائیجان، عراق، خوزستان، فارس اور دیلم کے درمیان واقع ہیں۔ ایک چھوٹا سا شہر جَبُّل (بفتح جیم و تشدید و ضم با) بھی ہے۔ جو نعمانیہ اور واسط کے درمیان بجانب مشرق واقع ہے (تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو معجم البلدان۔) فلوگل نے بھی اس مقام پر جَبُّل کا ذکر کیا ہے (دیکھئے الفہرست۔ مرتبہ فلوگل۔ جلد ۲۔ صفحہ ۲۹)

۱۰۳ سویق اور صویق کے ایک ہی معنی ہیں۔ یعنی ستو۔ (مصباح اللغات)

۱۰۴ فراہید: ازد کا ایک قبیلہ ہے جس کے جداعلیٰ کا نام فرہود تھا۔ اسی تعلق کی بنا پر ازدیوں کو فراہید کہتے ہیں۔ (منتہی الارب بضمن ف ر ہ د)

۱۰۵ ۲۴۸ھ مراد ہے۔

۱۰۶ لفظ "اعراب" عرب کے بادیہ نشینوں اور بدوی فصحا سے تعبیر ہے۔ (المنجد)

۱۰۷ ہم سے مراد یہاں الفہرست کا مصنف محمد بن اسحاق ہے۔

۱۰۸ اس کے بارے میں بلیغ نے بھی وہی کچھ کہا جو غیر بلیغ کہہ سکتا تھا اور سب اس کے مدح سرا ہیں۔

۱۰۹ اسی طرح دشمن نے بھی اسے نظر انداز نہیں کیا بلکہ دوست کی طرح اس کی خوبیاں ہی بیان کیں۔

۲۰؎ اگر تجھے یہ معلوم نہیں کہ موت کیا شئ ہے تو دیر ہند کی طرف دیکھو کس طرح اس کی قبریں قطار در قطار نظر آ رہی ہیں۔

۲۱؎ تو ان کے بارے میں اللہ کے اس عجیب فیصلے کو دیکھیے کہ سب موت کا شکار ہیں کیونکہ ان کے حق میں قضا و قدر کا یہی تقاضا ہے۔

۲۲؎ تو ان کے مکانوں کو دیکھیے کہ ان کے مکینوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں اور وہ ایسی زیارت گاہ ہے کہ وہ اپنے زائرین سے بات نہیں کر سکتے۔

۲۳؎ قطیعہ۔ وہ جگہ جو خلیفہ منصور عباسی نے اعیان دولت اور بعض معززین کو رہائش کے لیے عطا کی تھی اور مختلف لوگوں کے نام سے متعدد قطیعے تھے جن میں سے ایک قطیعہ عباس بن محمد بھی تھا۔ (اقرب الموارد و منتہی الادب)

۲۴؎ ترجمہ: تم دیکھتے ہو کہ بادلوں کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے۔ (سورہ نور۔ [illegible] سورہ ۔ [illegible])

۲۵؎ الفہرست کا جو نسخہ میرے سامنے ہے اس کا پہلا لفظ ہر لوں ہے۔ بشیر بلغمی کا مترجم صفحہ ۵ لیکن فارسی ترجمے میں ایک اور نسخے کے حوالے سے یمر بہ بھی لکھا ہے اور ہم نے اسی کو لیا ہے۔

۲۶؎ یہ مرہ سے نکلا ہے کہ جو اس خراماں یوں نمودار ہوئیں جیسے سحاب سے بارش نمودار ہوتی ہے۔

۲۷؎ حیرہ (بکسر حاء و سکون یاء) یہ کوفہ سے تین میل کی مسافت پر ایک شہر تھا اور اس مقام پر نجف ہے جسے نجف کہتے ہیں۔ (معجم البلدان)

۲۸؎ مطلق: شلق سے ہے اور اس کے کئی معنی ہیں جن میں سے دو معنی ایسے ہیں جو کتاب کے اس مقام کے سیاق و سباق کے حامل ہیں۔ ایک یہ کہ کسی شئ کو بند کر کے اس سے وابستگی و تعلق اختیار کر لینا۔ دوسرے یہ کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روغن زیتون میں ملانا (اقرب الموارد)

۲۹؎ مزوق — ازق سے ہے۔ کسی شئ کو اس انداز سے پسند کرنا کہ اسے ہر شئ پر

ترجیح دی جائے ۔ تانق فی الکلام بھی کہتے ہیں ۔ یعنی جو گفتگو میں نفاست پسند ہو اسے تانق فی الکلام کہتے ہیں ۔ (اقرب الموارد)

[illegible] اس خاندان کو سیرابی و شادابی نصیب ہو جو وہی میں ہوا اور جس سے میری رہ و راہ مدت سے تھی اور حال میں پر شناسائی پر مبنی دوستی ہے ۔

[illegible] عمر نے ہمیں ایک ایسا بڑا تحفہ بھیجا جو ایک عرصے سے اس کے پاس بندھا ہوا تھا ۔

[illegible] آخر جب وہ مرنے کے قریب ہوا تو ہمیں ہدیہ کے طور پر بھیج دیا جو پسی ہوئی زکال کی طرح پرانی ہڈیوں کا پنجر تھا ۔

[illegible] تحقیق اہل علم کے نام سے اس پیشہ کو موسوم کیا گیا ہے کہ تم اہل علم (علماء) ہو جو علم و دانش کے بعد اس کے مستحق ہو ۔

[illegible] اہل علم نے ان کے لیے عزت و شرف کا محل آئیہ کیا اور اس میں ان کو استادوں کے ساتھ ٹھہرایا ۔

[illegible] یعنی مشاہیر فصحاء کے اعراب ۔

[illegible] لحن : ایک شخص ملحون ہے ۔ لحن اور ملحون شعر کے اعراب میں غلطی کرنے کو کہتے ہیں ۔ (اقرب الموارد)

[illegible] رے : ایران کا ایک بہت بڑا شہر (تفصیلات کے لیے دیکھیے معجم البلدان)

[illegible] میں اس دروازے کو اس وقت تک ترک کیے رہوں گا جب تک کہ اذن باریابی کا یہ عالم ہے ۔ یہاں تک کہ اس میں خود سے کمی پیدا ہو جائے ۔

[illegible] اور اگر کسی روز حصول باریابی کا کوئی ذریعہ نہیں پاؤں گا تو ترک ملاقات ہی کو ترجیح دوں گا ۔

[illegible] لوگ اپنے احوال و کیفیات بدلتے رہتے ہیں مگر ابن ربیع ہمیشہ ایک ہی انداز پر قائم رہا ۔

[illegible] محمد بن قفعس کا نام ہے (دیکھیے حالات قفعسی)

۴۲ے اے ام عمرو! کاش تو موجود ہوتی اور مجھ سے مقابلہ کرنے والوں کو دیکھ لیتی تاکہ مجھے معذور سمجھتی۔

۴۳ے اور یہ دیکھ لیتی کہ میں نے اسدی کے کندھوں کو تیزی کے ساتھ اپنے سے ہٹا کر بے بسی کے عالم اور بے چارگی کے گوشہ میں ڈال دیا۔

۴۴ے اس طرح کہ گویا شیر (یعنی دلیر لوگ) اپنے چشم و ابرو سے میری طرف اشارے کر رہے تھے۔

۴۵ے اور اگر تو دیکھ لیتی کہ میں دشمن کا کیونکر پیچھا کرتا ہوں تو لوگوں کو مجھ پر سبقت کرنے کی کوشش سے روک دیتی۔

۴۶ے میرے سامنے الفہرست مطبوعہ مصر اور فلوگل مطبوعہ بیروت ہے ان میں "ابو محمد" لکھا ہے، حالانکہ اوپر اس کی کنیت "ابو محرز" بتائی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اصل لفظ "ابو محرز" ہے۔ فلوگل نے بھی ایک نسخہ ابو محمد کا لکھا ہے۔

۴۷ے مبیضہ: یہ حضرات شیعہ کے ایک گروہ کا نام ہے یہ لوگ اپنے آئمہ کی حمایت و عقیدت میں بدرجہ غایت غلو سے کام لیتے تھے۔ غلاۃ جن جن بلاد و امصار میں مقیم تھے وہاں ایک خاص لقب سے ملقب تھے۔ اصفہان کے رہنے والوں کو خرمیہ اور کودیہ۔ رے کے رہنے والوں کو مزدکیہ اور سنبادیہ، آذربائیجان کے لوگوں کو ذقولیہ، محمرہ۔ اور ماوراء النہر کے باشندوں کو مبیضہ کہا جاتا تھا۔

(الملل والنحل شہرستانی صفحہ ۲۲۸-۲۸۹۔ بعض لفظ اعتبار الیہ)

۴۸ے فلوگل کے نسخہ میں "مات قبل" اور ایک نسخہ میں "مات فضل" ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے چنانچہ میں نے ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔

۴۹ے ایک نسخہ میں ۲۷۷ھ ہے۔

۵۰ے مازن: پانی کا ایک مشہور گھاٹ۔ (معجم البلدان) عرب قبائل دوران سفر میں پانی کے جس گھاٹ پر قیام کرتے اس کو عام طور اپنی طرف منسوب کر لیتے بنو مازن نے بھی ایک گھاٹ پر قیام کیا اور اسے اپنی طرف منسوب کر لیا۔

۵۱ھ مرو الروذ: دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ایک المرو ہے اور دوسرا الروذ۔ مرو اس سفید پتھر کو کہتے ہیں جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔ روذ فارسی میں نہر کو کہتے ہیں۔ اس کا معنی ہے نہر مرو۔ یہ خراسان کا ایک شہر ہے جو مرو شاہجہان کے قریب ہے۔ چونکہ یہ ایک بہت بڑی نہر کے کنارے واقع ہے اس لیے مرو الروذ کے نام سے موسوم ہوا۔ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھیے۔)

۵۲ھ : سفید رنگ کا ایک پودا جو برسات میں اگتا ہے اور کھایا جاتا ہے۔

۵۳ھ تیم قریش: تیم بن مرہ سے تعبیر ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی کا قبیلہ تھا۔ ("ابوبکر" از محمد حسین ہیکل)

۵۴ھ تیم ارباب (الکسر را) یہ عرب کے پانچ قبیلے تھے جو ایک دوسرے کے حلیف ہو گئے تھے اور وہ تھے ضبہ، ثور، عکل، تیم اور عدی۔ لفظ رباب کے معنی ہیں عہد و پیمان۔ انھیں رباب اس لیے کہا جاتا تھا کہ انھوں نے اپنی وحدت و یگانگت کا پیمان باندھ لیا تھا۔ (منتہی الارب زیر لفظ رباب)

۵۵ھ باجروان: جزیرہ میں دیار مضر کا ایک گاؤں — باجروان، شروان کے قریب ایک شہر بھی ہے جس کے متصل حضرت خضر نے عین الحیات پایا تھا، اور کہتے ہیں یہی وہ گاؤں ہے جہاں کے باشندوں سے موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام نے کھانا طلب کیا تھا۔ (معجم البلدان)

۵۶ھ لثغہ: یعنی زبان حروف والفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنے سے اس انداز سے قاصر ہو کہ را، لام میں اور غین یا سین، تا میں بدل جائے یا یہ کہ زبان میں اس درجہ ثقالت ہو کہ جملہ صحیح طور سے ادا نہ ہو سکے۔ (اقرب الموارد)

۵۷ھ میری طرف سے بخشش وعطا میں کمی آ جانے کے بعد اس نے تو فوراً ہی تمھیں دست کرنا شروع کر دی اور اگر میں اظہار ندامت و عتاب کروں گا تو تمھیں ناگوار گزرے گا۔

۵۸ھ یعنی محمد بن اسحاق مصنف الفہرست۔

۵۹؎ ثقلاء: ثقیل کی جمع ہے۔ ثقلاء ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کی مجلس و ہم نشینی لوگوں پر گراں گزرتی ہو۔ (منتہی الادب)

۶۰؎ اور ذی الابارق کی سنگلاخ زمین میں وہ روی گھاس کے سوا چرنے کی اور کوئی چیز نہ پاکر وہاں سے چل دیں۔

۶۱؎ میرے دل کو بھوننے والے کے دھوئیں کی طرح، جو مٹی کے ٹیلے پر اٹھ رہا ہے اور اس درجہ بھڑکا ہے کہ ریگ زار کے مناٹ درختوں کو بھی اس نے جلا ڈالا ہے۔

۶۲؎ اے فاطمہ! جو شخص تم کو سلام بھیجتا ہے، اس کو مبتلائے مصیبت کرنا ظلم ہے۔

۶۳؎ چونکہ باغ میں قمری مستی سے نغمہ زن ہوئی تو میرے شوق کی دنیا کو بیدار کر گئی۔ اے قمری! میری آرزو ہے کہ تو ہمیشہ سرسبز و تازہ شاخوں پر نغمہ زن رہے

۶۴؎ میرا دل ہمیشہ حمامہ یا ریافر کی محبت سے وابستہ رہتا ہے۔ (ریافر ۔۔۔ ایک چڑیا کا نام ہے)

۶۵؎ جذام: ایک قبیلہ کا نام۔ (منتہی الادب)

۶۶؎ کوامیخ - کامخ کی جمع ہے اور فارسی لفظ ہے۔ جسے معرب کیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں سالن کے وہ ٹکڑے جنہیں سرکے میں بھگو کر کھایا جائے۔ (البستان)

۶۷؎ شواریز: شیراز کی جمع - شیر آب اور [illegible] داستان، جن پر تکلف چیزیں کھانے والے۔

۶۸؎ ۲۵۵ھ مراد ہے۔

۶۹؎ سورجیین - لغت کی کسی کتاب میں یہ لفظ اس شکل میں نہیں ملا۔ البتہ اشتقاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اجرت پر لوگوں کے مویشی چراتے تھے

۷۰؎ واقعہ زنج: یہاں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو عباسی خلیفہ مہتدی باللہ کے زمانہ (شوال ۲۵۵ھ) میں رونما ہوا۔ اور ایک شخص نے علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن [illegible] بن علی بن ابی طالب ہونے کا دعویٰ کیا، اور حکومت کے خلاف خروج کیا۔ اس نے بہت سے زنجیوں کو بھی ساتھ ملا لیا اور دجلہ کو عبور کیا۔ اس زمانہ آشوب نے کئی سال طول پکڑے رکھا۔ (تفصیلات کے لیے دیکھئے البدایہ والنہایہ جلد [illegible]

عسکر مکرم: نواحیٔ خوزستان میں ایک مشہور شہر جو مکرم بن معزار حارث کی طرف منسوب ہے۔ حمزہ اصبہانی کا کہنا ہے کہ خوزستان میں ایک شہر رستم کواد کے نام سے معروف تھا جسے عرب استقباذ کہتے تھے۔ اس شہر کو انہوں نے اسلام کے دورِ آغاز میں مسمار کر کے کھنڈر کی شکل میں بدل دیا تھا۔ اس کے قریب، حجاج بن یوسف کے مصاحب یا غلام مکرم بن معزار حارث نے عسکر مکرم نام کا ایک شہر آباد کیا اور پھر یہ شہر اسی کا ایک حصہ بن گیا۔ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھیے۔)

عسکر: سامرا کے قریب بغداد اور تکریت کے درمیان دجلہ کے مشرقی جانب ایک شہر تھا جو بعد میں نابود ہو گیا۔ (معجم البلدان)

جزیرہ ابن عمارہ — اسے جزیرۂ ابن عمر بھی کہتے ہیں (قاموس الاعلام ترکی) جزیرہ ابن عمر بالائے موصل میں ایک شہر ہے جسے تین طرف سے ہلالی شکل میں دریائے دجلہ نے گھیر رکھا ہے۔ اس شہر کا معمار اولین غالباً حسن بن عمر بن خطاب تغلبی تھا۔
(معجم البلدان)

سوق السلاح — بغداد کے ایک محلہ کا نام تھا جس میں ابو الحسین محمد بن محمد بن عبد اللہ الدقاق السلحی المعروف بابن السراج بغدادی مقیم تھا اور پھر یہ محلہ اسی کی طرف منسوب ہو گیا۔ (ایضاً)

وہ مجھ سے پہلے رونے لگا اور اس کے رونے نے مجھ پر ہیجان گریہ طاری کر دیا۔ اس پر میں نے کہا، برتری تو اسی کو حاصل ہے جس نے پہل کی۔

سیراف: بکسر سین۔ دریائے فارس کے ساحل پر ایک بہت بڑا شہر زمانۂ قدیم میں اسے ہندوستان کی ایک بندرگاہ کی حیثیت حاصل تھی۔
(معجم البلدان)

مقالۂ دوم

دوسرا فن

اخبار و احوالِ علما

یہ فن کوفہ کے اصحابِ نحو اور اربابِ لغت کے واقعات و اخبار پر مشتمل ہے

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ ہم نے اہل بصرہ کا ذکر اس لیے پہلے کیا ہے کہ ابتدا میں عربیت انھیں سے حاصل کی گئی اور اس لیے بھی کہ باعتبار تعمیر کے بصرہ کو کوفہ پر تقدم حاصل ہے۔

اخبار رواسی

میں نے شافعی کے بھانجے، ابوالطیب کی تحریر میں پڑھا ہے کہ رواسی کا نام محمد بن ابوسارہ اور کنیت ابوجعفر ہے۔ اس کا سر بڑا تھا۔ اس لیے رواسی کے نام سے موسوم ہوا چونکہ یہ نیل کا رہنے والا تھا۔ لہٰذا اسے نیلی بھی کہا جاتا ہے۔ کوفیوں میں یہ پہلا شخص ہے جس نے نحو کے موضوع سے متعلق کتاب تصنیف کی۔ ثعلب بیان کرتا ہے کہ رواسی، کسائی اور فراء کا استاد تھا۔

فراء کہتا ہے جب کسائی عازم بغداد ہوا، تو مجھ سے رواسی نے کہا "کسائی چلا گیا ہے اور تو اس سے عمر میں کہیں بڑا ہے" اس کے بعد میں بھی بغداد گیا، کسائی سے ملا اور رواسی کے چند مسائل اس سے دریافت کیے۔ اس نے جو جواب دیئے، وہ میری

تحقیق کے خلاف تھے۔ اس پر میں نے ان علمائے کوفہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا جو میرے ساتھ تھے اس نے کہا۔

"کیا بات ہے، تم اسے صحیح نہیں سمجھتے۔ تم کوفی نہیں ہو؟"

میں نے کہا "جی ہاں، میں کوفی ہوں۔"

اس نے کہا۔ رواسی اسی طرح کہتا ہے اور اس کا یہ کہنا صحیح نہیں، میں نے عربوں سے سنا ہے۔ وہ اس طرح کہتے ہیں۔ تاآنکہ وہ ان مسائل تک پہنچ گیا جنھیں میں جانتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کے پیش کردہ اعتراضات کا جواب دیا۔

رواسی مرد صالح تھا۔ وہ کہتا ہے خلیل نے ایک شخص کو میری کتاب لانے کے لیے میرے پاس بھیجا۔ میں نے کتاب بھیجدی، جسے اس نے پڑھا اور اس کے بعد اپنی کتاب لکھی۔ وہ کہتا ہے کتاب سیبویہ میں جو "قال الکوفی" کہا گیا ہے، اس سے مراد رواسی ہی ہے۔ ابن درستویہ کا کہنا ہے کہ ثعلب بربنائے یقین کہتا ہے کہ اصحاب نحو میں رواسی پہلا شخص ہے جس نے نحو سے متعلق کتاب تصنیف کی۔ اس کی وفات سنہ . . میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الفیصل۔ یہ کتاب ایک پوری جماعت سے مروی ہے۔ کتاب التصغیر۔ کتاب معانی القرآن۔ اس کا سلسلہ روایت اب تک جاری ہے۔ کتاب الوقف والابتداء الکبیر۔ کتاب الوقف والابتداء الصغیر۔

واقعات معاذ ہرا

برادر زادہ۔ ابوطیب کی تحریر کی رو سے۔ یہ معاذ ہرا ہے۔ رواسی کی روایت کے مطابق ابو مسلم معاذ ہرا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی کنیت ابوعلی ہے اور یہ محمد بن کعب قرظی کے غلاموں میں سے تھا۔ اس کے والد نے اس کی کنیت ابو مسلم رکھی تھی۔ لیکن اس کے ہاں جب بیٹا پیدا ہوا، تو اس کا نام علی رکھا اور اپنی کنیت اسی کے نام پر رکھ لی۔

معاذ کمیت کا دوست تھا اس لیے اشارتاً اسے خالد قسری کی کارگذاریوں سے الگ تھلگ رہنے کو کہا اور اس کو بتایا کہ وہ مضریوں کے خلاف شدید متعصبانہ رویہ رکھتا ہے لیکن اس نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ پھر جب خالد نے کمیت کو گرفتار کر کے حوالۂ زنداں کر دیا تو معاذ اس پہ اندوہگین ہوا، اور کہا:۔

نصحتک والنصیحة ان تعدت
ھوی المنصوح عز لھا القبول [1]

فخالفت الذی لک فیہ رشد
فغالت دون ما املت غول [2]

وعاد خلاف ما تھوی خلافا
لہ عرض من البلوی وطول [3]

کمیت کو ان اشعار کا علم ہوا، تو اس نے کہا:۔

اراک کمھدی الماء لمجرحسامد
الی الرمل من یبرین منجرا دمعہ [4]

معاذ ہرا برامکہ کے زمانہ تک زندہ رہا۔ وہ یزید بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں پیدا ہوا، اور ۱۸۷ھ میں جس سال برامکہ پر عتابِ حکومت نازل ہوا تھا، وفات پائی۔ اولاد اور اولاد در اولاد رکھتا تھا۔ جو سب ہی اس کے سامنے ہی وفات پا گئی اور خود باقی رہ گیا۔ اس کی کوئی کتاب ہمارے علم میں نہیں آئی۔

اخبار و احوال کسائی

ابو الحسن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن عثمان — ایک قول کے مطابق بہمن بن فیروز ہے۔ کہتے ہیں اس کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، کوفی تھا، رؤاسی اور علماء کی ایک جماعت سے تحصیلِ علم کی۔ بغداد آیا تو ہارون الرشید نے اس کو اپنے دو بیٹوں — مامون اور امین — سے وابستہ کر دیا۔

تو عمدہ کپڑے زیب تن کرکے آتے اور یہ صرف ایک گلیم اور چادر ہی اوڑھ کر آتا۔

کسائی نے ۱۹۷ھ میں رے میں وفات پائی اور امام ابو یوسف دونوں ایک ہی روز مدفون ہوئے۔ کسائی کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب معانی القرآن، کتاب مختصر النحو، کتاب القراءات، کتاب العدد، کتاب النوادر الکبیر، کتاب النوادر الاوسط، کتاب النوادر الاصغر، کتاب مقطوع القرآن وموصولہ، کتاب اختلاف العدد، کتاب الہجاء، کتاب المصادر، کتاب اشعار المعایات وطرائقہا۔ کتاب الہاءات المکنی بہا فی القرآن۔ کتاب الحروف۔

نصر بن یوسف

یہ کسائی کا صاحب اور متبع تھا، نحوی اور لغوی تھا۔ کتاب الابل اور کتاب خلق الانسان اس کی تصانیف ہیں۔

بعض علمائے کوفہ

ایک ابوالحسن احمر ہے، جس کی مثال نہیں۔ یہ کسائی سے بھی آگے بڑھ گیا تھا۔ اس نے رواسی سے تحصیل علم کی اور کسائی سے پڑھا۔ کتاب التصریف اور کتاب تفنن البلغاء اس کی تصنیفات ہیں۔

اہل کوفہ کے علماء رواۃ میں سے ایک خالد بن کلثوم ہے جس کا شمار اشعار اور قبائلِ عرب کے راویوں میں ہوتا ہے۔ یہ انساب والقاب اور لوگوں کی سرگزشت کا بھی ماہر تھا۔ ابن کوفی لکھتا ہے۔ اشعار اور قبائل کے معاملہ میں اس کو خاص شغف اور کمال حاصل تھا۔ اس کی تصانیف یہ ہیں :۔

کتاب الشعراء المذکورین۔ کتاب اشعار القبائل، یہ کتاب متعدد قبائل پر مشتمل ہے۔

احوال واخبار فراء

ابو زکریا یحییٰ بن زیاد فراء۔ بنو منقر کا غلام تھا۔ کوفہ میں پیدا ہوا۔ سلمہ نے فراء

کا نام عبسی اور یوسفی نے یحییٰ بن زیاد بن فرا انجنت لکھا ہے۔

ابو عبداللہ بن مقلہ نے ابوالعباس ثعلب کی روایت سے لکھا ہے کہ معانی میں کتاب فراء کے املاء کی وجہ یہ ہے کہ عمر بن بکیر نے جو فراء کا صاحب اور حسن بن سہل سے وابستہ تھا۔ فراء کو لکھا کہ امیر حسن بن سہل لبا اوقات قرآن سے متعلق مجھ سے کچھ چیزیں پوچھتے رہتے ہیں۔ میں ان کا جواب نہیں دے پاتا۔ اگر مناسب سمجھیں تو اس باب میں میرے لیے کچھ اصول وضع کریں یا ایک کتاب ترتیب دے دیں تاکہ میں بوقت ضرورت اس کی طرف رجوع کر سکوں۔ اس پر فراء نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ سب مل جل کر میرے پاس آؤ، میں تمہیں قرآن کے موضوع پر ایک کتاب املا کرا دوں۔ چنانچہ اس کام کے لیے ایک دن مقرر کیا گیا، وہ جب جمع ہو جاتے، فراء بھی آ جاتا۔ مسجد میں ایک مؤذن تھا۔ وہ لوگوں کو نماز بھی پڑھاتا تھا۔ فراء اس کی طرف ملتفت ہوا، اور کہا —"تم سورۃ فاتحہ پڑھو۔ ہم اس کی تفسیر بیان کریں گے۔ اور پھر اسی طرح کتاب مکمل کر لیں گے" چنانچہ وہ شخص قرأت کرتا گیا اور فراء اس کی تفسیر بیان کرتا گیا۔

ابوالعباس کہتا ہے۔ فراء سے پیشتر کسی نے اس قسم کا کام نہیں کیا اور میرا خیال ہے، اس کے بعد کوئی اس پر مزید اضافہ بھی نہ کر پائے گا۔ ابوالعباس مزید کہتا ہے کہ اس نے حدود کے بارے میں کیوں املا کرایا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسائی کے تلامذہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئے اور اس سے نحو کے مبانی و اصول املا کرانے کی درخواست کی اور اس نے اس کا آغاز کر دیا۔ پھر جب تیسری نشست کی نوبت آئی تو ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اگر یہ سلسلہ بلاناغہ جاری رہا تو بچے بھی علم نحو سیکھ جائیں گے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم اس کام سے باز رہیں۔ چنانچہ انھوں نے اس میں حصہ لینا چھوڑ دیا۔ اس پر فراء سخت خشمگیں ہوا، اور کہا۔ انھوں نے خود ہی مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں اس کام کے لیے نشست کا اہتمام کروں لیکن جب میں نے کام شروع کیا تو یہ بیٹھ گئے۔ واللہ! جب تک دو آدمی بھی آتے رہیں گے۔ میں املا کرتا رہوں گا۔ چنانچہ وہ اسے سولہ برس تک لکھواتا رہا۔ اس اثنا میں اس

کے ہاتھ میں، سوائے ایک مرتبہ کے کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی گئی اور وہ بھی وہ نسخہ تھا جس کی حرف مراجعہ ناگزیر تھا۔

ابو العباس سے منقول ہے کہ فراء لوگوں کو اپنی مسجد میں، جو اس کے مکان کے ایک گوشے میں واقع تھی، بٹھا لیتا اور اس کے سامنے کی نشست پر واقدی بیٹھتا اور یوں املا کا سلسلہ جاری رہتا۔

فراء اپنی تالیفات و تصنیفات میں تفلسف سے کام لیتا یعنی اپنی کتابوں میں فلسفیانہ اقدار کو سمونے کی کوشش کرتا۔ اس کا قیام زیادہ تر بغداد میں رہا۔ یہاں وہ عمر بھر سرمایہ جمع کرتا رہا۔ زندگی کے آخری سال کوفہ گیا اور وہاں اپنے اہل و عیال میں چالیس روز قیام کیا اور جو کچھ بغداد میں جمع کیا تھا، وہ سب ان میں تقسیم کر دیا۔ اس طرح گویا اس نے ان سے حسن سلوک روا رکھا۔

اس کے اشعار میں سے ان چند شعروں کے سوا کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی۔ یہ ابو حنیفہ دینوری نے طوال سے روایت کیے ہیں۔

یا امیرا علی جریب من الارض

غ لـه تسعة من الحجاب

جالسا فی الخراب یحجب عنه

ما سمعنا بحاجب فی خراب

لن تراني لك العيون بباب

ليس مثلی يطيق ردّ الحجاب

فراء نے مکہ کے راستہ میں ۲۰۷ھ میں وفات پائی۔ اس کی تصانیف یہ ہیں:-

کتاب معانی القرآن، یہ چار اجزاء پر مشتمل ہے۔ یہ اس نے عمر بن بکیر کے لیے لکھی۔ کتاب البهی۔ یہ عبداللہ بن طاہر کے لیے تصنیف کی۔ کتاب اللغات۔ کتاب المصادر فی القرآن۔ کتاب الجمع والتثنیہ فی القرآن۔ کتاب الوقف والابتداء۔ کتاب الفاخر۔ کتاب آلۃ الکتاب۔ کتاب النوادر اسے سلمہ بن قادم نے روایت کیا۔ کتاب فعل و افعل ---

کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمؤنث۔

اس کے اسمائے حدود جو میں نے سلمہ بن عاصم کے خط میں بترتیب ذیل نقل کیے

حد الاعراب فی اصول العربیة۔ حد النصب المتولد من الفعل۔ حد المعرفة والنکرة۔ حد من ورب۔ حد العدد۔ حد ملازمة رجل یا مرء ومنذ رجل۔ حد العماد۔ حد الفعل الواقع۔ حد ان واخواتها۔ حد کی وکیلا۔ حد حتی۔ حد الاغراء۔ حد الدعاء۔ حد ذو النونین الشدیدة والخفیفة۔ حد الاستفهام۔ حد الجزاء۔ حد الجواب۔ حد الذی ومن وما۔ حد رب وکم۔ حد الفتح۔ حد التثنیة والمثنی۔ حد النداء۔ حد الندبة۔ حد الترخیم۔ حد ان المفتوحة۔ حد اذ واذا۔ حد ما لم یسم فاعله۔ حد الحکایة۔ حد التصغیر۔ حد التثنیة۔ حد الهجاء۔ حد جمع المذکر۔ حد الفعل الرباعی۔ حد الفعل الثلاثی۔ حد المعرب من مکانین۔ حد الادغام۔ حد الهمز۔ حد الابنیة۔ حد الجمع۔ حد المقصور والممدود۔ حد المذکر والمؤنث۔ حد نعم وبئس۔ حد النهی۔ حد الابتداء والقطع۔ حد ما یجری وما لا یجری۔

مشاہیر اصحابِ فراء

ابن قادم ابوجعفر محمد بن قادم، اصحابِ فراء سے تھا اور معتز کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل اس کا اتالیق تھا۔ جب معتز نے عنانِ خلافت سنبھالی تو اس کی طرف ایک پیغامبر رسول کو بھیجا۔ یہ پیغام رساں آیا تو ابن قادم مکان پر موجود تھا۔ وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ پیغام رساں نے کہا۔

"میں امیر المؤمنین کی طرف سے آیا ہوں"

کہا۔ کیا امیرالمومنین بغداد میں نہیں ہیں؟ اس کا اشارہ مستعین کی طرف تھا
پیغام رساں نے جواب دیا۔ "نہیں، معتز مسندِ خلافت پر متمکن ہو گیا ہے۔"
معتز اپنے زمانۂ اتالیقی ہی سے اس پر خار کھائے ہوئے تھا کیونکہ یہ اس پر تعلیم کے
سلسلہ میں سختی سے کام لیتا تھا۔ اس بنا پر یہ خوف زدہ ہو کر کہیں معتز اس کا انتقام
نہ لے چاروناچار گھر سے نکلا۔ اور بال بچوں کو آخری بار خدا حافظ کہا۔ اس کے بعد یہ
واپس نہیں لوٹا۔ یہ واقعہ ۲۵۱ھ کا ہے۔ کتاب الکافی فی النحو، کتاب غریب الحدیث
اور کتاب مختصر نحو، اس کی تصنیفات ہیں۔

سلمہ بن عاصم

اس کی کنیت ابومحمد ہے۔ سلمہ بن عاصم، فراء کا شاگرد تھا اور علمائے کوفہ میں سے
تھا۔ ثقہ، بہت بڑا راوی اور نحو کا عالم تھا۔ اس نے فراء کی تمام کتابیں خود فراء
سے روایت کیں اور فراء سے کبھی الگ نہیں ہوا۔ جب مرا تو یہ کتابیں
چھوڑیں:
کتاب غریب الحدیث اور کتاب الحدود فی النحو۔

طوال

اس کا نام . . . ہے۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ اس کی کسی تصنیف کا پتہ نہیں
چلا۔ ابوالعباس ثعلب کا قول ہے کہ طوال، لغتِ عربی میں ماہر، مسلم کتابوں کے
ادائے مطالب پر قادر اور ابن قادم تشخیصِ علل میں حسنِ نظر و بصر کا حامل تھا۔

اخبار و احوال ابوعمرو شیبانی

ابوعمرو کا نام، اسحاق بن مرار (بکسر میم) شیبانی ہے۔ ابوعمرو بنو شیبان کے گھروں
میں ان کے بچوں کو تعلیم دیتا تھا اور ان کا مولیٰ تھا اور اسی نسبت ولاء کی وجہ سے

شیبانی کہلاتا تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ بنائے ہمسائیگی یا ان کی اولاد کو تعلیم دینے کے باعث انہی کی طرف منسوب ہو گیا۔ یہ مسموعات کی بہت بڑی تعداد کا راوی تھا۔ لغت کے بارے میں وسیع معلومات کا حامل تھا۔ حدیث میں ثقہ تھا۔ کثیر السماع تھا۔ اشعارِ قبائل کے تمام دیوان اسی سے روایت کیے گئے اور اسی کے ذریعے سے لوگوں کے علم و مطالعہ میں آئے۔

اس کے بیٹوں اور پوتوں نے اس سے اس کی کتابیں روایت کیں۔ اس کا ایک بیٹا عمرو بن ابو عمرو ہے جو اس کا راوی اور شاگرد ہے اور لغت کی کئی کتابوں کا مصنف ہے جن میں کتاب الخیل، کتاب غریب المصنف، کتاب اللغات، کتاب النوادر اور کتاب غریب الحدیث شامل ہیں۔

کہتے ہیں امام احمد بن حنبل بالالتزام ابو عمرو شیبانی کی مجلس میں جاتے تھے اور اس سے انہوں نے بہت سی احادیث لکھیں۔

قاضی ابو الحسن ہاشمی کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس علی بن حسین قرشی نے حزنبل سے روایت کیا، وہ کہتا ہے کہ عمرو بن ابو عمرو نے بتایا کہ میرے والد نے اسی سے زائد عرب قبائل کے اشعار جمع کیے۔ جب وہ ایک قبیلہ کے شعر جمع کر لیتا تو اس مجموعہ شعر کو متعلقہ لوگوں کے سپرد کر دیتا۔ اس نے قرآن کی بھی کتابت کی، جسے کوفہ کی مسجد میں رکھا۔ یہاں تک کہ اس طرح اس نے اسی سے زائد قرآن کے نسخے اپنے ہاتھ سے لکھے۔

ابو عمرو شیبانی نے ایک سو دس سال عمر پا کر ۲۰۶ھ میں انتقال کیا۔ یعقوب بن سکیت کی روایت ہے کہ ابو عمرو شیبانی نے ایک سو اٹھارہ برس کی عمر پائی، اور وہ تادمِ مرگ اپنے ہاتھ سے لکھتا رہا۔ وہ مجھ سے اکثر عاریتاً کتابیں لیا کرتا، حالانکہ میں اس وقت کم عمر تھا۔ اس سے تعلیم حاصل کرتا تھا اور اس کی کتابیں ضبطِ تحریر میں لاتا تھا۔

ابن کامل کہتا ہے، ابو عمرو ۲۱۳ھ میں اس روز فوت ہوا جس روز کہ ابو العتاہیہ اور ابراہیم موصلی فوت ہوئے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب غریب الحدیث: یہ کتاب عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد امام احمد سے اور امام احمد نے ابو عمرو سے روایت کی۔

کتاب النوادر المعروف بحرف الجیم۔ کتاب النخلۃ۔ کتاب النوادر الکبیر تین نسخے۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الحروف۔ کتاب شرح کتاب الفصیح۔

مفضل ضبی

ابو العباس مفضل بن محمد بن یعلیٰ بن عامر بن سالم بن رمال۔ یہ بنو ثعلبہ بن سعد بن ضبہ سے ہے۔ ابن کوفی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ منقول ہے کہ اس نے ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ خروج کیا اور منصور نے اس کو پکڑنے کے بعد معاف کر دیا اور مہدی سے وابستہ کر دیا۔ اس نے منتخب اشعار جو مفضلیات کے نام سے موسوم ہیں، مہدی کے لیے لکھے۔ یہ اشعار کم و بیش ایک سو اٹھائیس قصائد پر مشتمل ہیں۔ ان قصائد کی ترتیب میں مختلف روایات کی بنا پر تقدم و تاخر واقع ہے لیکن صحیح اسی طرح ہے، جس طرح کہ اس سے ابن اعرابی نے روایت کیے ہیں اور تابط شرا کے اشعار سے آغاز ہوتا ہے۔

یا عید مالک من شوق و ایراق   و مر طیف علی الاہوال طراق[13]

مفضل کی وفات سنہ ... میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الاختیارات۔ یہ وہی کتاب ہے جس کی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں۔ کتاب الامثال۔ کتاب العروض۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب الالفاظ۔

ابن اعرابی کے واقعات و حالات

ابو عبداللہ محمد بن زیاد اعرابی۔ میں نے ابو عبداللہ بن مقلہ کی تحریر میں پڑھا ہے کہ ابو العباس ثعلب کہتا ہے: میں نے ابن اعرابی کی علمی نشستیں دیکھی ہیں۔ ان میں سو کے لگ بھگ لوگ شریک ہوتے تھے۔ لوگ اس سے مختلف سوالات

پوچھتے اور اس پر مختلف چیزوں کی قرأت کرتے ۔ وہ بغیر کتاب دیکھے ان سب کا جواب دیتا ۔ ابوالعباس ثعلب کا بیان ہے کہ میں دس سال سے زیادہ عرصہ اس کے ساتھ رہا میں نے کبھی اس کے ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی ۔ ۸۰ برس کی عمر سے متجاوز ہو کر اس نے سر من رائی میں انتقال کیا ۔ ابوالعباس مزید کہتا ہے اس نے اتنا کچھ املا کرایا کہ اس کو متعدد اونٹوں پر لادا جا سکتا ہے ۔ علم شعر میں کوئی شخص اس سے زیادہ پر مایہ نہیں ۔ ابوالعباس کہتا ہے اس نے بہت لوگوں کو پایا ۔ چنانچہ اس نے قاسم بن معن پر قرأت کی اور محمد بن مفضل سے شرف سماع حاصل کیا ۔ وہ اپنے آپ کو مفضل کا ربیب کہتا تھا ، کیونکہ اس کی ماں مفضل کی بیوی تھی ۔

میں نے ابن کوفی کی وہ تحریر پڑھی ہے جس میں ثعلب کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ۲۲۵ھ میں خود ابن اعرابی سے یہ کہتے سنا کہ میری ولادت اس رات ہوئی تھی جس رات امام ابوحنیفہ فوت ہوئے تھے ۔

اس نے ۲۳۱ھ میں ۸۱ سال چہار شنبہ تین دن کی عمر پا کر انتقال کیا ۔

قاسم بن معن کی سرگزشت

کتاب کا یہ مقام اس بات کا متقاضی ہے کہ یہاں قاسم بن معن کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے ، کیونکہ ابوعبداللہ بن اعرابی نے اس سے اخذ علم کیا ۔

یہ قاسم بن معن بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن مسعود ہے ۔ مہدی کی طرف سے عہدۂ قضا پر متمکن تھا ۔ لیکن ہ قول ہے کہ قاسم تمام اصناف علوم میں سب سے زیادہ شغف و تعلق رکھنے والا تھا ۔ اس میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک جوانمرد میں ہونا چاہئیں ۔ حدیث اور اصحاب حدیث ، فتوی اور اصحاب فتوی ، شعر اور شعرا ، اخبار اور خبر رسیں ، کلام اور متکلمین ، نسب اور ماہرین انساب سے اس کی اکثر مجلسیں رہتیں ۔ امام ابوحنیفہ کا ہم جلیس تھا ، اس سے پوچھا گیا ۔

"کیا تم اس پر خوش ہو کہ تمہارا شمار غلامان ابوحنیفہ سے ہو ۔۔؟"

اس نے کہا " لوگوں کے لیے ابو حنیفہ کی صحبت سے اور کسی کی صحبت زیادہ سود مند اور نفع بخش نہیں ہے "

ابن الاعرابی نے ۲۳۱ھ (یعنی ۸۴۶ء) میں وفات پائی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔
کتاب النوادر۔ یہ کتاب اس سے ایک جماعت نے روایت کی جن میں طوسی اور ثعلب وغیرہ شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے اس کی بارہ روایات اور ایک قول کے مطابق نو روایات ہیں۔ کتاب الانوار۔ کتاب صفۃ النخل۔ کتاب صفۃ الزرع۔ کتاب الخیل۔ کتاب مدح القبائل۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب تفسیر القبائل۔ کتاب النبات۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب نسب الخیل۔ کتاب نوادر الزبیریین۔ کتاب نوادر بنی فقعس۔ کتاب الذباب بخط السکری۔ کتاب النبت والبقل۔
ابن الاعرابی نے سموتی کلابی اور ابو المجیب ربعی جیسے فصحائے اعراب کی ایک جماعت سے روایت کی۔

ثابت بن ابی ثابت

یہ ابو محمد ثابت بن ابو ثابت ہے۔ ابو ثابت کا نام سعید تھا۔ سکری کی تحریر کی رو سے ابو ثابت کا نام محمد لغوی ہے۔ یہ فصحائے اعراب سے تھا اور ان سے حصول علم کیا۔ اس کا شمار کبار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ اس نے سنہ . . . میں وفات پائی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب خلق الانسان۔ کتاب الفرق۔ کتاب الزجر والفال۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الوحوش۔ کتاب مختصر العربیۃ۔

ابن سعدان

ابو جعفر محمد بن سعدان نابینا عوام کو تعلیم دیتا تھا۔ قرأت میں حمزہ کے اسلوب کو ملحوظ رکھتا تھا۔ بعد ازاں اپنا انداز قرأت اختیار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اصل اور فرع

فتر ہو گئے۔ ولادت کے اعتبار سے بغدادی اور مذہب کے لحاظ سے کوفی تھا۔ جعفر کے
دن ۲۳۱ھ کو فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب القراۃ۔ کتاب مختصر النحو۔ حدود فراء کی طرح اس کا بھی ایک قطعہ دیکھا ہے
لیکن لوگوں نے اسے درخور اعتنا نہیں سمجھا۔

ہشام ضریر

یہ ہشام بن معاویہ ہے۔ یہ بھی نابینا تھا۔ اس کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ اصحاب کسائی سے تھا۔ اس کا ایک قصیدہ بھی ہے۔ جس کا کچھ حصہ میں نے ابو جعفر طبری وغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے۔ مگر اسے لائق التفات نہیں ٹھہرایا گیا۔ کتاب المختصر اور کتاب القیاس اس کی تصنیفات ہیں۔

خطابی

اس کی کنیت ابو محمد اور نام عبداللہ بن محمد بن حرب خطاب ہے۔ کوفہ کے اہل نحو سے تھا اور خطابی کے نام سے معروف تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب النحو الکبیر۔ کتاب النحو الصغیر۔ کتاب المنتہی فی النحو۔ کتاب عقود النحو وغیرہ۔

سرخسی

اس کا نام عبدالعزیز بن محمد اور کنیت ابو طالب ہے۔ میں نے ابن کوفی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ یہ ہشام ضریر کا ہمسایہ تھا اور مسجد رجانیہ میں مسند تدریس آراستہ کرتا تھا۔ کتاب فی النحو الکبیر اس کی تصنیف ہے جو نایاب ہے۔

ابن مروان کوفی

ابو موسیٰ عیسیٰ بن مروان۔ میں نے ابن کوفی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ اس نے

ابو طالب سے حصول علم کیا اور اس سے روایت بھی کی۔ کتاب القیاس علی اصول النحو اس کی تصنیف ہے۔

کرمانی انصاری

اس کا نام ہشام بن ابراہیم کرمانی ہے۔ کرمینیا کا رہنے والا تھا۔ اس نے اصمعی اور دیگر اہل کوفہ سے تعلیم پائی۔ کنیت ابوعلی ہے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الحشرات۔ کتاب الوحش۔ کتاب خلق الخیل۔ کتاب النبات

اخبار و سرگذشت ابن کناسہ

ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ۔ اس کا سن ولادت ۱۲۳ھ ہے۔ میں نے ابن کوفی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ یہ ابو یحییٰ محمد بن عبداللہ بن عبدالاعلی اسدی ہے۔ اہل کوفہ سے تھا، مگر بغداد منتقل ہو گیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی۔ اکابر اہل کوفہ سے تعلیم پائی۔ رواۃ شعر اور فصحا سے بنی اسد سے ملاقات کی جیسے ابوالموصول اور ابوصدقہ۔ یہ سب لوگ بنی اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہی سے اس نے اشعار کمیت سیکھے۔ ابن کناسہ ابراہیم بن ادہم زاہد کا خواہر زادہ تھا۔ اس نے ۳۔ شوال ۲۰۷ھ کو کوفہ میں وفات پائی۔ یہ شاعر تھا اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الانوار، کتاب معانی الشعر، کتاب سرقات الکمیت من القرآن وغیرہ۔

سعدان بن مبارک

ابوعثمان سعدان بن مبارک کوفی، نحوی کی کنیت۔ معتز بن ایوب بن ... کی بیوی ماکیہ کا غلام تھا۔ مبارک طخارستان کے قیدیوں میں سے تھا۔ سعدان کا شمار راویانِ کوفہ میں ہوتا ہے۔ اس نے اہل بصرہ میں سے ابو عبیدہ سے روایت کی۔ اس کی وفات سنہ ... میں ہوئی۔ اس کی تصانیف یہ ہیں:-

کتاب خلق الانسان۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الامثال۔ کتاب النقائض۔ یہ کتاب اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی۔ کتاب الارضین والمیاہ والجبال والبحار۔ اس کتاب کا ایک حصہ جو ابن کوفی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا، میں نے دیکھا ہے۔

طوسی

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن سنان تیمی۔ یہ قبائل اور بڑے بڑے شعرا کے اشعار کا راوی اور عالم تھا۔ بصری اور کوفی شعرا کو اس نے دیکھا ہے۔ اس کی زیادہ تر مجلس ابن اعرابی کے ساتھ رہتی اور اکثر اسی سے استفادہ کرتا۔ اس کا ایک لڑکا تھا جس کا نام ۔ ۔ ۔ تھا۔ وہ علم و حفظ میں اپنے باپ کے نقش قدم پر چلا۔ طوسی ابن سکیت سے عداوت رکھتا تھا۔ اس لیے کہ ان دونوں نے نصران خراسانی سے پڑھا اور اس کی موت کے بعد اس کی کتابوں کے متعلق ان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ طوسی کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔

ابو عبید قاسم بن سلام

ابو عبید قاسم بن سلام اور ایک قول کے مطابق بن سلام بن مسکین بن زید!
یہ رومی تھا۔ ابو عبید مہندی سے خضاب کرتا تھا۔ سر اور داڑھی کے بال سرخ تھے۔ باوقار اور بارعب شخص تھا۔ یہ ہرثمہ کے لڑکوں کی تعلیم و تربیت پر متعین تھا۔ پھر ثابت بن نصر بن مالک کے عہد میں طرطوس کا قاضی مقرر ہوگیا۔ ہمیشہ اس کے اور اس کے بیٹوں کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد عبد اللہ بن طاہر کے ہاں چلا گیا۔

صاحب علم، متدین، باحیا اور بہترین عمل و کردار کا حامل تھا۔ اس نے ابن اعرابی، ابو زیاد کلابی، اموی، ابو عمرو شیبانی، کسائی اور فراء سے روایت کی۔ اہل بصرہ میں سے اصمعی، ابو عبیدہ اور ابو زید سے روایت کی۔ جب کوئی نئی کتاب لکھتا عبد اللہ بن طاہر کی خدمت میں تحفۃً بھیجتا اور وہ اسے ایک خطیر رقم عطا کرتا۔

ابوعبید تصنیف و تالیف کے سلسلے سے فارغ ہو کر حج بیت اللہ کے ارادہ سے بغداد آیا۔ وہاں سے مکہ گیا اور ۲۲۴ھ میں مکہ ہی میں وفات پائی۔

میں نے ابن نحوی کی یہ تحریر پڑھی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ میں نے علی بن محمد بن عبدۃ کوفی سے سنا۔ وہ حماد بن اسحاق بن ابراہیم سے بیان کرتا ہے کہ مجھ سے ابوعبید نے کہا: "کیا میری کتاب غریب المصنف تمہارے والد کے ملاحظہ میں لائی گئی" میں نے کہا۔ "جی ہاں، انھوں نے مجھ سے کہا کہ اس میں دو سو کے قریب حروف میں تصحیف ہے"۔

ابوعبید نے کہا۔ "اس قسم کی کتاب میں دو سو حروف کی غلطیاں کم ہیں"۔

ابوعبید کی کتابیں یہ ہیں:-

کتاب غریب المصنف۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب غریب القرآن۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب الشعراء۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب القراءات۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب الاموال۔ کتاب النسب۔ کتاب الاحداث۔ کتاب الامثال السائرۃ۔ کتاب عدد آی القرآن۔ کتاب ادب القاضی۔ کتاب الناسخ والمنسوخ۔ کتاب الایمان والنذور۔ کتاب الحیض۔ کتاب فضائل القرآن۔ کتاب الحجر والتفلیس۔ کتاب الطہارۃ۔

علاوہ ازیں فقہ میں بھی اس نے کتابیں تصنیف کیں۔

اصحاب ابوعبید سے جن لوگوں نے اس سے روایت کی اور تعلیم پائی ان میں سے ایک علی بن عبد العزیز ہے جو ۲۸۰ھ میں فوت ہوا۔ ثابت بن عمرو بن حبیب تھے جو علی بن رالعہ کا غلام تھا۔ اس کی تمام کتابیں اس سے روایت کیں۔ مشری۔ جس کا نام علی بن محمد بن وہب ہے ۔ کا کہنا ہے کہ میں نے ابوعبید سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ:-

"یہ کتاب مجھے دس ہزار دینار سے بھی زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے" اس کا اشارہ غریب المصنف کی بابت تھا۔ جیسا کہ اس نے بتایا کہ اس کے ابواب کی تعداد ایک ہزار ہے اور شعر کے شواہد ایک ہزار دو سو بیت پر مشتمل ہیں

نصران

کہتے ہیں یعقوب بن سکیت نے اس سے حصول علم کیا اور یہ اس کا استاد تھا۔
نصران کہتا ہے کمیت کے شعر میں نے ابوحفص عمر بن بکیر کو سنائے۔ نصران کی کتابیں
ابن سکیت کو حفظ تھیں اور طرسی کو ان کا باقاعدہ سماع حاصل تھا۔

برزخ عروضی کی سرگزشت

برزخ کو تھوڑا سا کچھ حفظ تھا۔ یہ راوی تھا مگر بہت دروغ گو تھا۔ اکثر یہ کرتا
کہ پہلے ایک شخص سے روایت بیان کرتا، پھر وہی دوسرے سے بھی کر دیتا۔ یونس
نحوی کا قول ہے کہ اگرچہ برزخ سب سے بڑا راوی نہیں تاہم سب سے بڑا دروغ گو
ضرور ہے۔ وہ فضل بن یحییٰ سے وابستہ تھا۔ میں نے علمائے کوفہ کے حالات میں جو
شافعی کے بھائی ابوطیب کے لکھے ہوئے ہیں، پڑھا ہے کہ برزخ اہل کوفہ سے
تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب العروض۔ کتاب بناء النجم، میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے جو چمڑے پر
لکھی ہوئی تھی۔ کتاب معانی العروض علی حروف المعجم۔ کتاب النقض علی الخلیل و تغلیطہ
فی کتاب العروض۔ کتاب الاوسط فی العروض۔ کتاب تفسیر الغریب۔

سکیت اور اس کا بیٹا یعقوب

ابن کوفی کی تحریر میں مذکور ہے کہ کسائی کے انتقال کے بعد اصحاب فراء نے
اکٹھے ہو کر اس سے اپنے لیے مجلس علمی آراستہ کرنے کی درخواست کی اور کہا کہ آپ
ہم میں سب سے زیادہ عالم ہیں۔ اس نے انکار کیا تو انھوں نے بہت ہی منت و
الحاح کی چنانچہ وہ مان گیا۔ اب اس نے ضروری سمجھا کہ ان میں سے ہر ایک کے سلسلۂ
نسب کے بارے میں آگاہی حاصل کرے تاکہ اس اندازے سے نشستیں مرتب کی جائیں کہ

مجلس میں ہر شخص کو اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق مناسب جگہ دی جائے۔ جمع
لوگوں سے اس نے حسب نسب دریافت کیا، ان میں سکیت بھی شامل تھا۔ اس
نے سوال کیا۔

"تمہارا نسب کیا ہے؟"

اس نے جواب دیا "خدا آپ کو نیکی دے، میں خوزی ہوں اور دورق کے
دیہات سے تعلق رکھتا ہوں جو بلاد اہواز میں واقع ہیں۔"

فراء نے یہ سنا تو چالیس دن اپنے مکان میں بند ہو کر بیٹھا رہا اور اس اثنا میں
کسی ساتھی سے نہ ملا۔ اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگا۔

"سبحان اللہ میں سکیت سے شرمندہ ہوں۔ اس لیے کہ میں نے اس کے نسب
کے بارے میں دریافت کیا اور اس نے سچ سچ بتایا۔ اس کے نسب میں قبح ہے۔
حالانکہ وہ ایک عالم ہے۔"

ابوالعباس ثعلب کہتا ہے کہ یعقوب بن سکیت متعدد اصناف علم پر عبور و معرفت
رکھتا تھا، اس کا باپ نیک آدمی تھا اور شاگردان کسائی سے تعلق رکھتا تھا۔ عربیت کی
اسے خوب جانچ پرکھ تھی۔ یہ کہا کرتا تھا کہ "میں نحو اپنے باپ سے زیادہ جانتا ہوں اور
میرے والد شعر اور لغت مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔"

یعقوب کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اس کا تعلق ان علمائے بغداد سے تھا جنہوں
نے اہل کوفہ سے تحصیل علم کی۔ یہ متوکل کے بیٹوں کا اتالیق تھا اور منتصر کے ساتھ اس کی
مجلس آرائی کے کئی قصے ہیں۔ کوفیوں کی نحو، علم قرآن اور شعر کا عارف تھا۔ فصحائے اعراب
سے ملا اور ان سے اخذ علم کیا۔ اس نے جو کچھ ان سے حاصل کیا اور سنا، اپنی کتابوں
میں بیان کر دیا۔ شرم و حیا اور دینداری سے اس کو بہرہ وافر ملا تھا۔ کہتے ہیں متوکل
نے اسے کچھ تکلیف پہنچائی جس سے ۲۴۶ھ میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ یعقوب کے
ایک بیٹے کا نام یوسف تھا۔ جو معتضد کا ندیم خاص تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الالفاظ۔ کتاب اصلاح المنطق۔ کتاب الامثال۔ کتاب القلب والابدال۔

کتاب الزبرج ۔ کتاب البحث ۔ کتاب المقصور والممدود ۔ کتاب المذکر والمؤنث ۔ کتاب الاجناس ۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے ۔ کتاب الفرق ۔ کتاب السرج واللجام ۔ کتاب فعل وافعل ۔ کتاب الاضداد ۔ کتاب النبات والشجر ۔ کتاب الابل ۔ کتاب النوادر ۔ کتاب معانی الشعر الکبیر ۔ کتاب معانی الشعر الصغیر ۔ کتاب المثنی والمبنی والکنی ۔ کتاب سرقات الشعراء وما اتفقوا علیہ ۔ کتاب الایام واللیالی ۔ کتاب الحشرات ۔

حزنبل

ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عاصم تمیمی، روایات کا عالم تھا ۔ اس نے ابن سکیت سے کتاب السرقات روایت کی ۔

ابوعصیدہ کے حالات واخبار

احمد بن عبید بن ناصح، علمائے کوفہ سے تھا ۔ اس نے قاسم انباری سے روایت کی ۔ متوکل نے جب اپنے بیٹوں ـــ منتصر اور معتز ـــ کے لیے اتالیق مقرر کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے انتظام کے لیے اپنے کاتب ایتاخ کو مقرر کیا ۔ اس نے طوال ، احمر ابن قادم اور احمد بن عبید وغیرہ ادبا کو بلا بھیجا اور انھیں اپنی مجلس میں حاضر ہونے کا حکم دیا چنانچہ دوسرے لوگوں کے علاوہ احمد بن عبید بھی آیا اور سب سے پیچھے جا بیٹھ گیا ۔ ایک شخص نے جو اس کے قریب ہی بیٹھا تھا، کہا :

"آپ اگلی صف میں تشریف لے جائیے ۔"

اس نے کہا "آخر مجلس ہی میں بیٹھنا ٹھیک ہے ۔"

جب سب آ گئے تو کاتب نے کہا "اگر آپ باہم مذاکرہ کریں تو ہم آپ کے مرتبہ علمی سے باخبر ہو سکیں گے اور حسب منشا انتخاب کر سکیں گے ۔"

اس پر لوگوں نے ابن حلزہ کے اس شعر کو مدار بحث ٹھہرایا ۔

زعموا ان کل من ضرب العیر ~~~ موال لنا وانا الولاء
ذی ، نداخطئ وصوبی ~~~ علی ذنما انفقت مالی

اور کہا : یہاں لفظ "مال" مرفوع ہے ۔ حالانکہ یہ "الذی" کی جگہ واقع ہے ۔
پھر سب نے چپ سادھ لی ۔
احمد نے جو آخر مجلس میں بیٹھا تھا ، اس سے مخاطب ہو کر ،
اس کا اعراب تو یہی ہے ، اس صورت میں اس کے معنی کیا ہوں گے ۔
یہ سن کر سب دم بخود رہ گئے اور اس سے پوچھا ۔
"آپ کے نزدیک اس کے کیا معنی ہیں "؟
اس نے جواب میں کہا ۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ مجھے کیوں ملامت کرتے ہو میں نے اپنا مال ہی تو خرچ کیا ہے ، عزت و آبرو تو نہیں بیچی ۔ مال کی بخشش و عنایت پر تو میں سزاوارِ ملامت قرار نہیں پا سکتا ۔
یہ سن کر پہلی صفوں سے ایک خادم اٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مجلس کی اگلی صفوں میں لے گیا اور عرض کیا ،
"آپ کا وہ مقام نہ تھا "
احمد نے کہا " یہ میرے نزدیک زیادہ لائقِ مسرت ہے کہ میں ایسی جگہ بیٹھوں جہاں سے مجھے اگلی صفوں میں پہنچا یا جائے بہ نسبت اس کے کہ ایسی جگہ بیٹھوں جہاں سے کم تر مقام کی طرف دھکیل دیا جائے "
چنانچہ ابوعبیدہ اور اس کے ساتھ دوسرے شخص ابن قادم کا انتخاب ٹیوشن میں لایا گیا ۔ ابوعبیدہ کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب المقصور والممدود ۔ کتاب المذکر والمؤنث ۔ کتاب الزیادات من معانی الشعر لیعقوب ، اصلاحہ ۔ کتاب عیون الاخبار والاشعار ۔

مفضل بن سلمہ کے حالات و اخبار

ابو طالب مفضل بن سلمہ بن عاصم ماہر لغت ، کوفی المذہب عالم اور خوش خط تھا ابتدا میں فتح بن خاقان کے دستے میں شامل تھا ۔ ابن اعرابی اور دیگر علما سے بھی ملا ۔

کتاب العین کے سلسلہ میں خلیل پر اس نے استدراک و انتقاد کیا۔ اس کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور اس موضوع پر خود ایک کتاب تصنیف کی۔ مفضل کی وفات سنہ ... میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب البارع فی علم اللغۃ۔ اس سے ہمزہ، ہا، عین، حا، غین اور خا، ہی کے الفاظ باہر آسکے۔ کتاب الفاخر۔ کتاب العود والملاہی۔ کتاب جلاء الشبہ۔ کتاب الطیف۔ کتاب ضیاء القلوب فی معانی القرآن۔ جو بیس سے زیادہ اجزا پر مشتمل ہے۔ کتاب معانی القرآن مختصر۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب الفاخر فیما یلحن فیہ العامۃ۔ کتاب الزرع والنبات والنخل وانواع الشجر۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب ما یحتاج الیہ الکاتب۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب خطیب۔ کتاب المدخل الی علم النحو۔ کتاب الانواء والبوارج۔ کتاب الخط والقلم۔ کتاب جوہر (شمار) ابتالی، ایک لطیف کتاب ہے۔ کتاب الرد علی الخلیل واصلاح ما فی کتاب العین من الغلط والمحال والتصحیف۔

صعودا

اہل کوفہ سے ہے۔ محمد بن ہبیرہ اسدی نام اور ابو سعید کنیت ہے۔ علمائے نحو و لغت میں سے تھا۔ کوفی نقطۂ نظر کا پیرو اور عبداللہ بن معتز سے وابستہ تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

رسالۃ الی ابی عبداللہ بن المعتز فیما انکرتہ العرب علی ابی عبید القاسم بن سلام ووافقہ فیہ۔ کتاب مختصر و مستعمل الکاتب۔ میں نے یہ حقانی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اور ابن معتز کی اصلاح شدہ دیکھی ہے۔ رسالۃ فی الخط وما یستعمل فی البری والقط۔

ثعلب کے اخبار و حالات

ابن کوفی کی تحریر کے مطابق یہ احمد بن یحییٰ بن زید بن سیار ابو العباس ثعلب ہے۔ ابو عبداللہ بن مقلہ نے لکھا ہے کہ ابو العباس احمد بن یحییٰ کا کہنا ہے کہ ۲۰۰ھ

کی بات ہے، جب مامون خراسان سے آیا تو میں نے اسے دیکھا، وہ باب الحدید سے نکل کر قصر رصافہ کو جا رہا تھا اور عیدگاہ تک لوگ دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ میرے والد نے مجھے ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ جب مامون گزرا[23] تو انھوں نے مجھے اپنے ہاتھوں پر اونچا اٹھایا اور کہا، "یہ ہے مامون۔" یہ ۲۰۴ھ کا قصہ ہے۔ مجھے ان کے یہ الفاظ آج تک یاد ہیں۔ ان دنوں میری عمر چار برس کی تھی۔

ابوالعباس ثعلب کا بیان ہے کہ میں نے سولہ سال کی عمر میں عربیت، شعر اور لغت کو مرکزِ توجہ ٹھہرانے کا آغاز کیا اور پچیس برس کی عمر تک عربیت میں مہارت پیدا کر لی اور فراء کی کتابیں اس طرح یاد کر لیں کہ ان کا کوئی حرف کبھی میرے حافظہ کی گرفت سے باہر نہ رہ سکا۔

ابوالعباس کہتا ہے، مجھے یاد ہے، ایک دن اس کے ہاں احمد بن سعید آیا۔ اس وقت میں اور علما کی ایک جماعت جس میں سکری اور ابوالعالیہ بھی شامل تھے موجود تھے۔ وہ خاموش رہا پھر ہم سے شعر شماخ سے متعلق گفتگو شروع کر دی اور اس کے معانی پر بحث و سوالات ہونے لگے۔ میں بلا توقف جواب دیتا گیا اور ایک اعرابی سنتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اشعار کے کثیر حصہ پر ہم نے بحث و گفتگو کی۔ احمد بن سعید نے اس کی طرف دیکھا۔ اور میرے بارے میں تحسین کا اظہار کیا۔

[24] ابوالعباس نے سنہ ۲۹۱ھ میں وفات پائی اور اپنے مکان کے جوار میں باب الشام کے قریب مدفون ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المصون فی النحو۔ یہ مجموعی صورت میں لکھی گئی۔ کتاب اختلاف النحویین۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب الموفق۔ یہ علم نحو سے متعلق ایک مختصر کتاب ہے۔ کتاب القراءات۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب التصغیر۔ کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف۔ کتاب ما یجری وما لا یجری۔ کتاب الشواذ۔ کتاب الامثال۔ کتاب الایمان والدواہی۔ کتاب الوقف والابتداء۔ کتاب استخراج الالفاظ من الاخبار۔ کتاب الہجاء۔ کتاب الاوسط۔

میں نے یہ کتاب دیکھی ہے۔ کتاب غریب القرآن۔ یہ ایک لطیف تصنیف ہے۔ کتاب المسائل۔ کتاب حد النحو۔ کتاب تفسیر کلام ابنۃ الخس۔ کتاب الفصیح۔

ابوالعباس نے اپنی علمی نشستوں میں بہت سی چیزیں اپنے تلامذہ و رفقا کو لکھائیں، جو نحو، لغت، واقعات و سرگزشت، معانی قرآن اور شعر پر مشتمل تھیں۔ ان کو علما کی ایک جماعت نے سنا اور اس پر اظہار رائے کیا۔ ان علما میں ابوبکر بن انباری، ابوعبداللہ یزیدی، ابوعمر زاہد، ابن درستویہ اور ابن مقسم شامل ہیں۔

ابوالعباس نے ایک ایسا مجموعہ بھی تصنیف کیا جس میں بڑے بڑے شعرا مثلاً اعشیٰ، دونوں نابغہ[26]، طفیل، طرماح اور اپنے دیگر اصحاب و رفقا کے کچھ اشعار درج کیے۔

ابو محمد عبداللہ

بن محمد شافی۔ مذہب اہل کوفہ کا پیرو تھا۔ کتاب مسائل مجموعہ اس کی تصنیف ہے۔

ابن حائک[27]

اس کا نام ہارون تھا۔ یہ حیرہ کا باشندہ تھا اور ابوالعباس کے غلاموں میں سے ایک غلام تھا اور اس کے ہاں اس کو تقدم حاصل تھا۔ کوفی نقطۂ نظر کے مطابق نحو سے علم و آگاہی رکھتا تھا۔ مبرد سے اس کا مناظرہ و مباحثہ رہتا۔ کہتے ہیں، ایک روز اس سے مناظرہ کیا تو مبرد نے کہا۔

"میں تم میں فہم و دانش کے آثار پاتا ہوں۔ تمہیں مناظرہ سے دم نہیں لینا چاہیے۔"

ابن حائک نے کہا "ابوالعباس! اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو یہ مناظرہ تو ہماری روٹی اور معاش کا ذریعہ ہے۔"

ابوالعباس نے جواب دیا۔ "اگر یہی تمہاری روٹی اور معاش کا ذریعہ ہے تو اس کا مظاہرہ ہر اس شخص کے سامنے کرو جو مناظرہ کرتا ہے۔"

عمر میں یہ ہلاک کیا گیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب المشتمل فی معانی القرآن ۔ ناتمام ۔ کتاب المنعدا فی النحو۔ کتاب الزاھر ۔ کتاب ادب الکاتب ۔ ناکمل ۔ کتاب الکافی فی النحو ۔ کتاب المقصور والممدود ۔ کتاب لو سخ فی النحو ۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے ۔ کتاب الموضح فی النحو ۔ کتاب المذکر ۔ کتاب عبتی مسائل ابن شمود کتاب غریب الحدیث ۔ ناکمل ۔ کتاب المجالس ۔ کتاب ملاقات ۔ کتاب غریب الحدیث ۔ کتاب المفضلیات ۔ کتاب الیضاح الوقف والابتداء ۔ کتاب الھاءات فی کتاب اللہ عزوجل ۔ کتاب السبع الطوال ۔ اس کی اپنی تالیف ۔ کتاب شعر الراعی ۔ اس کی اپنی تالیف کتاب الرد علی من خالف مصحف عثمان ۔
ابوبکر نے جلیل القدر اور فحول شعرائے عرب ۔ مثلاً زہیر ، نابغہ جعدی اور اعشیٰ وغیرہ کے متعدد دیوان مرتب کیے ۔
لغت ، نحو اور اخبار و واقعات کے بارے میں اس کی متعدد نشستیں کتابوں میں مذکور ہیں جن سے اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت نے استفادہ کیا جس میں ابوسعید وغیرہ شامل ہیں ۔

ابو عمر زاہد

ابو عمر محمد بن عبدالواحد بن ابو ہاشم مطرز المعروف بہ زاہد ۔۔۔ یہ ابو العباس ثعلب کا صاحب تھا ۔ میں نے علماء کے ایک گروہ کو اس کی باتوں کو ضعیف قرار دیتے اور اسے یزید کی طرف منسوب کرتے سنا ہے ۔ یہ پکا سنی تھا اور علی علیہ السلام کے بارے میں مخصوص نظریات رکھتا تھا ۔ کوچہ ابو عنبر میں مقیم تھا ۔ ۳۴۵ھ میں فوت ہوا ۔ ۸۰ برس کے پیٹے میں تھا کہ اللہ نے اس کے عمل کے مطابق اس سے معاملہ کیا ۔ کتاب الیاقوت فی اللغۃ اس کی تصنیف ہے ۔ یہ کتاب اور اس کی کیفیت صحت بھی ایک خاص پس منظر رکھتی ہے ۔ اس سلسلہ میں ، میں نے ابو الفتح عبداللہ بن احمد نحوی کی تحریر پڑھی ہے جو ایک راست گو ، دقیقہ سنج اور محقق تھا ۔

ابوالعباس ثعلب کے مصاحب، ابوعمر محمد بن عبد الواحد نے جمعرات ۲۹ محرم ۳۲۶ھ کو مدینۃ ابوجعفر کی جامع مسجد میں بغیر کسی کتاب اور نوٹ بک کی مدد کے ارتجالاً اس کتاب یعنی کتاب الیاقوت کے املا کا آغاز کیا اور تا اختتام مجلس مجلس اس کو جاری رکھا۔ میں نے ہر ہر نشست میں، جو کچھ اس نے لکھوایا، اسے قلمبند کیا۔ بعد ازاں اس کو کچھ اضافہ کا خیال ہوا۔ چنانچہ اس نے دوسری نشستوں میں اور یواقیت بڑھا دیے اس اضافہ کو خصوصیت سے ابومحمد سفار نے نقل کیا کیونکہ وہ اس کا مصاحب تھا اور اس کو بار بار اس کے سامنے اسے پڑھنے کا موقع ملا تھا۔ میں نے یہ اضافہ اسی سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد لوگ ابواسحاق طبری کی قرأت پر جمع ہو گئے اور اس قرأت کا نام "تذکرہ" رکھا، جسے لوگوں نے باقاعدہ سنا۔ پھر اس پر مزید اضافہ ہوا، ان تمام اضافوں کو میں نے اپنی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

منگل کے روز، ۲ ذیقعد ۳۲۹ھ کو میں نے اس پر اس کتاب کی قرأت کا آغاز کیا اور ربیع الثانی ۳۳۱ھ کو فارغ ہوا۔ میں نے قرأت کے وقت تمام نسخوں مثلاً نسخۂ ابواسحاق طبری، نسخۂ ابومحمد صفار، نسخۂ ابومحمد بن سعد قطربلی اور نسخۂ ابومحمد جازی، کو سامنے رکھا اور جب میں نے اس پر اس کی قرأت کی تو اس نے اسی اثنا میں کچھ یواقیت کا اور اضافہ کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد اس نے دیگر اوقات میں ارتجالاً کتاب میں کچھ اور چیزوں کا بھی اضافہ کیا۔ اس اضافہ میں ابومحمد وہب کو خصوصیت حاصل ہے، کیونکہ وہ اس سے وابستہ رہا۔ علاوہ ازیں اس نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے وعدہ کیا کہ یہ کتاب اس پر ابواسحاق طبری پیش کرے گا اور یہ آخری عرضہ ہوگا اور اس پر کتاب کو استواری حاصل ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ اس نے اس قرأت کو "عرضۃ البحرانیہ" کے نام سے موسوم کیا۔ منگل کے روز ۱۳ جمادی الاولی ۳۳۱ھ کو لوگ اس کے مکان واقع محلہ الوخیر میں جمع ہوئے اور اس نے ان کو میرا نسخہ املا کرایا۔

ابوعمر محمد بن عبدالواحد کا کہنا ہے کہ یہ عرضہ جس میں ابو اسحاق طبری منفرد ہے' آخری عرضہ ہے، جو میں نے سنا۔ اگر کوئی اس نسخہ میں ایک حرف کا بھی اضافہ کرے گا، وہ میرا قول نہیں ہو گا، اور ایسا شخص مجھ پر دروغ گو متصور ہو گا۔ یہ نسخہ وہ ہے جو ساعت بلا شک ابو اسحاق کی روایت سے لوگوں میں متداول ہوا اور میں نے اس کا ایک ایک حرف خود سنا۔ ابوالفتح کا کہنا ہے کہ اس عرضۂ آخر کا آغاز منگل کے روز ۱۴ جمادی الاولیٰ ۳۲۱ھ کو ہوا۔

ابوعمر کی دیگر کتابیں یہ ہیں :۔

کتاب شرح کتاب الفصیح۔ کتاب المرجان۔ کتاب علی الکلمات۔ یہ کتاب اس نے حرمی کے لیے تصنیف کی اور اسی کی طرف منسوب کر دی اور اسے کتاب الجحدری کے نام سے مشہور کیا۔ کتاب الموشح۔ کتاب الساعات۔ کتاب العشرات۔ کتاب الشوریٰ۔ کتاب السریع۔ کتاب تفسیر اسماء الشعراء۔ کتاب القبائل۔ کتاب المکنون والمکتوم۔ کتاب التفاحۃ۔ کتاب فائت المستحسن۔ کتاب المداخل۔ کتاب علی المداخل۔ کتاب النوادر۔ کتاب فائت الجمہرۃ والرد علی ابن درید۔ کتاب ما انکرہ الاعراب علی ابی عبید فیما رواہ او صنفہ۔ کتاب یوم ولیلۃ۔

وہ شعر و شاعری سے ناآشنا ہونے کے باوجود شاعر ہونے کا مدعی تھا۔ اس کے اشعار میں سے یہ شعر ہیں :۔

اذا ما الرافض الشاقی تمنت	معاینۃ تختم فی یمینہ[2]
فما ان اتاک نعمت وجہہ	فان الرفض بادی فی جبینہ[3]

اس کی جہالت کے ثبوت میں یہی شعر کافی ہیں۔

حواشی

[1] بینہ دریہ سے منبر کا نام بھی بینل ہے۔ سرزمین کرتہ میں ایک چھوٹا سا قصبہ بھی بنل

کے نام سے موسوم ہے۔ بغداد اور واسط کے درمیان ایک شہر کو بھی نیل کہا جاتا ہے (معجم البلدان)

ﮯ۳۵ میں نے تم کو نصیحت کی مگر نصیحت جب اس شخص کی خواہشات کے مطابق نہ ہو جسے نصیحت کرنا مقصود ہو تو اسے قبول کرنا گراں گذرتا ہے۔

ﮯ۳۶ تم نے اس چیز کی مخالفت کی جس میں تمہاری بھلائی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمہاری ترنج کے خلاف تمہیں بادکت نے آگھیرا۔

ﮯ۳۷ تمہاری آرزو کے برعکس ایک ایسا اختلاف رونما ہو گیا جو اپنی آغوش میں ابتلا و آزمائش کے وسیع سلسلے لیے ہوئے ہے۔

ﮯ۳۸ میں تمہیں ایک ایسا آدمی سمجھتا ہوں جو دریا کے پاس پانی کا تحفہ لے کر جائے یا ریگزار یبرین میں تجارت کے لیے ریت لے جائے۔

یبرین ایک وسیع و عریض ریگزار ہے جو حجر یمامہ کے شمال مشرق میں تا حد نگاہ پھیلا ہوا ہے۔ (معجم البلدان)

ﮯ۳۹ اے صاحب نخلستان! تقدیر نے تمہیں نخلستان میں لا بسایا ہے۔ تیرے باپ کی قسم نخلستان تیرے بسیرے کی جگہ نہیں۔

ﮯ۴۰ یہ تو تمہارے اس گھر کی طرح ہے جو ذی مغر میں ہے اور ذی مغر زائرین سے بہت دور ہے۔

ﮯ۴۱ اے وہ امیر جو ایک جریب زمین پر حکومت کرتا ہے اور نو دربان رکھتا ہے۔

ﮯ۴۲ اس کی حالت یہ ہے کہ خرابے میں بیٹھا ہے اور اس کی باقاعدہ دربانی کی جاتی ہے۔ حالانکہ میں نے کبھی نہیں سنا کہ خرابے میں بھی دربان ہوں۔

ﮯ۴۳ اب تیری آنکھیں مجھے تیرے دروازے پر نہیں دیکھیں گی کیونکہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ حاجبوں اور دربانوں کو ہٹا سکوں۔

ﮯ۴۴ ولاء۔ ایک ولاء عتق ہے اور ایک ولاء عہد۔ ولاء عتق یہ ہے کہ اپنے کسی غلام کو اس شرط پر آزاد کیا جائے کہ اس کے مرنے کے بعد میراث کا حق دار کون ہو گا۔ ولاء عہد یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی قبیلہ یا خاندان اپنے ہاں اس شرط پر

۲۹؎ انبار: اس کا ذکر ہو چکا

۳۰؎ اخباری: " " " "

۳۱؎ مدینۂ ابوجعفر: " " " "

۳۲؎ ایک نسخہ میں مرضیۃ المرائیہ ہے۔

۳۳؎ اگر رافضی کے عیوب کم ہو جائیں تو وہ اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہن لیتا ہے۔

۳۴؎ اگر تیرا اس سے سامنا ہو جائے تو، تو دیکھے کہ رفض اس کے چہرے سے آشکارا ہے۔

مقالۂ دوم

تیسرا فن

•

علما کے اخبار و احوال اور اُن کی تصنیفات

علمائے نحو و لغت کے اس گروہ کے نام اور واقعات و اخبار جنھوں نے دونوں شیوہائے فکر کو باہم ملا دیا

ابن قتیبہ

ابو محمد عبداللہ بن مسلم قتیبہ۔ یہ کوفی تھا اور کوفہ ہی اس کا مقام ولادت ہے۔ "دینور"[1] کا قاضی تھا، اس لیے "دینوری" کہلایا۔ ابن قتیبہ اگرچہ بصریوں سے منسوب ہونے پر بڑا غلو رکھتا ہے، تاہم اس نے دونوں مکتبہائے فکر کو باہم ملا دیا۔ اس نے اپنی کتابوں میں کوفیوں سے بھی مسائل نقل کیے۔ روایت کے معاملہ میں صادق تھا، اور لغت، نحو، غریب قرآن، معانی قرآن، شعر اور فقہ کا عالم تھا۔ اس نے کثرت سے تصنیفات و تالیفات کیں۔ جبال[2] کے نواح میں اس کی تصانیف رغبت و شوق کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اس کی ولادت ماہ رجب کے آغاز میں اور وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی[3]۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب معانی الشعر۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو بارہ کتابوں پر محتوی ہے۔
کتاب الفرس ــ چھیالیس ابواب۔ کتاب الابل سولہ ابواب۔ کتاب الحرب

دس ابواب۔ کتاب العرور بیس ابواب۔ کتاب الذباب دس ابواب۔ کتاب الریاح۔ اکتیس ابواب۔ کتاب السباع والوحش سترہ ابواب۔ کتاب الھوام۔ چودہ ابواب کتاب الایمان والدواہی۔ سات ابواب، کتاب النساء والغزل۔ ایک باب۔ کتاب النسب والبین۔ آخر باب۔ کتاب تصحیف العلماء۔ ایک باب۔

کتاب عیون الشعر۔ یہ کتاب درج ذیل کتابوں پر مشتمل ہے:۔

کتاب المراتب۔ کتاب المناقب۔ کتاب المعانی۔ کتاب القلائد۔ کتاب المحاسن۔ کتاب المدائح۔ کتاب المشاہد۔ کتاب الجواہر۔ کتاب المراکب۔ کتاب الشواہد۔

کتاب عیون الاخبار:۔ یہ کتاب مندرجہ تحت دس کتابوں کو اپنے دامن صفحات میں لیے ہوئے ہے۔

کتاب السلطان۔ کتاب الحرب۔ کتاب السؤدد۔ کتاب الطبائع۔ کتاب العلم۔ کتاب الزہد۔ کتاب الاخوان۔ کتاب الحوائج۔ کتاب الطعام۔ کتاب النساء۔

کتاب التفقیہ:۔ میں نے اس کتاب کے تین جز دیکھے ہیں جو خط ریک کے تقریباً چھ سو اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں۔ پوری کتاب کے تقریباً دو جزء ہوتے ہیں میں نے باشندگان جبل کے ایک گروہ سے اس کتاب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا یہ کتاب موجود ہے اور بندنیجی کی کتابوں سے زیادہ ضخیم اور بہتر ہے۔ علاوہ ازیں اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الحکایۃ والمحکی۔ کتاب ادب الکاتب۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب الخیل۔ کتاب جامع النحو۔ کتاب مختلف الحدیث۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب دیوان الکتاب۔ کتاب غریب القرآن۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب قراءات۔ کتاب المراتب والمناقب من عیون الشعر۔ کتاب التسویۃ بین العرب والعجم۔ کتاب الانواء۔ کتاب اعلام النبوۃ۔ کتاب اختلاف تاویل الحدیث۔ کتاب المعارف۔ کتاب جامع الفقہ۔ کتاب اصلاح غلط ابی عبید فی غریب الحدیث۔ کتاب المسائل والجوابات۔ کتاب العلم تقریباً دس اوراق پر مشتمل ہے۔ کتاب المیسر والقداح۔ کتاب تعبیر الرؤیا [illegible]شال۔

کتاب الاشربة۔ کتاب جامع النحو الصغیر۔ کتاب الرد علی المشبهة۔ کتاب آداب العشرة۔
کتاب غریب الحدیث۔

ابوحنیفہ دینوری

یہ احمد بن داؤد ہے۔ باشندگانِ دینور سے تھا۔ اس نے بصریوں اور کوفیوں سے تحصیل علم کی۔ زیادہ تر سکیت اور اس کے بیٹے کے حلقہ تلمذ میں رہا۔ فنون علوم مثلاً نحو، لغت، ہندسہ، حساب اور علومِ ہند کا ماہر تھا۔ بیانِ روایت میں ثقہ اور قابل اعتماد تھا۔ راست گوئی میں معروف تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب النبات۔ اس کی تصنیفات میں علماء کے نزدیک اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کتاب الفصاحة۔ کتاب الانواء۔ کتاب القبلة والزوال۔ کتاب حساب الدور۔ کتاب الرد علی رصد الاصفہانی۔ کتاب البحث فی حساب الہند۔ کتاب البلدان۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب الجمع والتفریق۔ کتاب الجبر والمقابلة۔ کتاب الاخبار الطوال۔ کتاب الوصایا۔ کتاب نوادر الجبر۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب مایلحن فیه العامة۔

ابوالہیثم رازی

سوا اس کے کہ اس سے سکری نے روایت کی ہے، اس کے بارے میں مجھے اور کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کی ایک تصنیف کتاب "الانوار" ہے۔ جو میں نے سکری کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی۔ تقریباً بیس ورق پر مشتمل ہے۔ ایک اور تصنیف کتاب مجرد اللغة ہے۔

سکری

ابوسعید حسن بن حسین بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن علاء سکری ہے۔ یہ نسب نامہ،

میں نے ابوالحسن کوفی کی تحریر سے نقل کیا ہے ۔ یہ لغت ، انساب ، اخبار و واقعات اور ایام عرب سے خوب واقف تھا ۔ صحتِ خط کی وجہ سے لوگوں میں محبوب تھا ۔ اس نے سنہ ۔۔ میں وفات پائی ۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الوحوش :- اس کو اس نے بہترین انداز و اسلوب سے ترتیب دیا ہے ۔ کتاب النبات :- میں نے اس کا کچھ حصہ خود اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے ۔ سکری نے فحول و جلیل القدر شعراء کی جماعت کے اشعار اور [illegible] قبائل عرب کے کچھ قطعات جمع کئے جن میں امرؤ القیس و نابغتین ، قیس بن خطیم اور تمیم بن ابی مقبل شامل ہیں ۔ نیز چوروں کے اشعار اور ہذیل ، ہدبہ بن خشرم ، اعشی ، مزاحم عقیلی ، اخطل اور زہیر وغیرہ کے اشعار بھی جمع کیے ۔ اس نے ابونواس کے شعر بھی جمع کیے اور ان کے معانی اور غریب و غرائب کو بھی موضوعِ گفتگو ٹھہرایا ۔ یہ کتاب تقریباً ہزار ورق کے پھیلاؤ میں ہے اور میں نے حلوانی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی ہے ۔ حلوانی ابوسعید سے قریبی تعلق رکھتا تھا ۔

کتاب بیت السائرۃ ، کتاب المنازل والدیار ۔ میں نے یہ کتاب خود سکری کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی ہے ۔

حامض

ابو [illegible] سلیمان بن محمد [illegible] بن احمد الحامض ۔ اصحاب ثعلب اور [illegible] کے [illegible] سے تھا ۔ [illegible] سے بھی [illegible] ۔ [illegible] و [illegible] میں [illegible] و صاف [illegible] [illegible] واقف تھا ۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب [illegible] [illegible] [illegible] ۔ یہ کتاب میں نے [illegible] [illegible] کی لکھی ہوئی دیکھی ہے [illegible] ۔

اخوال

[illegible] [illegible] قول ۔ [illegible] [illegible] شعر میں [illegible]

ہے۔ یہ ناسخ اور کاتب تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الدواہی۔ کتاب السلاح۔ کتاب ما اتفق لفظہ واختلف معناہ۔ کتاب فعلی وافعل۔ کتاب الاشباہ۔ اس نے ذوالرمہ اور دیگر شعرا کے شعر بھی جمع اور مدون کیے۔

ابن کوفی

ابوالحسن علی بن محمد بن زبیر بن اسدی کوفی صحیح الخط، عالم اور راوی تھا۔ کتابیں جمع کرتا تھا۔ بیان روایت وحکایت میں صادق اور دقیقہ سنج تھا۔ اس کی تصانیف یہ ہیں:۔
کتاب فی معانی الشعر واختلاف العلماء۔ اس کا کچھ حصہ میری نظر سے گزرا ہے۔
کتاب القلائد والفرائد فی اللغۃ والشعر۔

ابن سعدان

ابراہیم بن محمد بن سعدان بن مبارک۔ کتابیں جمع کرتا تھا۔ صحیح الخط، اور صادق الروایت تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب النبی:۔ میں نے یہ کتاب دیکھی ہے اور اسے بہت عمدہ پایا ہے۔
کتاب حروف القرآن:۔
اس کا بڑا کا محمد بن سعدان، کتاب القراءات کبیر اور کتاب المختصر فی النحو کا مصنف ہے۔

ھتیدکی

اس کا نام احمد بن سلیمان اور کنیت ابوالحسین ہے۔ اس کا مسند روایت علی بن ثابت از ابی عبید ہے۔ اس کا خط پسندیدہ تھا اور مشہور وثقہ لوگوں میں سے تھا۔

کرمانی

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ کرمانی۔ اسے علم نحو و لغت سے بہرہ وافر ملا تھا۔ اس کا خط عمدہ تھا اور نقل میں صحت و درستی کا خیال رکھتا تھا۔ لوگ اس کے حسنِ خط کے گرویدہ تھے۔ اجرت پر وراقی کرتا تھا۔ تالیفات یہ ہیں:۔
کتاب ما اغفلہ الخلیل فی کتاب العین و ما ذکر انہ اہمل و ہو مستعمل و ما ہو مستعمل وقد اہمل۔ کتاب الجامع فی اللغۃ۔ کتاب النحو۔ نامکمل۔ کتاب الموجز فی النحو۔

فزاری

ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن حبیب بن سلیمان بن سمرہ بن جُندَب فزاری۔ عالم اور صحیح الخط تھا۔

ابوالقاسم

عبد الرحمٰن بن اسحاق زجاجی۔ اس کا شمار اہل نحو میں ہوتا ہے۔ کتاب القوافی اس کی تصنیف ہے۔

ابن وداع

اس کا نام عبد اللہ بن محمد بن وداع بن زیاد بن ہانی ازدی اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ عالم اور صحیح الخط تھا۔ لوگ اس کے خط کے گرویدہ تھے اور یہ کم اُجرت پر کتابت کرتا تھا۔

نمری

ابو عبد اللہ۔ کتاب اللمع فی الالوان۔ کتاب معانی الحماسۃ اور کتاب الحلی۔ اس

کی مصنفات ہیں۔

رمزی کبیر

اس کا نام . . . ہے . . .

رمزی صغیر

اس کا نام . . . احمد بن ابراہیم لغوی ہے۔ یہ ابوالعباس ثعلب کا استاد ہے۔ کنیت ابوالحسن ہے۔ اس کا خط بڑا اچھا تھا۔ اس نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔

ابن فارس

کتاب الحماسہ اس کی تصنیف ہے۔

حلوانی

ابوسہل۔ اس کا نام احمد بن محمد بن عاصم حلوانی ہے۔ کہتے ہیں، یہ ابوسعید سکری کے قریب ترین لوگوں میں سے تھا۔ اس کی کتابوں کا یہ راوی بھی ہے اور اس کا شاگرد بھی۔ نہایت بدخط تھا۔ مگر اس کا شمار علماء میں ہوتا ہے اور کتاب المجانین[۱] اس کی تصنیف ہے۔

ابوعبداللہ خولانی

. . . .

ابن مہرویہ

کتاب الخیل السوابق اس کی تصنیف ہے۔

منخلی

....

سکری

....

طلحی

....

ابن شاہین

ابو العباس احمد بن سعید بن شاہین ....

علی بن ربیعہ البصری

کتاب ما قالتہ العرب وکثر فی افواہ العامہ، اس کی تصنیف ہے۔

ابن سیف

اس کا نام محمد بن عبید اللہ بن سیف سجستانی اور کنیت ابو بکر ہے۔ اس کا شمار علما کے زمرہ میں ہوتا ہے۔

اسدی

ابن حسن، اس کا نام محمد بن عبداللہ بن صالح تھا بغداد سے جہاں وہ ہمیشہ مقیم رہا، چلا گیا تھا۔ صحیح نویس اور خوش خط تھا۔

احمد بن سہل

کتاب اختیار السیر اس کی تصنیف ہے۔

جرمی

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن اسحاق بن ابو حسینہ کی۔ یہ ابن ابو العلاء کے نام سے معروف تھا اور علما میں سے تھا۔ اس کے خط میں جو ضبط و نظم پایا جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے لوگ اس سے رغبت و محبت رکھتے تھے۔ اس کا شمار اخباریین میں ہوتا ہے۔

ابو دماش

کتاب الحماسہ اس کی تصنیف ہے۔

اخبار ابن کیسان

ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد بن کیسان۔

لغت سغدیہ میں کیسان غدار اور بے وفائی کو کہتے ہیں۔ کیسان نحوی اور عاقل و فہیم تھا۔

ابو الحسن ایک فاضل آدمی تھا جس نے دونوں زاویہ ہائے نظر کو باہم ملایا اور دونوں فریقوں سے اس مدرسے کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔

کتاب غریب الحدیث: تقریباً چار سو اوراق۔ کتاب البرہان۔ کتاب الحقائق۔ کتاب المختار۔ کتاب الوقف والابتداء۔ کتاب المہذب۔ کتاب القراءات۔ کتاب الہجاء۔ کتاب التصاریف۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الشاذانی فی النحو۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب مختصر النحو۔ کتاب معانی القرآن۔

کتاب المسائل ۔ علی مذہب النحویین مما اختلف فیہ البصریون والکوفیون۔

اصفہانی

ابو علی حسن بن عبد اللہ - اس کا مولد اصفہان ہے - بغداد میں آ کر رہائش اختیار کر لی تھی اور انہی حضرات سے تعلیم حاصل کی جن سے ابو حنیفہ دینوری نے کی - اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الرد علی الشعراء - کتاب المنطق - کتاب علل النحو - کتاب المختصر فی النحو - کتاب الصفات - کتاب المشاشۃ والبشاشۃ - کتاب التسمیۃ - کتاب شرح الکتاب - کتاب المعانی للسبانی - کتاب نقض علل النحو -

ابن خیاط

ابو بکر محمد بن احمد بن منصور خیاط، اہل سمرقند سے تھا - بغداد آیا اور ابراہیم بن سری زجاج سے ملا - ان دونوں کے درمیان سلسلۂ مناظرات بھی جاری رہا - ابن خیاط دونوں نقطہ ہائے فکر کو باہم ملا دینے کا حامی تھا - اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب النحو الکبیر - کتاب معانی القرآن - کتاب المقنع - کتاب الموجز -

نفطویہ

ابو عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سلیمان بن مغیرہ بن حبیب بن مہلب عتکی ازدی - اس نے ثعلب اور مبرد سے تعلیم حاصل کی اور محمد بن جہم، عبد اللہ بن اسحاق بن سلام اور اصحاب مدائنی سے شرف سماعت حاصل کیا - یہ خالد بن عبد اللہ طحان محدث کی اولاد سے تھا - سن ولادت ۲۴۴ھ ہے - پاکیزہ اخلاق کا حامل تھا اچھے لوگوں میں اس کی نشست و برخاست تھی - اس نے بھی دونوں شیوہ ہائے فکر کو ایک دوسرے سے ملا دیا - انباریوں کی مسجد میں صبح کے وقت مجلس تدریس آراستہ کرتا اور مذہب داؤد ظاہری کے مطابق فقہ کی تعلیم دیتا -

۶ صفر ۲۴۳ھ کو فوت ہوا، اور وفات سے دوسرے روز باب الکوفہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ ابن ریہاری نے پڑھائی۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب التاریخ۔ کتاب الانتصارات۔ کتاب غریب القرآن۔ کتاب المقنع فی النحو۔ کتاب الاستثناء والشروط فی القراءات۔ کتاب الملح۔ کتاب الامثال۔ کتاب المشاوات۔ کتاب المصادر۔ کتاب القوافی والرد علی من زعم ان العرب تشتق الکلام بعضہ من بعض۔ کتاب الرد علی من قال بخلق القرآن۔ کتاب الرد علی المفضل فی نقضہ علی الخلیل۔ کتاب فی ان العرب تتکلم طبعا لا تعلما۔

جعد

یہ ابوبکر محمد بن عثمان جعد ہے۔ ابن کیسان کا مصاحب تھا۔ اس نے دونوں مدارس فکر کو ایک دوسرے سے ملایا۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب القراءات۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب النحو۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب مختصر النحو۔ کتاب العروض۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الفرق۔ کتاب الالفات۔

ہندنیجی

اس کا نام یمان بن ابو الیمان بندنیجی ہے۔ نابینا تھا۔ شاعر اور لغت کا عالم تھا۔ ابن سکیت وغیرہ علمائے بصرہ و کوفہ سے ملا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب التقفیہ۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب العروض۔

خزاز

ابوالحسن عبداللہ بن محمد بن سفیہ خزاز۔ ابوالحسن علی بن عیسیٰ کے محلہ میں رہتا تھا۔ خوش نویس تھا اور ان نحویوں میں سے تھا جنھوں نے علم کے دونوں شیوہ ہائے فکر کو

نحوی بھی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے علی بن عیسیٰ کے لیے کتاب المعانی فی القرآن لکھی ہے ... میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب المختصر فی علم العربیۃ۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب الفصیح فی علم اللغۃ ومنظومها۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب اخبار اعیان الکلام یہ کتاب اس نے ابوالحسن بن ابوعمر کے لیے لکھی۔ کتاب السرار فی الراسیات والمتکلمات۔ کتاب اعید والنفوس فی العلم۔ کتاب رمضان وما قیل فیہ۔

عمری

یہ بحوریت[۲۰] کا قاضی تھا۔ کتاب تفسیر السبع الجاهلیات بغریبها اور کتاب تفسیر مقصورۃ ابی بکر بن درید اس کی تصنیفات ہیں۔

ابوالهندام

اس کا نام کلاب بن حمزہ ہے۔ اہل حران[۲۱] سے تھا اور بادیہ میں اقامت پذیر ہو گیا تھا۔ کہتے ہیں۔ یہ مؤدب تھا۔ قاسم بن عبید اللہ کے عہد میں شہر آیا[۲۲] اور اس کی مدح کی۔ سادہ اور شاعر تھا اور زنہ خطی میں خاص شہرت رکھتا تھا۔ اس نے دونوں نقطہ ہائے نگاہ کو باہم ملایا۔ کتاب جامع النحو۔ کتاب الارائۃ اور کتاب ما تلحن فیہ العامۃ اس کی تصنیفات ہیں۔

اشناندانی

اس کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے کہ اس کی کتاب معانی الشعر ہے۔

ابن لزہ کرخی

علمائے جبل سے تعلق رکھتا تھا۔ نام مندل[۲۳] بن عبد الحمید، کنیت ابو عمرو اور لزہ لقب تھا۔ اس نے دونوں اسالیب فکر کو باہم ملایا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب معانی الشعراء. کتاب شرح معانی الباہلی الانصاری. کتاب جامع اللغۃ
اس کتاب کا ایک قطعہ میری نظر سے بھی گذرا ہے۔ کتاب لوحتی۔

ابن شقیر

ابوبکر عبداللہ بن محمد بن شقیر نحوی۔ شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس
نے دونوں مکتب ہائے فکر کو باہم ملایا۔ کتاب مختصر نحو۔ کتاب مقصور والممدود اور
کتاب المذکر والمؤنث۔ اس کی تصانیف ہیں۔

منجع

ابوعبداللہ منجع، محمد بن عبداللہ کاتب البصری تعلب سے ملا اور اس سے اور
دیگر حضرات سے حصول علم کیا۔ شیعی المسلک شاعر تھا۔ اشباہ ... کے عنوان سے
حضرت علی علیہ السلام کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا۔ اس کے اور ابوبکر بن درید
کے درمیان ہجو گوئی کا سلسلہ جاری رہتا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الترجمان فی معانی الشعر۔ یہ ان کتابوں پر مشتمل ہے۔ کتاب حد الاعراب۔
کتاب حد المدیح۔ کتاب حد النحل۔ کتاب الحلم والرای۔ کتاب المحبۃ۔ کتاب المطایا۔
کتاب الشجر والنبات۔ کتاب الاعراب۔ کتاب اللغۃ۔
علاوہ ازیں کتاب المنقذ فی الایمان۔ کتاب استعارۃ الجراب۔ ناکمل۔ کتاب
عرائس المجالس۔ کتاب ترتیب شعر زید الخیل بھی اس کی تصنیفات ہیں۔

اخفش صغیر

ابوالحسن علی بن سلیمان اخفش نحوی نحو کے بارے میں اس سے اگر کوئی سوال پوچھا
جاتا تو برا مانتا۔ اخبار و لغات کا حافظ تھا۔ اس کی وفات ۳۱۵ھ میں ہوئی۔
تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب الانواء۔ کتاب التثنیۃ والجمع۔ کتاب الجراد۔

ہنائی

اس کا نام علی بن حسن اور کنیت ابوالحسن ہے۔ اہل مصر سے ہے اور کرنی مکتب نگر کا حامل ہے۔ علمائے بصرہ سے بھی تحصیل علم کی۔ عرب کے ایک قبیلہ "دوس" کی طرف منسوب تھا اور دوسی کے نام سے مشہور رہتا۔ اس کی کتابیں مصر میں موجود ہیں اور وہاں شوق و پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ اس کی تصنیفات میں سے ایک تصنیف کتاب مجرد الغریب ہے جو انداز و اسلوب میں "کتاب العین" سے ہم آہنگ ہے لیکن ترتیب میں اس سے مختلف ہے۔ اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔

"یہ کتاب غریب کلام عرب اور اس کے لغت ہیں۔ اس میں حروف ہجا کی ترتیب پر تصنیف کی گئی ہے اور (الف) ب۔ ت۔ ث سے کرکے بعد دیگرے تمام حروف اس میں آ گئے ہیں۔"

نیز اس کی تصانیف میں، کتاب المنضد فی اللغۃ اور کتاب الفرید بھی شامل ہیں۔

دومی

ہمارے قریب العہد اہل نحو سے ہے۔ اس کا نام عبداللہ بن جعفر ہے۔ کتاب القوافی اور کتاب الصفات اس کی تصانیف ہیں۔

مختلف شہروں کے علما کی ایک جماعت

جن کے نام اور تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے

ابن خالویہ

ابو عبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ، اس نے ابو بکر بن انباری اور ابو عمر زاہد ایسے گروہ (علما)

سے علم حاصل کیا اور ابوسعید سیرافی کے سامنے قرأت کی۔ اس نے دونوں اسالیب نحو کو باہم جمع کر دیا تھا۔ ۳۷۰ھ میں بنی حمدان کے پاس حلب میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الاشتقاق، کتاب الجمل فی النحو۔ کتاب المرعش لغة۔ کتاب القراءات۔ کتاب المبتدی۔ کتاب اعراب ثلاثین سورة من القرآن۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب الالفات۔ کتاب لیس۔

ابو تراب

اس نے خلیل کی کتاب العین پر استدراک کیا اور اس استدراک پر علماء کے ایک گروہ نے نقض وارد کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الاعتقاب فی اللغة اور کتاب الاستدراک علی الخلیل فی المہمل والمستعمل۔

ابو الجود

قاسم بن محمد بن رمضان عجلانی بصرہ کے نحویوں میں سے ہے، اور ہمارا قریب العہد ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المختصر للمتعلمین۔ کتاب المقصور الممدود۔ کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب الفرق۔

اخو ابن رمضان

محمد بن حسن ابن رمضان کے نام سے مشہور ہے۔ کتاب ما رالخمر وغیرہا، اور کتاب الدبرة۔ اس کی تصنیفات ہیں۔

مکیتمی شہ

مضافات خراسان کا رہنے والا ہے۔ اچھا مؤلف ہے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ

اس نے کس سے پڑھا اور کیا پڑھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب نعت واضغلت علی حروف المعجم۔ یہ ایک ضخیم اور نہایت عمدہ کتاب ہے۔
کتاب سقا رلیف۔ یہ بھی ضخیم ہے۔

مختف

مجھے اس سے متعلق بجز اس کے کچھ معلوم نہیں کہ کتاب شرح النحو اور کتاب التصریف اس کی تصانیف ہیں۔

مہلبی

ابو العباس احمد بن محمد ۔ مصر میں مقیم تھا۔ مصر میں دو شخص اور بھی تھے جن میں سے ایک ابن ولاد اور دوسرا انجابی کے نام سے معروف تھا۔ کتاب شرح علل النحو اور کتاب المختصر فی النحو مہلبی کی تصانیف ہیں۔

ابو مسہر

محمد بن محمد بن مروان بن لیسیر، نحوی تھا۔ مصنفات یہ ہیں :۔
کتاب الجامع فی النحو۔ کتاب المختصر۔ کتاب اخبار ابی عیینہ محمد بن ابی عیینہ۔

قمی

حسین بن محمد قمی۔ کتاب الشعر اور کتاب العلل اس کی تصانیف ہیں۔

ابو الفہد

نام کی حیثیت
اس نے زجاج پر کتاب سیبویہ کی قرأت دو مرتبہ کی۔ تو زجاج نے کہا، "ابو الفہد! دوسری مرتبہ کی بہ نسبت پہلی مرتبہ کی قرأت میں تم زیادہ ماہر

بہتر تھا۔!"
کتاب الیضاح فی النحو اس کی تصنیف ہے۔

ازدی

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد ازدی۔ باشندگان بصرہ سے تھا۔ کتاب الخلق، اور کتاب الاختلاف اس کی تصنیفات ہیں۔

ہروی

اہل ایران سے تھا۔ کتاب التعریف اور کتاب الشرح، اس کی تصنیفات ہیں۔

مصیصی

اس کے بارے میں سوا اس کے کچھ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الشافی فی اللغۃ۔ کتاب الافصاح۔

وشاء

ابوالطیب محمد بن احمد بن اسحاق اعرابی وشاء۔ ظریف ادباء میں سے تھا۔ نحوی تھا۔ اور عامی (یعنی اہل سنت کے) مدارس میں پڑھاتا تھا۔ زیادہ تر اخبار و واقعات اور شعراء اور مقطعات سے متعلق کتابیں لکھتا تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب مختصر فی النحو۔ کتاب جامع فی النحو۔ کتاب المقصود والممدود۔ کتاب المذکر والمؤنث
کتاب الفرق۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الفرس۔ کتاب المثلث
ادب و اخبار سے [illegible] س کی تالیفات یہ ہیں:۔
کتاب اخبار صا [illegible] ۔ کتاب الظاہر فی الانوار والزہر۔ کتاب الحنین الی الاوطان
کتاب [illegible] الکبیر۔ کتاب موشا۔ کتاب خبز المنزفات۔ کتاب السوان کتاب المذہب

کتاب الموشح۔ کتاب سلسلۃ الذہب۔

ابن مراغی

ابو الفتح محمد بن جعفر ہمدانی ثم مراغی۔ عز الدولہ ابو منصور کا مقرب تھا۔ معلومات کا ایک وسیع ذخیرہ اس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ بلیغ نحوی تھا، اخباری تھا اور بہت ہی خوش مزاج اور آزاد منش تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب البہجۃ۔ یہ کتاب الکامل کے انداز کی کتاب ہے۔ کتاب الاستدراک ... خلیل۔

مراغی

ابو بکر بن علی مراغہ کا باشندہ تھا۔ صاحب قوت و شوکت تھا۔ ایک طویل عرصہ موصل میں مقیم اور ابو تغلب بن ناصر الدولہ سے وابستہ رہا۔ متدین عالم تھا۔ اس نے بہت سی کتب کی نقل کی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب مختصر فی النحو۔ کتاب شرح شواہد سیبویہ وتفسیرہا۔

بکری

اس کا نام ابو الفضل محمد بن ابو غسان بکری ہے۔ کتاب مختصر فی النحو اور کتاب المعرفۃ اس کی تصنیفات ہیں۔

عرام

ابو الفضل عباس بن محمد۔ رسائل نویس تھا۔ جب نحوی کی حیثیت سے مشہور ہوا، تو ... ہونے کے مواقع میسر آئے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے رسائل ہیں، جن میں ... بارے میں استہزا اور طنز کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

زجاج

ناصر الدولہ کے لڑکوں کا اتالیق تھا۔ اس کا نام محمد بن لیث ہے۔ میں نے اسے موصل میں دیکھا تھا۔ اس کی کسی تصنیف کا پتہ نہیں چلا۔

عوامی

ابوبکر محمد بن ابراہیم نحوی قاضی۔ مجھ سے دوستانہ مراسم رکھتا تھا۔ قاضی کے نام سے مشہور تھا۔ سنہ ۔ ۔ ۔ میں فوت ہوا۔ کتاب الاصلاح والافصاح فی النحو اسی کی تصنیف ہے۔

وہ شخص جو ابن عبدوس کے نام سے مشہور ہے

اس کا نام علی بن محمد بن عبدوس کوفی ہے۔ یہ نحوی ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب میزان الشعر بالعروض۔ کتاب البرہان فی علل النحو۔ کتاب معانی الشعر۔

دفراوندی

اس کا نام یونس بن محمد بن ابراہیم دفراوندی ہے۔ نحوی ہے۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الشافی فی علم القرآن۔ کتاب الوافی فی علم العروض۔

دیمرتی

ابو محمد قاسم بن محمد اہل اصفہان سے ہے اور وہاں کے ایک گاؤں دیمرت کا باشندہ ہے، تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب تقویم الالسنۃ۔
کتاب العارض فی الکامل۔

ابوالعباس

محمد بن خلف بن مرزبان — اس کی مصنفات یہ ہیں :۔
کتاب الحاوی فی علوم القرآن — ۲۷ اجزا ۔ کتاب الحماسۃ ۔ کتاب اخبار عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب علیہم السلام ۔

ابوالحسن

محمد بن حبیب ۔ اس کی مصنفات یہ ہیں :۔
کتاب شرح الجرمی ۔ کتاب الہدایۃ ۔ کتاب العلل ۔

ابواحمد بن حباب

اس کی کسی کتاب کا کہیں ذکر نہیں ۔

ابوالفتح — (ابن جنی)

عثمان بن جنی ۔ اس کی ولادت ۳۳۰ھ سے قبل ہوئی اور جمعہ کی رات ماہ صفر ۳۹۲ھ کو فوت ہوا ۔ تصنیفات یہ ہیں ۔
کتاب التعاقب فی العربیۃ ۔ کتاب المعرب ۔ کتاب التلقین ۔ کتاب اللمع ۔ کتاب التفسیر شرح دیوان ابی الطیب ۔ کتاب الفصل بین الکلام الخاص والعام ۔ کتاب العروض والقوافی ۔ کتاب جمل اصول التصریف ۔ کتاب الوقف والابتداء ۔ کتاب الالفاظ من المہموز ۔ کتاب المذکر والمؤنث ۔ کتاب تفسیر المراثی الثلاثۃ والقصیدۃ الرائیۃ للشریف الرضی ۔ کتاب معانی ابیات المتنبی ۔ کتاب الفرق بین الکلام الخاص والعام ۔

ابوعبداللہ نمری

اس کی کسی تصنیف کا سراغ نہیں ملا ۔

بردویہ

اس کی کسی تصنیف کا کہیں ذکر نہیں ۔

اہل نحو کے حالات میں قدیم کتابیں

اخبار النحویین ۔ از یزیدی ۔ اخبار النحویین ۔ از ابو سعید سیرافی ۔ اخبار النحویین ۔ از مرزبانی
المقتبس الکبیر ۔ اخبار النحویین ، از ابو بکر محمد بن عبد الملک تاریخی (محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ)
یہ اس کتاب کا آخری حصہ ہے ۔ جو ہم نے اہل نحو اور اہل لغت کے بارے میں لکھا اور جس
سے ہم ہفتہ کے روز اول شعبان ۳۷۷ ھ کو فارغ ہوئے ۔

والحمد للہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ

غریب الحدیث سے متعلق تصنیف شدہ کتابیں

کتاب غریب الحدیث ۔ از ابو عبیدہ ۔ کتاب غریب الحدیث ، از اصمعی ۔ کتاب غریب الحدیث
از نضر بن شمیل ۔ کتاب غریب الحدیث ، از قطرب ۔ کتاب غریب الحدیث ۔
از ابن اعرابی ۔ کتاب غریب الحدیث ، از ابو عدنان ۔ کتاب غریب الحدیث ،
از ابن قادم ۔ کتاب غریب الحدیث ، از ابو زید ۔ کتاب غریب الحدیث ، از سلر ۔ کتاب غریب الحدیث
از اثرم ۔ کتاب غریب الحدیث ، از ابو عبید ۔ کتاب غریب الحدیث از [illegible] صاحب کراسی ۔
کتاب غریب الحدیث ، از اخفش ۔ کتاب غریب الحدیث ، از ابن قتیبہ ۔ کتاب اصلاح غلط ابی عبید
از ابن قتیبہ ۔ کتاب غریب الحدیث از ابن انباری ۔ کتاب غریب الحدیث ، از ابن درید ۔ کتاب
غریب الحدیث ، از ابو الحسن تنی بن ابی عمر ۔ کتاب غریب الحدیث ، از ابن حبیب ۔ کتاب
غریب الحدیث ، از ابن کیسان ۔ کتاب غریب الحدیث ، از جہم ۔ کتاب غریب الحدیث ، از
حربی ۔ یہ کتاب اس نے بروایت ابو نصر تالیف کی ۔ کتاب غریب الحدیث ، از سلمی ،
کتاب غریب الحدیث ، از ابن رستم حربی ۔ کتاب غریب الحدیث از ابن درستویہ ۔ کتاب

غریب الحدیث، از احمد بن حسن کندی۔ کتاب غریب الحدیث از عبداللہ بن سلام دینوری۔

نوادر سے متعلق مؤلفہ کتابیں

کتاب النوادر۔ از ابوعمرو بن علاء، کتاب النوادر، از ابوعمرو شیبانی تین نسخے بڑا چھوٹا اور متوسط۔ کتاب نوادر ابن درید۔ کتاب نوادر الاصمعی۔ کتاب نوادر الکسائی۔ تین نسخے۔ کتاب نوادر الاعراب، یہ کتاب اس سے بارہ آدمیوں نے روایت کی۔ کتاب نوادر الفراء یحییٰ بن زیاد، یہ کتاب سلمہ۔ ابن قادم اور طوال نے روایت کی۔ کتاب نوادر اللحیانی۔ کتاب نوادر ابن مسحل۔ کتاب نوادر ابی محمد الیزیدی۔ کتاب نوادر زیاد۔ الکلابی۔ کتاب نوادر ابی شبل العقیلی۔ کتاب نوادر وہیج البصری۔ کتاب نوادر الاموی۔ کتاب نوادر الاندم۔ کتاب نوادر الزیرین اثابن الاعرابی۔ کتاب نوادر بنی فقعس۔ از ابن الاعرابی۔ کتاب نوادر ابن السکیت کتاب نوادر ابی مسحل۔ کتاب نوادر ابی القیظان۔ میں نے یہ ابن سعدان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی — کتاب نوادر ابن ابی محمد۔ کتاب ابی اسحاق الزجاج فی النوادر

الانوا کے بارے میں تالیف شدہ کتابیں

کتاب الانواء، از اصمعی۔ کتاب الانواء، از ابو محلم۔ کتاب الانواء از قطرب، کتاب الانواء۔ از ابن الاعرابی۔ کتاب الانواء، از مبرد۔ کتاب الانواء، از ابن قتیبہ کتاب الانواء، از ابوحنیفہ دینوری۔ کتاب الانواء، از زجاج۔ کتاب الانواء، از ابن درید کتاب الانواء از دہنی۔ کتاب الانوا۔ از مرثدی۔ کتاب الانواء از وکیع۔ کتاب الانواء از ابن عمار۔ کتاب الانواء از ابو غالب احمد بن سلیم رازی۔ کتاب الانواء از محمد بن حبیب۔

حواشی

سلے دینور۔ ایران میں ترمیسین (جو کرمان شاہان کا مترجمہ ہے) کے قریب ایک شہر

تھا۔ (معجم البلدان) اب یہ شہر ویران ہو چکا ہے۔ (فرہنگ نفیسی)

۱ جبل ۔ اس کے بارے میں گذشتہ صفحات میں بتایا جا چکا ہے۔

۲ کتاب میں صرف ماہ ولادت درج ہے، سال ولادت درج نہیں۔

۳ ایک نسخہ میں خط ترک ہے۔

۴ ٹونک کے اور مصری نسخہ میں "واکثر اخذہ من السکیت وابنہ" ہے اور ایک نسخہ میں "واکثر اخذہ من السکیت وابیہ" ہے۔

۵ ایک نسخہ "وعلو الھیئۃ"

۶ فارسی ترجمہ میں کسی نسخہ کا حوالہ دیئے بغیر ابوالہیثم رازی کے بجائے ابراہیم رازی لکھا ہے۔

۷ دونا ابو کون تھے؟ ان کے متعلق پتہ نہ چل سکا ہے۔

۸ عربی متن "اشعار اللصوص" ہے۔

۹ ایک نسخہ میں "وتکلم علی معانیہ وغریبہ" ہے اور ایک میں "وعلی معانیہ وغریبہ" ہے۔

۱۰ ایک نسخہ میں "ابن ابیہ" اور ایک میں "ابن اختہ" ہے۔

۱۱ ایک نسخہ میں مجدی ہے۔

۱۲ ترمذی کبیر: کتاب میں اس کا نام بھی نہیں لکھا اور حالات بھی درج نہیں۔ ایک نسخہ میں "ترمذی کبیر" بھی ہے۔ اگر یہ ترمذی کبیر ہو تو ترمذ ایک شہر کا نام ہے جو دریائے جیحون کے مشرقی کنارے واقع ہے حدیث کی مشہور کتاب جامع ترمذی کے مرتب اور معروف محدث ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ (متوفی ۲۷۹ھ) اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ (معجم البلدان)

۱۳ ایک نسخہ میں آمدی ہے۔ اگر یہ آمدی ہو، تو آمد کی طرف منسوب ہے، جو دیار بکر میں ایک بڑا شہر ہے۔ (تفصیلات کے لیے دیکھئے معجم البلدان)

۱۴ ایک نسخہ میں ابوالحسن ہے۔

۱۵ سعدیہ: متعدد مقامات اس نام سے موسوم ہیں۔ مثلاً منزل بنی سعد بن حارث قوم بنی سعد

کے نام سے موسوم کرتے ہیں یعنی عمرو بن سلمہ کے گاؤں کو بھی سعدیہ کہتے ہیں۔ یمامہ میں ایک مقام کا نام بھی سعدیہ ہے۔ مسکن بنی رفاعہ بھی سعدیہ سے تعبیر ہے۔ بئر بنی اسد کو بھی سعدیہ کہا جاتا ہے۔ بنی کلاب کے پانی کی ایک گھاٹ کا نام بھی سعدیہ ہے۔
(منتہی الادب)

۱۷ نسخہ فلوگل اور میرے پیش نگاہ نسخہ میں لفظ "معقل" ہے جس کے معنی عاقل و فہیم کے ہیں اور ایک نسخہ میں "مغفل" ہے جس کا مطلب ہے بے وقوف اور بے عقل ہے۔

۱۸ میرے پیش نگاہ نسخہ میں "الحضرۃ" کا لفظ ہے لیکن ایک نسخہ میں "بغداد" ہے اور میں نے ترجمہ میں اسی کو ترجیح دی ہے۔

۱۹ سمرقند۔ اس کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

۲۰ عکبرا۔ ایک مشہور شہر کا نام جو موصل اور بغداد کے درمیان دجلہ کے غربی ساحل پر واقع ہے۔ قریب۔ موصل کی بہ نسبت، بغداد سے زیادہ قریب ہے۔ یعنی بغداد سے تیس فرسنگ رفتار میں دس کی مسافت پر ہے (معجم البلدان)

۲۱ حرّان: اس کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے۔

۲۲ شہر سے بغداد مراد ہے۔

۲۳ ایک نسخہ میں بندار بن عبدالحمید ہے۔ ۲۴ ایک نسخہ میں کتاب حد النجدۃ ہے۔

۲۵ مصر کا مطبوعہ نسخہ جو میرے سامنے ہے۔ اس میں یہی ہے۔ فلوگل کے نسخہ مطبوعہ بیروت میں "مسمی" ہے ایک اور نسخہ میں "کنی" ہے۔

۲۶ مطبوعہ مصر اور فلوگل کے نسخہ میں "کان معلم عن دولة ابی منصور" ہے اور دوسرے نسخہ میں "کان معلماً عز الدولة ابی منصور" ہے اور میرے خیال میں یہی صحیح ہے۔ چنانچہ میں نے ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

۲۷ مراغہ (بفتح میم) آذربائیجان کا بہت عظیم اور مشہور شہر۔ تفصیلات کے لیے معجم البلدان دیکھیے)

۲۸ ایک نسخہ میں عزیب القرآن ہے۔

گمراہ اور مغرور و متکبر تھا۔

عبید بن شریہ جرہمی

یہ حضرت معاویہ کے عہدِ خلافت میں گزرا ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی پایا، لیکن آپؐ سے کچھ سماع نہیں کیا۔ یہ حضرت معاویہ کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے گزشتہ قوموں اور ملوکِ عرب و عجم کے اخبار و احوال، اختلافِ السنہ کے وجوہ اور لوگوں کے مختلف شہروں میں بکھر جانے کے علل و اسباب دریافت کیے۔ انھوں نے اس کو یمن کے شہر صنعاء سے بلایا تھا۔ اس نے ان کے ہر سوال کا جواب دیا۔ معاویہ نے حکم دیا کہ یہ چیزیں ضبطِ تحریر میں لائی اور مرتب کی جائیں اور انھیں عبید بن شریہ کی طرف منسوب کیا جائے۔ عبید بن شریہ، عبدالملک بن مروان کے عہدِ حکومت تک زندہ رہا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الامثال، کتاب الملوک و اخبار الماضین۔

عبید بن شریہ سے روایت کرنے والوں کے نام

علاقہ ثبیب نمری۔ اس کا نام زید بن کیتں ہے۔ ... بن جرہمی ... جرہمی، علاقہ بن کرکرا کلابی، یہ بنی عامر بن کلاب سے ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہدِ حکومت میں زندہ تھا۔ سرگزشتِ عرب اور ان کے اقوال و احادیث سے باخبر تھا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھا جن سے مآثرِ عرب حاصل کیے گئے۔ کتاب الامثال اس کی تصنیف ہے۔ میں نے یہ کتاب دیکھی ہے۔ تقریباً پچاس ورق پر مشتمل ہے۔

صحار عبدی

یہ صحار بن عباس ہے۔ خارجی تھا۔ عہدِ معاویہ بن ابوسفیان کے ... نسّاب اور خطیبوں میں سے تھا۔ دمشق کے ساتھ اس کے متعدد قصے مشہور ہیں۔ صحار حامیانِ عثمانؓ ...

سے تعلق رکھتا تھا اور قبیلۂ عبدالقیس کا باشندہ تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یا تین احادیث بھی روایت کی ہیں۔ کتاب الامثال اس کی تصنیف ہے۔

شرقی بن قطامی

اس کی کنیت ابوالمثنیٰ الکلبی اور نام ولید بن حصین ہے۔ ماہرینِ انساب اور راویانِ اخبار و دواوینِ عرب میں سے ہے۔ یوسفی سند سے دروغ گو لکھا ہے۔ اس نے اصمعی سے یہ قصہ نقل کیا کہ ایک راوی نے مجھے بتایا کہ میں نے شرقی سے پوچھا۔

"عرب اپنے مُردوں کی نمازِ جنازہ پر کیا پڑھتے تھے۔؟"

اس نے جواب دیا "مجھے معلوم نہیں"

میں نے کہا "یہ شعر پڑھتے تھے۔"

ما ‌ [illegible] ‌ حتی یبعث الخلق باعثه

ابھی چند روز ہی گذرے تھے کہ میں نے جمعہ کے دن اسے دیکھا کہ اسی سلسلہ میں اپنے مقصورہ میں بیٹھا لوگوں سے باتیں کر رہا تھا۔ غریب میں شرقی کا ایک قصیدہ بھی ہے۔

صالح حنفی و ابن کوار

اس کا نام عبداللہ بن عمرو ہے۔ بنی یشکر سے تعلق رکھتا تھا۔ نسب دان [illegible] اور شیعان [illegible] سے تھا۔ اس نے بتایا کہ لوگ ابن کوار [illegible] میں یہ شعر [illegible] کے پیش کرتے ہیں [illegible]

[illegible] ‌ [illegible] ابوجہل

[illegible]

اس کا نام [illegible] بن عمران ہے۔ اس کا باپ [illegible]

رہا۔ اس لیے صغدی کے نام سے موسوم ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] واقعات
سے آگاہی رکھتا تھا۔ کتاب عراق وذات الاباطین اس کی تصنیف ہے۔

مجالد بن سعید

یہ ابن عمیر ہے۔ ہمدان کا باشندہ تھا۔ ابو عمیر کنیت تھی۔ شعبی بن عدی سے
اسی سے بکثرت روایات بیان کیں۔ واقعات و اخبار کا راوی تھا۔ حدیث کا سماع
بھی کیا۔ لیکن محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ۱۴۴ھ میں فوت ہوا۔

سعد قصیر

بنو امیہ کا غلام تھا۔ عالم نسب تھا۔ عتبی نے اپنے خاندان کے حالات، مناقب اور اشعار
اسی سے حاصل کیے۔

عیسیٰ بن داب

ابو الولید عیسیٰ بن یزید بن بکر بن داب کنانہ بنی شداخ سے ہے۔ [illegible]
بصرہ میں مقیم تھے۔ یحییٰ بن یزید اس کا بھائی ہے۔ ان کا باپ (یزید) بھی واقعات اور
اشعار عرب کا عالم تھا اور شاعر بھی تھا۔ خاندان داب زیادہ تر واقعات و اخبار
سے سروکار رکھتا ہے۔

قرتبی

اس کا نام زہیر بن [illegible] ہمدانی [illegible] ابو محمد ہے۔ علم نحو کا حافظ اور قاری تھا۔
زہیر سے پوچھا گیا تم نے علم نحو [illegible] حاصل کیا؟
اس نے کہا میں نے یہ علم [illegible] ابی الاسود سے سنا اور حاصل کیا۔
زہیر النسابہ، واقعات اور نحویوں کی جماعت سے باخبر تھا۔ اس کی وفات

[illegible]ھ میں ہوئی۔

عوانہ

عوانہ بن حکم بن عیاض بن وزیر بن عبدالحارث کلبی۔ اس کی کنیت ابوالحکم ہے۔ کوفے سے ہے۔ وہ فتوحات واخبار کا راوی اور شعر و نسب کا عالم ہے۔ نابینا تھا اور فصیح تھا۔ ہشام ابن کلبی اس سے اپنی نقل کردہ روایات میں کہتا ہے کہ عوانہ نے بتایا کہ عتبہ بن نہاس عجلی نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ عزوجل نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں کیا اچھی بات ارشاد فرمائی ہے:

لیس حی علی المنون بباق غیر وجه المسبح الخلاق[1]

میں یہ سن کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، اور کہا۔

"یہ اللہ عزوجل کا فرمان نہیں ہے۔ یہ تو عدی بن زید نے کہا ہے۔"

اس نے کہا "اللہ اسے غارت کرے۔ میرا تو یہی گمان ہے کہ یہ کتاب اللہ ہی سے ماخوذ ہے۔ اس نے بہت ٹھیک کہا۔"

[illegible] خوارج کی ایک عورت کو اس کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے کہا:-

"اے دشمنِ خدا! تو کیوں مسلمانوں کے امیر کے خلاف خروج کرتی ہے۔ کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا۔؟"

کتب القتل والقتال علینا وعلی الغانیات جر الذیول[2]

اس پر وہ عورت بول اٹھی "اے اللہ کے دشمن! کتاب اللہ سے تمھاری لاعلمی اور حماقت ہی نے اللہ کی اس پابندی سے مجھے خروج و بغاوت پر برانگیختہ کیا۔"

عوانہ ۱۴۷ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب التاریخ، کتاب سیرۃ معاویہ و بنی امیہ۔ کہتے ہیں یہ کتاب منجاب بن حارث کی تصنیف ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ ابوعوانہ کی تالیف ہے۔ میں نے ابوعبداللہ

بن مقلہ کی تحریر میں ابو العباس ثعلب کا یہ قول پڑھا ہے کہ ولید بن یزید بن عبد الملک نے، دیوانِ عرب، ان کے اشعار، واقعات، انساب اور لغات جمع کئے اور پھر یہ دیوان حماد اور جناد کو دے دیا۔

سرگزشتِ حماد

ابو القاسم حماد بن سابور بن مبارک بن عبید۔

سابور کی کنیت ابو لیلیٰ تھی۔ یہ اسیرانِ دیلم سے تھا۔ اس کو عروہ بن زید الخیل کے لڑکے نے اسیر و غلام بنا لیا تھا اور پھر اپنی لڑکی لیلیٰ کو دے دیا تھا جس کی اس نے پچاس سال خدمت کی۔ جب وہ مر گئی تو یہ دو سو درہم میں فروخت ہوا۔ اس کو عامر بن مطر شیبانی نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ بھی منقول ہے کہ ابو لیلیٰ کا نام میسرہ تھا۔

حماد، اکثر اوقات بول چال میں لحن سے کام لیتا تھا۔ اخبار، انساب اور اشعار کا راوی تھا۔ ولید بن عبد الملک کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوا، اور ۱۵۶ھ تک زندہ رہا اور اسی سال فوت ہوا۔ یہ مہدی کا ہم نشین ہم جلیس بھی رہا۔

یہ خود کہتا ہے کہ میں ولید کو بہترین اور عمدہ ترین شعر سنایا کرتا تھا، لیکن وہ مجھ سے گھٹیا اور پست درجہ کے شعر سنانے کی فرمائش کرتا اور میں اسے اس قسم کے شعر سناتا، تو وہ بہت خوش ہوتا اور وجد میں آجاتا۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کا دربارِ حکومت رو بزوال ہے۔ پھر میں نے مہدی کو گھٹیا اور حقیر قسم کے شعر سنانے شروع کیے، تو اس نے مجھ سے عمدہ اور بہتر شعر سنانے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ میں اس سے سمجھا کہ اس کا دربارِ سلطنت رو باقبال ہے۔

حماد کا سالِ ولادت ۹۵ھ ہے۔ اس کی موت پر محمد بن کناسہ نے یہ مرثیہ کہا:

ابعدت عن ربعك العزاء بما   جدلت حتى انتهى بك القدر

لو كان ينجي من الردى حذر   نجاك مما اصابك الحذر

یرحمک اللہ من اخ یا ابا | لقاسم ما فی صفاتہ کدرۃ
نھکذا یفسد الزمان ویفنی | العلم منہ ویدرس الاثرۃ

حماد کی کسی تصنیف کا پتہ نہیں چلا۔ البتہ اس سے لوگوں نے اکثر چیزیں بطور روایت کے نقل کیں، وراس کے بعد معرض تصنیف میں آئیں۔

اخبارِ حماد

ابو محمد حماد بن واصل کوفی۔ بنی اسد کا غلام تھا۔ کہتے ہیں اس کی کنیت ابو واصل تھی۔ یہ عالم نحو تو نہیں تھا۔ البتہ اشعارِ عرب اور ایام عرب کا سب سے بڑا عالم تھا۔ لیکن بول چال میں اکثر لحن سے کام لیتا تھا۔ میں نے ابو الطیب اخی الشافعی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ حماد اور اسحاق بن جصاص، ابو عرار عجلی اعرابی سے ملنے گئے، جو بڑا فصیح اللسان تھا۔ اس سے حماد نے کہا۔

میں نے ایک چیز کہی ہے، ذرا اسے سنیئے۔ اس نے کہا کہیئے۔

اس نے کہا:

فان کنت لاتدرین ما الموت فانظری | الی دیر ھند کیف خطت مقابرہ[۲۳]

اسحاق نے کہا:

تری عجبا ما تقتی اللہ فیھم | رھائن حتف اوجبتہ مقادرہ[۲۴]

ابو عرار بولا:

بیوت تری آنقالھا فوق اھلھا | وجمع زور لا یکلم زائرہ[۲۵]

ابو اسحاق

ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسما بن خارجہ فزاری۔ یہ فاضل اور بہترین انسان تھے۔ لیکن اکثر غلط بیانی سے کام لیتا۔

۰۰ھ میں منیصیصہ[۲۶] میں فوت ہوا۔ کتاب السیر فی الاخبار و الاحداث اس کی

تصنیف ہے۔ یہ کتاب اس سے ابو عمرو معاویہ بن عمرو رومی نے روایت کی اور ابو عمرو نے ۲۱۵ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

اخبارِ ابن اسحاق مؤلفِ کتاب السیرہ

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یسار۔ یہ ناپسندیدہ کردار کی وجہ سے مطعون ہے۔ کہتے ہیں، امیرِ مدینہ کو اطلاع پہنچی کہ محمد خوب رو عورتوں سے عشق و محبت کرنے اور انھیں بہلانے پھسلانے میں مصروف رہتا ہے۔ امیر نے اسے بلایا اور حکم دیا کہ اس کے سر کے بال کم کر دیے جائیں اس کے کوڑے لگائے گئے اور مسجد کے آخری حصہ میں بیٹھنے سے روک دیا گیا۔

یہ حسین و جمیل شخص تھا۔ اس نے ہشام بن عروہ کی بیوی فاطمہ بنت منذر سے کچھ چیزیں روایت کیں۔ ہشام کو معلوم ہوا، تو اس نے بُرا مانا اور اعتراض کیا کہ اس کے پاس جانے اور سننے کا موقع ہی کب ملا؟

مذکور ہے کہ لوگ اس کے لیے شعر کہتے اور اس کے پاس لاتے اور کہتے کہ یہ ان کے اشعار اپنی کتاب سیرت میں شامل کر لے اور یہ شامل کر لیتا۔ اس کی وجہ سے اس کی کتاب میں مندرجہ اشعار رواتِ شعر کی نظر میں اس کی رسوائی کا سبب بن گئے۔ اس نے نسب کے معاملہ میں بھی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کی یہ بھی عادت تھی کہ یہود و نصاریٰ سے روایات اخذ کرتا اور کتاب میں درج کر دیتا اور انھیں دورِ اول کے اہلِ علم قرار دیتا۔

اصحابِ حدیث اس کی تضعیف کرتے اور اسے متہم ٹھہراتے ہیں۔ یہ ۱۵۰ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الخلفاء۔ یہ اس سے اموی نے روایت کی۔

کتاب السیرۃ والمبتدا والمغازی۔ یہ اس سے ابراہیم بن سعد اور نفیلی نے روایت کی۔ نفیلی کا نام محمد بن سعید، ابو جعفر نفیلی ہے۔ جو ۲۳۴ھ میں حران میں فوت ہوا۔

کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔

نجیح مدنی

ابو معشر، اس کا نام نجیح مدنی ہے۔ بنی مخزوم کی ایک عورت کا غلام تھا جس سے آزادی کے سبب مکاتبہ کر لیا تھا۔ یہ زیادہ تر حوادث و سیر سے آگاہی رکھتا تھا۔ اسے زمرہ محدثین میں سے سمجھا جاتا ہے۔ دورِ مہدی میں سنہ . . . میں فوت ہوا۔ کتاب المغازی اس کی تصنیف ہے۔

ابو مخنف

لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف بن سلیم ازدی۔

مخنف بن سلیم رفقائے حضرت علی علیہ السلام میں سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے روایت کی ہے۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الردۃ۔ کتاب فتوح الشام۔ کتاب فتوح العراق۔ کتاب الجمل۔ کتاب صفین، کتاب اہل النہروان والخوارج۔ کتاب الغارات۔ کتاب الحریث بن راشد و بنی ناجیہ۔ کتاب مقتل حجر بن عدی۔ کتاب مقتل محمد بن ابی بکر والاشتر و محمد بن ابی حذیفہ۔ کتاب الشوریٰ و مقتل عثمان۔ کتاب المستورد بن علفہ۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام۔ کتاب وفاۃ معاویہ و ولایۃ یزید و وقعۃ الحرۃ و حصار ابن الزبیر۔ کتاب المختار بن ابی عبید۔ کتاب سلیمان بن صرد و عین الوردۃ۔ کتاب مرج راہط و بیعۃ مروان و مقتل الضحاک بن قیس۔ کتاب مصعب و ولایۃ العراق۔ کتاب مقتل عبداللہ بن الزبیر۔ کتاب مقتل سعید بن العاص۔ کتاب حدیث باجمیرا و مقتل ابن الاشعث۔ کتاب بلال الخارجی۔ کتاب نجدۃ ابی فدیک۔ کتاب حدیث الازارقۃ۔ کتاب حدیث روستقباذ۔ کتاب شبیب الخارجی و صالح ابن مسرح۔ کتاب مطرف بن المغیرہ۔ کتاب دیر الجماجم و خلع عبدالرحمن بن الاشعث۔ کتاب یزید بن المہلب و مقتلہ بالعقر۔ کتاب

خالد بن عبد اللہ القسری و یوسف بن عمر و موت ہشام و ولایۃ الولید۔ کتاب یحییٰ۔ کتاب الشاری الخارجی۔ کتاب مقتل علی رضی اللہ عنہ۔

میں نے احمد بن حارث خزاز کی یہ تحریر پڑھی ہے کہ اہلِ علم کے نزدیک ابو مخنف معاملاتِ عراق، اس کے واقعات اور فتوحات کے بارے میں سب سے فائق ہے۔ مدائنی امورِ خراسان اور ہند اور فارس میں اور واقدی امورِ حجاز اور سیرت میں دوسروں کی نسبت زیادہ آگاہ ہیں۔ البتہ فتوحاتِ شام کے واقعات و اطلاع کے بیان میں سب برابر کے شریک ہیں۔

نصر بن مزاحم

ابو الفضل طبقۂ ابو مخنف سے ہے اور بنی منقر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ عطار تھا اور سیار منقری کا بیٹا ہے۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الغارات۔ کتاب صفین۔ کتاب الجمل۔ کتاب مقتل حجر بن عدی۔ کتاب مقتل الحسین بن علی علیہما السلام۔

اسحاق بن بشر

اس کا شمار اصحابِ سیرت و احداث میں ہوتا ہے۔ کتاب المبتدا۔ کتاب الردۃ۔ کتاب الجمل۔ کتاب الالویۃ۔ کتاب صفین۔ کتاب حفرِ زمزم اس کی تصانیف ہیں۔

سیف بن عمر اسدی تمیمی

اصحابِ سیرت و احداث میں سے ہے۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔

کتاب الفتوح الکبیر و الردۃ۔ کتاب الجمل و مسیر عائشہ و علی جو سیف نے شعیب بن ابراہیم سے روایت کی۔

عبد المنعم بن ادریس بن سنان

یہ وہب بن منبہ کا دختر زادہ ہے۔ سو سال سے زائد عمر پا کر ۲۲۸ھ میں فوت ہوا۔ آخر عمر میں نابینا ہو گیا تھا۔ کتاب المبتدا اس کی تصنیف ہے۔

مَعمَر بن راشد

اہل کوفہ سے ہے۔ اصحاب سیرت و حوادث سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے عبد الرزاق نے روایت کیا۔ کتاب المغازی اس کی تصنیف ہے۔

لقیط محاربی

یہ ابو ہلال لقیط بن محاربی کوفی ہے۔ بنی محارب بن خصفہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اہل علم اور اصحاب تصنیف میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ یہ شاعر بھی تھا، لیکن بدخو تھا ۱۹۰ھ تک زندہ رہا۔ کتاب السمر، کتاب الخراب و العروض اور کتاب اخبار الجن اس کی تصنیفات ہیں۔

ابو الیقظان نسابہ

سحیمی بن نصر نے دمشقی سے بیان کیا کہ زبیر نے مدائنی کے حوالے سے بتایا کہ ابو الیقظان سحیم بن حفص ہے۔ عامر اس کا لقب اور عامر بن حفص نام ہے۔ حفص کے ایک بیٹے کا نام محمد تھا جو اس کے تمام بیٹوں سے بڑا تھا۔ حفص چونکہ سیاہ رنگ تھا، اسی بنا پر اسود کے نام سے موسوم ہوا۔

ابو الیقظان کہتا ہے۔ میری ماں نے پندرہ دن مجھے عبید اللہ کے نام سے موسوم کیے رکھا۔

مدائنی کا کہنا ہے جب میں یہ کہوں کہ ہم سے ابو الیقظان نے بیان کیا تو اس

سے مراد بھی ابوالیقظان ہوگا اور جب میں سحیم بن حفص، عامر بن حفص یا عامر بن ابو محمد بن
بن اسود، سحیم بن اسود، عبید اللہ بن حفص اور ابو اسحاق کہوں، جب بھی مراد ابوالیقظان ہوگا۔
یہ اخبار و انساب اور مآثر و مثالب کا عالم تھا اور روایت میں ثقہ تھا۔ ۱۵۰ھ
میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب حلف تمیم بعضہا لبعض۔ کتاب اخبار تمیم۔ کتاب نسب خندف و اخبارہا۔
کتاب النسب الکبیر۔ ایاد، کنانہ، اسد بن خزیمہ، ہون بن خزیمہ، ہذیل بن مدرکہ،
قریش بن طابخہ، قیس، عیلان، ربیعہ بن نزار اور تیم بن مرہ وغیرہ کے انساب پر مشتمل ہے۔
کتاب النوادر۔ میں نے یہ ابن سعدان کی لکھی ہوئی دیکھی ہے۔

خالد بن طلیق

بن محمد بن عمران بن حصین خزاعی انصاری۔
یہ راویان نسب سے تھا۔ خود پسند اور متکبر تھا۔ مہدی نے اسے بصرہ کے منصب
قضا پر فائز کر دیا تھا۔ اس کا غرور و تکبر اس درجہ پر پہنچا ہوا تھا کہ جب نماز کے لیے اقامت
کہی جاتی تو یہ اپنی ہی جگہ پر کھڑا ہو جاتا اور بسا اوقات تنہا ہی کھڑا ہو جاتا۔ ایک مرتبہ
اس سے ایک شخص نے کہا:

”[illegible]“

اس نے جواب میں کہا: ”[illegible]“
اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب [illegible]

زہری

اس کا نام عبد اللہ بن سعد زہری ہے اور اصحاب سیر میں سے ہے۔ کتاب فتوح
خالد بن الولید اس کی تصنیف ہے۔

ابن ابی مریم

ابو عبداللہ سعید بن حکم بن ابی مریم۔ عالم انساب و اخبار تھا۔ کتاب النسب، کتاب اماثر اور کتاب نوافل العرب، اس کی مصنفات ہیں۔

اخبارِ محمد بن سائب کلبی

یہ ابوالنضر محمد بن سائب ہے۔ ابن کوفی نے لکھا ہے۔
محمد بن مالک بن سائب بن بشر بن عبد العزی بن امرؤ القیس بن عامر بن عمرو بن حارث بن عبد عزی بن مرہ بن عامر بن لغمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن کلب۔

وہ ان علما میں سے تھا جو تفسیر، اخبار اور لوگوں کی سرگذشت سے دلچسپی رکھتے تھے۔ علم الانساب میں اسے فوقیت حاصل تھی۔ اس کا ایک لڑکا عباس تھا جس سے یہ روایت کرتا تھا۔ اس کے بارے میں یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ سلیمان بن علی محمد بن سائب کو کوفہ سے بصرہ لایا اور اس کے لیے اپنے مکان پر مسندِ تعلیم آراستہ کی۔ چنانچہ وہ لوگوں کو تفسیر قرآن املا کرانے لگا۔ جب وہ سورۂ برأت کی ایک آیت پر پہنچا تو اس نے اس کی جو تفسیر کی وہ معروف و متعارف تفسیر کے خلاف تھی۔ لوگوں نے کہا، ہم یہ نہیں لکھیں گے۔ محمد نے کہا، واللہ! جب تک اس کی آیت کی وہ تفسیر نہیں لکھی جائے گی جو تنزیل کے عین مطابق ہے، میں ایک حرف بھی املا نہیں کراؤں گا۔ آخر یہ معاملہ سلیمان بن علی کے پاس پہنچا۔ اس نے کہا، جو کچھ یہ کہتا ہے وہ لکھو اور اس کے سوا سب چھوڑ دو۔

ہشام بن محمد کا کہنا ہے کہ میرے باپ (محمد) نے مجھ سے کہا کہ میں نے نسب قریش ابو صالح سے سیکھا اور ابو صالح نے عقیل بن ابی طالب سے سیکھے۔
نسب کندہ، ابو الکناس کندی سے حاصل کیا۔ وہ اس کا سب سے زیادہ عالم تھا۔

نسب معد بن عدنان، بخار بن اوس عدوانی سے سیکھا۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا اور سنا ہے ان سب سے زیادہ اسی کو یہ سلسلۂ نسب محفوظ تھا۔

نسبِ ایاد، عدی بن رثاث ایادی سے سیکھا۔ وہ نسبِ ایاد کا عالم تھا۔

ہشام کا کہنا ہے میں نے نسبِ ربیعہ، اپنے باپ اور خراش بن اسماعیل عجلی سے سیکھا۔

محمد بن سائب سے منقول ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن حسن نے سوال کیا۔

"سکینہ، دخترِ حسین علیہ السلام کا کیا نام ہے؟"

میں نے کہا "امیمہ!"

اس نے کہا "تم نے صحیح بتایا۔"

محمد بن سائب کوفہ میں ۱۴۶ھ میں فوت ہوا۔ کتاب تفسیر القرآن اس کی مؤلفات میں سے ہے۔

واقعاتِ ہشام کلبی

کاتب واقدی، محمد بن سعد کی روایت کے مطابق یہ ہشام بن محمد بن سائب بن بشر ہے۔ عربوں کے انساب و اخبار، سرگزشت و واقعات اور مثالب و وقائع کا عالم تھا۔ یہ علم اس نے اپنے والد اور رواۃ کی ایک جماعت سے حاصل کیا۔ اسحاق موصلی سے مروی ہے کہ میں نے تین شخصوں کو دیکھا جو تین شخصوں کو دیکھ کر بھڑک اٹھتے تھے۔ علویہ، مخارق کو دیکھ کر۔ ابونواس، ابوالعتاہیہ کو دیکھ کر، اور زہری ہشام کو دیکھ کر۔

ہشام ۲۰۶ھ میں فوت ہوا۔

میں یہاں اس کی تصنیفات اسی ترتیب سے بیان کروں گا۔ جس طرح ابوالحسن بن کوفی کی تحریر میں مذکور ہے۔

اس کی تصنیفات گذشتہ لوگوں کے حالات میں

کتابِ حدیث آدم وولدہ۔ کتاب عاد الاولیٰ والآخرۃ۔ کتاب تفرق عاد۔ کتاب اصحاب الکہف۔ کتاب رفع عیسیٰ علیہ السلام۔ کتاب الممسوخ من بنی اسرائیل۔ کتاب بابل۔ کتاب امثال حمیر۔ کتاب حی الضحاک۔ کتاب منطق الطیر۔ کتاب عزیزۃ۔ کتاب لغات القرآن۔ کتاب المعمرین۔ کتاب الاصنام۔ کتاب القداح۔ کتاب اسنان الجزور۔ کتاب ادیان العرب۔ کتاب حکام العرب۔ کتاب وصایا العرب۔ کتاب السیوف۔ کتاب الخیل۔ کتاب الدفائن۔ کتاب الاسماء۔ فحول العرب۔ کتاب الندماء۔ کتاب الکہان۔ کتاب الجن۔ کتاب اخذ کسریٰ رہن العرب۔ کتاب ما کانت الجاہلیۃ تفعلہ ویوافق حکم الاسلام۔ کتاب بنی عتاب ربیع حیث سالہ عن العریس۔ کتاب عدی بن زید العبادی۔ کتاب الدوسی۔ کتاب حدیث بیہس واخوتہ۔ کتاب مرجان القرظ۔ کتاب السیوف۔

اس کی وہ تصانیف جن میں جاہلیت کے ان امور کا تذکرہ ہے جو اسلام سے ہم آہنگ ہیں

کتاب الیمن وامر سیف۔ کتاب مناکح ازواج العرب۔ کتاب الوفود۔ کتاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب زید بن حارثۃ حِب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب تسمیۃ من قال بیتاً اوقیل فیہ۔ کتاب الدیباج فی اخبار الشعراء۔ کتاب من فخر باخوالہ من قریش۔ کتاب من قال بیتاً ... استعارہم۔ کتاب دخول جریر علی الحجاج۔ کتاب اخبار عمرو بن معدیکرب

اس کی تصنیفات، اخبار اسلام کے بارے میں

کتاب التاریخ۔ کتاب تاریخ اخبار الخلفاء۔ کتاب صفات الخلفاء۔ کتاب المصلین۔

اس کی تصانیف شہروں کے حالات میں

کتاب البلدان الکبیر۔ کتاب البلدان الصغیر۔ کتاب تسمیۃ من بالحجاز من احیاء العرب کتاب تسمیۃ الارضین۔ کتاب الانہار۔ کتاب الحیرۃ۔ کتاب منار الیمن۔ کتاب العجائب الاربعۃ کتاب اسواق العرب۔ کتاب الاقالیم۔ کتاب الحیرۃ وتسمیۃ البیع والدیارات ونسب العبادیین

اس کی تصانیف اخبار شعرا اور سرگذشت عرب کے متعلق

کتاب تسمیۃ ما فی شعر امرئ القیس من اسماء الرجال والنساء وانسابہم واسماء الارضین والجبال والمیاہ۔ کتاب من قال بیتا من الشعر فنسب الیہ۔ کتاب المنذر ملک العرب کتاب داحس والغبراء۔ کتاب ایام فزارۃ ووقائع بنی شیبان۔ کتاب وقائع الضباب وفزارۃ۔ کتاب یوم شقیق۔ کتاب الکلاب وهو یوم السنابس۔ کتاب ایام بنی حنیفۃ۔ کتاب ایام قیس بن ثعلبۃ۔ کتاب الایام۔ کتاب مسیلمۃ الکذاب۔

اس کی تصنیفات اخبار وسمار کے موضوع پر

کتاب لنتیان الاوالیۃ۔ کتاب السمر۔ کتاب الاحادیث۔ کتاب المتعات کتاب حبیب العطار۔ کتاب عجائب البحر۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ کتاب النسب الکبیر درج ذیل خاندانوں کے انساب پر مشتمل ہے۔ مضر، کنانہ بن خزیمہ، اسد بن خزیمہ، ہذیل بن مدرکہ۔ بنی زید مناۃ بن تمیم۔ رباب [illegible]۔ عدی۔ ثور۔ عکل۔ مزینہ۔ ضبہ۔ قیس عیلان۔ غطفان۔ باہلہ۔ غنی۔ سلیم۔ عامر بن صعصعہ۔ عمرو بن صعصعہ۔ حارث بن ربیعہ۔ نصر بن معاویہ۔ سعد بن بکر۔ ثقیف۔ محارب بن خصفہ۔ فہم۔ عدوان۔ ربیعہ بن نزار۔ ایاد۔ عک اور [illegible]۔

نسب یمن

کندہ۔ سکون۔ سکاسک۔ عاملہ۔ جذام۔ [illegible]۔ خولان۔ معافر۔ مذحج۔ بنی [illegible]

بنی مذحج بن کعب مسلیہ ۔ انجع ۔ رہا ۔ صداء ۔ جنب ۔ بکر بن سعد ۔ زبید ۔ مراد ۔ عنس ۔ اشعر ۔ اود ۔ ہمدان ۔ ازد ۔ اوس ۔ خزرج ۔ خزاعہ ۔ بارق ۔ غسان ۔ بجیلہ ۔ خثعم ۔ حمیر ۔ تنساء ۔ بلقین ۔ خزیمہ بنا ذیرہ ۔ لخم ۔ سلیم ۔ دمر ۔ مہرہ ۔ عذرہ ۔ سلامان ۔ ضبۃ بن سعد ۔ جہینہ ۔ نہد بن زید ۔

نسبِ کبیر جس کو ایک ہی نسب کہنا چاہیئے

کتاب نسب قریش ۔ کتاب نسب معد بن عدنان ۔ کتاب ولد العباس ۔ کتاب نسب ابی طالب ۔ کتاب نسب بنی عبد شمس بن عبد مناف ۔ کتاب بنی نوفل بن عبد مناف ۔ کتاب اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ۔ کتاب نسب بنی عبد الدار بن قصی ۔ کتاب نسب بنی زہرہ بن کلاب ۔ کتاب نسب بنو تیم بن مرہ ۔ کتاب نسب بنی عدی بن کعب بن لؤی ۔ کتاب سہم بن عمرو بن ہصیص ۔ کتاب بنی عامر بن لوئی ۔ کتاب بنی الحارث بن فہر ۔ کتاب بنی محارب بن فہر ۔ کتاب بنی الحارث بن فہر ۔ کتاب بنی محارب بن فہر ۔ کتاب الکلاب الاول والکلاب الثانی ۔

یہ ایام عرب میں سے دو معرکوں سے تعبیر ہیں ۔

اس کی دیگر مصنفات

کتاب اوہ والعلقہ ۔ کتاب امہات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کتاب العمات المنۃ ۔ کتاب العواقل ۔ کتاب تسمیۃ ولد عبد المطلب ۔ کتاب کنی آباء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ ازیں کتاب جمہرۃ الجمہرۃ بھی اسی کی تصنیف ہے ۔ جسے ابن سعد نے روایت کیا ۔

سرگذشتِ واقدی

ابو عبداللہ محمد بن عمر واقدی ۔ اسلمیین کا غلام تھا جن کا تعلق سہم بن اسلم سے ہے یہ نیک کردار شیعہ تھا ، جو تقیہ کا پابند تھا ۔ یہ اسی کی روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح ایک معجزہ ہیں جس طرح عصا موسیٰ علیہ السلام کا

اور احیاء موتیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ اس قسم کی اور بھی روایات اس سے منقول ہیں۔ واقدی مدینہ کا باشندہ تھا۔ لیکن بعد میں بغداد چلا گیا اور وہاں عسکر مہدی[37] میں مامون[38] کی طرف سے عہدۂ قضا پر فائز ہو گیا۔ مغازی، سیرت، اور فتوحات، نیز حدیث، فقہ اور احکام و اخبار کے موضوع سے متعلق مختلف فیہ امور کا عالم تھا۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے پرانی تحریروں میں پڑھا ہے کہ واقدی نے اپنی موت کے بعد کتابوں کے چھ سو پشتارے چھوڑے۔ ہر پشتارہ اتنا وزنی تھا کہ اسے دو آدمی اٹھاتے تھے۔ حالانکہ اس سے قبل اس کی دو ہزار دینار کی کتابیں فروخت کی جا چکی تھیں۔ اس کے دو غلام رات دن اس کے لیے کتابیں لکھتے رہتے تھے۔

اس کے کاتب محمد بن سعد کی روایت ہے کہ مجھے ابو عبداللہ واقدی نے اپنی تاریخ ولادت ۱۳۰ھ بتائی۔ واقدی کی وفات ۱۱ ذی الحجہ سوموار کی شب کو ۲۰۷ھ میں ہوئی۔ اس نے ۷۸ برس کی عمر پائی اور قبرستان خیزران[39] میں مدفون ہوا۔ نماز جنازہ محمد بن سماعہ نے پڑھائی۔

واقدی کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب التاریخ والمغازی والمبعث۔ کتاب اخبار مکہ۔ کتاب الطبقات۔ کتاب فتوح الشام۔ کتاب فتوح العراق۔ کتاب الجمل۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام۔ کتاب السیرۃ۔ کتاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب الردۃ والدار۔ کتاب حرب الاوس والخزرج۔ کتاب صفین۔ کتاب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب امر الحبشۃ والفیل۔ کتاب المناکح۔ کتاب السقیفۃ وبیعۃ ابی بکر۔ کتاب ذکر القرآن۔ کتاب سیرۃ ابی بکر ووفاتہ۔ کتاب مداعی قریش والانصار فی القطائع ووضع عمر الدواوین وتصنیف القبائل ومراتبہا وانسابہا۔ کتاب الترغیب فی علم القرآن وغلط الرجال۔ کتاب مولد الحسن والحسین ومقتل الحسین علیہ السلام۔ کتاب ضرب الدنانیر والدراہم۔ کتاب تاریخ الفقہاء۔ کتاب الآداب۔ کتاب التاریخ الکبیر۔ کتاب غلط الحدیث۔ کتاب السنۃ والجماعۃ وذم الہوی وترک الخوارج فی الفتن۔

کتاب الاختلاف۔ یہ کتاب اہل مدینہ اور اہل کوفہ کے ان اختلافات پر محتوی ہے جو ان کے درمیان مسائل شفعہ، صدقہ، ہبہ، عمریٰ، رقبیٰ، ودیعہ، عاریہ، بضاعت، مضاربت، غصب، سرقہ، حدود اور شہادات میں پائے جاتے ہیں۔ باقی کتب فقہ اسی ترتیب سے لکھی گئیں۔

کاتب واقدی محمد بن سعد

ابو عبد اللہ محمد بن سعد، کاتب واقدی کا صاحب ہے اور اس کا راوی تھا۔ اس نے اپنی تمام کتابیں واقدی کی تصنیفات کی بنا پر تالیف کیں۔ یہ ثقہ اور پارسا شخص تھا۔ اخبار صحابہ و تابعین کا عالم تھا۔ سنہ ۲۳۰ھ میں فوت ہوا۔ کتاب اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

اخبار ہیثم بن عدی

ابو عبد الرحمٰن ہیثم بن عدی ... اشعار و اخبار، مثالب، مناقب اور مآثر و انساب کا عالم تھا۔ اس کے نسب کو مطعون ٹھہرایا جاتا ہے۔ دعبل نے ابن ابی دؤاد کی ہجو میں جو شعر کہے ان میں ہیثم کی ہجو بھی پائی جاتی ہے۔

سألت ابی وکان ابی علیما — باخبار الحواضر والبوادی

فقلت له الهیثم من عدی — فقال کاحمد بن ابی دؤاد

فان یک هیثم منهم صحیحا — فاحمد غیر شک من ایاد

متی کانت ایاد بنی فرس — فقد غضب الاله علی العباد

ہیثم ۲۰۷ھ میں فم الصلح میں حسن بن سہل کے پاس فوت ہوا۔ اس کی مصنفات یہ ہیں :-

کتاب المثالب۔ کتاب المعمرین۔ کتاب بیوتات قریش۔ کتاب الدولۃ۔ کتاب بیوتات العرب۔ کتاب ہبوط آدم و افتراق العرب و نزولها فی منازلها۔ کتاب نزول العرب

بخراسان والسواد۔ کتاب نسب طی۔ کتاب مدیح اہل الشام۔ کتاب حلف کلب و تمیم و حلف ذہیل و حلف طی واسد۔ کتاب تاریخ العجم و بنی امیہ۔ کتاب المثالب الصغیر۔ کتاب المثالب الکبیر، کتاب مثالب ربیعہ۔ کتاب اخبار طی و نزولہا الجبلین و حلف و جبل و نعل۔ کتاب مدائح اہل الشام۔ کتاب النوافل۔ کتاب اخبار زیاد بن امیہ۔ کتاب من تزوج من الموالی فی العرب کتاب المثالب۔ کتاب الجامع۔ کتاب الوفود۔ کتاب اسماء البغایا قریش فی الجاہلیۃ واسماء من ولدن۔ کتاب خطط الکوفہ۔ کتاب ولاۃ الکوفہ۔ کتاب النساء۔ کتاب النکد۔ کتاب فخر اہل الکوفۃ علی البصرۃ۔ کتاب تاریخ الاشراف الکبیر۔ کتاب تاریخ الاشراف الصغیر۔ کتاب طبقات الفقہاء والمحدثین۔ کتاب الاشراف۔ کتاب خواتیم الخلفاء۔ کتاب شرط الخلفاء۔ کتاب قضاۃ الکوفۃ والبصرۃ۔ کتاب عمال الشرط لامراء العراق۔ کتاب المواسم۔ کتاب الصوائف۔ کتاب الخوارج۔ کتاب الزوار۔ کتاب طبقات من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الصحابۃ۔ کتاب تسمیۃ الفقہاء والمحدثین۔ کتاب التاریخ علی السنین۔ کتاب منتحل الجواہر، کتاب اخبار الحسن علیہ السلام وصفاتہ۔ کتاب السمر۔ کتاب اخبار الفرس۔ کتاب خطط مقابر مکۃ والمدینۃ۔ کتاب مقطعات الاعراب۔ کتاب المجر۔ کتاب مقتل خالد بن عبداللہ القسری والولید بن یزید بن خالد بن عبداللہ۔

ہیثم کے اصحاب تصنیف تلامذہ

ابو عمر عنبری

نام ابو حفص بن عمر ہے اور تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب زیاد، اشراف وذکر شیاب العرب و [illegible] منہم وذکر ادعیاء الجاہلیۃ۔
[illegible] کی روسے کتاب النساء بھی ان کی تصنیف ہے۔

احوال ابو البختری القاضی

ابو البختری، وہب ابن وہب بن کثیر بن عبد [illegible] بن زمعہ بن [illegible] بن [illegible] بن

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ابوالحسن بن کوفی کی تحریر میں اس کی درج ذیل تصنیفات مسطور ہیں :-

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

تصنیفاتِ مدائنی اخبار و سیرت

کتاب امہات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب اخبار المنافقین۔ کتاب عہود النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب تسمیۃ المنافقین ومن نزل القرآن فیہ منہم ومن غیرہم۔ کتاب تسمیۃ الذین یؤذون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسمیۃ المستہزئین الذین جعلوا القرآن عضین۔

کتاب رسائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الملوک۔ کتاب آیات النبی۔ کتاب اقطاع النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتاب صلح النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب عہود النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب المغازی۔

کتاب المغازی کے متعلق ابوالحسن بن کوفی پورے وثوق سے کہتا ہے کہ یہ کتاب چودہ سے کچھ زیادہ اجزا میں عباس نامی شخص کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مدائنی کے پاس موجود تھی۔ میں نے اس کے نیچے اسی فصل میں اور دوسری جگہ اس یقین کا اظہار بھی کیا ہے کہ اس کے دو جزو ابن حارث خزاز کی تصنیف ہیں۔

کتاب سرایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

کتاب الوفود۔ یہ کتاب سینہ وار صفحات میں موجود ہیں۔ وفود یمن اور وفود مضر کی تحریر سے ہوئے ہے۔

کتاب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب خبر الافک۔ کتاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب السرایا۔ کتاب عمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصدقات۔ کتاب کتّاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب حجۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ کتاب خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب الخاتم والرسل ۔ کتاب من کتب له النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا وامانا ۔ کتاب موالی بنی زکوٰۃ ومن کان یرد علیہ بصدقتہ من العرب ۔

اخبار قریش

کتاب نسب قریش واخبارہا ۔ کتاب العباس بن عبد المطلب ۔ کتاب اخبار ابی طالب وولدہ ۔ کتاب خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کتاب عبد اللہ بن العباس ۔ کتاب علی بن عبد اللہ بن العباس ۔ کتاب بنی ابی العاص ۔ کتاب آل ابی العیص ۔ کتاب خبر الحکم بن ابی العاص ۔ کتاب عبد الرحمن بن سمرۃ ۔ کتاب ابن ابی عتیق ۔ کتاب عروۃ بن الزبیر ۔ کتاب فضائل محمد بن الحنفیۃ ۔ کتاب فضائل جعفر بن ابی طالب ۔ کتاب فضائل الحارث بن عبد المطلب ۔ کتاب فضائل عبد اللہ بن جعفر ۔ کتاب معاویۃ بن عبد اللہ ۔ کتاب عبد اللہ بن معاویۃ ۔ کتاب محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ۔ کتاب العاص بن امیہ ۔ کتاب عبد اللہ بن عامر بن کریز ۔ کتاب بشر بن مروان بن الحکم ۔ کتاب عمر بن عبد اللہ بن معمر ۔ کتاب تجار حسان قریش ۔ کتاب فضائل قریش ۔ کتاب عمرو بن سعید ابن العاص ۔ کتاب یحییٰ بن عبد اللہ بن الحارث ۔ کتاب من قتل من الطالبیین ۔ کتاب اخبار زیاد بن ابیہ ۔ کتاب مناکح زیاد وولدہ ودعوتہ ۔

کتاب الجوابات ۔ یہ کتاب جوابات قریش، جوابات مضر، جوابات ربیعہ، جوابات موالی اور جوابات یمن کو محیط ہے ۔

تصنیفاتِ مدائنی، شرفا کے نکاح اور خواتین کے واقعات سے متعلق

کتاب صدقات ۔ کتاب الحرائر ۔ کتاب المناکح ۔ کتاب النواکح والنواشز ۔ کتاب المعیرات ۔ کتاب المغنیات ۔ کتاب المردفات من قریش ۔ کتاب من جمع بین الاختین ومن تزوج امرأۃ ومن جمع اکثر من اربع ومن تزوج مجوسیۃ ۔ کتاب من کرہ مناکحتہ ۔ کتاب من مثّل بها زوجہ ۔

كتاب من نهيت عن تزويجه رجل فزوجته۔ كتاب من زوج من الاشراف من كلب۔ كتاب من هجا زوجها۔ كتاب من شكت زوجها او شكاها۔ كتاب مناقضات الشعراء واخبار النساء۔ كتاب من تزوج في ثقيف من قريش۔ كتاب الفاطميات۔ كتاب من وصفت امرأة فاحسن كتاب الضبيات۔ كتاب العواتك۔ كتاب مناكح الفرزدق۔ كتاب البكر۔ كتاب من تزوج من نساء الخلفاء۔

اخبارِ خلفا کے بارے میں اس کی تصنیفات

كتاب تسمية الخلفاء وكناهم واعمارهم۔ كتاب تاريخ اعمار الخلفاء۔ كتاب تاريخ الخلفاء كتاب حلى الخلفاء۔

كتاب اخبار الخلفاء الكبير۔ یہ کتاب ابوبکر، عمر، عثمان، علی علیہم السلام، معاویہ، یزید بن معاویہ، معاویہ، ابن زبیر، مروان بن حکم، عبد الملک، ولید، سلیمان، عمر، یزید بن عبد الملک، ہشام بن عبد الملک، ولید بن یزید، یزید بن ولید، مروان، سفاح، منصور، مہدی، ہادی، رشید، امین، مامون اور معتصم کے واقعات و اخبار پر مشتمل ہے۔ کتاب اخبار السفاح۔ كتاب آداب السلطان۔

وقائع و حوادث کے باب میں اس کی تصنیفات

كتاب مقتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ كتاب الجمل۔ كتاب الردة۔ كتاب الغارات كتاب الخوارج۔ كتاب النهروان۔ كتاب توبة بن المضرس۔ كتاب خبر حسان بن الحارث ابن حزم كتاب بنی ناجیة والخریت بن راشد ومصقلة بن هبیرة۔ كتاب خطب علی علیہ السلام وكتبه الی عماله كتاب عبد الله بن عامر الحضرمی۔ كتاب اسماعیل بن هبار۔ كتاب عمرو بن الزبير۔ كتاب مرج راهط كتاب الحرة ومقتل حبیش۔ كتاب اخبار الحجاج ووفاته۔ كتاب عباد بن الحصين۔ كتاب تدمر۔ كتاب الجارود بن بشر المعتاد۔ كتاب مقتل عمرو بن سعيد۔ كتاب زياد بن عمرو بن الاشرف العتكي۔ كتاب خلافة عبد الجبار الازدي ومقتله المنصور۔ كتاب

واللوم امرأة فی دوزی شرف   والادب قد نکاره الابی

اس نے اکثر شعر دربانوں کی مذمت میں کہے۔ احمد بن حارث، ذی الحجہ ۲۵۶ھ میں فوت ہوا۔ اس کا مکان باب الکوفہ میں تھا اور وہیں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔
ایک روایت کے مطابق اس کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی۔

اس کی کتابیں یہ ہیں:-
کتاب المسالک والممالک۔ کتاب سمر الندماء۔ کتاب مہرو السحابۃ۔ کتاب مغازی البحر ذودۃ بن ہاشم و ذکر ابی حفص صاحب الترتیش۔ کتاب القبائل۔ کتاب الاشراف۔ کتاب ما جن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب اخبار المداری۔ کتاب ذوازہ الشعر۔ کتاب مختصر کتاب المبعوث۔ کتاب مغازی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسرایاہ و ذکر ازواجہ۔ کتاب اخبار ابی العباس۔ کتاب النوادر۔ کتاب شجرۃ ابرہہ۔ کتاب النسیب۔ کتاب العجائب والرہان۔

ابو خالد غنوی

کتاب اخبار غنی والنسابہ اور کتاب الانساب اس کی تصنیفات ہیں۔

اخبار و حالاتِ ابن عبدہ

عبدالرحمان نام، عبدہ لقب اور ابوعبدالرحمن کنیت ہے!
اس کے بیٹے محمد کی کنیت ابوبکر تھی۔
اس کا شمار ثقہ اور قابلِ اعتماد ماہرین انساب سے ہوتا تھا۔ مآثر و واقعات اور سرگزشتِ عرب سے خوب واقف تھا۔ تادمِ زیست سلطان سے وابستہ رہا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔
کتاب النسب الکبیر۔ یہ کتاب انسابِ قبائل پر مشتمل ہے اور کتاب ہشام الکلبی کے انداز پر ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتابیں اس کی تصانیف ہیں۔
کتاب مختصر اسماء القبائل۔ کتاب الکافی فی النسب۔ کتاب مناکح آل المطلب۔ کتاب

نسب ولد ابی حمزہ والمسیب وولدہ۔ کتاب نسب معد بن عدنان وقحطان۔ کتاب مناقب قریش،
کتاب نسب بنی نعیش بن طریف بن اسد بن خزیمہ۔ کتاب الامہات۔ کتاب نسب دخنس(?)
بن شریق الثقفی۔ کتاب نسب کنانہ۔ کتاب ابی جعفر المنصور۔ کتاب اشراف بکر و تغلب و
فرسانہم وایامہم ومناقبہم واخبارہم۔ کتاب من قال الشعر۔ کتاب المشجرہ۔

واقعات علان شعوبی

علان شعوبی فارسی الاصل ہے، نساب، مثالب و منافرات کا راوی اور ان
پر پوری نظر رکھنے والا تھا۔ برامکہ کے دامن سے وابستہ رہا۔ بیت الحکمت میں رشید، مامون اور برامکہ
کے لئے کتابیں نقل کرتا تھا۔ مثالب عرب کے موضوع سے متعلق کتاب المیدان کے نام سے
اس نے ایک کتاب لکھی جس میں عربوں کی توہین و تذلیل کی اور ان کے مثالب و معائب کی
نشاندہی کی ہے۔

میں نے ابن شاہین خباری کی تحریر میں پڑھا ہے کہ اس نے حلیہ کے نام سے ایک کتاب
تصنیف کی جو نامکمل رہی اور وہ بھی ضائع ہو گئی۔

اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب المثالب۔ یہ کتاب حسب ذیل مثالب پر مشتمل ہے: مثالب قریش اور منحوسات(?)
و تجارت قریش۔ مثالب تیم بن مرہ بن کعب۔ مثالب بنی اسد بن عبد العزیٰ۔ مثالب بنی مخزوم
بن یقظہ بن مرہ بن کعب۔ مثالب سامہ بن لؤی۔ مثالب عبد الدار بن قصی۔ مثالب اولاد
زہرہ بن کلاب۔ مثالب بنی عدی بن کعب۔ مثالب سعد بن لؤی۔ مثالب حارث بن لؤی۔
مثالب خزیمہ بن لؤی۔ مثالب عوف بن لؤی۔ مثالب عامر بن لؤی۔ مثالب اسد بن خزیمہ۔
مثالب ہذیل بن مدرکہ۔ مثالب بنی امرئ القیس بن زید مناۃ بن تمیم۔ مثالب بنی طابخہ(?)
بن الیاس۔ مثالب بنی ضبہ بن اد۔ مثالب مزینہ بن اد۔ مثالب عدی بن رباب۔ مثالب
عکل۔ مثالب معبر بن تمیم۔ مثالب تیمہ۔ مثالب عمرو بن تمیم۔ اسد۔ لخم۔ قین۔ مازن۔ حبط۔
یربوع۔ بنو دارم۔ رحم(?)۔ ربیعۃ الجوع۔ بنو سعد بن زید مناۃ۔ مثالب قیس عیلان۔

مثالب غنی۔ مثالب باہلہ۔ مثالب بنی سلیم بن منصور۔ مثالب جنبرہ۔ مثالب عامر بن صعصعہ۔ مثالب فزارہ۔ بنو مرہ بن عوف بن غطفان۔ عبس بن بغیض۔ ثقیف۔ مثالب ربیعہ۔ مثالب عجل بن لجیم۔ مثالب تغلب بن وائل۔ مثالب یشکر بن بکر۔ مثالب نمر بن قاسط۔ مثالب سدوس بن شیبان۔ مثالب عنزہ بن اسد۔ مثالب تیم اللات بن ثعلبہ۔ مثالب قیس بن ثعلبہ۔ مثالب حنیفہ بن لجیم۔ مثالب بنی سنان۔ مثالب عبد القیس۔ مثالب ایاد۔ مثالب یمن (غیر مفصل) اوس۔ خزرج۔ قضاعہ۔ طی۔ بنو حارث بن کعب نخع۔ خزاعہ۔ غسان۔ کندہ۔ اسعدون۔ لخم۔ جذام۔ علس۔ مراد۔ سکاسک۔ یمن۔ نہد۔ زبید۔ بجیلہ۔ ہمدان۔ حضرموت اس کی ان کتابوں میں سے جو کسی ایک ہی قبیلہ کے ساتھ خاص ہیں یہ ہیں :۔

کتاب فضائل کنانہ۔ کتاب نسب النمر بن قاسط۔ کتاب نسب تغلب بن وائل۔ کتاب فضائل ربیعہ اور کتاب المنافرت۔

اخبارِ محمد بن حبیب

ابو جعفر محمد بن حبیب بن امیہ بن عمرو۔

سکری کی تحریر میں ، ابو القاسم حجازی صاحب التاریخ الملوک کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس کو محمد بن عبد الملک نے بتایا کہ مجھ سے ابو القاسم عبد العزیز بن عبد اللہ ہاشمی نے بیان کیا کہ محمد بن حبیب ہمارا۔ یعنی بنی عباس بن محمد کا ــــ غلام تھا اور یہ حبیب اس کے باپ کا نام نہیں بلکہ ماں کا نام ہے اور اس کی ماں حبیب بھی ہماری کنیز تھی ـــ!

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس کا شمار بغداد کے علمائے انساب و اخبار اور ماہرین لغت اور شعر و قبائل میں ہوتا ہے۔ اس نے اشعارِ عرب کا ایک مجموعہ مرتب کیا اور ابن اعرابی۔ قطرب۔ ابو عبیدہ۔ ابو الیقظان اور دیگر علما سے روایت کیا۔ یہ شائستہ و تربیت یافتہ تھا اور اس کی کتابیں بالکل صحیح اور بے عیب ہیں۔ اس کی وفات سنہ ... میں ہوئی۔ تصنیفات

یہ ہیں :-

کتاب الامثال من الخیل ۔ کتاب النسب ۔ کتاب السعود والعمود ۔ کتاب العمائر والربائع فی النسب ۔ کتاب الموشح ۔ کتاب الموتلف والمختلف فی النسب ۔ کتاب المحبر ۔ کتاب المقتنی ۔ کتاب غریب الحدیث ۔ کتاب الانواء ۔ کتاب المشجر ۔ کتاب الموشا ۔ کتاب من استجیب دعوتہ ۔ کتاب اخبار الشعراء وطبقاتہم ۔ کتاب نقائض جریر بن عمر بن لجأ ۔ کتاب نقائض جریر والفرزدق ۔ کتاب المحوف ۔ کتاب تاریخ الخلفاء ۔ کتاب من سمی ببیت قالہ ۔ کتاب مقاتل الفرسان ۔ کتاب الشعراء وانسابہم ۔ کتاب العقل ۔ کتاب کنی الشعراء ۔ کتاب المسماۃ کتاب امہات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کتاب جریر التی ذکرہا فی شعرہ ۔ کتاب امہات اعیان بنی المطلب ۔ کتاب المقتبس ۔ کتاب امہات الشیعۃ من قریش ۔ کتاب الخیل ۔ تحریر ابن کوفی کی رو سے یہ کتابیں بھی اسی کی ہیں :-

کتاب النبات ۔ کتاب الارحام التی بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین اصحابہ سوی العصبۃ کتاب لقب الشعراء ولقب الیمن وربیعۃ ومضر ۔ کتاب الالقاب ۔ یہ کتاب القاب قبائل سے متعلق ہے ۔ کتاب القبائل الکبیر والایام ۔ یہ کتاب اس نے فتح بن خاقان کے لیے تصنیف کی

اور میں نے اس کا یہی نسخہ ابوالقاسم بن ابوالخطاب بن فرات کے پاس دیکھا جو طلحی کاغذ پر لکھا ہوا تھا اور بیس سے زیادہ اجزا پر مشتمل تھا ۔ اور یہ نسخہ اپنی اصل مقدار سے کم تھا ۔ اس کی ہیئت و شکل اس بات پر دلالت کناں تھی کہ یہ چالیس اجزا کو محیط ہوگا اور ہر جزء دو سو یا اس سے زائد اوراق پر مشتمل ہوگا اس نسخہ کی فہرست طلحی کاغذ کے پندرہ اوراق پر خط حرک میں تستری بن علی وراق کی لکھی ہوئی ہے ۔ جو فہرست قبائل اور ان کے ایام و سرگزشت پر محتوی ہے ، میں تفصیل میں جائے بغیر اس کا خلاصہ بیان کردوں گا ۔

خلاد بن یزید باہلی

یہ اخبار و قبائل اور اشعار کے راویوں میں سے ہے ۔ اس کی کوئی تصنیف ہمارے علم میں نہیں آئی ۔

عمر بن بکیر

اصحاب حسن بن سہل سے ہے۔ اس کا شمار علمائے اخبار و روایات اور ماہرین انساب سے ہوتا ہے۔ فراء نے کتاب معانی القرآن اسی کے لیے تصنیف کی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب یوم الغزل۔ یوم الشعر۔ یوم ارمام۔ یوم الکوفۃ۔ غزاوۃ بنی سعد بن زید مناۃ یوم منابعق۔

ابن ابی اویس

رواتِ لغت و انساب اور مآثر میں سے ہے۔ فصحائے اعراب سے ملا اور غریب سے متعلق ابو سہل سعد بن سعید سے کتاب الحضرمی کا ایک حصہ روایت کیا۔

ابن نطّاح

بو عبداللہ محمد بن صالح بن نطاح۔ اس نے حسن بن میمون سے روایت کی۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے دولت دعوت اور اس کے اخبار و حالات کے موضوع سے متعلق کتاب تصنیف کی۔
ابن نطاح نے ابراہیم بن زاوان بن سنان جبری سے متعدد واقعات نقل کیے۔
ابن نطاح، اخبار و انساب کا عالم اور سنن کا راوی تھا۔
اس کی مصنفات یہ ہیں:۔
کتاب اخبار الدب۔ کتاب البیوتات۔
کتاب الرد علی ابی عبیدۃ فی کتاب الدیباج۔
کتاب انساب الازدعمان۔
کتاب مقتل زید بن علی علیہما السلام۔

سلمویہ بن صالح لیثی

اس کا شمار اخبار اور انساب کے رواۃ میں ہوتا ہے۔ کتاب الدولۃ اس کی تصنیف ہے جس میں اس نے علمائے انساب کی ایک جماعت سے روایات بیان کیں۔

سکری

اس کا نام حسن بن سعید ہے۔ ماہرین نسب سے تھا۔ کتاب انساب بنی عبد المطلب اس کی تصنیف ہے۔ جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

ابنِ عبد الحمید کاتب

ابوالفضل محمد بن احمد بن عبد الحمید کاتب۔ اس کا شمار علمائے سیرت میں ہوتا ہے۔ کتاب اخبار خلفاء بنی العباس اس کی تصنیف ہے۔ جو ایک بڑی کتاب ہے۔

ابن ابی ثابت زہری

اس کا نام عبد العزیز بن عمران زہری ہے۔ کتاب الاحلاف اس کی تصنیف ہے۔

عیینہ بن منہال

ابو المنہال اس کی کنیت ہے۔ اخبار، امثال اور انساب کا راوی ہے۔ اس کی تالیفات یہ ہیں۔

کتاب انساب اسد والمبینات۔ کتاب الامثال السائرۃ۔ کتاب الداب۔

راوندی

کتاب اخبار الرواۃ۔ اس کی تصنیف ہے جس کو اس نے حسن و خوبی سے ترتیب

دیا۔ میں نے اس کا تھوڑا سا حصہ دیکھا ہے۔ راوندیوں کے لئے اس نے ایسی نشستوں کا اہتمام کر رکھا تھا کہ جن میں یہ کتاب اس کے سامنے پڑھتے اور حکومت کے واقعات وحالات کے سلسلہ میں اس سے استفادہ کرتے تھے۔ کتاب الدولۃ اس کی تصنیف ہے جو تقریباً دو ہزار اوراق پر مشتمل ہے۔

ابن شبیب

عبداللہ بن شبیب ربعی بصری۔ اس کی کنیت ابو سعید ہے۔ اخباریین میں سے تھا۔ کتاب الاخبار والآثار اس کی تصنیف ہے جو اس سے ثعلب نے روایت کی۔

غلابی

ابو عبداللہ محمد بن زکریا بن دینار غلابی۔ سیر واحداث اور مغازی وغیرہ کے رواۃ میں سے ہے۔ یہ ثقہ اور راست تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب مقتل الحسین بن علی۔ کتاب وقعۃ صفین۔ کتاب الجمل۔ کتاب الحرۃ۔ کتاب مقتل امیر المؤمنین۔ کتاب الشراۃ بین وعروہ۔ کتاب الاجواد۔ کتاب المخلین۔

وہ گروہ جس کا ذکر ہمیں ابن کوفی کی تحریر سے معلوم ہوا اور

ہم نے اس کو مؤخر رکھا

ان میں سے ایک خراش بن اسماعیل شیبانی ہے۔ اس کی کنیت ابو رشید ہے۔ اس سے محمد بن سائب کلبی نے اخذ علم کیا۔ یہ ماہرین نسب سے ہے۔ کتاب اخبار ربیعۃ والنساب اس کی تصنیف ہے۔

ابن زبالہ

یہ اخباریین و نسب شناس گروہ میں سے ہے۔ کتاب اخبار المدینۃ اس

کی تصنیف ہے۔

عبیداللہ بن ابوسعید وراق

اخباری، نساب اور راوی شعر تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب العربیۃ۔ کتاب الایمان والدعار والدواہی۔ کتاب المدینۃ واخبارہا۔
کتاب الشعراء۔ کتاب الالقاب۔

بصریؒ

یہ حسن بن میمون ہے جو بنی نصر بن قعین سے تھا۔ محمد بن نطرح نے اس سے
روایت کی ۔ کتاب الدواۃ اور کتاب المآثر اس کی تالیفات ہیں۔

خالد بن خداش

بن عجلان، اس کی کنیت ابوالہیثم ہے۔ خاندانِ مہلب بن ابوصفرہ کا غلام تھا
۲۲۳ھ میں فوت ہوا۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔
کتاب الازارقۃ وحروب المھلب۔ کتاب اخبار آل مھلب۔

ابن عابد

اس کے بارے میں سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتاب الملوک و
اخبار الامم اس کی تصنیف ہے۔

مبرد

بن محمد مہلبی۔ کتاب مناکح المھلب اس کی تصنیف ہے۔

ابن غنام کلابی

یہ کوفی تھا، ابن کناسہ کے عہد میں ہوا۔ اس کے ساتھ اس کے کچھ قصے مشہور ہیں۔ کتاب النسب اور کتاب الملح اس کی مؤلفات ہیں۔

ابوالمنعم

اس کا نام[۹۲] . . . ہے۔ کتاب الشعراء اس کی تصنیف ہے۔

خثعمی

اس کا نام محمد بن عبداللہ یا عبداللہ بن محمد ہے، اور کتاب الشعر والشعراء اس کی تصنیف ہے۔

منجوف سدوسی

کتاب اول اس کی تصنیف ہے۔ عنزیہ سدوسی اس کی اولاد میں سے ہے۔ اس کا نام عبداللہ بن فضل بن سفیان بن منجوف اور کنیت ابو محمد ہے۔ یہ اخباری تھا۔ اس نے ابوعبیدہ سے روایت کیا اور ۲۰۰ھ کے بعد وفات پائی۔ کتاب المآثر والانساب فی الایام اس کی تصنیف ہے۔

ولید بن مسلم

اصحاب سیر و احداث سے ہے اور کتاب المغازی اس کی تصنیف ہے۔

فاکہی

کتاب مکہ و اخبارہا فی الجاہلیۃ والاسلام اس کی تصنیف ہے۔

یزید بن محمد مہلبی

یہ شاعر تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ کتاب المہلب واسبارہ واخبار ولدہ اس کی تصنیف ہے۔

ابو اسحاق

اسماعیل بن عیسیٰ عطار، باشندگان بغداد اور اصحاب سیر میں سے ہے۔ حسن بن مزیہ عطار نے اس سے روایت کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المبتدا۔ کتاب حفر زمزم۔ کتاب الردۃ۔ کتاب الفتوح۔ کتاب الجمل۔ کتاب صفین۔ کتاب الالویۃ۔ کتاب الفتن۔

ابن ابی طیفور

اس کا نام محمد بن احمد جرجانی ہے اور باشندگان جرجان میں سے ہے۔ کتاب الواب الخلفاء اس کی تصنیف ہے۔ اس سے مقصود ان لوگوں کا ذکر ہے جن سے خلفاء مانوس تھے، جن سے مشورہ لیتے تھے اور جن سے فکری وعقلی رہنمائی حاصل کرتے تھے اور امداد واستواری کے طالب ہوتے تھے۔

ابن تمام دہقان

ابوالحسن محمد بن علی بن فضل بن تمام دہقان۔ یہ اصلاً کوفہ کا باشندہ تھا۔ کتاب فضائل الکوفۃ اس کی تصنیف ہے۔

ابو حسان زیادی

ابو حسان حسن بن عثمان زیادی۔ اس نے ہیثم بن عدی وغیرہ سے روایت کی۔

یہ فاضل قاضی، ادیب اور ماہر نسب تھا یحییٰ اور رغبت اس کا تھا۔ خود بھی کتابیں تصنیف کرتا اور لوگ بھی اس کے لیے کتابیں لکھتے۔ اس کا بہت اچھا اور عمدہ کتب خانہ تھا۔ اس نے متعدد لوگوں سے تحصیل علم کی۔ یہ اور حسن بن علی بن ابوالجعد ایک ساتھ ۲۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ اس نے ۷۰ برس اور چند مہینے کی عمر پائی۔ تصانیف یہ ہیں:۔
کتاب مغازی عروۃ بن الزبیر۔ کتاب طبقات الشعراء۔ کتاب القاب الشعراء۔ کتاب الآباء والامہات۔

مُصعب بن عبداللہ زبیری

ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر ابن عوام حواری۔ یہ زبیر بن ابوبکر کا چچا تھا اور بغداد میں رہائش پذیر تھا۔ راوی، ادیب، شاعر اور محدث تھا۔ اس کا باپ عبداللہ، شریر اور بڑا انسان تھا۔ اولاد علی علیہ السلام کے بارے میں گستاخانہ روش رکھتا تھا۔ یحییٰ بن عبداللہ کے ساتھ اس کے قصے مشہور ہیں۔ مصعب بن عبداللہ کی وفات بدھ کے روز ۲۔شوال ۲۳۳ھ میں ہوئی۔ ابن ابی خیثمہ کے بیان کے مطابق اس نے ۸۰ برس کی عمر پائی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب النسب الکبیر۔ کتاب نسب قریش۔

اخبارِ زبیر بن بکار

ابوعبداللہ زبیر بن ابوبکر بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام

اہل مدینہ سے تھا، اس کا شمار اصحاب اخبار و انساب، شعراء کے [illegible]
[illegible] روایت ہیں ہوتا ہے۔ مکہ کے عہدۂ قضا پر فائز تھا۔ بغداد [illegible]
[illegible] ۲۵۶ھ میں گیا۔
محمد بن [illegible] بیان ہے کہ [illegible] اشعار میں جوان مردی، اور خود اس کی زندگی

میں مروت ، بہادری اور پاک دامنی پائی جاتی ہے۔اس کے اشعار میں سے چند شعر
یہ ہیں :۔

عف الصبی متجمل الصبر　　یرجو عواقب دولۃ الدھر

جعل المنٰی سبب الراحتہ　　فیما یسکن لوعۃ الصدر

حتی اذا ما الفکر راجعہ　　قطع المنٰی بتبیین الھجر

یشکو الضمیر الی جوانحہ　　بعض الذی یلقی من الفکر

زبیر مکہ کا قاضی تھا اور وفات کے وقت بھی اسی منصب پر فائز تھا اور یہیں اتوار
کی رات ۲۱۔ ذی القعدہ ۲۵۶ھ کو سپرد خاک کیا گیا۔اس نے ۸۴ سال عمر پائی۔اس کی
موت کا باعث یہ ہوا کہ یہ اپنے مکان کی چھت سے گر پڑا ،جس سے ہنسلی اور سرین کی ہڈی
ٹوٹ گئی۔اس کے بیٹے مصعب نے نمازِ جنازہ پڑھائی ۔ نمازِ جنازہ میں محمد بن عیسیٰ بن
منصور بھی شریک ہوا ،اور اسے قبرستانِ حجون میں علی بن عیسیٰ ہاشمی کی قبر کے پہلو میں
دفن کیا گیا۔اس کی مصنفات یہ ہیں :۔

کتاب اخبار العرب و ایامہا۔کتاب نسب قریش و اخبارہا۔کتاب نوادر اخبار النسب
کتاب الاختلاف ۔کتاب اللغۃ۔ وھو الموفقیات فی الاخبار ۔یہ اس نے موفق کے لیے
تصنیف کی۔کتاب مزاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔کتاب نوادر المدنیین۔کتاب النخل۔
میں نے یہ خط سکری میں لکھی ہوئی دیکھی ہے۔کتاب العقیق و اخبارہ۔کتاب الاوس والخزرج
کتاب وفود النعمان علی کسریٰ۔کتاب اغارۃ کثیر علی الشعراء۔کتاب اخبار ابن میادۃ ۔

ابن کوفی کی رو سے یہ بھی اس کی تصنیفات ہیں :۔

اخبار حسان ۔اخبار الاحوص ۔اخبار عمر بن ابی ربیعۃ۔اخبار ابی دہبل۔اخبار جمیل۔
اخبار نصیب ۔اخبار کثیر۔اخبار ابیۃ اخبار العرجی۔اخبار ابی السائب۔ اخبار حاتم۔اخبار
عبد الرحمٰن بن حسان ۔اخبار ہدبۃ وزیادہ ۔اخبار توبۃ ولیلیٰ ۔اخبار ابن ہرمۃ۔اخبار المجنون۔
اخبار القاری ۔اخبار ابن الدمینۃ۔ اخبار عبد اللہ بن قیس الرقیات اور
اخبار اشعث۔

ان لوگوں کے نام، جن سے ابن کوفی کی تحریر کی رُو سے زبیر نے روایت کی

اس نے اپنے چچا مصعب بن عبداللہ، محمد بن حسن مخزومی، محمد بن ضحاک بن عثمان، مسلم بن عبداللہ بن مسلم بن جندب۔ ابراہیم بن منذر یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن ثوبان، عبدالملک بن عبدالعزیز، یعقوب بن اسحاق ربعی، عثمان بن عبدالرحمٰن، بکار بن رباح مسلم بن ابراہیم بن ہشام، عبدالعزیز بن عبداللہ، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالحمید، حمید بن محمد بن عبدالعزیز زہری، عبدالجبار بن سعید بن نوفل بن مساحق، مومن بن عمر بن افلح، علی بن مغیرہ اور عبداللہ بن نافع بن ثابت سے روایت کیا۔

اخبار جہمی

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حمید بن سلیمان بن عبداللہ بن ابوجہم بن حذیفہ عدی۔ یہ بنو عدی بن کعب سے ہے۔ اپنے دادا ابوجہم بن حذیفہ عدوی کی طرف نسبت کی بنا پر جہمی کے نام سے معروف ہے۔ عراق آیا اور یہیں اس نے تحصیل علم کی۔ ادیب، راوی اور شاعر تھا۔ وہ ہمہ صفات خوبیوں سے بہرہ ور تھا۔ اکثر انساب و مثالب بیان کرتا اور اس سلسلہ میں بڑے بڑے لوگوں کو بھی مستثنیٰ نہ رکھتا۔ اس موضوع پر اس کی کئی کتابیں ہیں۔

محمد بن داؤد کا بیان ہے کہ مجھے ستار بن ابوشراعہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ جہمی اور حامیان عمر و عثمان کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ اس نے ان کے اسلاف کا ذکر بہت ہی ناگوار اور ناشائستہ اسلوب سے کیا۔ اس پر بعض ہاشمیوں نے اعتراض کیا۔ اس نے عباس کے بارے میں زیادہ غلط اور تنقیص وہ کلمات کہے۔ یہ بات متوکل کو پہنچی تو اس نے کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم نے اس کو کوڑے لگائے، جب وہ کوڑے

نکر فارغ ہوا تو اس نے کہا ۔

تبری الکلوم ویبقت الشعر — ولکل مورد علة صدرت

واللوم فی الاتراب منبطح — لبعیدہ ما اورق الشجرت

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب انساب قریش واخبارہا ۔ کتاب المعصومین ۔ کتاب المثالب ۔ کتاب الانتصار فی الرد علی الشعوبیۃ ۔ کتاب فضائل مضر ۔

ازرقی

اس کا نام محمد بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن ولید بن عقبہ بن ازرق ہے ۔ ابن کوفی کی تحریر کی روسے ازرق کا نام عثمان بن عمرو بن حارث بن ابی شمر بن عمرو بن عوف بن حارث بن ربیعہ بن حارثہ بن حارث بن ثعلبہ بن عنقا بن حتبہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہے ۔ یہ اخباریین اور اصحاب سیر میں سے تھا ۔

کتاب مکہ واخبارہا وجبالہا واودیتہا ۔ اس کی ایک ضخیم تصنیف ہے ۔

اخبار عمر بن شبہ

وہ لوگ جن سے عمر نے روایت کیا

اس نے ابوعاصم نبیل ۔ محمد بن سلام جمحی ۔ ہارون بن عبداللہ اور ابراہیم بن منذر سے روایت کیا ۔

یہ ابوزید عمر بن شبہ بن عبید بن ربطہ ہے ۔ شبہ کا نام زید اور کنیت ابومعاذ ہے ۔ عمر کا کہنا ہے کہ میرا نام ابوشبہ پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ جب میں ماں کی گود میں تھا تو میری ماں مجھے اچھالتی اور ان الفاظ میں لوری دیتی تھی ۔

یا بابا وشبا — وعاش حتی دبا — شیخا کبیرا حبا

عمر بصری تھا اور بنو نمیرہ کا غلام تھا ۔ شاعر ، اخباری ، فقیہ اور راست گو تھا ۔ اس

کی روایات میں کسی نوع کا خلا نہیں پایا جاتا۔ یہ شعر اسی کا ہے۔

وقد کلمة لم یبق فی الناس سید ۔ نقفت بی عبد الرحیم بن جعفر[۱]

اس کا لڑکا ابو طاہر احمد بن عمر بن شبہ بھی کامیاب شاعر اور ظریف تھا۔ اس کی روایات بھی ہیں۔ اس نے اپنے باپ سے تقریباً دس سال بعد وفات پائی۔

ابو طاہر کے چند شعر یہ ہیں:۔

نظرت فلم أر فی العسکر ۔ کشؤمی وشؤم ابی جعفر[۲]

غدا الناس للعید فی زینة ۔ من الیوم فی منظر ازھر[۳]

دبغد وعلیھم بذا ھبة ۔ مرارا من المسغزل المقفر[۴]

فیقعد للشؤم فی عزلة ۔ من الناس بنفر فی دفتر[۵]

عمر بن شبہ نے نوے سال کی عمر پا کر سر من رای میں پیر کے روز ۲۴ جمادی الاخریٰ ۲۶۲ھ میں انتقال کیا۔ اس کی کتابیں ابو الحسن علی بن یحییٰ کی طرف منتقل ہو گئی تھیں، کیونکہ اس نے ابو طاہر بن عمر بن شبہ سے خرید لی تھیں۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الکوفۃ۔ کتاب البصرۃ۔ کتاب المدینۃ۔ کتاب مکۃ۔ کتاب امراء الکوفۃ۔ کتاب امراء البصرۃ۔ کتاب امراء مدینۃ۔ کتاب امراء مکۃ۔ کتاب السلطان۔ کتاب مقتل عثمان۔ کتاب الکتاب۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب الاغانی۔ کتاب التاریخ۔ کتاب اخبار المنصور۔ کتاب محمد و ابراہیم ابنی عبد اللہ بن حسن۔ کتاب اشعار الشراۃ۔ کتاب النسب۔ کتاب اخبار بنی نمیر۔ کتاب ما یستعجم الناس فیہ من القرآن۔ کتاب الاستعانۃ بالشعر وما جاء فی اللغات۔ کتاب الاستعجام للنحو من کان یلحن من النحویین۔

بلاذری

ابو جعفر احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری۔ ایک روایت کے مطابق اس کی کنیت ابو الحسن ہے۔ یہ اہل بغداد سے تھا۔ اس کا دادا جابر، فرمانروائے مصر خصیب کے ہاں کاتب تھا۔ بلاذری شاعر اور راوی تھا۔ آخر عمر میں اس کو خلل دماغ کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا

جس کی وجہ سے اسے شفاخانہ میں جکڑ دیا گیا اور وہیں فوت ہوا۔

اس کی خرابیٔ دماغ کا باعث یہ ہوا کہ اس نے غلطی سے بلاذر کھا لیا اور اس کے نتیجے میں اس عارضہ سے دوچار ہوا۔ وہ زیادہ تر ہجو کرتا تھا۔ عبداللہ بن یحییٰ بن خاقان کی مجلس میں وہب بن سلیمان کے ہوا خارج ہوئی تو اس پر اس نے اس کی خوب خبر لی اور کہا :-

ایا ضرطة حبست رعدة	تنوق فی سلها جهده
فقدست رهب بها سابقا	وعلی اخوصاعد بعده
لقد هتک الله ستريهما	کذا کل من یطعم الفهد

اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب البلدان الصغیر۔ کتاب البلدان الکبیر ناتمام۔ کتاب الاخبار والانساب۔ کتاب عهد اردشیر۔ اس کا ترجمہ اس نے عربی اشعار میں کیا۔

یہ ان لوگوں میں سے ہے جنھوں نے فارسی علوم کو عربی میں منتقل کیا۔

طلحی

ابو اسحاق طلحہ بن عبیداللہ بن محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی۔

یہ اہل بصرہ سے تھا اور موفق کا ندیم تھا۔ اس کا شمار رواۃ و اخباریین میں ہوتا ہے۔ اتوار کی رات نصف ذی الحجہ ۲۷۱ھ کو فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب المتیمین۔ کتاب جواہر الاخبار۔

ابن ازہر

جعفر بن ابو محمد بن ازہر بن عیسیٰ اخباری۔ اخباریین سے تھا۔ ۲۰۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔ اس کو ابن اعرابی اور دیگر حضرات سے سماع کا موقع ملا۔

کتاب التاریخ جس کا شمار عمدہ کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیف ہے۔

محمد بن سلام

ابو عبداللہ محمد بن سلام جمحی۔ اخباریین و رواۃ میں سے ہے۔ اس کی تصانیف یہ ہیں :۔

کتاب الفاضل فی ملح الاخبار والاشعار۔ کتاب بیوتات العرب۔ کتاب طبقات الشعراء الجاہلیین۔ کتاب طبقات الشعراء الاسلامیین۔ کتاب الحلاب واجرالخیل۔

ابو خلیفہ

فضل بن حباب بن محمد بن شعیب بن صخر جمحی البصری۔ بنو جمح سے تھا، نابینا تھا اور بصرہ کے منصب قضا پر فائز تھا۔ اخبار، اشعار اور انساب کے راویوں سے تھا۔
ابو خلیفہ نے اتوار کی رات ۱۳۔ ربیع الاول ۳۰۵ھ کو وفات پائی اور اتوار کے روز اپنے گھر ہی میں سپرد خاک کیا گیا۔ کتاب طبقات الشعراء الجاہلیین اور کتاب الفرسان اس کی تصنیفات ہیں۔

چند اخباریین

ابوالعباس

عبداللہ بن اسحاق بن سلام مکاری۔ علم غریب، فقہ، آثار اور اشعار پر خوب نظر رکھتا تھا۔ صداقت شعار شاعر تھا۔ یہ شعر اسی کے ہیں :۔

یا نقمۃ اللہ حلی فی سر ملکتہ لا یصلح الدین والدنیا بقیراط
ولیس ینقذ اعرافی ۔ عبثمہ حتی یشاورفیھا نبت لبنراط

س سے نبیجہ مادر معتز مراد ہے۔
کتاب الاخبار والانساب دالسیر اس کی تصنیف ہے جس کا کچھ حصہ میں نے

دیکھا ہے۔ پوری کتاب نہیں دیکھی۔

ابوالاشعث

عزیز بن فضل بن فضالہ بن مخارق بن عبدالرحمٰن بن عبیداللہ بن مخارق۔ کتاب صفات الخیل والاءہ ودینہ واسنانہا بکرۃ وما والاھا۔ اس کی تصنیف ہے۔

ابن ابو شیخ

اس کا نام سلیمان اور کنیت ابوایوب ہے۔ اخباری اور راوی تھا جس لفظ لوگوں سے ملا اور اخبار بیان سنے اس سے علم حاصل کیا۔ کتاب الاخبار المسموعۃ اس کی تصنیف ہے جو میں نے دیکھی ہے۔

وکیع قاضی

ابومحمد بکر بن محمد بن خلف بن حیان بن صدقہ۔ یہ وکیع قاضی مشہور ہے۔ تمام انواع ادب میں مہارت رکھتا تھا۔ بعض عدتوں کے منصب قضا پر فائز رہا۔ ابتدا میں ابوعمر محمد بن یوسف بن یعقوب قاضی کے ہاں کتابت کرتا تھا۔ اس کی تصنیف ہیں:

کتاب اخبار القضاۃ وتواریخہم واحکامہم۔ کتاب الشریف ۔ یہ معارف ابن قتیبہ کے پایہ کی کتاب ہے۔ کتاب الانواء۔ کتاب الغرر والخبار۔ کتاب المسافر۔ کتاب الطریق ۔ مؤرخ بھی کہتے ہیں اور یہ شہروں اور راستوں کی منزلوں سے متعلق ہے اور نامکمل ہے۔ کتاب المکاییل والموازین والنقد والسکۃ۔ کتاب الرمی ۔

ابوالحسن النسابہ

اس کا نام محمد بن قاسم تمیمی ہے۔ اہل بصرہ سے ہے اور اس کا شمار علمائے انساب میں ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زندہ ہے۔ اس کی تصنیف یہ ہیں: کتاب الانساب ۔ ۔ ۔

کتاب اخبار الفرس و انسابہا۔ کتاب تاریخ سائر الامم، کتاب المنافرات بین القبائل و اشراف العشائر، اقضیۃ الحکام بینہم فی ذلک۔

اشنانی قاضی

ابوالحسین عمر بن حسن بن مالک شیبانی اس کی مصنفات یہ ہیں۔
کتاب مقتل زید بن علی۔ کتاب الخیل۔ کتاب فضائل امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کتاب مقتل الحسین بن علی علیہما السلام۔

ابوالحسین بن ابی عمر

محمد بن یوسف۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب غریب الحدیث۔ ضخیم مگر ناتمام۔ کتاب الفرج بعد الشدۃ۔

ابوالفرج اصفہانی

یہ علی بن حسین بن ہیثم قرشی ہے۔ ہشام بن عبدالملک کی اولاد سے تھا۔ شاعر مصنف اور ادیب تھا۔ اس نے لوگوں سے کم ہی روایات بیان کی ہیں اور اپنی بیشتر تصنیف میں ایسی کتابوں سے استناد کیا ہے جن کے مصنفین کے نام معلوم ہیں یا جن کے اصل نسخے صحیح اور درست ہیں۔ اس نے کچھ اوپر ۳۶۰ھ میں وفات پائی۔ اس کی تصانیف یہ ہیں :۔
کتاب الاغانی الکبیر۔ تقریباً پانچ ہزار ورق پر مشتمل ہے۔ کتاب مجرد الاغانی۔ کتاب مقاتل آل ابی طالب۔ کتاب التفضیل ذی الحجۃ۔ کتاب الاخبار والنوادر۔ کتاب ادب السماع۔ کتاب اخبار الطفیلیین۔ کتاب ادب الغرباء من اہل الفضل والادب۔ کتاب مجموع الآثار والاخبار۔ کتاب اشعار الاماء والمماليک۔ کتاب الخمارین والخمارات۔ کتاب الدیارات۔ کتاب صفۃ ہارون۔ کتاب الفرق والمعیار۔ اس موضوع پر ایک رسالہ ہے۔ ہارون

بن المنجم بین الادغاد والاحرار۔

جلودی

یہ ابواحمد عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی ہے۔ اہل بصرہ سے ہے۔ اخباری اور صاحب سیر وزیادات ہے۔ ۳۳۰ھ کے بعد فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب اخبار خالد بن صفوان۔ کتاب اخبار العجاج و رؤبۃ بن العجاج۔ کتاب مجموع قرأۃ امیرالمومنین علی بن ابی طالب۔

حواشی

لے اخباریین :۔ اخباری کی جمع ہے۔ اسلام اور زمانۂ جاہلیت کی تاریخ کو اخبار کہا جاتا ہے۔ تاریخ کے عالم کو اخباری کہتے ہیں۔ جس کا معنی مورخ اور مدون تاریخ ہے۔
(اقرب الموارد)

سے اصحاب احداث :۔ یعنی بادشاہوں کے قصہ گو (منتہی الارب) وقائع نگار اور جو درپیش واقعات کو ضبط تحریر میں لانے والے۔

سے فلوئل کے نسخہ میں اصحاب الاحداث والآیات ہے۔ ایک میں اصحاب الاحداث والآداب ہے اگر "آیات" ہو تو اس سے قرآن کے متعلق اخبار جمع کرنے والے لوگ مراد ہوں گے۔ اور "آداب" ہو تو ادب سے تعلق رکھنے والا گروہ مراد لیا جائے گا۔

سے کتّاب :۔ کاتب کی جمع ہے اس کا مطلب کاتب اور انشا پرداز بھی ہے اور ملوک و وزرا کے احکام و فرامین کو قید تحریر میں لانے والے لوگ بھی۔ جنھیں آج کل کی اصطلاح

یں سکریٹری یا پرسنل اسسٹنٹ کہا جاتا ہے۔

محررسلین :۔ جو لوگ سرکاری احکام و رسائل کو ضبطِ تحریر میں لاتے اور بادشاہوں اور وزیروں کی طرف سے نامہ و پیام کے فرائض انجام دیتے تھے۔ انہیں مترسلین کہا جاتا تھا۔

مصادرہ :۔ اس کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

مصادرہ :۔ اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

مثالب :۔ اس کا معنیٰ معایب و نقائص ہے۔ (اقرب الموارد)

زیاد بن ابیہ : یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ زیاد کا والد نامعلوم تھا۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقطع کرنے اور اپنے ساتھ ملانے کے لئے ان کو اپنا بھائی قرار دے لیا تھا اور زیاد بن ابوسفیان کہنا شروع کر دیا تھا۔

نول کے نسخہ میں "تھتز علیہ" ہے۔ ایک اور نسخہ میں "طعن علیہ" ہے۔ میں نے ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

مآثر : عمدہ عمل، خاندانی اور موروثی عزت۔ (مختار الصحاح)

صنعاء : یمن کا ایک شہر آج کل یمن کا دارالخلافہ ہے۔

ترجمہ : نہ تو زیاد ہے اور نہ فرزندِ دروغ گو۔ اب قیامت تک صبر کر۔

اذہبی کو ان کے پاس جاؤ تاکہ اس کے کہنے کے مطابق لوگوں کے انساب کا فیصلہ کر سکو۔

صغد : (بضم صاد و سکون غین) سمرقند و ماوراء النہر کے آباد و اہم مقامات میں سے ہے جو سمرقند کا ایک قصبہ ہے۔ نہایت بہترین مقام ہے۔

(معجم البلدان ۔ قاموس الاعلام ترکی)

ترجمہ : خدائے پرستیدہ کے سوا اور کوئی بھی جاندار دنیا میں زندہ رہنے والا نہیں۔

ترجمہ : جنگ و قتال تو ہم مردوں پر فرض ٹھہرایا گیا ہے اور بیچاریوں کے لیے تو بس یہ ضروری ہے کہ وہ دامن کشیدہ ناز سے چلیں پھریں۔

۱۸ؔ ویلم: گیلان میں ایک شہر (فرہنگ نفیسی)

۱۹ؔ تو نے اپنی آنکھوں کو تھوڑی سی نیند سے محروم کر دیا لیکن اس پر بھی جلدی موت نے تمھیں آلیا۔

۲۰ؔ اور اگر اندیشۂ موت تمھیں موت کے چنگل سے بچا سکتا تو یقیناً جس اندیشہ و فکر سے تو دوچار رہا، وہ تمھیں اس سے بچا لیتا۔

۲۱ؔ اے ابوالقاسم! تم کو ہر اپنے بھائی کی طرف سے سلام و رحمت پہنچے جس کی دوستی بے لاگ ہے۔

۲۲ؔ زمانہ میں اسی طرح فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح علم اور پرانی یادیں ایک ایک کر کے ختم ہوتی ہیں۔

۲۳ؔ اگر تو موت کو نہیں جانتا تو دیر ہند کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ کس طرح اس کی قبریں قطار اندر قطار واقع ہیں۔

۲۴ؔ تم ان کے بارے میں قضا کی طرفگی دیکھنا چاہو تو دیکھو کہ ان کی تقدیر نے انھیں موت کے ہاتھ گروی رکھ دیا ہے۔

۲۵ؔ یہ ایسے گھر ہیں کہ جن کے مکینوں پر قفل پڑے ہیں۔ یہ اگرچہ زیارت گاہ ہیں۔ مگر یہاں زائر سے بات چیت نہیں ہوتی۔

۲۶ؔ مصیصہ: (بفتح میم، کسرِ صاد و تشدید اول و سکونِ یاء بقول جوہری و خلد ابی تخفیف صاد لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے) یہ ایک شہر تھا، جو سرحدِ شام پر، دریائے جیحون کے کنارے۔ انطاکیہ اور بلادِ روم کے درمیان طرسوس کے قریب واقع تھا۔ کہتے ہیں اسے مصیصہ بن روم بن یمن بن سام بن نوح علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ دمشق کے قریب ایک گاؤں کا نام بھی مصیصہ ہے۔

(معجم البلدان)

۲۷ؔ مکاتبہ۔ ایک فقہی اصطلاح ہے جس کا معنی یہ ہے کہ غلام اپنے آقا سے طے کر لیتا ہے کہ اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا۔

۲۱۸ ایک نسخہ میں "فی سنۃ سبعین ومأتہ" ہے۔

۲۱۹ ایک نسخہ میں استوی الصف اور ایک میں استوفی المصنف ہے۔

۲۲۰ ایک نسخہ عددی ہے۔

۲۲۱ ایک نسخہ آزدی ہے

۲۲۲ احلاف ـ حلف کی جمع ہے، جس کا معنیٰ قسم اٹھانا ہے۔ یہاں احلاف سے مراد ایسی قسمیں ہیں جو کسی قبائلی معاہدہ یا ذمہ داری سے متعلق ہوں۔

۲۲۳ یعنی حسب و نسب میں منافرات و منافرت۔

۲۲۴ موءودات وہ لڑکیاں جنہیں زمانۂ جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

۲۲۵ ایک نسخہ میں کتاب تاریخ اخبار الخلفاء ہے۔

۲۲۶ ایک نسخہ میں کتبہ فی اخبار الشعراء وایام العرب ہے۔

۲۲۷ عسکر مہدی: ایک محلہ کا نام ہے جو بغداد کے مشرقی حصہ میں واقع ہے اور عباسی خلیفہ محمد بن منصور (مہدی) کی طرف منسوب ہے۔

۲۲۸ ایک نسخہ میں مرن اور ایک میں رشید ہے۔

۲۲۹ قبرستان خیزران: وہ جگہ ہے جہاں عباسی حکمران مہدی کی بیوی خیزران مدفون ہے۔ (دلیل خارطہ)

۲۳۰ ایک نسخہ میں ترک الخروج ہے۔

۲۳۱ ایک نسخہ میں رقہ کے بجائے ثرکہ ہے۔

۲۳۲ ۲۳۰ھ مراد ہے۔

۲۳۳ فارسی ترجمہ میں ایک نسخہ کے حوالے سے یہ اضافہ ہے۔

کتاب الطبقات الکبریٰ ابن اس کی تصنیف ہے جو اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مدینہ و مکہ کے طبقاتِ صحابہ، بعد ازاں، طبقاتِ طائف، یمن، یمامہ، بحرین، کوفہ، بصرہ، شام، جزیرہ، مصر، اندلس، واسط، مدائن، بغداد، خراسان، ری، ہمدان، قم، انبار اور طبقاتِ خواتین پر مشتمل ہے۔ ابن سعد نے یہ کتاب

واقدی، کلبی، ہیثم بن عدی اور مدائنی کے انداز پر لکھی۔ اس کا ایک جزو کتاب اللقابات الصغیر ہے۔ علاوہ ازیں کتاب الخیل بھی اس کی تصنیف ہے۔ اسی نسخہ میں ایک اضافہ یہ ہے

اصحابِ واقدی میں سے ایک اور شخص

اسمٰعیل بن مجمع۔ یہ ۲۲۷ھ میں پیدا ہوا۔ کتاب اخبار النبی و مغازیہ و سرایاہ اس کی تصنیف ہے۔

(۴۴) میں نے اپنے باپ سے پوچھا اور میرا باپ شہریوں اور صحرانشینوں کے حالات و اخبار سے باخبر تھا۔

(۴۵) میں نے سوال کیا ہیثم اولادِ عدی سے ہے؟ فرمایا جس طرح احمد بن ابی دؤاد ایاد سے ہے۔

(۴۶) اگر ہیثم انہیں کے خانوادے سے ہے تو بلاشبہ احمد بھی ایاد کے خاندان سے ہے۔

(۴۷) اگر کبھی ایاد کو قیادت کا منصب عطا ہو گیا تو یقیناً اللہ اپنے بندوں پر خشمگین ہوگا۔

(۴۸) فم الصلح۔ اس کے متعلق بتایا جا چکا ہے۔

(۴۹) ایک نسخہ میں کتاب ہبوط آدم و افتراق العرب و نزولها و منازلها ہے۔

(۵۰) ایک نسخہ ابو غمر عمری ہے۔

(۵۱) اس نام کی اس کی دو کتابیں درج ہیں۔

(۵۲) ایک نسخہ میں کتاب خطب علی علیہ السلام ہے۔

(۵۳) ایک نسخہ کتاب ذم الحسد۔

(۵۴) ایک نسخہ میں مدائنی کی ایک اور کتاب کا ذکر ہے جس کا نام کتاب المحاسن ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بادشاہوں سے ملنے کے کیا ڈھب اور طریقے ہیں اور یہ کہ ان سے ملاقات کے وقت کس نیازمندی کا اظہار کرنا چاہیے۔

(۵۵) میں اس خو بو کا آدمی ہوں کہ اگر دربان روک دے تو دروازے پر دستک دینا

مناسب نہیں سمجھتا۔

۱۶؎ میں کسی کو کسی شریف آدمی کی دوستی پر ملامت نہیں کرتا اور نہ کسی ناگواری کا احساس کرنے والے اور بے اعتنائی برتنے والے کی محبت کا خواہاں ہوں۔

۱۷؎ ۲۵۶ھ مراد ہے۔

۱۸؎ ایک نسخہ میں کتاب الالقاب الیمن ہے۔

۱۹؎ ایک نسخہ میں "سنن" کے بجائے "سیر" ہے۔

۲۰؎ ایک نسخہ میں کتاب القرابین وعین الوردہ ہے۔

۲۱؎ ایک نسخہ میں غمری ہے۔

۲۲؎ نام درج نہیں، نام کے بجائے عربی متن میں اس طرح . . . نقطے ڈال دیئے گئے ہیں۔

۲۳؎ ایک نسخہ میں کتاب مغازی عروۃ بن الزبیر ہے۔

۲۴؎ ایک نسخہ میں حجازی ہے۔

۲۵؎ عشق کے بارے میں اس نے عفت و پاکدامنی اختیار کی صابر رہا اور امیدوں اور تمناؤں کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ وابستہ کر دیا۔

۲۶؎ اور اس نے اپنی آرزوؤں کو قلب کی سوزش و تکلیف سے راحت حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دے لیا۔

۲۷؎ اور جب فکر و الم کی اذیتیں اسے ستاتیں تو وہ محرومی کے آشنا ہو جانے کی وجہ سے امرے سے آرزوؤں اور نہ ان ہی سے دست کش ہو جاتا ہے۔

۲۸؎ اور اس حال میں اپنے پہلو میں جب وہ کرب والم کا سامنا کرتا، تو اسے ضمیر کی شکایتیں سننا پڑتیں۔

۲۹؎ زخم اچھے ہو جاتے ہیں اور بال دوبارہ اُگ آتے ہیں اور ہر دُکھ پہنچانے والے پر ایک باز پرس کرنے والا حاکم ہے۔

۳۰؎ لیکن مناسب جو میں نے ان خاک میں مدفون لوگوں کے بارے میں بیان کیے ہیں۔

ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

۱ے میں اس کے قربان جاؤں، یہ جوان ہو اور اتنا بڑھا ہو کہ اس کی کمر جھک جائے۔

۲ے بہت سی عورتیں یوں کہتی ہیں کہ اب لوگوں میں کوئی سردار باقی نہیں رہا۔ میں کہتا ہوں کیوں نہیں، عبد الرحیم بن جعفر جو ہے۔

۳ے میں نے نظر دوڑائی تو پورے لشکر میں، میری اور ابو جعفر ایسی بدقسمتی نظر نہیں آئی۔

۴ے لوگ عید کی صبح کو بن ٹھن کر خوش منظر لباس میں نکلے۔

۵ے اور وہ بغیر کسی زیبائش کے اپنی ویران منزل سے نکل کر ان کی طرف روانہ ہوا۔

۶ے پھر اس کی بدنصیبی دیکھ کر لوگوں سے الگ ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا ہے اور دسترخوان میں جت جاتا ہے۔

۷ے بلاذر: زہریلے دانے ہوتے ہیں، جو دوائیں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کو اگر بغیر دوا کے کھایا جائے تو جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

۸ے یہ اشعار خلاف تہذیب ہیں، لہٰذا ان کا ترجمہ کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔

۹ے لسے اللہ کی سزا — جس سے بادشاہ دوچار ہو — دین و دنیا کی اصلاح ایک تیرا (دے دینے) سے تو نہیں ہو جاتی۔

۱۰ے وہ اپنی رعایا کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نافذ نہیں کرتا جب تک کہ دختر البقراط سے مشورہ نہ کرے۔

۱۱ے یعنی جب کتاب کا یہ حصہ معرض تحریر میں لایا گیا تھا اس وقت یہ زندہ تھا۔

مقالۂ سوم

دوسرا فن

جو

ملوک، کتّاب، خطباء، مترسلین، کارکنانِ خراج، اصحابِ دیوان کے واقعات و اخبار اور اُن کے اسمائے کتب پر مشتمل ہے

اخبار و احوال ابراہیم بن مہدی بن منصور

ابن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب — یہ اولین نابغہ ہے جس نے بنو عباس اور اولادِ خلفا میں کمال حاصل کیا۔ اس نے ترسّل و مراسلہ نگاری کے فرائض بھی انجام دیئے، شعر بھی کہے اور کئی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ اس کی ماں شکلہ۔ اصفہاطبرستان کی رہنے والی تھی کہتے ہیں وہ بادشاہِ طبرستان کی بیٹی تھی۔ مہدی گہرے سیاہ رنگ کا تھا، عظیم الجثہ تھا اور بلند اخلاق تھا۔ اولادِ خلفا میں اس سے پہلے کوئی شخص اس سے بڑھ کر فصیح اور شاعر نہیں دیکھا گیا۔ اس کو فنِ غنا میں بھی دسترس حاصل تھی اور اس باب میں سب سے فوقیت رکھتا تھا۔ اسحاق اور اس سے قبل ابراہیم اس سے یہ فن سیکھتے رہے۔ اس فن کے بارے میں آخری فیصلے کے لیے اصحابِ غنا اسی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس کی ولادت سنہ . . . میں ہوئی۔ تالیفات یہ ہیں:-

کتاب ادب ابراہیم۔ کتاب الطبیخ۔ کتاب الطب — اور کتاب الغناء۔

مامون

عبداللہ بن ہارون بن مہدی بن منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ۔ یہ فقہ اور کلام کا تمام خلفا سے زیادہ عالم تھا لیکن فصاحت میں اپنے بھائی محمد بن زبیدہ کے پایہ کا نہیں تھا۔ اس کے حالات اس درجہ جانے بوجھے ہیں کہ ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب جواب ملک البرغز فیما سأل عنہ من امور الاسلام والتوحید۔ رسالۃ فی حجج مناقب الخلفاء بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رسالۃ فی اعلام النبوۃ۔

ابن معتز

عبداللہ بن معتز بن متوکل بن معتصم بن رشید بن مہدی۔

ادب و شعر میں اپنے دور کا یگانۂ روزگار تھا۔ فصحائے اعراب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ان سے استفادہ کرتا۔ علمائے نحو و اخبار سے بھی ملا۔ اس کا دائرہ مسموعات خاصا وسیع تھا۔ اس کی شہرت نے اس کے حالات کی تفصیلات بیان کرنے سے ہمیں بے نیاز کر دیا ہے۔ یہ بہت سی کتابوں کا مصنف ہے جن میں سے چند یہ ہیں :-

کتاب الزہر والریاض۔ کتاب البدیع۔ کتاب مکاتبات الاخوان بالشعر۔ کتاب الجوارح والصید۔ کتاب السرقات۔ کتاب اشعار الملوک۔ کتاب الآداب۔ کتاب حلی الاخبار۔ کتاب طبقات الشعراء۔ کتاب الجامع فی الغناء۔ کتاب ارجوزتہ فی ذم الصبوح۔

ابودلف

ابودلف قاسم بن عیسیٰ بن معقل بن ادریس عجلی۔ اپنی قوم کا سربراہ اور امیر تھا۔ اس سے ادبا و فضلا اور بہترین شعرا نے اخذ علم کیا ہے فن غنا و موسیقی میں بھی اسے دسترس حاصل تھی۔ یہ مشہور لوگوں میں سے ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب البزاة والصید۔ کتاب السلاح۔ کتاب النزہ۔ کتاب سیاسۃ الملوک۔

فتح بن خاقان

فتح بن خاقان بن احمد — اولادِ ملوک میں ذہانت وفطانت، پاکیزگیٔ اخلاق اور حسنِ ادب میں درجۂ کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ متوکل نے اس کو اپنا بھائی سمجھ رکھا تھا اور اپنی تمام اولاد اور خاندان سے اس کو فائق تر قرار دیتا تھا۔ اس کا ایک کتب خانہ تھا جو اس کے لیے علی بن یحییٰ منجم نے جمع کیا تھا۔ اس سے بڑا اور عمدہ کتب خانہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس کا مکان فصحائے اعراب اور علمائے کوفہ وبصرہ کا مرکز تھا۔ ابوہفان کا قول ہے کہ ان تین آدمیوں سے بڑھ کر کتاب دوست اور گرویدۂ علوم میں نے نہ کسی کو دیکھا نہ پایا۔

جاحظ۔
فتح بن خاقان — اور
اسماعیل بن اسحاق قاضی۔

جاحظ کی کیفیت یہ تھی کہ جو کتاب بھی اس کے ہاتھ لگتی، اس کو پوری کی پوری پڑھ کر چھوڑتا۔ اس کے شوق کا یہ حال تھا کہ وراقوں کی دکانیں کرایہ پر لیتا اور محض کتابیں دیکھنے کے لیے وہاں ٹھہر جاتا۔

فتح بن خاقان، متوکل کا ہمنشین تھا اور اس کی مجالس میں حاضری دیتا۔ جب متوکل کسی ضرورت سے اٹھتا یہ اپنی آستین یا بغل سے کتاب نکال لیتا اور اس کی واپسی تک وہیں بیٹھ کر اُسے پڑھتا رہتا۔ یہاں تک کہ بیت الخلا میں بھی پڑھنے کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔

رہا اسمٰعیل بن اسحاق، تو میں جب بھی اس کے ہاں گیا۔ اس کو کتاب پر نظریں گاڑے، ورق گردانی کرتے یا ان کو جھاڑتے پونچھتے دیکھا۔

فتح کی موت بھی اسی رات واقع ہوئی جس رات کہ متوکل تلوار سے مارا گیا۔

اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب البستان ۔ یہ کتاب فتح بن خاقان کی طرف منسوب ہے مگر جو شخص اُسے معرضِ تصنیف میں لایا اس کا نام محمد بن عبدوبہ اور لقب رأس البغل ہے ۔ کتاب اختلاف الملوک ۔ کتاب الصید والجارح ۔ کتاب الروضۃ والزہر ۔

خاندانِ طاہر

عبداللہ بن طاہر بلیغ شاعر اور مترسل تھا ۔ اس کا باپ طاہر بن حسین بھی انہی اوصاف کا حامل تھا ۔ ان دونوں کے الگ الگ مجموعہائے رسائل ہیں ۔

فتحِ بغداد کے زمانہ میں طاہر بن حسین کا رسالہ جو مامون کو بھیجا گیا ، مشہور اور عمدہ ہے ۔

منصور بن طلحہ

بن طاہر بن حسین ۔ عبداللہ بن طاہر اسے خاندانِ طاہر کے سرکردہ حکیم کے نام سے موسوم کرتا اور اسے قابلِ فخر قرار دیتا تھا ۔ یہ مرد ۔ آمل ۔ زم اور خوارزم کا حاکم تھا فلسفہ کے موضوع سے متعلق اس کی کتابیں خاصی شہرت کی حامل ہیں ۔ اس کی تصانیف میں سے ایک تصنیف کتاب المونس ہے ۔ جو موسیقی کے بارے میں ہے ۔ کندی نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کہا تھا ۔

" جیسا کہ مصنف نے اس کا نام رکھا ہے ۔ یہ کتاب فی الواقع مونس ہے "

اس کی باقی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الابانۃ عن افعال الفلک ۔ کتاب الوجود ۔ کتاب رسالۃ فی العدد والمعدودات ۔ کتاب الدلیل والاستدلال ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر

یہ شاعر ، مترسل اور امیر تھا ۔ اس نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کے عہدِ خلافت

میں بغداد میں شرط کا عہدہ سنبھالا۔

اس کے خاندان کی قیادت و سربراہی اسی کی طرف منتقل ہوگئی تھی اور وہ اس خاندان کا آخری فرد تھا جو سربراہ و قائد کی حیثیت سے اس دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔

اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعر۔ کتاب رسالۃ فی السیاسۃ الملوکیۃ۔ کتاب مراسلۃ لعبداللہ بن المعتز۔ کتاب البراعۃ والفصاحۃ۔

کتّاب اور ان کے ابنائے جنس

وہ کاتب جو مترسّل یا وقائع نگار تھے اور جن کے مکتوبات مجموعوں کی شکل میں پائے گئے

عبدالحمید بن یحییٰ

یہ مروان بن محمد کا کاتب تھا۔ ابتدا میں چھوٹے بچوں کو پڑھاتا تھا اور مختلف شہروں میں گھومتا رہتا تھا۔ مترسلین اور نامہ نگاروں نے اسی سے یہ فن سیکھا اور پھر اسی کے نقشِ قدم پر چل پڑے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے نامہ نگاری اور وقائع نویسی میں بلاغت کی راہوں کو آسان بنا دیا۔ یہ یگانۂ روزگار تھا۔ شام کے شہر . . ارہنے والا تھا۔ اس کا مجموعۂ رسائل تقریباً ایک ہزار اوراق میں پھیلا ہوا ہے۔

غیلان ابو مروان

اس کا نام . . تھا۔ اس کے تفصیلی حالات مقالۂ متکلمین میں جو اخبارِ مرجئہ سے متعلق ہے، بیان ہوئے ہیں۔ اس کا مجموعۂ رسائل و وقائع کم و بیش دو ہزار اوراق پر محتوی ہے۔

سالم

اس کی کنیت ابو العلاء ہے۔ ہشام بن عبد الملک کا کاتب اور عبد الحمید کا داماد تھا۔ فصیح و بلیغ تھا۔ اسکندر کے نام رسائل ارسطو کا ترجمہ یا تو خود اس نے کیا یا اس کے کہنے سے کیا گیا اور اس نے اس کی اصلاح کی۔ یہ مجموعہ رسائل ایک سو ورق پر مشتمل ہے۔

عبد الوہاب بن علی

بلال بن ابی بردہ ابن ابو موسیٰ اشعری کا کاتب تھا۔ فصیح و بلیغ تھا۔ اس کے رسائل و مکتوبات کی تعداد کم ہے۔

خالد بن ربیعہ افریقی

بلیغ نامہ نگاروں اور مترسلین میں سے تھا۔ دواوین اور درباروں ہی کی فضا میں اس کی نشوونما ہوئی۔ اس کا مجموعہ مکاتیب و رسائل تقریباً دو سو اوراق پر مشتمل ہے۔

یحییٰ اور محمد بن زیاد حارثی

یہ دونوں حارث بن سعد کی اولاد سے تھے۔ بلیغ شاعر اور نامہ نگار تھے۔ دونوں کے اپنے اپنے رسائل ہیں۔

عُمارہ بن حمزہ

یہ ابو جعفر منصور کا کاتب اور غلام تھا۔ بڑا مغرور اور خود پسند تھا۔ بایں ہمہ سخاوت اور بلاغت و فصاحت کے اوصاف سے متصف تھا۔ کاتا تھا مگر اس کے باوجود ابو جعفر اور مہدی کے ہاں اس کو تقدم و پیشوائی حاصل تھی۔ اس میں فضل و بلاغت

کے جو جوہر پائے جاتے تھے ان کی بنا پر یا اس کی خدمات کی وجہ سے اس کے ناپسندیدہ اخلاق وعادات کو بھی وہ برداشت کرتے تھے۔ اس نے ان کے لیے بڑے بڑے اہم امور انجام دیئے۔ اس کے مجموعہ رسائل میں ایک رسالۃ الجیش ہے جو بنو عباس کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

جبل بن یزید

یہ عمارہ بن حمزہ کا کاتب تھا اور مترجم تھا۔ اس کا شمار چند گنے چنے بلغا اور فصحا میں ہوتا ہے۔

محمد بن حجر

بن سلیمان۔ حجر اہل حران سے تھا اور بلیغ شخص تھا۔ یہ آرمینیہ اور شام کے حکمرانوں سے از خود خط وکتابت رکھتا تھا۔ کچھ کتابوں کا مصنف بھی ہے۔ ... عباس بن محمد بن عبداللہ کا کاتب تھا۔ بلیغ نامہ نگار تھا۔ اصلاً انبار کا باشندہ تھا۔ اس کا ایک مجموعہ رسائل ومکتوبات بھی ہے۔

اخبار وحالاتِ عبداللہ بن مقفع

فارسی میں اس کا نام روزبہ ہے۔ یہ وہی عبداللہ بن مقفع ہے کہ قبل از اسلام جس کی کنیت ابو عمرو تھی۔ قبولِ اسلام کے بعد اس نے اپنی کنیت ابو محمد رکھ لی تھی۔ مقفع مبارک کا بیٹا تھا۔ اس کے مقفع کے نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو حجاج بن یوسف نے سلطان کا مال تصرف میں لانے کی بنا پر بصرہ میں اتنے سخت تازیانے لگوائے تھے کہ اس کے ہاتھ سکڑ کر اینٹھ کر رہ گئے تھے۔

یہ دراصل فارس کے ایک شہر "جوز" کا باشندہ ہے۔ پہلے یہ داؤد بن عمر بن ہبیرہ کا منشی اور کاتب تھا۔ پھر اس کو عیسیٰ بن علی نے کرمان کے عہدۂ کتابت پر متمکن

کر دیا تھا۔ انتہائی درجہ کا فصیح اور بلیغ شخص تھا۔ فصیح و تاریخ نگار اور شاعر تھا۔ اسی نے امان نامہ کی ان شرائط کو قلم بند کیا جو عبداللہ بن علی اور منصور کے معاملہ میں طے پائیں اور ان شرائط کو اس قدر سخت انداز میں پیش کیا کہ اس اسلوب تحریر نے منصور کو اس کی طرف سے بھڑکا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب سفیان بن معاویہ نے اس کو قتل کر کے نذر آتش کر دیا تو منصور نے اس پر موافقت کا اظہار کیا اور خون بہا کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ اس کو ساقط کر دیا۔

یہ ان لوگوں میں سے ایک تھا جو فارسی سے عربی میں ترجمہ کرتے تھے۔ اس کو دونوں زبانوں پر عبور حاصل تھا اور دونوں میں درجۂ فصاحت رکھتا تھا۔ اس نے فارسی کی متعدد کتابوں کا ترجمہ کیا جن میں یہ کتابیں شامل ہیں۔

کتاب خدایانامہ فی السیر۔ کتاب آئین نامہ فی الآئین۔ کتاب کلیلہ و دمنہ۔ کتاب مزدک۔ کتاب التاج فی سیرۃ انوشیروان۔ کتاب الادب الکبیر معروف بہ ماذاحیس کتاب الادب الصغیر۔ کتاب الیتیمۃ فی الرسائل۔ کتاب رسائلہ۔ کتاب جوامع کلیلہ و دمنہ کتاب رسالۃ فی الصحابۃ۔

اخبار ابان لاحقی

یہ ابان بن عبدالحمید بن لاحق بن عُفَیر رقاشی ہے۔ خود یہ اور اس کا خاندان شاعر تھا۔ لیکن اس کو اپنے خاندان پر یہ امتیاز حاصل تھا کہ یہ منثور کتابوں کو شعر مزدوج کے قالب میں ڈھالتا تھا۔ جن کتابوں کا اس نے ترجمہ کیا وہ یہ ہیں۔

کتاب کلیلہ و دمنہ۔ کتاب سیرۃ اردشیر۔ کتاب سیرۃ انوشروان۔ کتاب بلوہر و بوذاسف کتاب رسائل۔ کتاب حلم الہند۔

ثمامہ بن زید

عبدالملک بن صالح کا کاتب تھا اور فصحاء و بلغاء میں سے تھا۔ چونکہ رشید کے

پاس عبدالملک کی اس نے برائی بیان کی اس بنا پر اس نے اس کو ہاتھ پاؤں جکڑ کر قتل کر دیا اور تبر مار کر گردن سے جدا کر دیا۔ کتاب رسائل اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ہریر بن صریح

یہ تمامہ کا کاتب تھا۔ ابو ہاشم کنیت تھی۔ قبیلۂ حاضر طی سے تعلق رکھتا تھا اور فصیح نامہ نگار تھا۔ کتاب رسائل اس کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب میں نے دیکھی ہے۔ تقریباً ایک سو اوراق پر مشتمل ہے۔

علی بن عبیدہ ریحانی

بلغا و فصحا میں سے تھا۔ مامون کے ساتھ وابستگی رکھتا تھا۔ اپنی تصنیفات و تالیفات میں حکما کے اسلوب کی پیروی کرتا تھا اور متہم بزندقہ تھا۔ ماہر کاتب تھا۔ مامون کے ساتھ اس کے کئی واقعات مشہور ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ مامون کی مجلس میں حاضر تھا کہ ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو طمانچہ مارا۔ مامون یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ آیا علی کو بھی اس کا علم ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس نے پوچھا کیا تم نے یہ ماجرا دیکھا۔؟ علی نے اپنی پانچوں انگلیوں کو اس طرح پھیلا دیا کہ جس سے "خمسہ" کا مفہوم واضح ہو۔ اور "خمسہ" کی تصغیر "خمشہ" ہے جس کے معنی طمانچہ مارنے کے ہیں۔ اس طرح کی اور بھی کئی باتیں ہیں جو اس کی فطانت و ذکاوت پر دال ہیں۔

علی کی وفات سنہ ... میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المصون۔ کتاب البرزخ۔ کتاب رائد الرد۔ کتاب المخاطب۔ کتاب الطارق الہاشمی۔ کتاب المعانی۔ کتاب الخصال۔ کتاب الناشی۔ کتاب الوشیح۔ کتاب شعل والفقہ۔ کتاب الحمد۔ کتاب الزمام۔ کتاب المتجلی۔ کتاب الصبر۔ کتاب سباء و سہا۔ کتاب ہزار و حسیس۔ کتاب کنیز اسعث الملک۔ کتاب صفۃ امام۔ کتاب الاخوان۔ کتاب

ردو سیابدل ۔ کتاب صفۃ الجنۃ ۔ کتاب الالواح ۔ کتاب ابو شیخ ۔ کتاب الفیل والعبسان ۔ کتاب ادب جوانشیر ۔ کتاب شرح الھویٰ ووصف الاخاء ۔ کتاب الطاؤس کتاب الشجی کتاب اخلاق ہارون ۔ کتاب الاصناف ۔ کتاب الخطب ۔ کتاب النائم ۔ کتاب صفۃ الفرس ۔ کتاب التنبیہ ۔ کتاب المشاکل ۔ کتاب فضائل اسحاق ۔ کتاب صفۃ الموت ۔ کتاب سمع والبصر ۔ کتاب الیائس والرجاء ۔ کتاب صفۃ العلماء ۔ کتاب ابن الملک ۔ کتاب الموئل ۔ المجیب ۔ کتاب وردوورود الماکنین ۔ کتاب صفۃ النمل والبعوض ۔ کتاب الملح فبات ۔ کتاب مدح النبیذ ۔ کتاب الجن ۔ کتاب خطب المنابر کتاب النکاح ۔ کتاب الالواح ۔ کتاب الاصناف ۔ کتاب امتحان الدہر ۔ کتاب الاجواد ۔ کتاب المجالسات ۔

اخبار و حالاتِ سہل بن ہارون

یہ سہل بن ہارون بن راھبونی دستمیسانی ہے ۔ بصرہ چلا گیا تھا ۔ مامون کا خادم خاص اور خزانۃ الحکمت کا نگران تھا ۔ حکیم ، دانا اور فصیح شاعر تھا ۔ فارسی نژاد تھا ۔ شعوبی المسلک تھا ۔ اور عربوں کے خلاف شدید عصبیت وعداوت رکھتا تھا ۔ اس ضمن میں اس کی کئی کتابیں بھی ہیں ۔ بخل کے موضوع پر بھی اس نے رسائل تصنیف کیے ۔ اس سلسلہ میں حسن بن سہل کے بیٹے بھی ایک رسالہ تحریر کیا ، جس میں بخل کی مدح و توصیف کی اور اس کو بخل اختیار کرنے کی ترغیب دی ۔ لطف یہ ہے کہ اسی رسالہ میں اس نے اس سے صلہ اور انعام بھی چاہا ۔

حسن نے اس رسالہ کی پشت ہی پر یہ جواب لکھا :-

"آپ کا رسالہ پہنچا آپ کی نصیحت سے آگاہی حاصل کی ۔ اس کا صلہ بانعام یہ ہے کہ ہم اسے قبول کرتے ہیں اور اس میں جو لکھا ہے اس کی تصدیق کرتے ہیں ۔ والسلام "

چنانچہ اس کے بدلہ میں اس نے اس کو کچھ نہ بھیجا ۔ ابو عثمان جاحظ اس کی فضیلت کا قائل اور اس کی مہارت و فصاحت کا مداح ہے ۔ اپنی کتابوں میں اس کے اقوال

تھا اور فقیہ مشہور تھا۔ بلیغ، مترسل، کاتب، فقیہ اور ماہر متکلم تھا۔ منقول ہے کہ رشید کی مخلوق میں اس درجہ سخی اور فیاض تھا کہ کسی چیز کو قابلِ اعتنا نہ گردانتا تھا۔ برمکہ اس کا احترام کرتے اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ یہ متہم بہ زندقہ تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الهلیلجہ فی الاعتبار۔ کتاب الرد علی الزنادقہ۔ کتاب جواب قسطنطین عن الرشید کتاب الخط والقلم۔ کتاب عظة هارون الرشید۔ کتاب یحییٰ بن خالد فی الادب۔

علاوہ ازیں اس کے بارے میں اور بھی کئی باتیں منقول ہیں۔ ابن حفص نے لکھا ہے کہ محمد بن لیث بنو حصن سے ہے۔ یہ بڑا سخن پرداز تھا اور بنو امیہ کے غلاموں سے تھا۔ ایرانیوں کے معاملہ میں مخالفانہ جذبات و نظریات رکھتا تھا۔ اسی بنا پر برامکہ اسے بُرا سمجھتے تھے۔ اپنے رسائل میں واعظانہ انداز اختیار کرتا تھا۔ میں نے ابن ثوابہ کی تحریر میں پڑھا ہے کہ محمد بن لیث خطیب چند رسائل کا مصنف ہے اور وہ آذرباذین فیروز بن شاہین بن ادرہرمزبن ہرمزربن) مروشان بن جمن بن افرندار کا بیٹا ہے۔ وہ اپنے سلسلہ نسب کو دارا بن دارا بادشاہ تک پہنچاتا ہے۔ اس کا ایک مجموعہ رسائل بھی ہے۔

عتابی

ابوعمرو کلثوم بن عمرو بن ایوب ثعلبی عتابی۔ شامی تھا اور قنسرین میں قیام پذیر تھا۔ شاعر، کاتب اور بہترین و تاریخ نگار تھا۔ برامکہ کا مصاحب اور ان کا خاص آدمی تھا بعد میں طاہر بن حسین اور علی بن ہشام کی مصاحبت اختیار کر لی۔

روایت ہے کہ جعفر بن یحییٰ کے قتل اور واقعہ برامکہ کے اختتام و زوال کے بعد اس سے رشید کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا۔ " عتابی : میری غیوبت میں تم نے کیا جدت طرازی کی ہے۔" جواب میں اس نے ارتجالاً چند عمدہ شعر کہے جو یہ ہیں :۔

اسرك انی نلت مانال جعفر ... من العیش او ما نال یحیی بن خالد

وان امیرالمؤمنین اغصنی ... مغصہما بالمشرفات البوارد

وعینی تجننی مینتی مطمئنة ولم تکلف ھول تلک الموارد

فان عنیات لامور مشوبة بمستودعات فی بطون الاساود

اپنے رسائل و مکتوبات اور اشعار میں خاصی محنت و اہتمام سے کام لیتا تھا اور نابغہ کا پیروکار تھا۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔
کتاب المنطق۔ کتاب الآداب۔ کتاب فنون الحکم۔ کتاب الخیل۔ یہ تصنیف ضعیف ہے۔ کتاب الالفاظ۔ یہ کتاب ابو عمرو زاہد نے مبرد سے روایت کی اور وہ بڑا شگفتہ مزاج اور ظریف ہے۔ کتاب الاجواد۔

عتبی

ابو عبدالرحمن محمد بن عبداللہ بن معاویہ بن عمرو بن عتبہ بن ابو سفیان بصری۔ ابو العیناء کا کہنا ہے کہ عمرو بن عتبہ کے نسب میں گڑبڑ ہے۔ عتبی سب سے فصیح تر شخص تھا۔ عتبی اور اس کا باپ دونوں سرمایۂ علم اور دونوں ادیب و فصیح تھے۔ عتبی شاعر بھی تھا، لیکن اس کا باپ شاعر نہیں تھا۔

کہتے ہیں ایک مرتبہ عتبی، اسماعیل بن جعفر بن سلیمان کے ہاں گیا اور اجازت طلب کی۔ اس کے دربان نے جواب دیا کہ وہ حمام میں ہیں۔ اس پر عتبی نے کہا۔

وامیر اذا اراد طعاما قال غلمانہ حتی الحماما

فکون الجواب منو الی الحا جب ما ان اردت الا السلاما

ست آتیکم من الدھر الا کل یوم تکون فیہ صیاما

عتبی کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الخیل۔ کتاب الاعاریب و اشعار النف۔ الاخلاق اجبن ثم لعتقی۔ کتاب الاخلاق

وہ مترسل کاتب جن کے مکتوبات روایت کیے گئے

قاسم بن صبیح۔ یحییٰ بن خالد یحییٰ کا بیٹا فضل۔ اس سے کم روایت منقول ہے۔

یحییٰ کا بیٹا جعفر۔ قاسم بن ابو صالح۔

یوسف بن قاسم۔ اس سے کم روایت منقول ہے۔ یعقوب بن نوح۔ اس سے کم رسائل مروی ہیں۔ فضل بن سہل۔ اس سے زیادہ مروی ہیں۔

حسن بن سہل۔ اس سے کم مروی ہیں۔

محمد بن بکر:۔ ۔ ۔ ۔ اس سے کم مروی ہیں۔

احمد بن منجم:۔ ۔ ۔ ۔ اس سے زیادہ مروی ہیں۔

احمد بن یوسف:۔ یہ مامون کا کاتب تھا۔ اس سے زیادہ مروی ہیں۔

ابو اسحاق ابراہیم بن عباس

بن محمد بن صول کاتب۔ اس کا شمار بلیغ اور فصیح شعراء میں ہوتا ہے۔ عرصہ تک ضخد کے ایک اپنے خاص گروہ کے دیوان رسائل کا منتظم رہا۔ نشو۔ اور صاحب شرافت ونجابت شخص تھا۔

ابو تمام کا قول ہے کہ اگر سلاطین کی خدمت میں رہنے کی سعادت ابراہیم ہمت سے حاصل نہ کر لیتا تو اپنے شعر کے حسن وخوبی کی بنا پر کسی شاعر کے نیچے ایک روٹی تک بچنے نہ آنے دیتا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب رسائل۔ کتاب الدولۃ۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب الطبیخ کتاب العطر۔

حسن بن وہب بن سعید

بن عمرو بن حصین بن قیس بن قنان بن متن ذہلی۔

یزید بن ابو سفیان جب شام کا گورنر تھا تو قنان اس کا کاتب تھا۔ اس کے بعد یہ معاویہ کا کاتب مقرر ہو گیا۔ معاویہ نے اس کی خدمات یزید کے سپرد کر دی تھیں اور یہ اسی کے عہد خلافت میں فوت ہوا۔ اس کے بعد یزید نے اس کے لڑکے قیس کو اپنا کاتب مقرر کر لیا۔ قیس۔ مروان اور عبد ملک کا کاتب بھی رہا۔ ان کے بعد ہشام

کاتب بھی مقرر ہوا۔ اور اسی کے عہدِ حکومت میں وفات پائی۔

اس کی موت کے بعد ہشام نے اس کے بیٹے حصین کو اپنا کاتب مقرر کر لیا پھر اس کو مروان نے اس عہدے پر فائز کر دیا اور بعد ازاں ابن ہبیرہ کے پاس چلا گیا۔ مروان اسے مصر لے گیا تھا اور قتلِ مروان کے بعد یہ ابن ہبیرہ کے پاس چلا گیا تھا۔ جب ابن ہبیرہ ابوجعفر کے پاس آیا تو اس نے حصین کے لیے امان طلب کی۔ پھر وہ منصور و مہدی کی خدمت میں رہا اور رے کے راستہ میں وفات پائی۔ اس کے بعد مہدی نے خدمتِ کتابت اس کے لڑکے عمر کے سپرد کر دی۔ ایک عرصہ تک وہ خالد بن برمک کا کاتب بھی رہا اور اسی ملازمت میں موت سے ہمکنار ہوا۔

پھر سعید اس کا جانشین مقرر ہوا اور وہ ہمیشہ خاندانِ برمک کی خدمات سرانجام دیتا رہا لیکن اس کا بیٹا وہب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہا۔ وہ عرصہ تک جعفر بن یحییٰ کا کاتب رہا۔ اس کے بعد ذوالریاستین[2] کے حلقہ میں شامل ہو گیا۔ اس کے بارے میں ذوالریاستین کی یہ رائے تھی کہ

مجھے تعجب ہے جس کے پاس وہب ہو وہ کیونکر اپنی اہمیت محسوس نہ کرے۔

اس کے بعد حسن بن سہل نے اس کو اپنا کاتب مقرر کر لیا اور معاملاتِ کرمان اور فارس کی نگرانی و ذمہ داری اس کے سپرد کر دی۔ چنانچہ ان علاقوں میں اس نے اصلاحی قدم اٹھائے۔ جب اس نے اس کو فم الصلح سے مامون کے پاس سفارت کے سلسلہ میں بھیجا تھا تو وہ راستہ میں بغداد اور فم الصلح کے درمیان غرق ہو گیا۔

سلیمان چودہ سال کی عمر میں مامون کا کاتب مقرر ہوا۔ اس کے بعد ایتاخ اور اشناس کا کاتب رہا۔ پھر معتمد کے دور میں منصبِ وزارت پر فائز ہوا۔ سلیمان بن وہب کے مکتوبات کتابی صورت میں مرتب اور جمع کیے گئے ہیں۔

سلیمان کا بھائی حسن بن وہب محمد بن عبدالملک زیات کا کاتب تھا۔ اسے دیوانِ رسائل کا نگران مقرر کیا گیا تھا۔ یہ بلیغ اور فصیح مکتوب نگار اور نکتہ شناس کاتبوں میں سے تھا۔ اس کے مکتوبات کتابی صورت میں جمع ہیں۔

ابن عبدالملک زیات

اس کا نام محمد بن عبدالملک بن ابان (زیات) ہے۔ ابان جبل[۲۲] کے ایک گاؤں ___ دسکرہ[۲۳] ___ کا باشندہ تھا۔ وہ وہاں سے روغن جمع کر کے بغداد لایا کرتا تھا۔ یہ شخص بلیغ شعرا میں سے تھا۔ یہ تین خلفا معتصم، واثق اور متوکل ___ کے زمانہ میں منصب وزارت پر فائز رہا۔ لیکن متوکل کے ہاں اسے وزیر بنے ابھی چالیس ہی روز گزرے تھے کہ اس نے اسے مبتلائے آلام کیا اور مار ڈالا۔ ہم دوسرے مقام پر اس کے تفصیلی حالات بیان کریں گے۔ یہ ۲۳۳ھ میں فوت ہوا۔ کتاب رسائل اس کی تصنیف ہے۔

قاسم بن یوسف

یہ احمد بن یوسف کا بھائی تھا۔ شاعر اور مترسل تھا۔ کتاب رسائل اس کی تصنیف ہے۔

عمرو بن سعید

بن مسعدہ۔ یہ مامون کے وزرا میں سے تھا۔ بلیغ شاعر اور مترسل تھا۔ کتاب رسائل اس کی مرتب کردہ ہے جو ضخیم کتاب ہے۔

سعید بن وہب کاتب

یہ خاندان وہب بن سعید سے نہیں ہے۔ بلکہ ایرانی نژاد ہے۔ کتاب رسائل اور کتاب دیوان شعرہ اس کی تصانیف ہیں۔

حرانی

ابوالطیب عبدالرحیم بن احمد حرانی۔ بلیغ شاعر اور مترسل تھا۔ کتاب رسائل اور کتاب

فی البلاغۃ اس کی تصنیفات ہیں۔

ابو علی بصیر

شاعر اور بلیغ مترسل تھا۔ اس میں اور ابو العیناء میں ایک دوسرے کے خلاف ہجوگوئی کا سلسلہ جاری رہتا۔ ان میں باہم مکاتبات کا مبادلہ بھی رہا۔ اس بارے میں اس کے اشعار بھی ہیں جو بڑے عمدہ ہیں۔ کتاب رسائل اور کتاب دیوان شعرہ۔ اس کی تصنیفات ہیں۔

یوسفی

ابو الطیب محمد بن عبد اللہ۔ یہ احمد بن یوسف کاتب کی اولاد سے تھا اور مامون کا کاتب تھا۔ ابو الطیب احمد بن یوسف کے مکتوبات و رسائل مشہور ہیں۔ یہ بلیغ مترسل تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الفصول فی الرسائل المختارۃ۔ کتاب رسائلہ خاصۃ۔

بنو مدبّر

احمد۔ محمد اور ابراہیم، سب شاعر اور بلیغ مترسل تھے۔ کتاب المجالسۃ والمذاکرۃ۔ احمد کی تصنیف ہے۔

ہارون بن محمد

بن عبد الملک زیات۔ اس کی کنیت ابو موسیٰ ہے۔ جامعین اخبار و انغات اور رواۃ میں سے تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب اخبار ذی الرّمّۃ۔

کتاب رسائلہ۔

سعید بن حمیدؒ

اس کی کنیت ابوعثمان ہے کاتب اور شیریں بیان رسائل نگار تھا۔ اپنے فن میں فائق تھا اور اخذ و سرقہ میں خوب مہارت رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ اگر سعید کے کلام اور شعر سے یہ کہا جائے کہ اپنے اپنے مقام پر چلے جاؤ، تو اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے۔ یہ اس کے بارے میں احمد بن طاہر کے الفاظ ہیں۔ اس کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ شاہان ایران کی اولاد سے ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب انتصاف العجم من العرب۔ یہ تسویہ کے نام سے معروف ہے۔ کتاب دیوان رسائلہ۔ کتاب دیوان شعرہ والمصارعۃ۔

احمد اور ابراہیم دونوں الگ الگ مکتوبات و رسائل رکھتے ہیں۔

ابراہیم بن اسماعیل

بن داؤد کاتب۔ کلام کی عمدگی اور بلاغت میں اسے تقدم و برتری حاصل ہے۔ کتاب رسائل اس کی تصنیف ہے۔

سعید بن حمید بن بختیکان

اس کی کنیت ابوعثمان ہے۔ فہیم اور فصیح متکلم تھا۔ اصلاً قدیم ایرانی تھا، عرب کے خلاف شدید عصبیت رکھتا تھا۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔

کتاب فضل العجم علی العرب وافتخارہا۔ کتاب رسائلہ۔ کلام و عقائد سے متعلق بھی اس نے کتابیں تصنیفات کی ہیں۔ جن کا ذکر میں کتاب کے اصل مقام پر کروں گا۔

حمید بن مہران کاتب

عنوان کا ماخذ وہ تحریر جس تک رسائی ہے۔ ان کے فرزند کتابت انجام دیتے۔ کتاب رسائل اس کی تصنیف ہے۔

ابن یزداد ابو عبداللہ

محمد بن یزداد بن سوید، مامون کا وزیر تھا۔ بلیغ مترسل اور شاعر تھا۔ یہ کتابیں اس کی تصنیف کردہ ہیں:۔
کتاب رسائل۔ کتاب دیوان شعرہ۔

محمد بن مکرم

بلیغ کاتب اور مترسل تھا۔ کتاب رسائل اس کی ہے۔

ابو صالح

عبداللہ بن محمد بن یزداد بن سُوَیْد۔ اس کا شمار بلیغ کاتبوں میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب التاریخ۔ کتاب رسائل۔

اس کا بیٹا ابو احمد

عبداللہ بن محمد بن یزداد۔ اس نے اپنے باپ کی تصنیف۔ کتاب التاریخ ۳۰۰ھ تک مکمل کی۔

میمون بن ابراہیم کاتب

متوکل کے عہد حکومت میں مخصوص مراسلات کی تسوید و نگرانی اس کے ذمہ تھی۔ مراسلہ نگاروں میں یہ زیادہ فصیح اور بلیغ تھا۔ کتاب رسائل اس کی مرتب کردہ ہے۔

موسیٰ بن عبدالملک

متوکل کے زمانۂ خلافت میں دیوان سواد اس سے متعلق تھا۔ یہ مترسل تھا۔ میں نے اس کے مکتوبات کا مجموعہ دیکھا ہے۔

ابن سعید قُطْرُبُلی

ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن حسین بن سعید بن مسعود قطربلی۔ اس کا شمار عالم اور

فاضل کاتبوں میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب التاریخ۔ اس کتاب میں یہ اپنے زمانہ تک کے واقعات کو ضبطِ تحریر میں لایا۔ کتاب نقر البلغار۔ کتاب المنطق

نطاحہ

ابوعلی احمد بن اسماعیل بن خصیب انباری۔ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کا کاتب تھا۔ محمد بن طاہر نے اس کو قتل کر دیا تھا۔ بلیغ مترسل، شاعر اور ادیب تھا۔ فنِ بلاغت میں اس کو تقدم حاصل تھا۔ اس کے زیادہ تر مکتوبات وہ ہیں جو اس نے اپنے دوستوں کو لکھے۔ اس کے اور ابوالعباس بن معتز کے درمیان مراسلات اور ان کے جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کا مجموعہ رسائل تقریباً ہزار ورق پر مشتمل ہے جس میں ہر عمدہ بات درج ہے۔
کتاب الطبیخ اور کتاب طبقات الکتاب اس کی تصنیفات ہیں۔ اس کی ایک اور کتاب بھی ہے جس کا نام اسماء المجموع المنقول من الرقاع ہے۔ یہ کتاب مسموعات و مشاہدات میں سے ان واقعات پر مشتمل ہے جو اس کے تجربہ میں آئے اور علماء سے سُنے۔ علاوہ ازیں کتاب صفۃ النفس اور کتاب رسائلہ الی اخوانہ بھی اس کی تصانیف ہیں۔

ابن فضیل کاتب

ابوالحسن علی بن حسین بن فضیل بن مردان۔ یہ فارسی نژاد ہے اور کتاب الاصنام وما کانت العرب والعجم تعبد من دون اللہ تبارک اسمہ، اس کی تصنیف ہے۔

ابوالعیناء محمد بن قاسم بن خلاد

یہ فصیح و بلیغ تھا اور حاضر جواب اور برجستہ بات کہنے کا عادی تھا۔ شاعر تھا۔

آخر عمر میں نابینا ہو گیا تھا۔ اس کے اور ابوعلی لبصیر کے، نیز اس کے اور ابوعثمان کے درمیان مراسلت اور ہجوگوئی کا سلسلہ جاری رہتا ۔ اہل عسکر، اس کی زبان کے کچرکوں سے خائف رہتے۔ اس نے اصمعی وغیرہ علما سے روایت کی۔ ابوالعیناء کی وفات کچھ اوپر ۲۸۰ھ میں ہوئی۔ اس کی کتابیں یہ ہیں :-

کتاب اخبار ابی العیناء۔ یہ ابن ابوطاہر نے مرتب کی۔ کتاب شعر ابی العیناء۔ تقریباً تیس اوراق پر مشتمل ہے۔

میں نے ابوعلی بن مقلہ کی تحریر میں جو کچھ پڑھا ہے، کتاب کے اس مقام کے اقتضا کے پیش نظر مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اسی ترتیب اور الفاظ میں یہاں درج کر دوں۔

خطبا کے نام

امیر المومنین علی علیہ السلام۔ طلحہ بن عبید اللہ۔ عبد اللہ بن زبیر۔ خالد و اسماعیل پسران عبد اللہ قسری۔ عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب۔ جریر بن یزید بن خالد۔ یزید بن عبد اللہ بن خالد۔ خالد بن صفوان۔ عبد اللہ بن اہتم۔ صعصعہ بن صوحان۔ ابن قریہ۔ محمد بن قیس خطیب۔ زیاد بن ابوسفیان۔ قطری بن فجاءۃ۔ ولید بن یزید۔ ابوجعفر منصور۔ مامون۔ شبیب بن شیبہ۔ عباس بن حسن علوی۔ محمد بن خالد بن عبد اللہ قسری اور اس کا بیٹا عبد اللہ۔ شبہ بن عقال۔

بلغا کے نام

ابو مروان غیلان۔ سالم مولیٰ ہشام بن عبد الملک۔ عبد الحمید بن یحییٰ کاتب مروان۔ خالد بن ربیعہ شرقی۔ عبد الوہاب بن علی۔ یہ بلال بن ابوبردہ کے زمانہ میں ہوا ہے۔ عمارہ بن حمزہ۔ یحییٰ و محمد پسران زیاد حارثی۔ از اولاد حارث بن کعب۔ حجر بن سلیمان حرانی، محمد بن حجر، یہ عباس بن محمد کا کاتب تھا۔ جبل بن یزید کاتب عمارہ بن حمزہ بمعدہ ابوالعز

عبدالجبار بن عدی اور مسعدہ بن خالد۔ یہ دونوں منصور کے کاتب تھے۔ رقاشی. یونس بن ابو فروہ۔ یہ عیسیٰ بن موسیٰ کے کاتب تھے۔ سہل بن ہارون۔ یہ مامون کی طرف سے بیت الحکمت کا منتظم تھا۔ سعید بن ہارون۔ یہ بیت الحکمت کے سلسلہ میں سہل بن ہارون کا شریک و معاون تھا۔ ہبۃ اللہ بن خاقان۔ جعفر بن محمد بن اشعث۔

عبیداللہ بن عمران۔ یہ بہت سے لوگوں کا کاتب رہا۔ جن میں کا ایک شخص فضل بن یحییٰ ہے۔ ابن ادہم کاتب ابو محزم۔ ابوالربیع محمد بن لیث۔ عسان بن عبدالحمید مدینی۔ یہ مدینہ میں جعفر بن سلیمان کا کاتب تھا۔ خطاب۔ یہ سلیمان بن ابوجعفر بن اُنیَین کا کاتب کا غلام تھا۔ خطاب بن ابوخطاب یہ کاتب تھا؛ وران لوگوں میں سے تھا جو مخصوص دعوت رکھتے ہیں اس نے زیادہ تر اپنے بارے میں لکھا۔ ابوالساج کاتب ولید بن معاویہ۔ عبداللہ بن خراش۔ یہ شام کا باشندہ تھا اور کلثوم بن عمرو عتابی کا کاتب تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو اپنے بارے میں لکھتے ہیں۔

ابومسلم شامی۔ تمامہ کاتب عبدالملک بن صالح۔ اسحاق بن خطاب کاتب تمیم بن زید۔ جریر بن سریج کاتب عبدالملک بن صالح۔ ابوروح۔ علی بن عیسیٰ کا کاتب اور جانشین یوسف بن سلیمان بن عبادہ۔ محمد بن حرب کاتب مخرج۔ احمد بن یوسف مسلم۔ یہ خزیمہ بن خازم کا کاتب تھا۔ اسماعیل بن صُبَیح۔ ابوعبداللہ۔ یہ مہدی کا کاتب تھا۔ محمد بن سعید۔ یہ مامون کے زمانہ میں ہوا ہے۔ بحر بن قیس بن عبدالحمید تمیمی۔ یہ بلال بن ابوبردہ کے زمانہ کا ہے۔ قاسم بن محمد۔ یہ بھی بلال کے زمانہ میں ہوا ہے۔ بشر بن ابوساردہ ابوالنجم حبیب بن نجم۔ یہ خلافتِ مہدی کے زمانہ کا آدمی ہے۔ مطرف بن ابوالمطرف لیثی۔ ابراہیم بن اسماعیل۔ یہ محمد بن کرم کا استاذ ہے۔ یوسف بن سلیمان۔ یہ ابوحولا اور جریر بن سریج کا کاتب تھا۔ حمزہ بن عفیف بن حسن۔ طاہر بن حسین کا کاتب تھا۔ مسلم بن صدقہ شامی۔ ابوہاشم حرانی۔

لوگوں میں بہترین بلغا دس ہیں

عبداللہ بن مقفع۔ عمارہ بن حمزہ۔ بحر بن محمد۔ محمد بن حجر۔ انس بن ابوشیخ۔ یہ احمد بن یوسف کاتب کا معتمد علیہ تھا۔ سالم۔ مسعدہ۔ ہریر۔ عبدالجبار بن عدی۔ احمد بن یوسف

وہ اصحاب بلاغت جو اس کے بعد پیدا ہوئے

ابراہیم بن عباس۔ حسن بن وہب۔ سعید بن عبدالملک۔

وہ کتابیں جن کی عمدگی پر سب کا اتفاق ہے

عہد اردشیر۔ کلیلہ و دمنہ۔ رسالہ عمارہ بن حمزہ۔ ماہانیہ۔ الیتیمہ از ابن مقفع۔ رسالۃ الحسین[۲۵] احمد بن یوسف الکاتب۔

وہ موضوعات جن پر کتابیں لکھی گئیں

عمومی موضوعات۔ فتوحات۔ ہزیمت و شکست۔ سلامتی۔ طاعت شرائع۔ شکر گزاری۔ حکمرانی۔ عہد و پیمان۔ مشورہ۔ عصبیت۔ بارش۔ زلزلے۔ بیعت۔ صلح شتم ہجاء۔ حوائج۔ رضاء۔ دوستی۔ گلہ و عتاب۔ عذر خواہی۔ وثائق۔ تہنیت۔ ہدایا و تحائف۔ قضا۔ تعزیت۔ جہاد۔ حج۔ عیادت و مزاج پرسی۔ خواہشات۔ جواب فتوحات۔

مکتوبات جو بادشاہوں کی طرف سے دنیا کے بادشاہوں کو لکھے گئے

حاجتمندوں کے موضوع پر (جنگ کی) آگ کے متعلق۔ استسقاء کے بارے میں۔ حملے سے متعلق۔ امان اور پناہ سے متعلق۔ شوق و اشتیاق سے متعلق۔ ان مسائل و امور کے بارے میں جن کا تعلق معمولات سے ہے۔ مثلاً عید کے چاند کی رؤیت کے بارے میں۔ عزلت و علیحدگی کے بارے میں۔ ضروریات و حوائج کی طلب و درخواست کے بارے میں۔ لوگوں سے انقطاع تعلق کے بارے میں۔ معدلت گستری و دادخواہی کے بارے میں۔ یہاں وہ باتیں ختم ہوئیں، جو ابو علی ابن مقلہ کی تحریر سے لکھی گئی ہیں۔

غسان بن عبدالحمید

جعفر بن سلیمان بن علی کا کاتب تھا۔ بلیغ۔ شیریں گفتار اور لطافت معانی کا حامل

تھا۔ اس کی کتابیں مدون ہیں۔ جن میں سے ایک کتاب رسائل ہے۔

محمد بن عبداللہ بن حرب

ارمینیہ میں حسن بن قحطبہ کا کاتب تھا۔ پھر یزید بن اُسَید کا کاتب مقرر ہوا۔ اس کے بعد فضل بن یحییٰ کے ہاں فرائض کتابت انجام دیے۔ رسائل اس کی تصنیف ہے۔

بکر بن صُوُد

یہ یزید بن مزید کا کاتب تھا۔ صاحب بلاغت ہے اور مشہور کتابوں کا مصنف ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے برمک کی موت کے وقت یزید بن مزید کی طرف سے رشید کو خط لکھا تھا۔ کتاب رسائل۔ کتاب الرسالۃ المزیدیۃ الی الرشید۔ اس کی تصانیف ہیں۔

ابوالوزیر عمر بن مطرف

یہ کاتب تھا۔ قبیلہ عبدالقیس سے تعلق رکھتا تھا۔ باشندگانِ مرو سے تھا۔ مہدی۔ ہادی اور رشید کی طرف سے دیوان المشرق کا نگران و متصدی تھا۔ منصور کا کاتب تھا۔ پھر مہدی کا کاتب مقرر ہوا۔ کہتے ہیں اس نے مہدی کے زمانہ ہی میں وفات پائی۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اس کی وفات رشید کے عہدِ حکومت میں ہوئی اور اس پر اس نے شدید حزن وملال کا اظہار کیا۔ ثقہ تھا اور اپنے فن میں فائق و مقدم مانا جاتا تھا۔ بلیغ اور راویہ تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب منازل العرب وحدودھا واین کانت محلۃ کل قوم والی این انتقل منھا۔ کتاب رسائل ابی الوزیر۔ کتاب مفاخرۃ العرب ومنافرۃ القبائل فی النسب۔
جب رشید نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو کہا۔ "اللہ تم پر رحم کرے۔ بخدا جب بھی تو دو کاموں سے دوچار ہوا، جن میں ایک اللہ کے لیے ہوتا اور دوسرا تیرے لیے تو تُو نے

ہمیشہ اپنے کام پر اللہ کے کام کو ترجیح دی تھی

فضل بن مروان بن ماسرجس

یہ عیسائی تھا۔ ایک گاؤں کا باشندہ تھا جس کا نام [illegible] ہے اور یہ گاؤں نہر بوق کے منطقہ میں واقع ہے۔ اس نے [illegible] پرورش پائی۔ مامون اور معتصم کی خدمت میں رہا۔ معتصم کا وزیر بھی رہا اور دونوں [illegible] بعد بھی کئی خلفا کی خدمت کی۔ بے حد معرفت والا تو کہا نہ جاتا لیکن خلفا کی خدمت کے بہترین خوب واقف تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب المشاہدات والاخبار التی شاہدہا ورآہا اور کتاب رسائل۔

ہشیاری

ابو عبد اللہ محمد بن عبدوس۔ اس کا شمار وزرا اور [illegible] اخبار کو محرر تحریر کرنے والوں اور محرروں میں ہوتا ہے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الوزراء والکتاب۔ کتاب میزان الشعر والمشتمل علی تواتر العروض۔

شیلمہ

یہ محمد بن حسن کاتب ہے شیلمہ اس کا لقب ہے۔ ابتداءً علوی البصری کے ساتھ تھا۔ پھر بغداد چلا گیا اور وہاں مامون و محفوظ رہا پھر خوارج سے جا ملا اور ان کے لیے تگ و تاز کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ معتضد نے اس کو آگ میں زندہ جلا دیا اور اس کو اس کے خیمہ کے ستون پر پھانسی دی گئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب اخبار صاحب الزنج و وقائعہ۔

کتاب رسائل۔

ابن الواصبغ

ابوالعباس احمد بن محمد بن الواصبغ ۔ اس کی مصنفات میں کتاب العلم وشرف الکتابۃ شامل ہے جو پچاس اوراق پرمشتمل ہے ۔ اس کے مکتوبات کی تعداد کم ہے ۔

ابن الوالسرح

ابوالعباس احمد بن ابوالسرح کاتب ۔ کتاب العلم وما جاء فیہ ، اس کی تصنیفات میں شامل ہے ۔ اس کے مکتوبات ورسائل بھی ہیں ۔

اسحاق بن سلمہ

فارسی نژاد کاتب تھا ۔ کتاب فضل العجم علی العرب اس کی تصنیف ہے ۔ اس کے رسائل بھی ہیں ۔

موسیٰ بن عیسیٰ کسروی

اس کی تصنیفات یہ ہیں ۔
کتاب حب الاوطان ، کتاب مناقضات من زعم انہ لا ینبغی ان یتقدی الفتاۃ فی مطاعمہم بالائمۃ والخلفاء ۔

یزدجرد بن مہبندان کسروی

یہ معتضد کے زمانۂ خدمت میں ہوا ہے ۔ اس کی تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب فضائل بغداد وصفتہا ۔ کتاب الدلائل علی التوحید من کلام الفلاسفۃ ۔

دوسرا طبقہ

داؤد بن جراح

یہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ کا دادا تھا اور مستعین کا کاتب تھا ۔ اس کی تصنیفات

واقعہ ہے۔ اور اپنے گھر ہی میں مدفون ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب جامع الدعاء۔ کتاب معانی القرآن وتفسیرہ۔ اس کتاب کی تصنیف کے سلسلہ میں ابوالحسن خزاز اور ابوبکر بن مجاہد نے اس کی مدد کی۔ کتاب الکتاب وسیاسة المملکة وسیرة الخلفاء۔

اس کا بیٹا ابوالقاسم عیسیٰ بن علی

یہ منطق اور علوم قدیمہ میں اپنے دور کا یگانہ روزگار شخص تھا۔ اس کی وفات سنہ [illegible] میں ہوئی۔ کتاب فی اللغة الفارسیة اس کی تصنیف ہے۔

ابوالقاسم عبداللہ بن علی

بن محمد بن داؤد بن الجراح۔ یہ ابن [illegible] کے نام سے معروف ہے جو علی بن عیسیٰ کی بہن تھی۔ یہ ایک فاضل اور مترسل کاتب تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:
کتاب الاستعانة فی التاریخ۔ کتاب البیان وتقویم اللسان۔

عبدالرحمٰن بن عیسیٰ

یہ ابوالحسن کا بھائی اور ایک فاضل کاتب تھا۔ اپنے بھائی کے مشورہ سے جو کہ اس کا رہنما و پشتیبان تھا المتقی کا وزیر مقرر ہوا۔ اس کے تمام امور کی نگرانی و نظامت ابوالحسن علی بن عیسیٰ ہی کے سپرد تھی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب سیرة الوزراء [illegible] واخبارهم وانسابهم فی التقدیم والحدیث۔ کتاب التاریخ ۲۸۰ سے لے کر خود اپنے زمانہ تک۔ کتاب الخراج۔ یہ ایک ضخیم مگر ناتمام کتاب ہے۔

ابن [illegible]

ابوالقاسم عبداللہ۔ اس نے بغداد [illegible] کے پاس وفات پائی۔

اس کی تصنیفات نہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن ثوابہ

یہ بلیغ مترسل تھا اور معتضد کا کاتب تھا۔ اس کے مکتوبات مدوّن صورت میں موجود ہیں۔

ابو الحسین بن ثوابہ

یہ اس خاندان کے علما و فضلا میں سے آخری شخص ہے جو میں نے دیکھا۔ کتاب رسائل اس کی مرتب کردہ ہے۔

قدامہ بن جعفر

قدامہ بن جعفر بن قدامہ۔ یہ عیسائی تھا۔ مکتفی باللہ کے ہاتھ پر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ قدامہ کا شمار فصیح بلغا اور فضلا فلاسفہ میں ہوتا ہے۔ منطق میں اس کے فضل و کمال کی وجہ سے لوگوں کی اس کی طرف انگلیاں اٹھتی تھیں۔ اس کا باپ جعفر؛ غیر معروف تھا اور نہ [illegible]۔ قدامہ کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الخراج۔ آٹھ منازل ہیں۔ اس میں نویں منزل کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کتاب نقد الشعر۔ کتاب صابون الغم۔ کتاب صرف الہم۔ کتاب جلاء الحزن۔ کتاب درياق الفکر فیما عاب بہ ابا تمام۔ کتاب السیاسۃ۔ کتاب الرد علی ابن المعتز۔ کتاب حشو حشاء الجلیس۔ کتاب رسالۃ فی ابی علی بن مقلہ۔ یہ کتاب النجم الثاقب کے نام سے مشہور ہے۔ کتاب صناعۃ الجدل۔ کتاب نزہۃ القلوب و زاد المسافر۔

ابن حمّارہ

ابو الحسن احمد بن محمد بن حمّارہ کاتب۔ ادبیات سے اچھا شغف رکھتا تھا اور

فاضل کاتبوں میں سے تھا۔ اس نے متعدد کتابیں لکھیں اور متعدد دیوانوں سے اس کی
تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب امتحان الکتاب، دیوان ذوی الالباب اور کتاب الرسائل۔

کلوذانی

ابو القاسم عبید اللہ بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن حسن بن خسرو فیروز بن ابو المہر دان بن اردشیر بن بابک کلوذانی۔ دیوان سواد کا نگران، ابوالحسن عیسیٰ بن عیسیٰ کا جانشین اور بڑے بڑے کاتبوں کا سردار تھا۔ بعد میں اس کو باقاعدہ وزیروں میں لکھ لیا گیا۔

اس نے ابتدائی نشو و نما دیوان ابو الفرات میں پائی اور اس کی ولادت ۳۰۰ ھ سے قبل ہوئی اور وفات سنہ ۰۰ میں!

اس کی تصنیفات میں سے کتاب الخراج ہے۔ اس کے ۰۰ نسخے ہیں۔ پہلا نسخہ ۲۶ ھ میں اور دوسرا ۲۲۲ ھ میں مرتب کیا۔

ابراہیم بن عیسیٰ النصرانی

یہ نزلیت کاتبوں اور ادیبوں میں سے تھا۔ کتاب اخبار الخوارج اور کتاب الرسائل اس کی مصنفات ہیں۔

ابو سعید وہب بن ابراہیم بن طازاذ

یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو ہم نے دیکھا ہے۔ یہ فاضل ادیب اور مترسل تھا۔ نفیس اور بہترین کتابیں جمع کرنے کا عادی تھا۔ ذاتی طور پر اچھا آدمی تھا اور کتاب میں ان باقی ماندہ لوگوں میں سے تھا جن کو ہم نے دیکھا۔ ابوالحسن طازاذ بن عیسیٰ کا خاندان، ابو جعفر بن شیرزاد کا پروردہ تھا۔

ابوسعید وہب کی وفات سنہ ۔ ۔ ۔ میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الزیادات فی الکتاب الذی الفہ ابراہیم۔ کتاب جمع فیہ اخبار خالد۔
کتاب رسائل من بلاغتہ۔

ابن نصر

ابوالحسن علی ہے۔ چند مہینے قبل فوت ہوا ہے۔ اصحاب تصنیف ادیوں میں سے تھا۔ اس کی متعدد کتابیں ہیں، جن کا یہ میرے ساتھ اکثر مذاکرہ کیا کرتا تھا۔ میرا خیال ہے، ان میں سے اکثر کتابیں ناتمام ہیں۔
کتاب البراعۃ اور کتاب صحبۃ السلطان اس کی مصنفات میں سے ہیں۔

ابن بازیار

ابوعلی احمد بن نصر بن حسین بازیار سیف الدولہ کا ندیم تھا۔ اس کے دادا نصر بن حسین نے سرمن راۓ سے نقل مکانی کر کے معتضد سے وابستگی اختیار کر لی تھی اور پھر اسی کی خدمت کو اپنا شعار ٹھہرایا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے اس کا دل موہ لیا۔
یہ خراسانی نژاد تھا اور مرغانِ شکاری کو پالتا تھا۔ معتضد نے بھی اس کو کئی قسم کے شکاری جانور دیے۔ ابوعلی حلب میں ۳۵۲ھ میں سیف الدولہ کی زندگی ہی میں وفات پا گیا تھا۔
کتاب تہذیب البلاغۃ اور کتاب اللسان اس کی تصنیفات ہیں

ابن زنجی

ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن زنجی۔ کاتب تھا اور خوش خطی میں ضرب المثل گردانا جاتا تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب رسائلہ۔ کتاب الکتاب والصناعۃ۔

مَرزُبانی

ابو عبداللہ محمد بن عمران بن موسیٰ بن سعید بن عبداللہ - خراسانی نژاد ہے۔ یہ آخری شخص ہے جو ہم نے اصحابِ تصنیف اخبار میں سے دیکھا۔ صادق القول ہے۔ روایات کا وسیع علم رکھتا ہے۔ اس کے مسموعات کا دائرہ بھی نہایت وسیع ہے۔ جمادی ۲۹۷ھ میں پیدا ہوا، اور ہمارے دور یعنی ۳۷۷ تک زندہ رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے احسان و کرم کے پیشِ نظر اس کی زندگی کے لیے دستِ بدعا ہیں۔

اس کی وفات ۳۷۸ھ میں ہوئی۔ اللہ اس کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اس کی تصنیفات میں سے ایک کتاب دس ہزار اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب متنبین کے بارے میں ہے جو سلیمانی کاغذ پر اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں بسیار گو شعرا کے حالات بیان کیے گئے ہیں جن میں زیادہ تر بعد کے شعرا کا تذکرہ اور ان کے اشعار کا انتخاب ہے۔ جس میں ان کے زمان و نسب کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ان میں کا پہلا بشار بن برد اور آخری ابن معتز ہے۔

کتاب المفید۔ یہ پانچ ہزار سے زائد اوراق پر محتوی ہے اور دس فصول پر مشتمل ہے۔

فصلِ اوّل:- اس فصل میں ذکر شعرائے جاہلیت اور شعرائے اسلام کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور ان شعرا کے واقعاتِ زندگی درج ہیں جن کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے یا جو اپنے بیٹے کی نسبت سے مشہور ہیں، یا اپنی ماں کی وجہ سے متعارف ہیں یا اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں یا اپنے وطن کی جانب انتساب سے مفتخر ہیں یا اسی انداز کے حالات و واقعات سے تعلق رکھتے ہیں۔

فصلِ ثانی:- اس میں شعرا کے صفات اور ان کے اجسام و صور کے عیوب بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً ان کے رنگ کی سیاہی، ان کا کانا ہونا، ان کا اندھا پن، چندھا پن، برص اور دیگر وہ عیوب و امراض، جو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں تک جسم کے ایک ایک

حصے کو اپنے اثرات کی گرفت میں لے لیتے ہیں۔

فصل ثالث:۔ اس میں شعرا کے مذاہب و مسالک بتائے گئے ہیں۔ مثلاً ان کا تشیع۔ ان کا معتزلی ہونا۔ خارجیت یا ان کا متہم بالالحاد ہونا۔ ان کی یہودیت، نصرانیت اور اس انداز کی دوسری چیزیں۔

آخری فصل میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جنھوں نے زمانۂ جاہلیت میں بربنائے تکبر اور دورِ اسلام میں از روئے تدین شعر کہنا ترک کر دیا تھا یا جنھوں نے سلسلۂ مدح کو اظہارِ بزرگی کے باعث اور ہجو کو عزتِ نفس کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ یا جن لوگوں نے غزل گوئی سے عفت و پاکدامنی کے باعث دامن چھڑا لیا۔ یا وہ لوگ جن کے شعر ایک ہی زمین و معنی کے حامل تھے، جیسے سید بن محمد حمیری، عباس بن احنف اور اس قسم کے دوسرے لوگ۔

کتاب الازمنۃ: یہ کتاب دو ہزار اوراق کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس میں چار موسموں کی کیفیات درج ہیں۔ مثلاً موسم گرما، موسم سرما اور ان کے مابین دو اعتدال، گرمی سردی، بادل، چمکتی ہوئی آسمانی بجلیاں، ہوائیں، بارشیں، سیراب کرنے والے پانی اور مستسقا وغیرہ۔ اس ضمن میں موسم بہار اور موسم خزاں کے حالات بھی بیان میں بتایا گیا۔ پھر نجوم اور افلاک، بروج، سورج، چاند اور اس کی منزلوں کے بارے میں ذکر کیے ہیں۔ یہ سب چیزیں کس طرح ہیں اس بات کا ذکر ہے کہ عربوں نے ان سے کیا کیا الفاظ وضع کیے ہیں یا گنتے رہتے۔ عرب و عجم کے ایام و واقعات بھی اس میں مذکور ہیں۔ مہینوں، سالوں، زمانوں اور اس سلسلہ کی دوسری چیزوں کے بارے میں اخبار و اشعار بھی اس میں درج ہیں۔

کتاب الموفق: اس کے اوراق کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ اس میں زمانۂ جاہلیت کے مشہور شعرا کے حالات کا تذکرہ ہے۔ اس کا آغاز امرئ القیس اور اس کے طبقہ کے لوگوں سے کیا گیا ہے۔ پھر ان شعرا کا ذکر ہے جنھوں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں کو پایا اور جو دورِ اسلام کے شعرا میں سے ان کے بعد آئے۔ سب کا طبقہ بطبقہ ذکر ہے۔ اس میں جریر اور فرزدق کو مسلمان شعرا کے صدر باب اوّل میں رکھا ہے۔

اور دولت عباسیہ کے آغاز تک کے شعرا کا اور ان کے محاسن اخبار کا تذکرہ ہے۔ اس میں حبیب بن مُغیرہ اور ان لوگوں کا ذکر ہے جن کے اشعار بطور استشہاد لائے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ کتابیں بھی اس کی تصنیفات میں شامل ہیں۔

کتاب شرح خاتم المعانی۔ تقریباً دو سو اوراق۔

کتاب اخبار عبد الصمد بن المعذل۔ تقریباً دو سو اوراق۔

کتاب الہدایا۔ تقریباً تین سو ورق۔

کتاب الہدایا۔ ایک اور نسخہ۔ اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔

کتاب الزہد واخبار الزہاد۔ اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔

کتاب ذم الحجاب۔ تقریباً دو سو اوراق۔

کتاب الدعاء۔ دو سو ورق۔

کتاب الفتیان۔ تقریباً پانچ سو ورق۔

کتاب المتطفلین۔ تقریباً سو ورق۔

کتاب الریاحین۔ یہ تین ہزار ورق پر مشتمل ہے۔ اس میں ان عشاق شعرا کا تذکرہ ہے جنھوں نے جاہلیت اور اسلام یا دونوں زمانوں کو پایا۔ اس میں محبت اور اس کی صفت ناموں کی تقسیم ہے۔ اس کے [illegible] تذکرہ ہے جن میں شعرائے جاہلیت، شعرائے مخضرمین، دور اسلامی [illegible] نہد کے اشعار اور ان کے بعد کے شعرا کے کلام کی روشنی میں اہل لغت نے محبت کے ناموں اور قسموں کی جو تفصیل بیان کی ہے اور اس کے مشتقات کی جو وضاحت کی ہے ان سب کا اس میں تذکرہ ہے۔

کتاب المراثی۔ تقریباً پانچ سو ورق پر محتوی ہے۔

کتاب تلقیح العقول۔ یہ سو سے زیادہ ابواب کو گھیرے ہوئے ہے۔ پہلا باب العقل، پھر باب الادب، پھر باب العلم اور پھر وہ جو ان کے متجانس و متقارب ہے۔ یہ تین ہزار سے زائد صفحات کی کتاب ہے۔

کتاب الشعر۔ یہ کتاب، شعر کے فضائل، اس کے اوصاف ومحاسن، منافع ومضار، اوزان، عیوب، اس کے اجناس واقسام کی تعریف پر مشتمل ہے۔ نیز اس میں عروض ہے، اغلاط کا تذکرہ ہے، منتخب اشعار ہیں، شعر کہنے اور پڑھنے والوں کی تادیب واصلاح ہے، نحو، اشعار اور سرقہ کے اشعار کا تذکرہ ہے۔ اس کے علاوہ اسی قبیل کی اور چیزوں کا بیان ہے۔

کتاب اشعار الخلفاء۔ دو سو سے زائد اوراق پر مشتمل ہے

کتاب المزخرف فی الاخوان والاصحاب۔ تین سو سے زیادہ ورق۔

کتاب المدیح فی الولائم والدعوات والشراب تقریباً پانچ سو اوراق۔

کتاب التہانی والزیارۃ۔ تقریباً ایک سو ورق۔

کتاب الزہد فی التوبۃ والعمل الصالح والتقوی والورع۔ تقریباً چار سو اوراق۔

کتاب المشرف۔ یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت ودانائی، آپ کے آداب، مواعظ ووصایا وغیرہ مباحث ومسائل، نیز آپ کے وصایا اور حکم، عرب وعجم کے موضوع پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب تقریباً پانچ سو اوراق پر محتوی ہے۔

کتاب العبادۃ۔ تقریباً چار سو اوراق۔ اخبار ابی عبد اللہ بن [illegible] العلوی۔ تقریباً سو ورق۔ کتاب المستطرف فی الحمقاء والنوادر۔ تقریباً تین سو ورق میں پھیلی ہوئی ہے

کتاب اخبار ملوک کندۃ۔ تقریباً دو سو ورق۔

اخبار ابی تمام۔ تقریباً سو ورق۔

کتاب الرائق۔ اس میں غنا وآواز، اس کی اقسام، طریقے، گانے والوں اور گانے والیوں کے حالات، ان میں سے آزاد لونڈیوں اور غلاموں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

کتاب المغازی۔ تقریباً تین سو ورق۔

کتاب اخبار عبد الصمد بن المعذل۔

کتاب المعجم۔ اس میں حروف تہجی کی ترتیب سے پانچ ہزار شعرا کے نام درج

ہیں۔ پہلے وہ نام ذکر کیے گئے ہیں جن کے شروع میں حرف الف آتا ہے اور آخر میں ان لوگوں کے نام ہیں جن کا آغاز حرف یا سے ہوتا ہے۔ اس کتاب میں ہر شاعر کے چند مشہور شعر بھی لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب ایک ہزار اوراق پر مشتمل ہے۔

کتاب الاوائل - یہ قدریہ، معتزلیوں اور اہل عدل و توحید کے حالات و اخبار کو محیط ہے اور اس میں ان کی مجالس اور نظریات کے بارے میں بھی کچھ مواد درج کیا گیا ہے، یہ ایک ہزار ورق کی کتاب ہے۔

کتاب الموشح - اس میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی بنا پر علماء نے بعض شعراء کے شعر کو محل تنقید ٹھہرایا ہے۔ مثلاً کسر، لحن، سناد، ایطاء، اقواء، ابدال، اضطراب، بداہت، تضمین وغیرہ اور جن کو شعر میں عیب سمجھا جاتا ہے۔ یہ تین سو ورق کی کتاب ہے۔

کتاب المرشد - یہ متکلمین کے حالات میں ہے اور اس کے اوراق سو سے کم ہیں۔

کتاب المقتبس - یہ بصرہ کے نحویوں کے حالات میں ہے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے کہ وہ پہلا شخص کون ہے جس نے مباحث نحو کا آغاز کیا اور اسے تصنیف و ترتیب کے قالب میں ڈھالا۔ نیز اس میں قراء اور اہل بصرہ و کوفہ کے رواۃ اور ان میں سے جو لوگ بغداد آکر مقیم ہو گئے ان کے حالات درج ہیں۔ یہ کتاب ۰۰ ورق کے لگ بھگ ہے۔

کتاب اخبار ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت - یہ تقریباً پانچ سو اوراق میں پھیلی ہوئی ہے۔

کتاب اخبار شعبۃ بن الحجاج - تقریباً سو ورق۔

کتاب اشعار النساء - تقریباً چھ سو ورق۔

کتاب اشعار الجن المتمثلین - اس میں جنوں کے اشعار کا ذکر ہے۔ دو سو سے زائد ورق پر مشتمل ہے۔

کتاب المفصل - بیان و فصاحت کے موضوع پر تقریباً تین سو اوراق میں۔

تھی۔ ابو الحسین فضل و بزرگی، شرافت اور کتابت و دواوین کے علم و معرفت میں یگانۂ روزگار تھا۔ معز الدولہ کے دورِ حکومت میں دیوانِ سواد کی نظامت اسی کے سپرد تھی۔ کسی کا کتب خانہ اس کے کتب خانہ سے زیادہ بہتر اور شاندار نہیں دیکھا گیا، کیونکہ اصل کتابوں اور ان منفرد و یگانہ دواوین پر مشتمل تھا جو ان کے اصحابِ تصنیف علما کے خود اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ . میں فوت ہوا۔ اس کی یہ تصنیفات تھیں:۔

کتاب نشوۃ النہار فی اخبار الجوار۔ کتاب الصبوح۔ کتاب اشعار الکتّاب۔ کتاب اخبار النساء المعروف۔ کتاب ابن الدکاذ۔ کتاب القرد و محبتی للزبیر۔ کتاب انس ذوی الفضل فی الولایۃ والعزل۔

صابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون مترسل و بلیغ شاعر اور ہندسہ کا عالم تھا۔ زیادہ تر کتابت، بلاغت اور شعر میں مہارت رکھتا تھا اور یہی علوم اس کی زیادہ دلچسپی کا باعث تھے۔ اس کی ولادت ۳۲۰ھ سے کچھ اوپر اور وفات ۳۸۰ھ سے پہلے ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

دیوان شعر۔ کتاب دیوان رسائل، یہ ہمارے زمانہ تک کے مکتوبات و رسائل پر حاوی ہے۔ تقریباً ہزار ورق میں پھیلی ہوئی ہے۔ کتاب مراسلات الشریف الرضی ابی الحسن محمد بن الحسین الموسوی۔ کتاب اخبار ولد ابنہ۔ یہ اس نے اپنے ایک بیٹے کے لیے تصنیف کی۔ کتاب دولۃ بنی بویہ و اخبار الدیلم و ابتداء امرہم۔ یہ کتاب التاجی یا عضدی کے نام سے معروف ہے۔

اخبار ابو محمد بن زید مُہلّبی

ابو محمد حسن بن محمد معز الدولہ کا وزیر تھا۔ بلیغ شاعر تھا۔ اپنے دور کا بقیۃ السلف

تھا۔سنہ . . . میں فوت ہوا۔کتاب دیوان رسائل و توقیعات، اس کی مرتب کردہ ہے۔اس کے اشعار کا ایک دیوان بھی ہے مگر وہ چھوٹا سا ہے۔

ابن عمید

ابوالفضل۔کتاب دیوان رسائل۔کتاب المذہب فی البلاغت اس کی تالیفات ہیں۔

صاحب

ابوالقاسم بن عبّاد۔یہ بلاغت، فصاحت اور شعر میں اپنے دور کا بے نظیر اور یگانہ شخص تھا۔اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب دیوان رسائل۔کتاب الکافی فی الرسائل۔کتاب الزیدیہ۔کتاب الاعیاد و فضائل النیروز۔کتاب الامامۃ۔اس میں امیرالمومنین علی بن ابی طالب کی افضلیت، برتری اور ان کے پیشروؤں کی تثبیت امامت سے متعلق بحث کی گئی ہے۔کتاب لوزراء۔کتاب الکشف عن مساوی شعر المتنبی۔کتاب مختصر اسماء اللہ عزوجل و صفاتہ۔

دوسرا طبقہ

حفصویہ

اس کا شمار ان فاضل کاتبوں کے زمرہ میں ہوتا ہے جو خراج کو ضبطِ تحریر میں لاتے تھے۔اپنے فن میں سب سے فوقیت رکھتا تھا۔یہ پہلا شخص ہے جس نے خراج کے بارے میں کتاب تصنیف کی۔کتاب الخراج اور کتاب الرسائل اس کی تصنیفات میں سے ہیں۔

ابن عبدالکریم

اس کا نام احمد بن محمد بن عبدالکریم بن ابوسہل ہے۔اسے ابوسہل احول بھی کہا جاتا ہے

اس کی کنیت ابو العباس ہے۔ کتّاب میں سے فاضل تر اور فائق تر شخص تھا۔ فن خراج کو خوب جانتا تھا بلکہ اسے اپنے دور کے لوگوں پر تفوّق حاصل تھا۔ اس کی وفات ۲۷۰ھ میں ہوئی۔ کتاب الخراج اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن ماشطہ

یہ ابو الحسن علی بن حسن ہے۔ مظلوم نے اس کو ابن ماشطہ کا لقب دیا تھا۔ اس کا زمانہ ہمارے زمانہ سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔ علم حساب اور امور خراج میں اس کو مہارت وتقدم حاصل تھا، اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب جواب المعنت۔ کتاب الخراج، یہ ایک تصنیف لطیف ہے۔ کتاب تعلیم لبعض المؤامرات۔

ابن بشار

احمد بن محمد بن سلیمان بن بشار کاتب۔ یہ ابو عبداللہ کوفی وزیر کا استاد تھا۔ بلاغت اور فن بلاغت کے اعتبار سے فاضل کاتبوں میں سے تھا۔ یہ کتابیں اس کی تصنیفات ہیں:

کتاب الخراج کبیر۔ اس کتاب کا مسوّدہ، خود اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا، میں نے دیکھا ہے، جو کم وبیش ایک ہزار ورق پر مشتمل ہے۔ کتاب البیوتات والمنادمۃ۔ اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی (میں نے دیکھی ہے)

عبداللہ بن حماد

بن مروان کاتب۔ میں اس کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا کہ کتاب معانی الشیب وآدابہ وفصل الوانہ وترتیب مقدماتہ وما قیل فیہ نثرا ونظما والخضابات،

اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ایک اور کاتب

یہ یعقوب بن محمد بن علی کے نام سے معروف ہے۔ کتاب الخضابات وذم الشیب ومدح الشباب اس کی تصنیف ہے۔

محمد بن احمد بن علی بن خبار کاتب

اس کی کتابوں میں سے ایک کتاب الخراج ہے۔

ابن سریح

یہ ہمارے دور کا آدمی ہے اور نادم تحریر زندہ ہے۔ اس کا نام اسحاق بن یحییٰ بن سریح ہے اور نصرانی ہے۔ اس کی کنیت ابوالحسین ہے۔ دواوین سے اچھی طرح معرفت وآگاہی رکھتا ہے۔ کاروبارِ خراج سے بحث وگفتگو کے سلیقہ کا مالک ہے اور فن خراج کو خوب جانتا ہے۔ نیز نحو میں بھی اس کو کامل دست گاہ حاصل ہے۔ یہ شعبان ۳۰۰ھ میں پیدا ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الخراج کبیر، دو جز۔ کتاب الخراج الصغیر۔ اس کو مختلف منزلوں اور فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب علم القراءات بالحضرۃ۔ کتاب تحویل سنی الموالید۔ تقریباً سو ورق میں ہے۔ کتاب جمل التاریخ۔ جمع شدہ۔

دوسرا طبقہ

باح ابوعبداللہ

محمد بن عبداللہ بن غالب اصفہانی۔ باح اس کا لقب ہے۔ فصیح وقادر الکلام اور کاتب تھا۔ اس کا لقب باح اس کے اس بیت کی وجہ سے پڑا۔

باح بمانی الفوادباحا

بغداد آیا تو بغیانی کاتب کے ہاں مقیم ہوا، اور اس کے بیٹوں کے لیے کتاب الرسائل تصنیف کی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب جامع الرسائل۔ اس کے آٹھ اجزا تھے۔ بعد میں نویں جزکا اس پر اضافہ کیا اور اس کا نام الکتاب الموصول رکھا اور اس کو بہ ترتیب دلمی حصوں میں پھیلایا کتاب التوشیح والترشیح فی لبعض التسویۃ بین الشعوبیۃ۔ کتاب الخطب و البلاغۃ۔ کتاب الفقر۔

ابومسلم

محمد بن بحر اصفہانی۔ کاتب۔ مترسل، بلیغ اور متکلم تھا بحث مجادل اور مناظر تھا۔ ابوالحسن علی بن عیسیٰ اس کی تعریف کرتا اور اس سے محبت و دلبستگی رکھتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب جامع التاویل لمحکم التنزیل علی مذہب المعتزلۃ۔ یہ قرآن کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ کتاب جامع رسائلہ۔

ابن طباطبا علوی

اس کا ذکر شعرو شعرا کے مقالہ میں آئے گا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب سنام المعالی۔ کتاب عیار الشعر۔ کتاب الشعر الشعرا۔ یہ اس کے خود لپنے منتخبات میں سے ہے۔ کتاب دیوان شعرہ۔

دلمرتی

اس کا نام ؟ ہے اور دیمرت سرزمین اصفہان میں واقع ہے۔ یہ بلیغ مصنف اور نحوی تھا۔ کتاب تہذیب الطبع اس کی تصنیف ہے۔

ابن ابوعواذل

کتاب البراعۃ والفلسن اس کی تصنیف ہے۔

ابوحصین محمد

بن علی اصفہانی دیرقی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب مثالب ثقیف وسائر العرب۔ کتاب الحماسۃ۔

عبدالرحمٰن بن عیسیٰ ہمدانی

بکر بن عبدالعزیز بن ابودلف کا کاتب تھا اور شاعر اور کاتب تھا تصنیفات میں سے کتاب الالفاظ ہے۔

ابن عبدکان

اس کا نام محمد ہے۔ یہ طولونیہ کا کاتب تھا۔ بلیغ، فصیح اور وقائع نگار تھا۔ دیوان رسائل اس کی تصنیف ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

ابن ابوالبغل

اس کا نام محمد بن یحییٰ بن ابوالبغل اور کنیت ابوالحسین ہے۔ اسے اصفہان سے بلایا گیا تھا اور عہد مقتدر میں یہ وہاں کی مسند وزارت پر متمکن تھا۔ بلیغ، فصیح، مترسل اور عمدہ وضع شخص تھا۔ اور بہت اچھے اور عمدہ شعر کہتا تھا، اور فطرتی شاعر تھا۔

اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

دیوان رسائلہ۔ کتاب رسالۃ فی فتح البصرۃ۔

محمد بن مقسم کرخی

یہ کاتبوں کے اس گروہ سے تعلق رکھتا تھا، جن کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو منصب وزارت پر فائز ہونے کی اہلیت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ یہ ایک بلیغ وقائع نگار تھا۔ اس کی کتابیں یہ ہیں:۔

دیوان رسائل۔ دیوان شعرہ۔

الباحث عن معائص العلم

اس کا نام محمد بن سہل بن مرزبان کرخی اور کنیت ابو منصور ہے۔ کرخ کا باشندہ تھا۔ اس کا شمار فصحا و بلغا میں ہوتا تھا۔ جس شخص نے اس کو دیکھا ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کے ہاتھ بے کار ہو چکے تھے۔ کتاب المنتہی فی الکمال اس کی تصنیف ہے جو ذیل کی بارہ کتابوں پر مشتمل ہے۔

کتاب مدح الادب۔ کتاب صفۃ البلاغۃ۔ کتاب الدعاء والتحامید۔ کتاب الشوق والفراق۔ کتاب الحنین الی الاوطان۔ کتاب التہانی والتعازی۔ کتاب الامل والمأمول۔ کتاب التسبیبات والطلب۔ کتاب الحمد والذم۔ کتاب الاعتذارات۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب نفائس الحکم۔

ابو سعید عبد الرحمٰن

بن احمد اصفہانی۔ کتاب رسائل اس کی تصنیف ہے۔

ابہری اصفہانی

اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کتابیں اس کی تصنیفات ہیں:۔ کتاب تہذیب الفصاحۃ۔ کتاب ادب الکاتب۔ کتاب ندیم۔

جیہانی

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن نصر — یہ حاکم خراسان کا وزیر تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المسالک والممالک۔ کتاب آئین مقالات کتب العہد للخلفاء والامراء۔ کتاب الزیادات فی کتاب آئین فی المقالات۔ کتاب رسائل۔

ابوزید بلخی

اس کا نام احمد بن سہل ہے۔ یہ تمام قدیم وجدید علوم کا فاضل تھا۔ اپنی تصنیفات و تالیفات میں حکما و فلاسفہ کے اسلوب کا تتبع کرتا تھا لیکن چونکہ اہل ادب سے اس کی مشابہت و مماثلت زیادہ تھی اور ان سے قریب تر تھا اس لیے ہم نے اس کا ذکر اپنی کتاب کے اس مقام پر کیا ہے۔ ابوزید سے منقول ہے کہ صُعلوک کا بھائی حسین بن علی مروروزی مجھے ہمیشہ ایک مقرر ومعین وظیفہ دیتا تھا۔ لیکن جب میں نے کیفیت تودیات کے باب میں کتاب بحث لکھی تو اس نے یہ سلسلہ منقطع کر دیا۔ اسی طرح نصر بن محمد کا بھائی وزیر ابوعلی جیہانی مجھے عطیات سے نوازتا رہتا تھا لیکن جب میں نے کتاب القرابین والذبائح تصنیف کی تو اس نے مجھ کو ان عطیات سے محروم کر دیا۔ حسین قرامطہ میں سے تھا اور جیہانی ثنویت کا حامی تھا۔ ابوزید الحاد سے متہم تھا۔ بلخی سے منقول ہے کہ یہ شخص یعنی ابوزید مظلوم ہے۔ وہ موحد تھا۔ میں اسے دوسرے لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ ہم دونوں اکٹھے پلے بڑھے۔ فرق یہ ہے کہ اس کو منطق پر زیادہ دسترس حاصل تھی۔ ہم دونوں نے منطق کی تعلیم حاصل کی۔ مگر بحمد اللہ ہم ملحد نہیں ہوئے۔

ابوزید کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب شرائع الادیان۔ کتاب اقسام العلوم۔ کتاب اختیارات السیر۔ کتاب کمال الدین۔ کتاب السیاسۃ الکبیر۔ کتاب السیاسۃ الصغیر۔ کتاب فضل صناعۃ الکتابۃ۔ کتاب مصالح الابدان

والنفس ۔ کتاب اسماء اللہ عزوجل وصفاتہ ۔ کتاب صناعۃ الشعر ۔ کتاب فضیلۃ علم اخبار
کتاب الاسماء والکنی والالقاب ۔ کتاب اسامی الاشیاء ۔ کتاب النحو والتصریف ۔ ۔
کتاب الصورۃ والمصور ۔ کتاب رسالۃ فی حدود الفلسفۃ ۔ کتاب ما یصح من احکام النجوم ۔
کتاب الرد علی عبدۃ الاصنام ۔ کتاب فضیلۃ علوم الریاضیات ۔ کتاب فی اقسام علوم الفلسفۃ
کتاب القرابین والذبائح ۔ کتاب عصمۃ الانبیاء علیہم السلام ۔ کتاب نظم القرآن ۔ کتاب تاویل
القرآن ۔ کتاب العباد والنساک ۔ کتاب جمع فیہ ما غاب عنہ من غریب القرآن ۔ کتاب
فی ان سورۃ الحمد تنوب عن جمیع القرآن ۔ کتاب اجوبۃ ابی القاسم الکعبی الکعبی ۔ کتاب نوادر
فی فنون شتی ۔ کتاب اجوبۃ ابی فارس ۔ کتاب تفسیر صور کتاب السماء والعالم لابی جعفر الخازن
کتاب اجوبۃ ابی علی بن ابی بکر بن المظفر المعروف ابن محتاج ۔ کتاب اجوبۃ ابی القاسم المودب
کتاب المصادر ۔ کتاب اجوبۃ مسائل ابی الفضل السکری ۔ کتاب الشطرنج ۔ کتاب فضائل
مکۃ علی سائر البقاع ۔ کتاب جواب رسالۃ ابی علی بن المنیر الزیادی ۔ کتاب منبہ الکتاب
کتاب البحث عن التاویلات ۔ کتاب الرسالۃ السالفۃ الی العاتب علیہ ۔ کتاب رسالۃ
فی مدح الوراقۃ ۔ کتاب وصیۃ ۔

بستی

یہ ابواسامہ ہے ۔ میں نے اس کی کوئی کتاب نہیں دیکھی لیکن مجھے ابوعلی بن سوار
کاتب نے بتایا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے بصرہ کا کتب خانۂ وقف مرتب کیا ۔ یہ مردود
تھا اور علم سے شدید شغف رکھتا تھا ۔ اس نے بتایا کہ میرے بصرہ کے کتب خانہ میں
اس کی کتابیں موجود ہیں ۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے لفظ بستی کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ
سین سے ہے یا شین سے ؟ یہ اس لیے کہ سرزمین سجستان میں " بشت " ایک معروف
مقام ہے ۔ لیکن " بست " کے متعلق بھی کچھ معلوم نہیں کہ کہاں ہے ۔ ابوعلی نے اسے
شین معجمہ کے ساتھ ضبط کیا ہے ۔ اس شخص کے بارے میں اور اس کی کتابوں کے بارے میں

ہماری جو تحقیق ہے۔ ہم انشاء اللہ اسے کتاب کے اصل مقام پر بیان کریں گے۔
ابو علی کی روایت کے مطابق اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الاشجار والنبات۔ کتاب وصف ہواء جرجان۔ کتاب جوابہ فی قدم العالم کتاب فی علة الوزیر الموجہ بوجہین۔ کتاب صون العالم وسیاسة النفس۔ کتاب رسالة فی سیر العضو الرئیس من بدن الانسان۔

حمزہ بن حسن

باشندگان اصفہان سے ہے۔ ادیب ومصنف تھا۔ شعریت سے متعلق اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الامثال علی افعل ویدخل فیہ الشعریة والنثریة۔ کتاب الامثال الصادرة عن ثبوت الشعر۔ کتاب اصفہان واخبارہا۔ کتاب التشبیہات۔ کتاب انواع الدعاء۔ کتاب التنبیہ علی حروف المصحف۔ کتاب رسائل۔ کتاب التماثیل فی تباشیر السرور۔

حکمویہ بن عبدوس

اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ مضافات جبل کا رہنے والا تھا۔ کتاب السواد فی الرسائل اور کتاب الآداب۔ اس کی تصنیفات ہیں۔

سمکہ

یہ ابن عمید کا معلم تھا۔ اس کا نام محمد بن علی بن سعید ہے۔ کتاب اخبار العباسیین اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

کشاجم

یہ ابو الفتح محمود بن حسین ہے۔ اس کا مرتبہ ادب وشعر مشہور ہے اور اس کی

تصنیفات یہ ہیں۔
کتاب ادب الندیم۔ کتاب الرسائل۔ کتاب دیوان شعرہ۔

خشکنا کہ کاتب

یہ بغداد کا باشندہ تھا۔ زیادہ تر رقہ میں اقامت رکھتا تھا۔ پھر موصل چلا گیا۔
اس کا نام علی بن وصیف ابوالحسن ہے۔ صحیح معنوں میں بلیغ انسان تھا۔ اس نے متعدد کتابیں تصنیف کیں جن کو سربراہ اسماعیلیہ عبدان نے اپنی طرف منسوب کر لیا۔ یہ میرا دوست اور انیس تھا۔ موصل ہی میں فوت ہوا۔ تشیع کا حامی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب النثر الموصول بالنظم۔ کتاب صناعۃ البلاغۃ۔ دیوان شعرہ۔ کتاب الفوائد۔

ابو کبیر اہوازی

یہ ابو کبیر احمد بن محمد بن فضل ہے۔ اس کی تصنیفات میں سے کتب مناقب الکتاب ہے۔

ابو نمیلہ نمیلی

ایک قول کے مطابق یہ شنی ہے۔ اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ کتاب الشذور فی مؤامرات الخلفاء والامراء اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

حواشی

لہ ایک نسخہ میں "وکان یتقصد فصحاء الاعراب" اور ایک میں "وکان یتقصد فصحاء الاعراب" ہے۔ میں نے ترجمہ میں اول الذکر نسخہ کو ملحوظ رکھا ہے۔

۲ مطبوعہ مصر اور فلوگل کے نسخہ میں "اخذ عنہ لا دبا." ہے اور ایک میں "احد الادباء" ہے۔ میں نے ترجمہ پہلے نسخہ کے مطابق کیا ہے۔

۳ مرو۔ اس نام کے دو شہر ہیں۔ ایک مَرْوُالرُّوذ اور دوسرا مرو شاہجہان۔ یہاں غالباً مرو شاہجہان مراد ہے۔ جو خراساں کا ایک مشہور شہر ہے۔ (معجم البلدان)

۴ آمل (بضم میم) اس نام کا ایک بہت بڑا شہر طبرستان میں بھی ہے لیکن شاید اس سے وہ آمل مراد ہے جو جیحون کے مغرب میں واقع ہے اور مرو سے بخارا جاتے ہوئے راستہ میں پڑتا ہے۔ (ایضاً)

۵ زم۔ (بفتح زا و تشدید میم) یہ فارسی لفظ ہے جسے معرب بنایا گیا "زم" ایک چھوٹا سا شہر ہے جو ترمذ اور آمل کے درمیان جیحون کے کنارے واقع ہے۔ (ایضاً)

۶ خُوارِزم (بضم خا و بفتح واو و بکسر را و سکون زا) اصل میں یہ خوارزم تھا۔ ایک را ساقط ہو گئی۔ یہ کسی شہر کا نام نہیں بلکہ ایشیا کا ایک بہت بڑا علاقہ تھا۔ اس کا صدر مقام ایک شہر جرجانیہ تھا۔ جسے وہاں کے باشندے گُرگانج کہتے تھے۔ (حوالہ مذکور بضمن لفظ جرجانیہ و خوارزم) اب یہ پورا علاقہ روس کے قبضہ میں ہے۔

۷ شہر کا نام درج نہیں۔ اصل کتاب میں شہر کے بجائے اسی طرح نقطے ڈالے گئے ہیں۔

۸ نام نہیں لکھا۔ اس کے بجائے نقطے ڈال دیے گئے ہیں۔

۹ ایک نسخہ میں رسالۃ الخمیس ہے۔

۱۰ اصل کتاب میں نام درج نہیں۔ اسی طرح نقطے ڈالے گئے ہیں۔

۱۱ ایک نسخہ میں کتاب آئین نامہ فی الآئین ہے۔

۱۲ دستمیسان۔ ایک قصبہ کا نام ہے، جو واسط، بصرہ اور اہواز کے درمیان واقع ہے لیکن واسط اور بصرہ کی نسبت اہواز سے قریب تر ہے۔ (معجم البلدان)

۱۳ قنسرین (بکسر قاف و فتح نون و تشدید وہ) یہ مقام شام میں حلب کے قریب واقع تھا۔ اسے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ۱۷ھ میں فتح کیا۔ (ایضاً)

۱۴ے کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ میرا بھی وہی حشر ہو، جو جعفر اور یحییٰ بن خالد کا ہوا۔

۱۵ے اور یہ کہ امیر المومنین اپنی شمشیرِ آب دار سے میری زندگی کا دائرہ بھی انہی کی طرح تنگ کر دیں۔

۱۶ے مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، تاکہ میری موت اطمینان سے آئے اور مجھے ان حوادث کا ہول نہ برداشت کرنا پڑے۔

۱۷ے کیونکہ اونچے امور کا تعلق محض ان ارادوں سے ہے جو مردانِ شیر پیشہ کے دلوں میں نہاں ہیں۔

۱۸ے ایسا امیر کہ جب کھانے کے لیے کوئی اس کے ہاں جاتے تو اس کے غلام جواب دیتے ہیں "وہ تو حمام میں ہے"

۱۹ے اس موقع پر دربان کو میرا یہ جواب ہوتا ہے کہ میں تو سلام کی غرض سے آیا تھا۔

۲۰ے کھانے کے لیے تمہارے پاس ہم اس وقت آئیں گے، جب سب روزے سے ہوں گے۔

۲۱ے ذوالریاستین۔ عباسی خلیفہ مامون الرشید کے وزیر، فضل بن سہل کو "ذوالریاستین" کہتے ہیں۔ اس کو ذوالریاستین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں تلوار اور قلم دونوں چیزیں جمع ہو گئی تھیں۔ اسے ۲۰۲ھ میں قتل کیا گیا۔ (الفخری مطبوعہ مصر ص ۱۰۵) یہ ساٹھ برس کی عمر میں جمعہ کے دن ۲ شوال ۲۰۲ھ میں مقتول ہوا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ - ص ۲۴۹)

۲۲ے جَبُّل (بالفتح الجیم وتشدید الباء وضمہا) یہ نعمانیہ اور واسط کے درمیان بجانب مشرق ایک خاصا بڑا شہر تھا۔ بعد میں یہ قصبہ میں تبدیل ہو گیا۔ (معجم البلدان)

۲۳ے دسکرہ (بالفتح دال وسکون سین وفتح کاف) اس نام کے کئی مقام ہیں۔ لیکن یہاں دسکرہ سے ایک گاؤں مراد ہے جو جبّل کے بالمقابل واقع ہے۔ ابان اسی دسکرہ کا باشندہ تھا۔ (ایضاً)

۲۴ے سواد۔ اس نام کے دو مقام ہیں۔ ایک جگہ نواحی بلقاء میں ہے۔ جو شام میں دمشق

کے قریب ہے۔ اسے غالباً سواد کے نام سے اس لیے موسوم کیا جاتا ہے کہ یہاں کے پتھر سیاہ رنگ کے ہیں۔ دوسرے سرزمینِ عراق کو سواد کہا جاتا ہے۔ (معجم البلدان) یہاں ثانی الذکر مقام مراد ہے۔ کیونکہ خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے اس کے انتظامات کے لیے خاص دیوان اور دفتر قائم تھا۔

۲۵ے ایک نسخہ میں رسالۃ الخمیس ہے۔

۲۶ے نہربوق۔ بغداد کے قریب ایک گاؤں ہے (دیکھیے معجم البلدان بلفظ بوق و نہربوق)

۲۷ے فتنۂ ابن معتز۔ اس کا نام عبد اللہ بن معتز ہے۔ یہ عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور میں صرف ایک روز خلیفہ رہا۔ اس لیے خلفا کے زمرہ میں اس کو شمار نہیں کیا جاتا۔ اس کو خلیفہ مقتدر باللہ نے قتل کرا دیا۔ یہ واقعہ ۲۹۶ھ کے لگ بھگ کا ہے۔

(الفخری۔ صفحہ ۱۹۵)

۲۸ے ماموریہ۔ یہ بغداد کا ایک بہت بڑا محلہ تھا جو عباسی حکمران ہارون الرشید کی طرف منسوب تھا۔ (معجم البلدان)

۲۹ے معز الدولہ۔ یہ احمد بن حسن بن بویہ ہے۔ یہ دولتِ بنی بویہ کا اولین مؤسس ہے۔ جمادی الاولی ۳۳۴ھ میں خلیفہ مستکفی باللہ کے دورِ حکومت میں بغداد آیا۔ خلیفہ نے اس کو معز الدولہ کا، اس کے دوسرے بھائی ابو الحسن کو عماد الدولہ کا اور تیسرے بھائی ابو علی حسن کو رکن الدولہ کا لقب دیا اور درہم و دنانیر پر ان کے یہ القاب منقش کرائے۔ لیکن چند ہی روز بعد ۲۲ جمادی الآخری ۳۳۴ھ کو اس نے مستکفی باللہ کو خلافت سے علیحدہ کر کے مطیع للہ کو اس کے بجائے خلیفہ مقرر کرا دیا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۱۱۔ صفحہ ۲۱۲ و الفخری ۲۱۰ و ۲۱۱)

۳۰ے ابطائح۔ واسط اور بصرہ کے درمیان واقع ہے۔

(ملاحظہ ہو معجم البلدان بعنوان لفظ بطیحہ)

۳۱ے عربی متن میں لفظ "وسماہ" کے آگے اسی طرح نقطے ڈالے گئے ہیں۔

۳۲ے مذق تحرک۔ یہ شیعی فقہ کی ایک اصطلاح ہے۔ کتاب میں یہ لفظ طلاقِ تحریم کے

معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن شیعہ کے نزدیک طلاق حرج واقع نہیں ہوتی جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ "انت طالق طلاق الحرج" تو اس سے میاں بیوی میں تفریق نہیں ہوگی۔ البتہ ابن المنذر حضرت علی علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ (ملاحظہ ہو کتاب الخلاف۔ از امام ابوجعفر محمد بن حسن بن علی الطوسی، مطبوعہ تہران ۱۳۸۲ھ۔ ص ۲۳۰)

۳۳ کلواذان۔ بغداد اور مدائن کے درمیان ایک گاؤں۔ عباسی دور میں اسے ایک بڑے شہر کی حیثیت حاصل تھی۔

۳۴ ۳۷۹ھ مراد ہے۔

۳۵ یہی سطور کی تحریر یعنی ۳۷۷ھ تک زندہ تھا۔ اس کے ایک سال بعد ۳۷۸ھ میں وفات پا گیا اور مصنف نے دوبارہ اس عبارت کا اضافہ کر دیا۔

۳۶ یعنی جو بات دل میں آشکار ہوتی ہے وہ بالآخر آشکارا ہو جاتی ہے۔

۳۷ مقالہ چہارم میں جس میں شعر و شعرا کا تذکرہ ہے اس کا ذکر نہیں ہے۔

۳۸ نام درج نہیں۔ کتاب میں [illegible] نقطے اڑ گئے ہیں۔

۳۹ دیرمرت۔ (بکسرِ دال و فتحہ و سکون ی و فتح میم و سکون را و تا) نواحِ اصفہان میں واقع ہے۔ (معجم البلدان)

۴۰ بنو طولونیہ یا بنو طولون۔ یہ احمد بن طولون کا خاندان ہے جو بنو عباس کے دور میں ۲۵۴ھ سے ۲۹۲ھ تک مصر میں حکمران رہا۔

۴۱ کرخ۔ عباسی دور میں یہ بغداد کا ایک محلہ تھا۔ (معجم البلدان)

۴۲ بست۔ (بضم با) یہ ایک شہر ہے جو سجستان، غزنی اور ہرات کے درمیان واقع ہے اور کابل کی عملداری میں ہے (معجم البلدان) بُشت (بضم با) یہ نواحِ نیشاپور میں ہے (ایضاً)

۴۳ رقہ۔ (بفتح را و تشدید قاف) دریائے فرات کے کنارے ایک مشہور شہر ہے۔ (ایضاً)

مقالہ سوم

تیسرا فن

علما کے واقعات اور ان کی تصانیف کے متعلق

جو

ندما، جلسا، ادبا، مصنفین، مغنّیوں، مسخروں، ہنسانے والوں اور ان کی تصنیفات پر مشتمل ہے

اسحاق بن ابراہیم موصلی۔ اس کا بیٹا اور خاندان

ابراہیم ۱۲۵ھ میں پیدا ہوا۔ یہ میموں کا بیٹا ہے۔ میمون کا نام ماہان تھا جس کو لوگوں نے میمون سے بدل دیا۔ ابو الفضل حماد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میرے والد نے میرے دادا ابراہیم کا سلسلۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

ابراہیم بن ماہان بن بہمن بن نسک۔

یزید بھی راوی ہے کہ مجھے اسحاق نے بتایا ہم اہل فارس میں سے ہیں اور ارجان سے ہمارا تعلق ہے۔ حنظلین ہمارے مالک تھے، جن کی زمینوں پر ہم متعین تھے۔ مجھے اس وجہ سے موصلی کہا گیا کہ موصل کی روایت کے مطابق اسحاق بن ابراہیم کی اولاد یہ لوگ تھے۔ حمید، حماد، احمد، حامد، ابراہیم اور فضل۔

ابراہیم موصلی کی اولاد میں سوائے اسحاق اور طیاب کے کوئی مغنی نہ ہو سکا۔ ابراہیم کی ولادت ۱۲۵ھ میں ہوئی اور وہ ۱۸۸ھ میں بغداد میں فوت ہوا۔ اس نے کل چو فقطہ

برس عمر پائی۔

اسحاق ۱۵۰ھ میں پیدا اور ۲۳۵ھ میں فوت ہوا۔ اس نے پچاسی برس کی عمر پائی۔ یہ اسحاق بن ابراہیم بن بہمن بن نسک ہے۔ درحقیقت فارس کا رہنے والا تھا بہ اہل سے خراج کی عدم ادائیگی کے سلسلہ میں بنو امیہ کے ظلم سے تنگ آکر بھاگا اور کوفہ میں بنی دارم کے ہاں آکر مقیم ہو گیا۔ اسحاق کہا کرتا تھا جب تک رمضان کا مہینہ گزر نہ جائے، میں موت کا خواہشمند نہیں ہوں، ممکن ہے اس طرح میں روزوں سے بہرہ مند ہو سکوں، اور یہ عمل میری اطاعت شعاری میں شمار ہو۔ چنانچہ اس نے رمضان کے ابتدائی چند دنوں کے روزے رکھے۔ وہ جب ایک روزہ پورا کر لیتا تو سو دینار بطور صدقہ کے دیتا۔ آخری دنوں میں اس کی بیماری اس درجہ شدت اختیار کر گئی کہ اس میں روزہ رکھنے کی طاقت باقی نہ رہی۔ اس کو اسہال کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ ادریس بن ابو حفصہ نے اس کی موت پر ایک مرثیہ کہا تھا جس میں وہ کہتا ہے۔

سقی اللہ یا ابن الموصلی بوابل ‌ ‌ ‌ ‌ من الغیث قبرا انت فیہ مقیم

ذھبت واوحشت الکرام وعتھم ‌ ‌ ‌ ‌ فلا غروان یبکی علیک حمیم

اسحاق، شعر اور آثر عرب کا راویہ تھا۔ وہ فصحائے اعراب کے مردوں اور عورتوں سے ملا۔ یہ لوگ دار السلطنت میں آتے تو اس کے ہاں جاتے اور قیام کرتے۔ وہ ان اوصاف کے ساتھ ساتھ شاعر، فنِ غنا کا ماہر اور بہت سے علوم میں درک رکھنے والا تھا اور اپنے فضل و کمال کی بنا پر دربار سلطان کی طرف سے متعدد قسم کے انعامات و عطیات سے نوازا جاتا تھا۔ کتاب الاغانی الکبیر کے سوا جس کے بارے میں اختلاف ہے اور جس کی تفصیلات ہم الگ بیان کریں گے، اس کی اپنی تصنیفات بھی ہیں، جو یہ ہیں:۔

کتاب اغانیہ التی غنی بہا۔ کتاب اخبار عزۃ المیلاء۔ کتاب اغانی معبد۔ کتاب اخبار حماد عجرد۔ کتاب اخبار حنین الحیری۔ کتاب اخبار ذی الرمۃ۔ کتاب اخبار طویس، کتاب اخبار الکس۔ کتاب اخبار سعید بن مسجح۔ کتاب اخبار الدلال۔ کتاب اخبار محمد بن

عائشہ۔ کتاب اخبار الابجر۔ کتاب اخبار ابن صاحب الضوء۔ کتاب الاختیار من الاغانی لواثق۔ کتاب اللحظ والاشارات۔ کتاب الشراب۔ اس میں عباس بن معن، ابن جصاص اور حماد بن میسرہ سے روایات بیان کی گئی ہیں۔ کتاب مواریث الحکمار۔ کتاب جواہر الکلام۔ کتاب الرقص والزفن۔ کتاب الندمار۔ کتاب المناد ملت۔ کتاب النغم والایقاع وعدد مہالہ۔ کتاب المدنیین۔ کتاب قیان الحجاز۔ کتاب الرسالۃ الی علی بن ہشام۔ کتاب منادمۃ الاخوان ولتسامر الخلان۔ کتاب القیان۔ کتاب النوادر المتخیرۃ۔ کتاب الاختیار فی النوادر۔ کتاب اخبار معبد وابن سریج واغانیہم۔ کتاب اخبار الفریقین۔ کتاب تعنیین الشعر والرد علی من یحرمہ وینقضہ۔

کتاب الاغانی الکبیر

میں نے ابوالحسن علی بن محمد بن عبید بن زبیر کوفی اسدی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ مجھے فضل بن محمد یزیدی نے بتایا کہ میں اسحاق بن ابراہیم موصلی کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں ایک شخص آیا اور اس نے کہا۔

"محمد! مجھے کتاب الاغانی دیجیے۔"

اس نے جواب دیا "وہ کتاب الاغانی جو میری تصنیف ہے یا وہ کتاب جو میرے لیے لوگوں نے لکھی ہے" اس لفظ یعنی "میری تصنیف" سے اس کا مقصد کتاب اخبار المغنین واحداً واحداً" تھا۔ اور اس کتاب سے مراد جو لوگوں نے اس کے لیے لکھی تھی "اخبار الاغانی الکبیر" ہے جو عوام میں متداول ہے۔

اس باب میں دوسری حکایت

مجھے ابوالفرج اصفہانی نے بتایا۔ اس سے ابوبکر محمد بن خلف وکیع نے بیان کیا کہ میں نے حماد بن اسحاق سے یہ بات سنی ہے کہ یہ کتاب جو کتاب الاغانی الکبیر کے نام سے موسوم ہے۔ نہ تو میرے باپ کی تصنیف ہے اور نہ انھوں نے کبھی اسے دیکھا ہی

ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے زیادہ تر اشعار جو مختلف شعرا کے واقعات کے ضمن میں ان کی طرف منسوب کیے گئے ہیں، اب تک کسی نے ان کو غنا میں استعمال نہیں کیا ہے۔ اس کی بیشتر چیزیں جو مغنیوں کی جانب منسوب ہیں، غلط ہیں۔ مزید برآں میرے والد نے جس کتاب کو دواوینِ غنا سے ترتیب دیا ہے وہ خود اس کتاب کے بطلان پر دلالت کناں ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ میرے والد کے ایک وراق نے ان کی وفات کے بعد یہ کتاب مرتب کی۔ میرے والد کی تصنیف اس میں صرف رخصت نامہ ہے، جو کتاب کے آغاز میں درج ہے۔ البتہ اس کے واقعات و اخبار تمام تر ہم سے مروی ہیں۔

مجھے ابوالفرج نے بتایا کہ میں نے ابوبکر وکیع سے یہی حکایت سنی اور اسے اپنے دفتر میں محفوظ کر لیا۔ بات یہی ہے۔ اس کے الفاظ میں البتہ کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

مجھے جحظہ نے بتایا کہ جس وراق نے یہ کتاب تصنیف کی ہے، وہ اس سے متعارف ہے۔ اس کا نام سندی بن علی تھا۔ طاق الزبل میں اس کی دوکان تھی۔ یہ اسحاق کے لیے وراقی کرتا تھا اور اس جعل سازی میں اس کا شریک کار رہا۔ چنانچہ دونوں نے مل کر اس کتاب کو ترتیب دیا۔ زمانۂ قدیم میں یہ کتاب "کتاب الشرکۃ" کے نام سے معروف تھی۔ یہ گیارہ اجزا پر مشتمل ہے اور ہر جزو کا ایک ابتدائیہ ہے، جس سے کہ وہ معروف ہے۔ جزو اوّل رخصت نامہ ہے جو بزعمِ اسحاق کی تالیف ہے۔

اس کتاب کے اجزائے ترکیبی جو آں تک مروی ہیں

جزوِ اوّل

طرب الہوی منیا ولیدُ فتہ بزل   الی الحزن ببیتی حبھا ویزیدُہٗ

جزوِ دوم

وبالحزن نحتذ لقتہ یم ختیتہ   ولیس رئیس القوم من یحمل الحقدا

جزوِ سوم

جزوِ چہارم

جزوِ پنجم

جزوِ ششم

جزوِ ہفتم

جزوِ ہشتم

جزوِ نہم

جزو دہم

اذا اذنبت دارھا اھلھا

اسحاق نے شعرا کے ایک بڑے گروہ کے حالات و واقعات سے متعلق کتابیں تصنیف کیں۔ منجملہ جن کے یہ ہیں:-

کتاب اخبار حسان۔ کتاب اخبار ذی الرمۃ۔ کتاب اخبار الاحوص۔ کتاب اخبار جمیل۔ کتاب اخبار کثیر۔ کتاب اخبار نصیب۔ کتاب اخبار عقیل بن عقلہ۔ کتاب اخبار ابن ہرمہ۔

حماد بن اسحاق

صولی کی روایت کے مطابق حماد ادیب اور راویہ تھا۔ اکثر مجالس غنا میں اپنے باپ اسحاق کا شریکِ سماع رہا اور اسحاق کے کبار مشائخ سے راہ و رسم رکھی۔ اس نے ابو عبیدہ اور اصمعی سے سماعت کی۔ ادب میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور اپنے والدِ محترم کے بیشتر علوم کی تحصیل کی۔ صولی کے علاوہ دوسرے لوگوں کی روایت کے مطابق حماد کا لقب "بارد" تھا۔ یحییٰ بن علی کہتا ہے۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا۔

حماد کو بارد کے نام سے کیوں موسوم کیا جاتا ہے۔

اس نے جواب دیا،

اے میرے بیٹے! لوگوں نے اس بارے میں اس پر ظلم روا رکھا ہے۔ وہ اپنے باپ اسحاق کی مجالس علمی میں بیٹھتا تھا اور اسحاق ظرافت اور حدتِ مزاج میں شعلۂ آگ کی مانند تھا۔ حماد نے اپنی موت کے بعد یہ تصنیفات چھوڑیں:-

کتاب الاشربۃ۔ کتاب اخبار الحطیئۃ۔ کتاب اخبار ذی الرمۃ۔ کتاب اخبار عروۃ بن اذینۃ۔ کتاب مختار غنا ابراہیم۔ یہ اس کا دادا تھا۔ کتاب اخبار رؤبۃ۔ کتاب اخبار

عبید اللہ بن قیس الرقیات ۔ کتاب اخبار القدامی ۔

خاندانِ منجم بلحاظِ ترتیب

ابو منصور کا نام ابان جسیس بن وریدین کادبن مہابنداد بن حساس بن فروخ بن داد بن استاد بن مہر جسیس بن یزدجر ہے۔ یحییٰ اس کا بیٹا تھا جو مامون کا غلام تھا اور اس کی کنیت ابو علی تھی۔ ابتدا میں فضل بن سہل سے وابستہ تھا اور احکام نجوم میں اسی کی رائے اور نظریہ پر عمل پیرا تھا۔ جب فضل نشانۂ عتاب بنا تو اسے مامون نے اپنا مصاحب مقرر کر لیا اور قبول اسلام کی ترغیب دی۔ چنانچہ وہ اس کے ہاتھ پر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ اس کے بعد مامون نے اس کو اپنے حلقۂ اختصاص و وابستگی میں لے لیا۔ یحییٰ کی وفات سفرِ طرسوس کے دوران میں ہوئی اور وہ حلب کے مقام پر قبرستان قریش میں مدفون ہوا۔ اس کی قبر وہاں موجود ہے جس پر اس کے نام کا کتبہ آویزاں ہے۔ محمد، علی، سعید اور حسن اس کے بیٹے ہیں۔ جن میں سے محمد، ادب و بلاغت میں بہتر اور فصیح اللسان تھا۔ اس کی تصنیف کردہ کتابیں اور واقعات و اخبار مشہور ہیں۔ اس کی تصنیفات میں سے ایک تصنیف، کتاب اخبار الشعراء ہے۔ وہ غنا اور نجوم سے متعلق بھی معلومات رکھتا تھا۔

علی بن یحییٰ نے محمد بن اسحاق بن ابراہیم مصعبی سے وابستگی اختیار کر لی تھی۔ پھر وہ فتح بن خاقان سے وابستہ ہو گیا۔ اور اس کے لیے کتب خانہ حکمت ترتیب دیا اور اس میں اس نے اپنی کتابیں اور وہ کتابیں جو فتح کے لیے لکھیں، اتنی بڑی تعداد میں جمع کر دیں کہ حکمت و دانش کا کوئی ذخیرہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے دورِ معتمد کے آخری دنوں میں وفات پائی اور سرمن رائی میں دفن ہوا۔ احمد ابو عیسیٰ، عبد اللہ ابو القاسم، یحییٰ ابو احمد اور ہارون ابو عبد اللہ اس کے بیٹے ہیں۔ ہارون بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔

اس کے بارے میں ایک اور حکایت

ابو الحسن علی بن یحییٰ بن ابو منصور منجم متوکل کا ندیم تھا۔ بلکہ اس کے ان خاص ندیموں

سے تھا، جن کو تقدم و رفاقت کا فخر حاصل ہوتا ہے۔

اس کے بعد معتمد کے دور تک وہ تمام خلفا کے ہاں اسی بلند مرتبہ پر فائز رہا۔ اشعار و اخبار کا راوی یہ تھا، خود بھی بہت اچھا شاعر تھا۔ اس نے اسحاق سے اخذ علم کیا اور اس کو دیکھا تھا۔ اس کو علوم میں جو ہنرمندی حاصل تھی اس کی بنا پر خلفا کے نزدیک مقدم گردانا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ان کی خاندانی مجالس میں بھی یہ شریک رہتا۔ یہ لوگ اس کے سامنے اپنے راز فاش کرتے اور اس کو اس بارے میں امین سمجھتے۔ یہ ۲۷۵ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الشعراء القدماء والاسلامیۃ۔ اس کی مرویات، اس نے محمد بن سلام اور محمد بن عمر جرجانی اور دیگر حضرات سے روایت کیں۔ کتاب اخبار اسحاق بن ابراہیم؛ کتاب الطبیخ۔

اس کا بیٹا

ابو احمد یحییٰ بن علی بن ابو منصور۔ یہ ۲۴۱ھ میں پیدا ہوا، اور سوموار کی رات ۱۲ ربیع الاول، ۳۰۰ھ میں فوت ہوا۔ موفق اور اس کے بعد کے خلفا کا ندیم رہا۔ معتزلی المذہب متکلم تھا اور اس سلسلہ میں بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ بغداد میں اس نے ایک مجلس علم و بحث قائم کر رکھی تھی جس میں متکلمین کی ایک جماعت حاضر ہوتی۔ اس کی تصنیفات میں سے ایک تصنیف کتاب الباہر فی اخبار شعراء مخضرمی الدولتین ہے جس میں شعرا کی ترتیب یہ ہے :-

ابن ہرمہ۔ طریح۔ ابن میادہ۔ مسلم۔ اسحاق بن ابراہیم۔ ابو ہفان اور یزید بن ضبۃ؛ آخر میں مروان بن ابی حفصہ کا ذکر ہے۔ لیکن یہ کتاب نامکمل رہی۔ اس کے بیٹے ابو الحسن احمد بن یحییٰ نے اسے مکمل کیا اور یہ عزم کیا کہ اپنے باپ کی اس کتاب میں بعد میں آنے والے شعرا کا اضافہ کرے گا۔ چنانچہ اس نے ان میں سے ابو دلامہ، والبہ بن حباب یحییٰ بن زیاد مطیع بن ایاس اور ابو علی بصیر کا اضافہ کیا۔

ابو الحسن متکلم و فقیہ تھا۔ فقہ میں مذہب ابو جعفر کا پیرو تھا۔ ابو الحسن کی جن کتابوں کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ان کے علاوہ اس کی درج ذیل کتابیں ہیں۔

کتاب اخبار ابیہ ونسبہم فی الفرس۔ کتاب الاجماع فی الفقہ علی مذہب الطبری۔ کتاب المدخل الی مذہب الطبری و نصرۃ مذہبہ۔ کتاب الاوقات۔

ابو عبداللہ ہارون بن علی

بن یحییٰ بن ابو منصور۔ یہ ۲۸۸ھ میں عالم شباب ہی میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب البارع۔ یہ بعد آنے والے شعرا کے منتخب اشعار کا مجموعہ ہے جس میں ان کے حالات کا استقصا نہیں کیا گیا۔

کتاب اختیار الشعراء کبیر۔ یہ نا تمام ہے لیکن جو حصہ دستیاب ہوا ہے وہ بشار ابو العتاہیہ اور ابو نواس پر مشتمل ہے۔

کتاب النساء وما جاء فیھن من الخبر ومحاسن ما قیل فیھن من الشعر والکلام الحسن۔

ابو الحسن علی بن ہارون بن علی

[illegible] میں نے اسے دیکھا بھی ہے اور سنا بھی ہے۔ یہ راویۂ شعر، شاعر، ظریف، ادیب اور متدین متکلم تھا۔ خلفاء کے ایک پورے گروہ کا ندیم رہا۔ اس نے مجھے خود بتایا کہ میری پیدائش ۲۷۷ھ کی ہے۔ اس نے ۷۵ برس کی عمر پاکر ۳۵۲ھ میں وفات پائی اور یہ موت تک خضاب کرتا رہا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب شہر رمضان۔ یہ کتاب اس نے الراضی کے لیے تصنیف کی۔ کتاب النوروز والمہرجان۔ کتاب الرد علی الخلیل فی العروض۔ کتاب رسالۃ فی الفرق بین ابراہیم بن المہدی واسحاق الموصلی فی الغناء۔

کتاب ابتداء نسب اہلہ۔ یہ کتاب اس نے مہلبی کے لیے لکھی۔ نا مکمل ہے۔

کتاب اللفظ المحیط بنقض مالفظ به اللقیط۔ یہ کتاب ابی الفرج الاصفہانی پر معارضہ ہے۔ کتاب الفرق والمعیار بین الاوغاد والاحرار۔

ابو عیسیٰ احمد بن علی بن یحییٰ

اس کا شمار اس خاندان کے فاضل لوگوں میں ہوتا تھا اور یہ علی بن ہارون سے پہلے ہوا۔ کتاب تاریخ سنی عالم۔ اس کی تصنیف ہے۔

ابو عبداللہ ہارون

بن علی بن ہارون — یہ اپنے خاندان اور آباؤ اجداد کے طریقہ پر قدم زن رہا۔ شاعر و ادیب اور عالم غنا تھا۔ کلام میں پورا ماہر اور بڑا تیز اور کامیاب تھا۔ اس کی ولادت اور وفات سنہ . . . میں ہوئی۔ کتاب مختار فی الاغانی۔ اس کی تصنیف ہے۔

خاندانِ حمدون

حمدون بن اسماعیل بن داؤد کاتب یہ اپنے خاندان کا پہلا شخص ہے جو ندیم بنا۔ اس کا لڑکا احمد بن حمدون تھا جو راویہ اور اخباری تھا۔ اس نے عدوی سے روایت کی۔ کتاب الندمار والجلسار اس کی تصانیف میں سے ہے۔

ابو ہفان مہزمی

اس کا ذکر شعرائے جدید میں آئے گا۔ یہ اخباری راویہ اور مصنف تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الاربعۃ فی اخبار الشعراء۔ کتاب صناعۃ الشعر۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ میں نے اس کا کچھ حصہ دیکھا ہے۔

یونس کاتب

یونس مغنی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ یونس بن سلیمان ہے اور اس کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ باشندگانِ فارس سے تھا۔ اس نے دولت عباسیہ کا زمانہ بھی پایا۔ بکری نے لکھا ہے کہ یہ موالی میں سے تھا اور زبیر بن عوام کا غلام تھا۔ اغانی اور مغنیوں کے بارے میں یہ مشہور کتابوں کا مصنف ہے۔ کہتے ہیں ابراہیم نے اسی سے یہ علم حاصل کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب مجرد یونس۔ کتاب القیان۔ کتاب النغم۔

ابن بانہ

اس کا نام عمرو تھا۔ بانہ اس کی ماں کا نام ہے۔ عمرو سلیمان بن راشد کا بیٹا ہے۔ یہ یوسف بن عمر ثقفی کا غلام تھا۔ بانہ سلمہ وصیف کے کاتب روح کی بیٹی تھی۔ کتاب مجرد الاغانی اس کی تصنیفات میں سے ہے۔ متوکل کے خواص میں سے تھا، اور اس کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اسحاق وغیرہ سے فن غنا سیکھا۔ غنا میں اس کو بہرہ مندانہ دسترس حاصل تھی۔ یہ معتضد کے زمانہ خلافت تک زندہ رہا۔ اس کا مسکن بغداد تھا۔ کبھی کبھار سُر من رائی بھی چلا جاتا۔ ۲۷۸ھ میں فوت ہوا۔

نصبی

اس کا نام حسن بن موسیٰ ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے متوکل کے لیے کتاب الاغانی حروفِ تہجی کی ترتیب سے تالیف کی اور اس میں غنا سے متعلق ایسی چیزیں بیان کیں جو نہ اسحاق نے بیان کی ہیں نہ عمرو بن بانہ نے۔ اس میں اس نے دورِ جاہلیت اور زمانہ اسلام کے مغنی مردوں اور مغنی عورتوں کے نام درج کیے ہیں۔ کتاب اونچے اور عمدہ انداز کی حامل ہے۔

اس کی تصنیفات یہ ہیں۔
کتاب الاغانی علی الحروف۔ کتاب مجردات المغنیین

ابو حشیشہ

اس کا نام محمد بن علی بن امیہ اور کنیت ابوجعفر ہے۔ یہ ابو امیہ کاتب کی اولاد سے ہے۔ طنبور بجانے والوں کے گروہ سے تعلق رکھتا تھا اور اس فن کا ماہر تھا۔ جحظہ کا بیان ہے کہ اس نے اسی سے یہ فن سیکھا ہے ۔ ۔ ۔ میں فوت ہوا۔ اس کی یہ تصانیف ہیں:
کتاب المغنی المجید۔ میں نے یہ کتاب پرانے خط کی لکھی ہوئی دیکھی ہے۔
کتاب الطنبوریین

جحظہ

ابوالحسن احمد بن جعفر بن موسیٰ بن خالد بن برمک۔ یہ مغنی شاعر تھا اور شاعری بھی بے تکلف شعر کہے۔ طنبورہ بجانے میں ماہر تھا۔ اچھا ادیب تھا بلکہ اس فن میں بہت سے لوگوں سے کامل تھا۔ ادیبوں اور دوستوں سے ملنے اور ان سے تحصیل علم کا شرف حاصل کیا۔ اس کے حالات اس درجہ مشہور اور عیاں ہیں کہ ذکر کی حاجت نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ ہمارے دور کا عجیب ترین شخص ہے۔ ان خوبیوں کے باوصف بد سلیقہ، شوخی سے دور اور بد ہیئت تھا۔ میلا کچیلا رہتا تھا۔ اس کی ذہنی حالت بڑی مجہول ہے اور پورا پورا مجہول ہے۔ مجھے ابو الفتح بن نحوی نے اس کے یہ شعر، کہ جن کے متعلق اس نے کہا کہ مجھے خود جحظہ نے یہ شعر سنائے ہیں، سنائے:

اذا ما غدوت الی ربقہ   جعلت لہ منہ بدیلا

رأیت المدامۃ من ریقہ   وتشرب من قلبنا غلیلا

جحظہ معدہ کی بیماری سے ۳۲۰ھ میں واسط کے مقام پر اس وقت فوت ہوا جب وہ ابوبکر بن رائق کی طرف عازم سفر تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:
کتاب الطبیخ۔ یہ ایک عمدہ تصنیف ہے۔ کتاب الطنبوریین۔ کتاب

فضائل السکباج - کتاب الندیم - کتاب ماشاہدہ من امر المعتمد - کتاب المشاہدات - کتاب ما جمعہ مما جربہ المنجمون فصح من الاحکام -

اس کے بعد قریبین مغنی کے حالات ہیں اور وہ مصنف کتاب کی ترتیب کے مطابق اس سے ستر ورق بعد درج ہیں -

اب ہم مشہور مصنفین کے واقعات کی طرف عنانِ توجہ مبذول کرتے ہیں -

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ جب میں مشہور مصنفین میں سے کسی کا ذکر کرتا ہوں تو اس کے ساتھ ہی اس شخص کا ذکر بھی کر دیتا ہوں جو اس کے ساتھ موافقت و مشابہت رکھتا ہو۔ اگرچہ اس کا زمانہ اس شخص سے مؤخر ہو جس کا ذکر مجھے اس کے بعد کرنا ہے۔ اپنی کتاب میں میرا یہی انداز ہے۔ اللہ اپنے فضل و کرم سے ہماری مدد فرمائے -

واقعات و اخبار ابن ابو طاہر

یہ ابو الفضل احمد بن ابو طاہر ہے - ابو طاہر کا نام طیفور تھا - یہ شخص باشندگانِ خراسان میں سے تھا اور حکمران کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا - اس کا مقام ولادت بغداد ہے -

صاحبِ کتاب الباہر جعفر بن حمدان کا کہنا ہے کہ پہلے یہ عامہ (اہل سنت) کاتبوں کا مؤدب تھا - بعد میں خاصہ یعنی شیعہ ہوگیا اور سوق الوراقین کی مشرقی جانب جا بیٹھا - تصنیف و تالیف اور شعر گوئی میں جو تھوڑے لوگ گزرے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بھی اس شخص سے زیادہ کلام میں ترابیت کرنے والا، بہت اقتباس سے کٹوا، اور گفتگو میں لحن کو اپنانے والا نہیں دیکھا - جو شعر اس نے اسحاق بن ایوب کے بیٹے کی مدح میں مجھے سنائے، اس میں دس سے زیادہ جگہ لحن کی کارفرمائی تھی - نصف شعر یا ثلث شعر تو دوسروں کا قطعی چرا لیتا - بحتری نے بھی اس کے بارے میں یہی کچھ کہا ہے - لیکن اس کے باوجود حسنِ خلق کا حامل تھا - مجلس میں عمدہ عادات کا مالک تھا اور بڑھاپے میں شیریں زبان تھا - اس کی ولادت ۲۰۴ھ میں اس روز ہوئی جب مامون خراسان سے بغداد میں داخل ہوا تھا - اس نے ۲۸۰ھ میں وفات پائی - اس کی تصنیفات

یہ ہیں :-

کتاب المنثور والمنظوم - یہ چودہ اجزا پر مشتمل ہے - لیکن لوگوں میں اس کے تیرہ اجزا متداول ہیں -

کتاب سرقات الشعراء - کتاب بغداد - کتاب الجواہر - کتاب المؤلفین - کتاب الہدایا - کتاب المشتق المختلف من المؤتلف - کتاب اسماء الشعراء الاوائل - کتاب القاب الشعراء ومن عرف بالکنی ومن عرف باسمہ - کتاب المعروفین من الانبیاء - کتاب الموشی - کتاب اعتذار وھب من حبقۃ - کتاب من انشد شعرا واجیب بکلام - کتاب مرتبۃ ہرمز بن کسری انوشروان - کتاب اخبار الملک العادل فی تدبیر المملکۃ والسیاسۃ - کتاب الملک المصلح والوزیر المعین - کتاب الملک البابلی والملک المصری الباغیین والملک الحکیم الرومی - کتاب العلۃ والعلیل - کتاب المزاح والمزاح ثیاب - کتاب المعتذرین - کتاب مفاخرۃ الورد والنرجس - کتاب الحجاب - کتاب مقاتل الفرسان - کتاب مقاتل الشعراء - کتاب الخیل الکبیر - کتاب الطرد - کتاب سرقات البحتریین من ابی تمام - کتاب جمہرۃ بنی ہاشم - کتاب رسالۃ الی ابراہیم بن المدبر - کتاب رسالۃ فی النہی عن الشہوات - کتاب رسالۃ الی علی بن یحییٰ - کتاب الجامع فی الشعراء واخبارہم - کتاب فضل العرب علی العجم - کتاب لسان العیون - کتاب اخبار المتظرفات - کہتے ہیں یہ دونوں کتابیں اس کے بیٹے ابو الحسین کی تصنیف ہیں - کتاب فی اختیارات شعر الشعراء - کتاب شعر بکر بن النطاح - اختیار شعر دعبل بن علی - اختیار شعر مسلم - اختیار شعر العتابی - اختیار شعر منصور النمری - اختیار شعر ابی العتاہیۃ - اختیار شعر بشار والاختیار من شعرہ - اختیار مروان والاختیار من شعرہ واخبار آل مروان - کتاب اخبار ابن میادۃ - کتاب اخبار ابن ہرمۃ ومختار شعرہ - کتاب اخبار ابن الدمینۃ - کتاب اختیار شعر عبید اللہ بن قیس الرقیات -

اس کا بیٹا عبید اللہ

بن احمد بن ابی طاہر - اس کی کنیت ابو الحسین ہے - تصنیف و تالیف میں یہ اپنے باپ ہی کا پیرو کار تھا - اس کی روایات باپ کی روایات سے نسبتاً کم ہیں لیکن درست

اور تالیفات میں احمد زیادہ حاذق و ماہر تھا۔ ابو الحسین کی تصنیفات میں سے ایک تو وہ اضافہ ہے جو اس نے اپنے والد کی تصنیف کتاب بغداد پر کیا۔ اس کتاب میں اس کے والد نے مہتدی کے آخری زمانہ تک کے واقعات قلم بند کیے تھے۔ ابو الحسین نے اس پر اخبار معتمد۔ اخبار معتضد۔ اخبار مکتفی اور اخبار مقتدر تک کا اضافہ کیا مگر یہ کتاب نامکمل ہے

اس کی دوسری تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب السکباج وفضائلہا۔ کتاب المنظرفات والمتظرفین۔

خاندان ابو نجم

ابو نجم کا نام ہلال تھا۔ یہ اہل انبار سے تعلق رکھتا تھا اور کاتب تھا۔ اس کا بیٹا صالح بن ابو نجم تھا جو باشندگان بغداد سے تھا۔ رخود ابو نجم بنی سلیم کا غلام تھا۔ محمد بن ابو نجم شاعر تھا اور اس کی کنیت ابو جمیل تھی۔ منقول ہے کہ اس نے ابو شبیص کو اپنا یہ مصرعہ سنایا:۔

کانہ فی اذنک الدوار صوت المؤذن

اس پر ابو شبیص نے کہا۔ اے جماعت بنو سلیم! اللہ تمہیں غارت کرے خنساء تو اسی مضمون کو یوں ادا کرتی ہے:۔

کانہ علم فی راسہ نار

اور تم یہ کہتے ہو۔

ابو عون احمد بن منجم کاتب، ان کا بیٹا تھا وہ متکلم مترسل اور شاعر تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب التوحید والقول بہ شفقتہ۔

کتاب النواحی فی الاخبار الارض۔

ایک روایت کے مطابق یہ کتاب ابو اسحاق ابراہیم بن ابو عون کی تصنیف ہے۔

ابو اسحاق بن ابی عون

ابو اسحاق ابراہیم بن ابی عون احمد بن منجم۔ یہ اصحاب ابو جعفر محمد بن علی شلمغانی معروف بہ ابن ابو عزاقر میں سے تھا، اس کا معتمد علیہ تھا اور اس کے متعلق غلو سے کام لیتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ اس کا خدا ہے۔ تعالی اللہ عن ذلک۔

جب ابو العزاقر کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کو بھی پکڑ لیا گیا تو چند دن بعد اس کی گردن اڑا دی گئی۔ اور یہ اس سبب سے کہ اس سے ابن ابو العزاقر کو برا بھلا کہنے اور اس پر تھوکنے کو کہا گیا تھا مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور بہت تھرتھری کانپنے لگا۔ اس طرح کے خوف کا مظاہرہ اس نے اس بنا پر کیا کہ بزدل اور شقی تھا۔ وہ ادیب مصنف بھی تھا لیکن کم عقل۔

ہم واقعات عزاقری کے ضمن میں اس کے واقعات بیان کریں گے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب النواحی فی اخبار البلدان۔ کتاب الجوابات المسکتۃ۔ کتاب التشبیہات۔ کتاب بیت مال السرور۔ کتاب الدواوین۔ کتاب الرسائل۔

اخبار ابن ابی ازہر

ابو بکر محمد بن احمد بن مزید بوشنجی اخباری بوشنجی۔ یہ بوشنج کا باشندہ تھا۔ خاصی عمر پا کر فوت ہوا۔ میں نے عبداللہ بن علی بن محمد بن داؤد بن جراح معروف بابن خرم کی تحریر پڑھی ہے کہ اس نے محمد بن ابو ازہر سے اس کی عمر سے متعلق پوچھا تو اس نے کہا "میری عمر نیس سال تین سو کی ہو چکی ہے" لیکن اس کے بعد وہ عرصہ تک زندہ رہا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب اخبار الہرج والمرج فی اخبار المستعین والمعتز۔ کتاب اخبار عقلاء مجانین۔ کتاب اخبار قدماء البلغاء۔

ابو ایوب مدینی

اس کا نام سلیمان بن ایوب بن محمد ہے۔ اہل مدینہ سے تھا۔ اس کا شمار ظریف ادبا میں ہوتا تھا۔ غنا اور مغنیوں کے حالات و اخبار سے متعلق علم و آگہی رکھتا تھا۔ اس باب میں اس کی متعدد تصانیف بھی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:۔

کتاب اخبار عزۃ المیلاء۔ کتاب ابن مسجح۔ کتاب قیان الحجاز۔ کتاب قیان مکہ۔ کتاب الاتفاق۔ کتاب طبقات المغنیین۔ کتاب النغم والایقاع۔ کتاب المنادمین۔ کتاب اخبار ظرفاء المدینہ۔ کتاب ابن ابی عتیق۔ کتاب اخبار ابن عائشہ۔ کتاب اخبار حنین الحیری۔ کتاب ابن سریج۔ کتاب الغریض۔

تغلبی

اس کا نام محمد بن حارث ہے۔ فتح بن خاقان سے وابستہ لوگوں میں سے تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب اخلاق الملوک۔ کتاب مسامرہ۔ کتاب الروضۃ۔

ابن حرون

اس کا نام محمد بن احمد بن حسین بن اصبغ بن حرون ہے۔ تصنیف و تالیف کا اچھا ذوق رکھتا تھا اور عمدہ ادیب تھا۔ بغداد کا باشندہ تھا۔ وراقوں کی اولاد سے تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المطابق والمجانس۔ کتاب الحقائق۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب الآداب۔ کتاب الریاض۔ کتاب الکتاب۔ کتاب المحاسن۔ کتاب مجالسۃ الرؤساء۔

ابن عمار ثقفی

ابو العباس احمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمار ثقفی۔ کاتب تھا اور قاسم بن عبید اللہ

اور اس کے بیٹوں کے معاملات کا نگران و وکیل تھا۔ ابو عبد اللہ محمد بن جراح کا مصاحب بھی رہا اور اس سے روایات بھی بیان کیں۔ بہت سی مجالس اور واقعات بھی اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اس کی وفات ۳۱۹ھ میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المبیضۃ فی اخبار مقاتل آل ابی طالب۔ کتاب الانوار۔ کتاب مثالب ابی خراش۔ کتاب اخبار سلیمان بن ابی شیخ۔ کتاب الزیادات فی اخبار الوزراء۔ کتاب اخبار حجر بن عدی۔ کتاب رسالۃ فی بنی امیۃ۔ کتاب اخبار ابی نواس۔ کتاب اخبار الرومی و اختیار من شعرہ۔ کتاب رسالۃ فی تفضیل بنی ہاشم و اولیائہم و ذم بنی امیۃ و اتباعہم۔ کتاب رسالۃ فی امر ابن المحرز المحدث۔ کتاب اخبار ابی العتاہیۃ۔ کتاب المناقضات۔ کتاب اخبار عبد اللہ بن معاویۃ بن جعفر۔

ابن خرداذبہ

ابو القاسم عبید اللہ بن احمد بن خرداذبہ ۔ خرداذبہ مجوسی تھا۔ برمکیوں کے ہاتھ پر دائرۂ اسلام میں داخل ہوا۔ ابو القاسم، مضافاتِ جبل میں پیغام رسانی اور ڈاک پہنچانے کے منصب پر فائز تھا اور معتمد کا ندیم خاص تھا۔ اس کی تصانیف یہ ہیں:۔

کتاب ادب السماع۔ کتاب جمہرۃ انساب الفرس والنوافل۔ کتاب المسالک والممالک۔ کتاب الطبیخ۔ کتاب اللہو والملاہی۔ کتاب الشراب۔ کتاب الانواء۔ کتاب الندماء والجلساء۔

سرخسی

ابو الفرج احمد بن طیب سرخسی۔ یہ بلیغ ادیب اور کثیر الروایت شخص ہے۔ یہ کتابیں اس کی تصنیفات ہیں:۔

کتاب السیاسۃ۔ کتاب المسالک والممالک۔ کتاب ادب الملوک۔ کتاب الدلالۃ علی اسرار الغناء۔

ابن مرزبان

ابوعبداللہ محمد بن خلف بن مرزبان۔ یہ محمد بن طاہر کے منسوبین میں تھا اور اخبار کا تتبع کرتا تھا۔ اخبار و اشعار اور نکات ادب کا حافظ تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الحاوی فی علوم القرآن۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ جو سترہ اجزا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کتاب اخبار ابی قیس الرقیات ومختار شعرہ۔ کتاب المتیمین المعشوقین۔ کتاب الشراب۔ یہ کئی کتابوں پر مشتمل ہے۔ کتاب المساعدین۔ کتاب الروض۔ کتاب الجلساء والندماء۔ کتاب السودان وتفضیلہم علی البیضان۔ کتاب القاب الشعراء۔ کتاب الشعر والشعراء۔ کتاب الہدایا۔ کتاب الشتاء والصیف۔ کتاب النساء والغزل۔ کتاب اخبار عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ کتاب ذم الحجاب والعتب علی المحتجب۔ کتاب ذم الثقلاء۔ کتاب اخبار العرجی۔

کسروی

یہ علی بن مہدی کے نام سے معروف ہے اور اس کی کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ ادیب اور معلم ادب تھا۔ خصوصیت سے کتاب العین کا شناور اور حافظ تھا۔ ہارون بن علی ندیم کے بیٹوں کا معلم و مؤدب تھا۔ اس کے بعد اس نے ابواحمد بن المعتضد سے وابستگی اختیار کر لی تھی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الخصال۔ کتاب مناقضات من زعم انہ لا ینبغی ان یقتدی بفقہاء فی زمنہم بالمتقدم الخلفاء۔ یہ کتاب کسروی ہی کی طرف منسوب ہے۔ کتاب الاعیاد والنواریز۔ کتاب مراسلات الاخوان ومحاورات الخلان۔

ابن بسام شاعر

علی بن محمد بن نصر بن منصور بن بسام۔ علی کی ماں امامہ، والدہ اور دادا کی طرف

سے حمدون ندیم کی بیٹی تھی۔ یہ شاعر و ادیب تھا اور اس کا شمار ان کتاب بین ہوتا ہے جو
ظرافت سے بہرہ مند ہیں۔ اس کی زبان سے کوئی شخص محفوظ نہیں رہ سکا۔ اس کی وفات
سنہ . . . میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب اخبار عمر بن ابی ربیعۃ۔ اپنے موضوع سے متعلق اس سے بڑھ کر جامع کوئی
کتاب میں نے نہیں دیکھی۔ کتاب الزنجیین و بہ المعاقرون۔ کتاب دیوان رسائلہ۔ کتاب
مناقضات الشعراء۔ کتاب اخبار الاحوص۔

مروزی

اس کا نام جعفر بن احمد مروزی اور کنیت ابو العباس ہے۔ یہ ان اصحاب تصنیف
میں سے ہے . . ن نے تمام علوم پر کتابیں لکھیں۔ اس کی کتابیں بہت مقبول ہیں۔ یہ
پہلا شخص ہے جس نے مسالک و ممالک کے موضوع پر کتاب لکھی مگر وہ نا تمام رہی۔
اس کی وفات اہواز میں ہوئی اور اس کی کتابیں بغداد میں لائی گئیں اور ۲۷۴ھ
میں طاق الحرانی میں فروخت کی گئیں۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المسالک والممالک۔ کتاب الاداب الکبیر۔ کتاب الاداب الصغیر۔ کتاب
تاریخ القرآن و تایید کتب السلطان۔ کتاب البلاغۃ والخطابۃ۔ کتاب الناجم۔

ابوبکر صولی

محمد بن یحییٰ بن . . . صولی ظریف ادیبوں میں سے تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو
کتابیں جمع کرنے کے شائق ہوتے ہیں۔ پہلے راضی کا معلم تھا، اس کے بعد اس کا ندیم مقرر
ہوا۔ یہ ایک وقت مکتفی اور مقتدر کا بھی ندیم رہا۔ اس کے کارنامے بہت مشہور اور نمایاں
ہیں۔ ہمارا قریب العہد ہے لہٰذا ہم اس کے بارے میں زیادہ تحقیق و جستجو سے بے نیاز ہیں۔
اپنے دور میں شطرنج کا سب سے بڑا کھلاڑی تھا۔ جوان مرد بھی تھا ۳۳ ھ تک زندہ رہا،
اور پھر روپوشی کی حالت میں بصرہ میں فوت ہوا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ اس نے حضرت علیؓ

کے بارے میں ایسی بات روایت کی جس کی وجہ سے سنی اور شیعہ اس کی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الاوراق فی اخبار الخلفاء والشعراء۔ یہ ناتمام ہے اور اس سے جو کچھ دستیاب ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں سفاح سے لے کر ابن معتز کے عہد تک کے تمام خلفا کے حالات موجود ہیں، خاندان ان کی اولاد اور ان کے اشعار و واقعات کے درج ہیں۔ اس میں بنو عباس کے ان افراد کے اشعار بھی درج ہیں جو نہ خلیفہ تھے اور نہ براہِ راست خلفا کی اولاد تھے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے عبد اللہ بن علی کے اور سب کے بعد ابو احمد محمد بن احمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن عیسٰی بن منصور کے شعر ہیں۔ اس کے بعد اشعار بنو ابی طالب، فرزندان حسن اور حسین، فرزندان عباس بن علی، فرزندان عمر بن علی اور فرزندان جعفر بن ابو طالب کے اشعار ہیں۔ بعد ازاں اشعارِ فرزندان حارث بن عبد المطلب، واقعات ابن ہرمہ اور اس کے منتخب اشعار، اخبارِ سید حمیری اور اس کے منتخب اشعار، حالاتِ احمد بن یوسف اور اس کے منتخب اشعار، اور سرگذشتِ سدیف اور اس کے منتخب اشعار درج ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کے وقت شعر اور شعرا کے سلسلہ میں اس نے کتاب المرثدی پر انحصار کیا ہے۔ بلکہ بعینہٖ اسی کو نقل کر دیا ہے اور پھر اپنی طرف منسوب کر لیا۔ میں نے خود اس کے کتب خانہ میں اس شخص کا وہ مجموعہ دیکھا ہے کہ جس سے اس نے نقل کیا ہے اور جس کی وجہ سے یہ رسوا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الوزراء۔ کتاب العبادة۔ کتاب ادب الکاتب علی الحقیقة۔ کتاب تفضیل السنن۔ یہ کتاب اس نے ابو الحسن علی بن فرات کے لیے تصنیف کی۔ کتاب الانواع۔ ناتمام۔ کتاب سوال وجواب رمضان لابی الخیر۔ کتاب رمضان۔ کتاب الشامل فی علم القرآن ناتمام رہ گئی ہے۔ اس میں بڑے نوادر و عجائب پنہاں ہیں جن کے ذکر کا یہ محل نہیں۔ کتاب مناقب علی بن الفرات۔ کتاب اخبار ابی تمام۔ کتاب اخبار الجبائی ابی سعید۔ کتاب عباس بن الاحنف ومختار شعرہ۔ کتاب اخبار ابی عمرو بن العلاء۔ کتاب الغرر امالی

شعرائے جدید کے اشعار کے متعلق حروف معجم کی ترتیب سے ابوبکر کی تصنیفات

ابن رومی، ابوتمام، بحتری۔ ابونواس، عباس بن احنف، علی بن جہم۔ ابن طباطبا
ابراہیم بن عباس۔ ابن عیینہ۔ ابن شاہد۔ خولی۔

حکیمی

ابوعبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن قریش حکیمی۔ یہ اخباری تھا اور اس نے ایک
جماعت سے واقعات کی سماعت کی۔ اس کی وفات سنہ . . . میں ہوئی تصنیفات
یہ ہیں:۔
کتاب حلیۃ الادباء۔ یہ کتاب اخبار و واقعات پر محتوی ہے کتاب منتظر الجوہر۔
کتاب الشباب وفضلہ علی الشیب۔ کتاب الفکاہۃ والدعابۃ۔

رحابی

اس کا نام ابوعلی ہے۔

ایک دوسرا گروہ جس کا ذکر پہلے نہیں ہوا

ابوالعنبس صیمری

یہ صیمرہ کی طرف منسوب ہے۔ نام ابوالعنبس محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہے۔ خوش طبع اور بذلہ سنج
لوگوں میں سے تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ادیب بھی تھا اور نجوم بھی جانتا تھا۔ چنانچہ اس فن میں اس کی
ایک کتاب بھی ہے۔ میں نے بڑے بڑے منجموں کو اس کی تعریف کرتے دیکھا ہے۔
متوکل نے اسے اپنا خاص ندیم بنا لیا تھا۔ متوکل کے دربار میں بحتری کے ساتھ اس کا ایک

تصنیف بھی مشہور ہے۔ معتمد کے زمانہ خلافت تک زندہ رہا اور اس کے مصاحبوں میں شامل ہوا۔ اس نے معتمد کے باورچی کی ہجو میں کہا۔

یا غیّب انبا مہ بمعشوق ونحن فی لعنہ من السّوق[۳۱]

اذا طابت الخبز من فارس ینفخ فی صاع فی البوق[۳۲]

اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب اخبار المرفۃ۔ کتاب العاشق والمعشوق۔ کتاب الرد علی المتخبین کتاب الطنبیب۔ کتاب کروابلا۔ کتاب جوال العیبین۔ کتاب الرد علی المطیبین۔ کتاب عشار مزب کتاب الراحۃ ومنافع الاعیار۔ کتاب فضائل نرق الانسان۔ کتاب ہندسۃ العقل۔ کتاب الاہ وبیث اشد ذ۔ کتاب فضائل الرزق۔ کتاب الرد علی ابی میخائل الصیدنانی فی الکیمیاء۔ کتاب مساوی العوام واخبار السفلۃ الاغنام۔ کتاب عجائب البحر۔ کتاب الجوابات المسکنۃ۔ کتاب الجواشن والدریاقات۔ کتاب فضل السلم علی الدرجۃ۔ کتاب الدولتین فی تفضیل الخرنتین کتاب اغماس بن الحائک۔ کتاب تذکیۃ العقول۔ کتاب لسحاقات والبغاء یہ۔ کتاب النخفۃ فی جلد عمیرۃ۔ کتاب اخبار ابی فرعون کندر بن جحدر۔ کتاب تفسیر الرؤیا۔ کتاب نوادر الجوسی۔ کتاب مناظرۃ لبتجری۔ کتاب نوادر القواد۔ کتاب دعوۃ العامۃ۔ کتاب الاخوان والاصدقاء۔ کتاب کی آداب۔ کتاب احکام النجوم۔ کتاب المدخل الی صناعۃ التنجیم۔ کتاب صاحب الزمان۔ کتاب الخلفیین۔ کتاب استغاثۃ الجمل الی ربہ۔ کتاب فضل السرم علی المنفر۔ کتاب نرد وشطرنج۔

ابو حسان نملی

ابو حسان محمد بن حسان۔ یہ نیک آدمی تھا اور ادیب تھا۔ متوکل کے زمانہ میں ہوا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے کچھ نخات وحکایات بھی وابستہ ہیں۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب برجان وحباحب فی اخبار النساء والباہ۔ کتاب صعیۃ۔ یہ بھی اسی موضوع پر ہے۔ کتاب البغاء۔ کتاب السحق۔

کتاب خطاب المکاری لجاریۃ البقال۔

بو عبر ہاشمی

اس کی کنیت ابو العباس ہے۔ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس۔ جاحظ کا کہنا ہے کہ ہر کتاب کو بعینہٖ ذہن میں محفوظ رکھنے والا اور بہتر شعر کہنے والا اس سے بڑھ کر میں نے کسی شخص کو نہیں پایا۔ دنیا کا کوئی ہنر ایسا نہ تھا جس کو یہ اپنے ہاتھ سے سرانجام نہ دیتا ہو۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو آٹا گوندھتے اور روٹی پکاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے باپ کا لقب ناشش تھا۔ حفظ و ادب میں شہرت رکھتا تھا۔ اعتقاد کے لحاظ سے کا ناصبی اور معتزلی تھا۔ اسے ابن ہبیرہ کے محل میں اس وقت قتل کیا گیا جب یہ وہاں اپنے وظائف و عطیات وصول کرنے گیا تھا۔ اس کو رافضیوں کے ایک گروہ نے قتل کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے اس کو علی کرم اللہ وجہہ پر زبان طعن دراز کرتے ہوئے سنا تھا۔ یہ کاروان سرا کی چھت پر سویا ہوا تھا کہ انھوں نے اس کو نیچے گرادیا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ واقعہ ۲۵۰ھ میں پیش آیا۔ یہ شعر اسی کے ہیں:-

ذا لم تنم عینیه حسنة	ضیف تخفی ایس بدر المعد
امهل تخفته حتی اشتت	ودش الساد حتی جمعا
رکب الهول فی زورته	مشم ما سم حتی ودعا

اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الرسائل۔

ایک کتاب جس کا اس نے جامع الحماقات و مأوی الرقاعات نام تجویز کیا۔

کتاب ذم ... اخلاق الخلفاء والامراء۔ کتاب نوادرہ واغانیہ۔ کتاب اخبار و شعرہ۔

ابن شاہ ظاہری

ابو القاسم علی بن محمد بن شاہ ظاہری۔ یہ شاہ بن میکال کی اولاد سے تھا۔ اچھا ادیب، بہت ظریف اور پاکیزہ انسان تھا۔ اس کی تصانیف یہ ہیں:-

کتاب ابناء الخلفاء۔ کتاب اخبار النساء۔ کتاب دعوۃ التجار۔ کتاب فخر المشط
علی المرآۃ۔ کتاب الرؤیا۔ کتاب الہدی والتزیین۔ کتاب ضرب المثل الحکم۔ کتاب عجائب البحر۔
کتاب البغاء ولذاتہ۔ کتاب قصیدۃ بیزنامہ فخر۔ کتاب المخنخنہ۔ کتاب البدان۔

ایک شخص جو ہداوی کے نام سے متعارف ہے

اس کی تصنیفات یہ ہیں:
کتاب الضجیج والرضح واخلاق العوام۔ کتاب نوادر الغلمان والصبیان۔

کتنجی

یہ ابوالعنبس ہے اور ابوالعبر کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ کہتے ہیں ابوالعبر کی ذات کے بعد حماقت میں یہ اس کا خلیفہ و جانشین ہوا۔ میں نے ابن نامیداوی کی یہ تحریر پڑھی ہے — میرا خیال ہے کہ یہ بیدار ہے — کہ کتنجی نے سلیمان بن وہب یا عبید اللہ کو لکھا — مجھے اس میں شک ہے — کہ آپ کے تمام دوست جن میں ہم سے جیسے احمق اور آپ کی طرح کے عاقل و فہیم شامل ہیں سب آپ پر فدا ہوں۔ ہم ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس میں عقلمندوں نے تو عقل کو اس لیے ترک کر رکھا ہے کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں اور جہلاء نے جہل کو اس بنا پر اختیار کر رکھا ہے کہ اس میں بڑا فائدہ ہے۔ چنانچہ کیفیت یہ ہے کہ عقلا تو اس بنا پر ہلاک ہو گئے کہ انھوں نے عقل سے دست برداری اختیار کی اور جہلا اس وجہ سے ڈوبے کہ انھوں نے جہل کو اپنایا۔ ہمارے سامنے یہ مشکل ہے کہ ہم کن لوگوں کے ساتھ رہیں۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:
کتاب جوامع الحماقات واصول الرقاعات۔ کتاب الملح والمحققین۔ کتاب الصفاعنہ۔
کتاب المرتجۃ۔

جراب الدولہ

اس کا نام احمد بن محمد بن علوجہ سجزی اور کنیت ابوالعباس ہے۔ یہ طنبورچی تھا۔

اس کا شمار ظریفوں اور بذلہ سنج لوگوں میں ہوتا ہے۔ اس کا لقب ربیع تھا اور جراب الدولہ کے نام سے معروف تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب النوادر والمضاحک فی سائر الفنون والنوادر۔ اس کتاب کا نام "ترویح الارواح ومفتاح السرور والافراح" بھی ہے۔ اس کتاب کو اس نے چند فنون پر مشتمل ٹھہرایا ہے اور یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔

برمکی

ابوجعفر بن عباسہ کا کاتب اور معزالدولہ کا شتربان تھا۔ اس کا نام ہے۔ اس کا ہاتھ شل ہو گیا تھا۔ تصانیف یہ ہیں :-
کتاب الجامع فی اشعار المنتقین۔ کتاب النوادر والمضاحک۔

ابن بکر شیرازی

یہ پسندیدہ عادات کا ادیب تھا۔ گفتگو اور محاضرات میں طاق تھا۔ مطیع کا کاتب رہا۔ مطبع شعر کہتا تھا۔ اس کی تصانیف یہ ہیں۔ کتاب الشئون والفنون کتاب نشاء الرسائل والکتب۔ یہ کتاب اس نے مطیع للہ سے حاصل کی تھی۔

ایک اور طبقۂ متاخرین

جن کا تعلق مختلف مقامات سے ہے

ابن فقیہ ہمدانی

اس کا نام احمد ہے اور یہ اہلِ ادب سے تعلق رکھتا تھا۔ اس سے زیادہ ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب البلدان - یہ کتاب تقریباً ایک ہزار ورق پر مشتمل ہے۔ اس میں لوگوں کی مختلف کتابوں کے اقتباسات لیے گئے ہیں اور اکثر حصہ کتب الجیہانی کا نچوڑ ہے۔ کتاب ذکر الشعراء المحدثین والبلغاء منہم والمفحمین۔

عبید اللہ بن محمد بن عبد الملک کاتب

اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب نشوۃ النہار ومعاقرۃ العقار۔ کتاب فضائل سبوح ومناقبہ ومعائب الغبوق ومشانیہ۔

ایک شخص جو ابن معتبر یا ابو معتبر کے نام سے معروف ہے

یہ زید بن احمد بن زید کاتب ہے۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب ..... و ..... فتح البلاغۃ ہے۔ اس کتاب میں خاندان احمد بن عیسیٰ بن شیخ کی مدح کی گئی ہے۔

مسعودی

یہ شخص باشندگان مغرب سے ہے۔ ابو الحسن علی بن حسین بن علی مسعودی کے نام سے معروف ہے اور عبد اللہ بن مسعود کی اولاد سے ہے۔ تاریخ اور بادشاہوں کے حالات سے متعلق کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔
ایک کتاب جو مروج الذہب ومعادن الجوہر فی تحف الاشراف والملوک کما قرابات کے نام سے معروف ہے۔ کتاب ذخائر العلوم وما کان فی سائر الدہور۔ کتاب الاستذکار لما مر فی سالف الاعمار۔ کتاب التاریخ فی اخبار الامم من العرب والعجم۔ کتاب رسائل۔

اہوازی

محمد بن اسحاق۔ کنیت ابو بکر۔ اس کی مصنفات یہ ہیں۔ کتاب النخل واجناسہ۔

کتاب الفلاحۃ والعمارۃ۔

سمیساطی

ابوالحسن علی بن محمد عدوی۔ یہ اصلاً سمیساط کا باشندہ ہے جو آرمینیہ کے سرحدی شہروں میں واقع ہے۔ ابتدا میں یہ ابوتغلب بن ناصر الدولہ اور اس کے بھائی کا اتالیق تھا۔ بعد میں اس کا ندیم مقرر ہو گیا۔ شاعر اور مصنف و مؤلف ہے۔ عمدہ معلومات کا حامل اور کثیر الروایت ہے۔ اس کے انتساب خاندان میں گھپلا ہے۔ میں اسے قدیم سے جانتا ہوں۔ کہتے ہیں بڑھاپے کو پہنچ کر اس نے اپنے گزشتہ اخلاق کو ترک کر دیا ہے۔ ابھی تک زندہ ہے اور درجِ ذیل کتابوں کا مصنف ہے:

کتاب الانوار: یہ کتاب اوصاف و کردار اور ملاحت و تشبیہات کے موضوع سے متعلق ہے۔ یہ کتاب اس نے پہلے لکھی تھی۔ بعد میں اس میں بعض چیزوں کے اضافے کر دیئے گئے ہیں۔

کتاب الدیارات: یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب المثلث الصحیح۔ کتاب اخبار ابی تمام والمختار من شعرہ۔

کتاب العلم: یہ اس کی ایک بہترین تالیف ہے۔

محمد بن اسحاق سراج

یہ نیشاپور کا باشندہ ہے۔ اس نے ایک شخص سے جو ابن [illegible] کے نام سے معروف ہے اور جس کا نام ابراہیم بن محمد نیشاپوری ہے، روایت کی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الاخبار: یہ کتاب تاریخ امصار و بلاد سے تعلق رکھنے [illegible] محمد ہیں بعد پیدا ہونے والے ادبا، وزرا اور والیان حکومت وغیرہ کے واقعات و اخبار پر مشتمل ہے اور اس میں ان میں سے ایک ایک کا ذکر ہے۔

کتاب الرسائل: یہ ایک لطیف تصنیف ہے۔

کتاب الاشعار المختارة والصحیحة منہا والمعارة۔

ابن خلاد رامہرمزی

ابو محمد حسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد قاضی — اس کی تصنیفات عمدہ اور بہتر ہیں۔ یہ جاحظ کے اسلوب کا اتباع کرتا تھا۔ مجھے ابن سوار کاتب نے بتایا کہ یہ شاعر تھا اور احادیث کا سامع اور راوی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب ربیع المتیم۔ یہ عشاق کے واقعات پر مشتمل ہے۔

کتاب العلل فی مختار الاخبار۔ کتاب امثال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب الرجان بین الحسن والحسین علیہما وعلی ابیہما السلام۔ کتاب امام التنزیل فی القرآن۔ کتاب النوادر والشوارد۔ کتاب ادب الناطق۔ کتاب الرثاء والتعازی۔ کتاب رسالة السفر۔ کتاب الشیب والشباب۔ کتاب ادب الموائد۔ کتاب المناہل والاعطان والحنین الی الاوطان۔

آمدی[۳۰]

اس کا نام حسن بن بشر بن یحییٰ اور کنیت ابو القاسم ہے۔ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ نادر قریب العہد ہے۔ میرا خیال ہے ابھی تک زندہ ہے۔ عمدہ اور بہتر تصنیفات و تالیفات کا مالک ہے۔ اور سلسلۂ تصنیف میں جاحظ کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المختلف والمؤتلف فی اسماء الشعراء۔ کتاب معانی شعر البحتری۔ کتاب نثر المنظوم۔ کتاب الموازنة بین ابی تمام والبحتری۔ کتاب الرد علی علی بن عمار فیما خطا فیہ ابا تمام۔ کتاب فی ان الشاعرین لا یتفق خواطرہما۔ کتاب فی اصلاح ما فی معیار الشعر لابن طباطبا۔ کتاب فی فرق ما بین الخاص والمشترک من معانی الشعر۔ کتاب فی تفضیل شعر امرئ القیس علی الجاہلیین۔

کتاب فی شدة حاجة الانسان الی ان یعرف قدر نفسہ۔

شطرنج کے کھلاڑی

جن لوگوں نے شطرنج کے کھیل پر کتابیں تصنیف کیں

عدلی

اس کا نام . . . ہے۔ مصنفات یہ ہیں :۔
کتاب الشطرنج ۔ یہ پہلی کتاب ہے جو شطرنج کے موضوع پر تصنیف کی گئی۔
کتاب النرد و اسبابہا و اللعب بہا ۔

رازی

اس کا نام . ہے۔ یہ عدلی کے پایہ کا تھا اور یہ دونوں متوکل کے سامنے کھیلا کرتے تھے۔ شطرنج کے بارے میں رازی ایک تصنیف لطیف کا مصنف ہے۔

صولی

ابوبکر محمد بن یحیی ۔ اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اس موضوع سے متعلق اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الشطرنج نسخۂ اول ۔
کتاب الشطرنج نسخۂ ثانی ۔

لجلاج

ابوالفرج محمد بن عبد اللہ ۔ میں نے اسے دیکھا ہے۔ یہ عضد الدولہ کے پاس شیراز میں گیا تھا اور شیراز ہی میں ۳۶۰ھ سے کچھ اوپر فوت ہوا۔ یہ اس فن میں بڑی مہارت

رکھتا تھا۔ اس موضوع پر کتاب منصوبات الشطرنج اس کی تصنیف ہے۔

ابن اقلیدسی

ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن صالح شطرنج کے تمام پہلوؤں پر پورا عبور رکھتا تھا۔
کتاب مجموع فی منصوبات الشطرنج اس کی تصنیف ہے۔

قریص مغنی

قریص جراحی۔ ابو عبد اللہ محمد بن داؤد بن جراح کے اصحاب سے تعلق رکھتا تھا۔
اس کا نام . . . ہے۔ اس کا شمار ماہر مغنیوں اس فن کے علما میں ہوتا تھا۔ یہ
اس لائق تھا کہ جحظہ کے طبقہ میں اس کے بعد اس کا ذکر کیا جاتا۔ لیکن اس مقام پر ہم اس کا ذکر
کرنا بھول گئے۔ جحظہ نے اس کے بارے میں کچھ شعر کہے ہیں ان میں ایک یہ ہے۔

اکلنا قریصا وغنی قریص نبتت علی شرف المناج

قریص کی وفات ۲۴ھ میں ہوئی۔ جحظہ بھی اسی سال فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات
میں سے۔ کتاب صناعۃ الغناء واخبار المغنین وذکر الاصوات التی غنی فیہا۔ یہ کتاب
حروف کی ترتیب سے لکھی گئی ہے لیکن نامکمل ہے۔ اس کے جو اوراق دستیاب ہوئے، وہ
ایک ہزار کے قریب ہیں۔

ابن طرخان

ابو الحسن علی بن حسن۔ محمد؛ اصحاب غناء میں سے تھا۔ ادب سے بھی مس تھا۔ سنہ ...
میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الاخوان والاخبار۔ کتاب اخبار المغنین المحسنین۔ کتاب مناسب مرو
کتاب ما ورد فی تفضیل الطیر الہادی۔

حواشی

۱ معذور۔ اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

۲ عنا شد۔ اس کی بھی وضاحت ہو چکی ہے۔

۳ ایک نسخہ میں "رابیہ" ہے۔

۴ اے فرزند موسیٰ! خدا اس قبر کو جس میں تو مقیم ہے بارش سے شاداب رکھے۔

۵ تم بیٹھ گئے اور شتر کو دہشت اور وحشت میں ڈال گئے۔ اب اگر دوست تم پر آنسو بہاتے ہیں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۶ ایک نسخہ میں کتاب الہ رقہ ہے۔

۷ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا اور ہر آنے والا سال اس کی محبت و رغبت کو بڑھاتا گیا۔

۸ میں اس کے بارے میں قدیم کپٹ کو دل سے اٹھاتے نہیں پھرتا، کیونکہ کپٹ کو اٹھائے اٹھائے پھرنا بزرگی و مروت کی شان کے خلاف ہے۔

۹ ذرا زینب سے مل لو، کیونکہ اس وقت کارواں سو رہا ہے اور اگر کارواں روانہ ہو گیا تو صبر کا پیمانہ چھلک جائے گا۔

۱۰ ذرا ٹھہرو۔ ہم محبوب اور اس کی منزل کی یاد میں آنسو بہا لیں جو دخول اور حومل کے میان سقط اللوی میں واقع ہے۔

۱۱ اے ملامت کرنے والے! مال تو آنی جانی شے ہے۔ مال کی صرف باتیں اور یادیں ہی باقی رہ جاتی ہیں۔

۱۲ اے محمل والی! ذرا ہماری طرف بھی مڑ کر دیکھ لے۔ اگر تو ایسا نہ کرے گی تو بڑی بری بات ہوگی۔

۱۳ اے بنت عاقلہ جس سے کہ میں محبت رکھتا ہوں، دشمنوں سے بچ کر رہو۔ میرا دل اسی الجھن میں مبتلا ہے۔

۱۴ تیرے دلِ بے قرار کی وجہ سے میرا میدانِ عشق اور بھی بھڑک اٹھا ہے۔ لہٰذا تو بھی نفرتوں پر ڈال دے۔

۱۵ تو اس رات کی طرح قریب تر ہے۔ جو مجھے پالیتی ہے۔ اگرچہ تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے اور تیرے مابین بُعد بہت وسیع ہے۔

۱۶ طرسوس۔ شام کی سرحد پر ایک شہر ہے جو انطاکیہ اور حلب کے درمیان واقع ہے۔ کہتے ہیں یہ طرسوس بن روم بن اصفر بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام سے موسوم ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ شہر ۱۹۰ھ کے قریب خلیفہ ہارون الرشید کے ایک خادم سلیمان نے تعمیر کیا۔ (معجم البلدان)

۱۷ ۲۶۹ھ مراد ہے۔

۱۸ ۲۶۷ھ مراد ہے۔

۱۹ مجھے جب اس کے لبِ دہن کی پیاس محسوس ہوتی ہے تو شرابِ ناب کو اس کا بدل بنا لیتا ہوں۔

۲۰ کہاں شرابِ ناب اور کہاں اس کا لعابِ دہن۔ اس سے تو میں محض اپنے دلِ ناتواں کو تسلی دیتا ہوں۔

۲۱ واسط۔ ایک شہر ہے جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان واقع ہے۔ اسے واسط اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بصرہ اور کوفہ کے عین وسط میں ہے اور یہ دونوں شہر اس سے پچاس پچاس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھئے)

۲۲ ایک نسخہ میں کتاب الحزم ہے۔

۲۳ ایک نسخہ میں "حلوا من الکہول" ہے اور فلوگل اور مصر کے مطبوعہ نسخہ میں "حلوا من الکھوب" ہے۔ میں نے ترجمہ "حلوا من الکہول" کے مطابق کیا ہے۔

۲۴ گویا گنبدِ گردوں میں مؤذن کی آواز ہے۔

۲۵ گویا وہ مقرب ہے جو اپنے سر میں شعلۂ آتش رکھتا ہے۔

٢٩؎ برنخ ۔ ترمذ کا ایک گاؤں ۔ (معجم البلدان)

٢٨؎ سرخس ۔ خراسان میں ایک بہت بڑا اور پرانا شہر ہے جو نیشاپور اور مرو کے درمیان واقع ہے ۔ (ایضاً)

٢٨؎ نصیبین ۔ یہ موصل اور شام کے درمیان ایک آباد اور بارونق شہر تھا۔ اس کے اور اس کے گرد و پیش کے دیہات میں چالیس ہزار سرسبز و شاداب باغ تھے ۔ یہ شہر ١٧ھ میں بغیر کسی لڑائی اور قتال کے فتح ہوا ۔ (ایضاً)

٢٩؎ طاق الحرانی ۔ یہ بغداد کے مغربی جانب ایک محلہ کا نام ہے ۔ (ایضاً)

٣٠؎ صیمرہ یا صیمرہ یہ دو مقامات کا نام ہے ۔ ایک بصرہ میں نہر معقل کے دہانہ پر واقع ہے اور دوسرا دیار جبل و خوزستان کے درمیان مہرجان تذق میں ایک شہر کا نام ہے ۔ (ایضاً)

٣١؎ خوشا وہ دن کہ میں اپنے محبوب کے ساتھ بازار سے دور تھا ۔

٣٢؎ جب میں کسی سوار سے روٹی طلب کرتا تو صالح میرے لیے ناقوس بجا دیتا ۔

٣٣؎ ایک نسخہ میں "من الشیعۃ" ہے ۔

٣٤؎ وہ ایسا حسین [illegible] ہے کہ جس کا حسن خود اس کی غمازی کرتا ہے ۔ بھلا رات ماہ تاباں کو کیونکر چھپا سکتی ہے ۔

٣٥؎ غفلت نے اس کو موقع دیا کہ اس معشوق تک رسائی حاصل کرے ۔ چنانچہ اس نے پاسبان کے سو جانے کا انتظار کیا ۔

٣٦؎ موقعات کے شوق میں اس نے خطرات بھی جھیلے ۔ لیکن مہلک سیلک کے بنیری میں کھڑا ہوا ۔

٣٧؎ سمیساط : (بضم سین وفتح میم) بلاد روم میں سے ایک شہر ہے جو فرات کے مغربی کنارے پر واقع ہے (معجم البلدان)

٣٨؎ آمد (بکسر میم) یہ دیار بکر میں ایک مشہور اور عظیم شہر ہے ۔ یہ شہر ٢٠ھ میں حضرت عیاض بن غنم کے ہاتھ پر فتح ہوا ۔ (ایضاً)

۱؎ ہم نے شوربے سے بھیگا ہوا نان کھایا اور قریش نے راگ الاپا۔ اس طرح ہم تمام رات یوں مست رہے گویا زمین پر گرنے کو ہیں۔

۲؎ ۳۲۲ھ مراد ہے

۳؎ جحظہ کی وفات ۳۲۴ھ میں ہوئی ہے اور خود مؤلف نے بھی صفحہ ۲۲۲ پر یہاں معلوم نہیں ۲۴ کیوں مرقوم ہے۔

مقالۂ چہارم

علما کے حالات اور اُن کی تصانیف کے بارے میں

یہ مقالہ شعر اور شعرا پر مشتمل ہے

اور

اس میں دو فن ہیں

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس مقالہ سے ہمارا مقصد اشعارِ قدما کے مرتبین و جامعین، ان کے رواۃ، دواوینِ اشعار، اشعارِ قبائل کے رواۃ اور اُن کے مؤلفین و جامعین کی وضاحت کرنا ہے۔ اور اس مقالہ کے دوسرے فن میں جو جدید شعرا کے کلام پر مشتمل ہے، ہم بتائیں گے کہ ان میں کون بسیار گو ہے اور کون کم گو ہے۔

جو کام ہم نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے، اللہ اپنے کرم و لطف سے اس پر ہماری امداد و اعانت فرمائے۔

رواتِ قبائل اور شعرائے دورِ جاہلیت و دورِ اسلام کے اشعار

عہدِ عباسیہ کے آغاز تک

ابو عمرو شیبانی۔ اس کا ذکر گزر چکا۔

خالد بن کلثوم کوفی۔ اس کا ذکر ہو چکا۔

محمد بن حبیب : اس کا ذکر گزر چکا۔

طوسی : اس کا ذکر گزر چکا۔

اصمعی عبدالملک بن قریب ۔ اس کا ذکر گزر چکا۔

ابن اعرابی ، اس کا ذکر گزر چکا۔

گزشتہ صفحات میں ان علما میں سے ہر ایک کے متعلق ہم بتا چکے ہیں کہ انھوں نے کن رواۃ فصحا اور اعراب سے روایت کیا۔ اب اس کے اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں ۔ اس سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کتاب کے اس مقام کی طرف رجوع کریں، جہاں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالے ۔

امرؤالقیس بن حجر

امرؤالقیس سے ابو عمرو، اصمعی، خالد بن کلثوم اور محمد بن حبیب نے روایت کیا اور تمام روایات سے ابو سعید سکری نے ایک مجموعہ ترتیب دیا اور اس سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوا۔ ابو العباس احول نے بھی سے جمع و مرتب کیا لیکن وہ مکمل نہیں کر پایا۔ ابن سکیت نے اس کی تکمیل کی۔

زہیر بن ابو سُلمیٰ

اس سے ایک جماعت نے روایت کیا ۔لیکن کام ادھورا رہا۔ ان کی روایت باہم مختلف ہیں۔ سکری نے البتہ یہ خدمت بہترین نہج سے انجام دی۔

وہ شعرا جن کے اشعار ابو سعید سکری نے جمع کیے

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ علما میں سے جس شخص نے شعرا کے اشعار جمع کیے اور اس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دیا، وہ ابو سعید سکری ہے۔ اس کا نام حسن بن حسین ہے۔ میں اس کے اصل مقام پر اس کا تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں ۔یہاں بھی اس کے

کام کا تذکرہ کروں گا تاکہ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کو حصول مطلب میں آسانی رہے۔ یہاں ان لوگوں کا بھی ذکر کروں گا جنہوں نے وہی کام کیا جو سکری نے کیا ہے قطع نظر اس کے کہ ان سے وہ کام ادھورا رہا یا انھوں نے اسے اچھی طرح سرانجام دیا۔ یہاں اس تذکرہ کی وجہ یہ ہے کہ ضرورت تکرار باقی نہ رہے۔ ان شاء اللہ

اس گروہ میں یہ لوگ شامل ہیں۔

امرؤالقیس : اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

نابغہ ذبیانی : اصمعی نے بھی اس کی روایات جمع کیں۔

زہیر : اس کا ذکر گزر چکا۔ لیکن اس کا کام ادھورا رہا۔

ابن سکیت اور طوسی نے البتہ بہت اچھی طرح جمع کیا۔

حطیئہ : اس کی روایات کو اصمعی۔ ابوعمرو شیبانی، طوسی اور ابن سکیت نے جمع کیا۔

نابغہ جعدی : اصمعی اور ابن سکیت نے جمع کیا۔

لبید بن ربیعہ عامری : ابوعمرو شیبانی۔ اصمعی، طوسی اور ابن سکیت نے جمع کیا۔

تمیم بن ابی مقبل ابوعمر اصمعی، طوسی اور ابن السکیت نے جمع کیا۔

درید بن صمہ جشمی : ابوعمرو شیبانی اور اصمعی نے جمع کیا۔

عمرو بن معدی کرب : ابوعمرو نے جمع کیا۔

الاعشی الکبیر : ابوعمرو۔ اصمعی، ابن سکیت، طوسی اور ثعلب نے جمع کیا۔

مہلہل بن ربیعہ : اصمعی اور ابن سکیت نے جمع کیا۔

بشر بن ابی حازم : اصمعی اور ابن سکیت۔

متلمس : اصمعی وغیرہ۔

مسیب بن علس : ایک گروہ نے جمع کیں۔

حمید بن ثور ہلالی : اصمعی، ابوعمرو، ابن سکیت اور طوسی نے جمع کیں۔

حمید ارقط : اصمعی، ابوعمرو، ابن سکیت اور طوسی نے جمع کیں۔

عدی بن زید عبادی : ایک گروہ نے روایات جمع کیں۔

عدی بن رقاع : ایک گروہ نے جمع کیں۔

سحیم بن وثیل ریاحی : اصمعی اور ابن سکیت نے جمع و مدون کیں۔

طرماح : طوسی نے عدی سے روایات جمع کیں۔ علاوہ ازیں ایک بار [illegible] کیا۔

عروہ بن ورد : اصمعی اور ابن سکیت نے۔

عباس بن مرداس : طوسی اور ابن سکیت نے۔

شبیب بن برصاء — عمرو بن شاس : اصمعی اور ابن حبیب نے

نمر بن تولب : اصمعی اور ابن اعرابی نے۔

مرار فقعسی : ....

ابو الطمحان قینی : ....

سالم بن وابصہ : ....

عباس بن عتبہ بن ابو لہب ... .

شماخ ....

معن بن اوس ....

راعی ... .

عبدالرحمان بن حسان ....

اس کا بیٹا سعید بن عبدالرحمن : ....

عبداللہ بن قیس الرقیات : ....

ابو الاسود دوئلی : اصمعی اور ابو الحسن [illegible] جمع کیں۔

جران العود نمیری۔

حادرہ .. ..

معقر بن [illegible] : اصمعی وغیرہ نے۔

ہرثمہ : ایک پوری جماعت نے۔

خراش بن زہیر ۔۔۔۔۔۔۔۔

مزاحم عقیلی : ایک پوری جماعت نے۔

ابو حیہ نمیری : اصمعی وغیرہ نے۔

خنساء : ابن سکیت اور ابن اعرابی وغیرہ نے۔

کمیت : اس کو اصمعی نے جمع کیا اور ابن سکیت نے اس پر اضافہ کیا اور ایک جماعت نے ابن کناسہ اسدی سے روایت کیا۔ ابن کناسہ نے بنو اسد کے ابو حزیفہ، ابو موعول اور ابو صدقہ سے روایت کیا۔ ابن سکیت نے اسے اپنے استاد نصران سے روایت کیا۔ نصران کی روایت ہے کہ کمیت کے شعر ہم نے ابو حفص عمر بن بکیر کو پڑھ کر سنائے۔ سکری نے بھی کمیت کے شعر جمع کیے۔

ذوالرمہ : اس سے ایک جماعت نے جمع کیا اور روایت کیا۔ ابو العباس کے جمع کردہ اشعار تمام روایات سے لیے گئے ہیں۔ سکری نے بھی انھیں جمع کیا اور اس جماعت کے کام پر اضافہ کیا۔ بلال بن عباس اور منتجع بن نبہان نے اسے جمع کیا اور ابو عبیدہ نے منتجع سے روایت کیا۔ لیث بن خمام نے ابن مرضی سے اور قاسم بن قاسم نے ابو جہم عدوی سے روایت کیا۔

ابو نجم عجلی : شعر ابو النجم کو ابو عمرو شیبانی نے محمد بن شیبان بن ابو نجم سے اور ابو نجم کی بیٹی کے بیٹے ابو ازہر سے روایت کیا۔ اور ابو سعید سکری نے اس کو بہترین طریقے سے جمع کیا۔

عجاج راجز : اصمعی اور ابو عمرو شیبانی نے جمع کیا۔

رؤبہ بن عجاج : بعد کے آنے والے شعرا میں سے ہے۔ اصمعی نے اس کے اشعار خود اسی سے روایت کیے۔ اسی طرح ابو عمرو شیبانی اور علما کے ایک پورے گروہ نے جمع کیے۔ ابو سعید سکری نے بھی انھیں جمع کیا اور بہت اچھی شرح کی۔

اخطل : اسے سکری نے جمع کیا اور اس کام کو بہترین طریقے سے سرانجام دیا۔

فرزوق : سکری نے انھیں جمع کیا اور اس کام سے خوب عمدہ برآمد ہوا۔ بکری نے جریر کے شعر جمع نہیں کیے بلکہ علما کی جس جماعت نے انھیں جمع کیا۔ ان میں ابو عمرو شیبانی، اصمعی اور ابن سکیت شامل ہیں۔ ابن کوفی کی تحریر میں مذکور ہے کہ خود جریر سے اس کے شعر مسحل بن کسیب بن عمار بن عکابہ بن خطفی نے بھی روایت کیے۔

نقائض جریر وفرزدق

جریر اور فرزدق کے نقائض وخلافیات ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ نے جمع کیے۔ اصمعی نے اسے روایت کیا لیکن اس کی روایت ابو عبیدہ کی روایت سے مختلف ہے۔ ابو سعید حسن بن حسین نے بھی اسے جمع کیا اور بہت عمدہ اسلوب سے کیا۔ ابو المغیث اودی نے بھی اسے جمع کیا اور پھر اس کو اس سے ثعلب نے روایت کیا۔

وہ لوگ جنھوں نے جریر پر مناقضہ کیا

اور

وہ لوگ جن پر جریر نے نقض کیا

نقائض جریر اور اخطل۔ ابو عمرو۔ اصمعی نقائض جریر اور عمرو بن لجاء۔ (ابو عمرو۔ واصمعی)

نقائض جریر اور فرزدق۔

جریر کی شاعر اولاد

نوح بن جریر: کم گو شاعر تھا۔
بلال بن جریر: کم گو شاعر تھا۔

جریر کی بیٹی : اس کا نام . . . ہے۔
عقیل بن بلال : کم گو شاعر تھا۔
عمارہ بن عقیل : بہت اچھا اور بسیار گو شاعر تھا۔

وہ قبائل جن کے سکری نے اشعار جمع کیے

اشعار بنو ذہل - اشعار بنو شیبان - اشعار بنو ابی ربیعہ - اشعار بنو یربوع - اشعار طی - اشعار بنو کنانہ - اشعار بنو ضبہ - اشعار فزارہ - اشعار بجیلہ - اشعار فند - اشعار بنو یشکر - اشعار بنو حنیفہ - اشعار بنو محارب - اشعار ازد - اشعار بنو نہشل - اشعار بنو عدی - اشعار اشجع - اشعار بنو تیم - اشعار بنو عبدود - اشعار بنو مخزوم - اشعار بنو اسد - اشعار بنو حارث - اشعار ضباب - اشعار خثعم - اشعار مزینہ و ہمدان - نیز درج ذیل شعرا کے اشعار بھی جمع کیے:

شعر ہدبہ بن خشرم - کمیت بن معروف - زیادہ بن زید - حمہ قشیری ان کے اشعار منشن بن سلمہ نے بھی جمع کیے۔

انداز ہ ، غنیمت اور ترتیب پر مبنی ہے ، کیونکہ ہمارے برسوں کے تجربہ نے ہمیں یہی بتایا ہے ۔ تحقیق اور جزم مقصود نہیں ۔

بشّار بن بُرد

اس کا لقب مرعث تھا ۔ بنو عقیل کا غلام تھا ۔ کہتے ہیں یہ فارسی نژاد تھا ، نہ اس کے اشعار کسی نے جمع کیے اور نہ کوئی دیوان مرتب ہوا ۔ میں نے تقریباً ایک ہزار متفرق اوراق میں انھیں دیکھا ہے اور خاصے بڑے گروہ نے بھی اس کے اشعار کا انتخاب کیا ہے ۔

ابن ہرمہ

ابو اسحٰق ابراہیم بن علی بن ہرمہ ۔ تنہا اس کے اشعار دو سو ورق پر مشتمل ہیں ۔ لیکن جو ابو سعید سکری نے جمع کیے ، وہ تقریباً پانچ سو ورق میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ صولی نے بھی جمع کیے ہیں ۔ لیکن یہ کوئی خاص شے نہیں ۔

ابو العتاہیہ

اس کے اشعار کی صورت حال بھی وہی ہے ، جو بشار کے اشعار کی ہے ۔ بعض میں میں نے اس کے جو اشعار دیکھے ، وہ بیس اجزا سے زائد تھے ۔ نصف عمیق و غذیر ، شروا سے متاخرین کے کاتب ابن عمار کے لکھے ہوئے تھے ۔ اور جو میری نظر سے گذرے ہیں وہ یوں معلوم ہوتے تھے کہ تیس اجزا پر مشتمل ہیں ۔ اس کے واقعات اور منتخب اشعار کو ایک پورے گروہ نے جمع کیا ۔ ان کی مساعی کا تذکرہ ہم ان کے حالات میں کریں گے ۔

ابو نواس

اس کی شہرت نے اس کے حسب نسب کی تحقیق و کاوش سے

بے نیاز کر دیا ہے۔ ابونواس کی وفات دورانِ ہنگامہ و آشوب میں مامون کے خراسان سے آنے سے قبل ۲۰۰ھ میں ہوئی۔ ابن قتیبہ کی روایت کے مطابق اس نے ۱۹۹ھ میں وفات پائی جس شخص نے ابونواس کے شعر ترتیبِ حروف کی رعایت کیے بغیر جمع کیے، اس کا راوی یحییٰ بن فضل ہے۔ اس نے اس کو دس اصناف پر تقسیم کیا۔ گروہِ علما میں سے ابو یوسف یعقوب بن سکیت ہے جس نے ان کی شرح و وضاحت کی اور وہ آٹھ سو ورق پر مشتمل ہے۔ اس نے بھی اسے دس اصناف پر تقسیم کیا۔ ابوسعید سکری نے بھی اسے جمع کیا لیکن نامکمل ہے۔ اس نے ان اشعار کے دو تہائی حصے کو جمع کیا جو ایک ہزار ورق میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اہلِ ادب میں سے جن لوگوں نے جو کچھ کیا، اس کی تفصیل یہ ہے :-

صولی :- اس نے بہ ترتیبِ حروف جمع کیا اور ان میں سے منحول کو ساقط کر دیا۔

علی بن حمزہ اصفہانی :- اس نے حروف کی ترتیب سے جمع کیا۔

یوسف بن دریہ :- اس نے اس کے واقعات بھی جمع کیے اور اس کے منتخب اشعار بھی۔!

ابو ہفان :- اس نے اس کے واقعات اور منتخب اشعار جمع کیے۔

ابن وشا ابوالطیب :- اس نے اس کے واقعات اور منتخب اشعار جمع کیے۔

ابن عمار :- اس نے واقعات جمع کیے اور انتخابِ اشعار کیا۔ نیز ایک رسالہ بھی اس کے معائب اور سرقات کے موضوع پر لکھا۔ خاندانِ منجم نے جو کتابیں شعرائے متاخرین کے اشعار پر لکھیں ان میں انھوں نے اس کے واقعات بھی لکھے ہیں اور منتخب اشعار بھی درج کیے ہیں۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

ابوالحسن سیمساطی نے بھی ابونواس کے واقعات اور منتخب اشعار جمع کیے۔ اس کا دفاع بھی کیا اور اس کے محاسن بھی بیان کیے۔

مسلم بن ولید

اس کے کارنامے مشہور ہیں اور اس کے شعر حروف کی ترتیب سے تقریباً دو سو ورق میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کو صولی اور ہمارے زمانہ کے ایک اور شخص ... نے جمع کیا۔

مروان بن ابوحفصہ رشیدی، اس کا خاندان اور اس کی شاعر اولاد

ابوحفصہ اول کا نام یزید ہے۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا یہ شاعر تھا، لیکن بہت ہی کم گو۔

یحییٰ بن ابوحفصہ

یہ عبدالملک بن مروان کے دور میں ہوا۔ اس نے کم شعر کہے ، جو بیس اوراق پر مشتمل ہیں۔

مروان بن سلیمان بن یحییٰ

بن ابوحفصہ۔ اس کی کنیت ابوسمط ہے۔ اس کے اشعار تقریباً تین سو ورق میں ہیں۔

ابوسمط مروان بن ابوالجنوب

بن مروان۔ ابوسمط شاعر تھا۔ اس کے اشعار تقریباً ڈیڑھ سو ورق میں ہیں۔

محمد بن مروان

بن ابوالجنوب۔ شاعر تھا۔ اس کے شعر پچاس اوراق پر مشتمل ہیں۔

فتوح بن محمود

بن مردان بن ابوالجنوب۔ شاعر تھا۔ اس کے اشعار تقریباً سو اوراق پر محتوی ہیں۔

ابو سلیمان ادریس

بن سلیمان بن ابوحفصہ۔ شاعر تھا۔ اس کے اشعار تقریباً سو ورق پر مشتمل ہیں۔

محمد بن ادریس

کم گو شاعر تھا۔ اس کے شعر تقریباً سو ورق پر مشتمل ہیں۔

آمنہ بنت ولید

بن یحییٰ بن ابوحفصہ۔ کم گو شاعرہ تھی۔

ابو السمط

عبداللہ بن سمط۔ شاعر تھا۔ اس کے شعر سو اوراق میں ہیں۔

رزین

بن سلیمان۔ اس نے بھی کچھ شعر کہے۔

علی بن رزین

اس کے اشعار تقریباً پچاس اوراق پر مشتمل ہیں۔

دعبل بن علی خزاعی

اس کے شعر تقریباً تین سو اوراق پر مشتمل ہیں جنہیں صولی نے جمع کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب طبقات الشعرا۔ کتاب الواحدۃ۔

حسین

بن دعبل۔ شاعر تھا۔ اس کے شعر تقریباً دو سو اوراق کو محیط ہیں۔

ابو الشیص

محمد بن عبد اللہ بن رزین بن دعبل کا چچا۔ اس کی کنیت ابو جعفر تھی۔ شاعر تھا۔ اس کے شعر تقریباً ڈیڑھ سو اوراق پر مشتمل ہیں جنہیں صولی نے جمع کیا۔

عبد اللہ

بن ابو الشیص۔ شاعر ہے۔ اس کے شعر تقریباً تیس ورق میں ہیں۔

خاندانِ ابو العتاہیہ

ابو العتاہیہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ یہاں ہم اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کے شعرا کا ذکر کریں گے جن میں یہ لوگ شامل ہیں:۔
محمد بن ابو العتاہیہ۔ اس کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ عبادت گزار تھا اور اس کا لقب عتاہیہ تھا۔
محمد بن ابو عبیدہ۔ اس کے اشعار تقریباً سو ورق میں ہیں۔
سعد بن زر ناصر:۔ تقریباً ڈیڑھ سو ورق۔

سلیمان بن مہاجر : تقریباً پچاس ورق ۔
مؤمل رقی : تقریباً پچاس ورق ۔
سری بن عبدالرحمٰن : کم شعر ہیں ۔
نہدی : دس ورق ۔
صالح بن جناح : پچاس ورق ۔
خلیـــل بن احمد : بیس ورق ۔
خلف الاحمر : پچاس ورق ۔
حسین بن مطیر اسدی : تقریباً سو ورق ۔
زید بن جہم : پچاس ورق ۔
داؤد اسود : پچاس ورق ۔
ابن حساب : پچاس ورق ۔
شراعہ بن زید نود : ستر ورق ۔
علی بن خلیل : سو ورق ۔
مطیع بن ایاس : سو ورق ۔
یحییٰ بن زیاد حارثی : ستر ورق ۔
منتذ بلی : پچاس ورق ۔
ابوالسجاد : پچاس ورق ۔
آدم بن عبدالعزیز : متہم بہ زندیقیت تھا ۔ بیس ورق ۔
عبداللہ بن مصعب : پچاس ورق ۔
عکاشہ بن عبدالصمد : تیس ورق ۔
عبدالملک بن مبارک خیاط : تیس ورق ۔
مساور وراق : پچاس ورق ۔
محمد بن عبدالرحمٰن : چھتیس ورق ۔

ابو ملک الاعرج : تیس ورق۔

ابن ابو الولید زندیق : تیس ورق۔

بشر بن معتمر : ہم اس کے مفصل حالات مقالہ پنجم میں بیان کریں گے۔ یہ شاعر تھا۔ اس کے بیشتر اشعار مسمّط اور مزدوج کے اسلوب پر مشتمل ہیں اور اس نے مختلف کتابوں کے مضامین و معانی کو شعر کی صورت میں ڈھالا۔ ان کتابوں میں سے جو مجھے یاد ہیں یہ ہیں۔

کتاب التوحید۔ کتاب حدوث الاشیاء۔ کتاب الرد علی النحو یین۔ کتاب الحجة فی اثبات نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب الرد علی النصاریٰ۔ کتاب الرد علی الیہود۔ کتاب الرد علی الرافضة۔ کتاب الرد علی المرجئة۔ کتاب الرد علی الخوارج۔ کتاب الرد علی الهذیل۔ کتاب الرد علی النظام۔ کتاب الرد علی ابی شمر۔ کتاب الرد علی زیاد الموصلی۔ کتاب الرد علی ضرار۔ کتاب الرد علی ابی خلدة۔ کتاب الرد علی حفص الفرد۔ کتاب الرد علی ہشام بن الحکم۔ کتاب الرد علی اصحاب ابی حنیفة۔ کتاب اجتہاد الرای۔ کتاب الحسین بن صبیح۔ کتاب الرد علی الاصم۔ کتاب قتال علی علیہ السلام و طلحة رضی اللہ عنہ۔ کتاب الرد علی الاصم الیمانی الامامة۔ کتاب الرد علی المشرکین۔

ابو سدادة فزاری : بیس ورق۔

اسحاق بن فضل اور اس کے بھائی عبد الرحمٰن، محمد اور عبد اللہ : ان کے اشعار کم ہیں۔

ثعلب بن عثمان ہمدانی : بیس ورق۔

ابو البیان : پچاس ورق۔

ابو عاصم اسلمی : بیس ورق۔

داری مدنی : تیس ورق۔

علی بن رویم کوفی : پچاس ورق۔

عمر بن مبارک بردہ خزاعہ : اس کے کم شعر ہیں۔

ابن یامین البصری : بیس ورق۔

ابو حنش نمیری : تیس ورق۔

خاندان ابو امیہ

امیہ بن ابو امیہ : پچاس ورق۔
محمد بن ابو امیہ : پچاس ورق۔
علی بن ابو امیہ : سو ورق۔
عبداللہ بن امیہ بن ابو امیہ : پچاس ورق۔ احمد بن امیہ بن ابو امیہ :۔ تیس ورق۔
ابو حشیشہ طنبوری : اس کا ذکر ہو چکا ہے اور اس کا کوئی شعر بھی بھروسے کے
لائق نہیں۔
ابو حیۃ نمیری : پچاس ورق۔
ابو نجدہ نمیری : تیس ورق۔
محمد بن ذؤیب عمانی راجز : پچاس ورق۔
احمد بن ابو عثمان کاتب : پچاس ورق۔
عبدالغفار بن عمر انصاری : کم گو شاعر۔
سقلابی بن منتہی : کم گو شاعر۔
عبداللہ بن عمر : کم گو شاعر۔
ابو المعافی مدنی : بیس ورق۔
محسن بن ارطاۃ اعرجی : کم گو شاعر۔
دلیفی : کم گو شاعر۔
ابن ابو عاصیہ سلمی۔ پچاس ورق۔
ابراہیم بن عبداللہ بن حسن : اس نے کم شعر کہے۔
موسیٰ بن عبداللہ بن حسن : کم شعر کہے۔
معن بن زائدہ : کم شعر کہے۔

صالح بن عبد القدوس ۔ متہم بہ زندیقیت : پچاس ورق ۔
سلم بن عباد بن منصور : کم شعر کہے ۔
ابو الجناء نصیب : ستر ورق ۔
یحییٰ بن بلال عبدی : کم گو شاعر ۔
سلیمان بن ولید ابو مسلم : کم شعر کہے ۔
حکم بن قنبر مازنی : پچاس ورق ۔
ابو ہاشم مطلبی : کم شعر کہے ۔

ابان لاحقی اور اس کا خاندان

ابان بن عبد الحمید بن لاحق بن عفیر ۔ اس کے زیادہ تر شعر مزدوج اور مسمط کے قبیل سے ہیں ۔ اس نے فارسی اور دیگر زبانوں کی کتابوں کے ترجمے کیے ۔ ان میں سے جو مجھے یاد ہیں، یہ ہیں :-

کتاب کلیلہ و دمنہ ۔ کتاب الزہرد برداسف ۔ کتاب السند باد ۔ کتب مزدک کتاب الصیام والاعتکاف ۔ اس کا باپ عبد الحمید کم گو شاعر تھا ۔ مگر یہ خود بسیار گو تھا ۔

حمدان بن ابان بن عبد الحمید کے پچاس ورق ۔
لاحق بن عبد الحمید کے کم شعر ۔
عبد الحمید النظر : کم شعر ۔
ابان کا بھائی عبد الحمید بن عبد الحمید ۔ شاعر تھا ۔
سہل بن ہارون : اس کا ذکر گذر چکا ہے ۔ اور اس کے شعر کم ہیں ۔ عباس بن احنف نے اس کے شعر جمع کیے ۔
زنبور کاتب : شاعر تھا اور اس کے اشعار کے پچاس ورق ہیں ۔
بکر بن نطاح : شاعر تھا، سو ورق ۔
سعد بن ابو نجم : پچاس ورق ۔

شہاب خیاط : بیس ورق ۔
ابوالہول حمیری : پچاس ورق ۔
داؤد بن دربن واسطی : تیس ورق ۔
کلثوم بن عمرو عتابی : سو ورق ۔
منصور بن سلمہ : سو ورق ۔
ابوقاموس شیبانی : سو ورق ۔
یوسف بن صیقل . پچاس ورق ۔
عباس بن ابوالشلع : سو ورق ۔
احمد بن سیار جرجانی : پچاس ورق ۔
عباس بن حسن عباسی : پچاس ورق ۔
عتبہ اعور کوفی : کم شعر کہے ۔
عبداللہ بن ایوب تیمی : سو ورق ۔
ابراہیم بن سیارہ : پچاس ورق ۔
حسین بن ضحاک : ایک سو پچاس ورق
عمرو وراق : پچاس ورق ۔
یعقوب بن ربیع : ستر ورق
فضل رقاشی : سو ورق ۔
ابوالاسود شیبانی : پچاس ورق ۔
ابوالعرام : کم شعر کہے ۔
برادران فضل رقاشی احمد ۔ عباس اور عبدالمہدی : کم شعر کہے
ابومسیع مدنی : کم شعر کہے ۔
عمرو بن نصر رصافی : پچاس ورق ۔
محمد بن عبدالملک فقعسی ۔ سو ورق ۔

بعین بن امیہ حمصی : کم شعر کہے۔
بن ابو شیخ : کم شعر کہے۔
محمد بن مناذر ہیری : نوے ورق۔
ابو البسیر اور ابو معترجی : کم شعر کہے۔
ابو خشتمق : ستر ورق۔
سہل بن غالب خزرجی : کم شعر کہے۔

خاندان ابو عیینہ مہلبی

عبداللہ بن محمد بن ابو عیینہ : سو ورق۔ ابو عیینہ محمد بن ابو عیینہ : سو ورق
عبداللہ بن مبارک دبیثی : سو ورق
رشید : دس ورق۔
ابراہیم بن مہدی۔ سو ورق۔
ابو المنذر امدنی : کم گو شاعر۔
علی بن حمزہ کسائی : کم گو۔
وزیر العروضی : سو ورق۔
فضل بن عباس بن جعفر فزاعی : کم گو۔

آزاد خواتین اور غلام

علیہ بنت مہدی : بیس ورق۔
دردوزرقہ : دس ورق۔
عنان کنیز ناطفی : بیس ورق۔
دلفار : کم گو۔
خنساء : کم گو۔

مک : کم گو -

محنیہ : کم گو -

مدام : کم گو -

حسب : کم گو -

علم : کم گو -

رئم : کم گو -

دنانیر کنیز کناسہ : کم گو -

فضل، شاعرہ : بیس ورق -

مندرن خادم : بیس ورق -

عبدالجبار بن سعید مساحقی : پاس ورق -

سمری : کم شعر، کم گو -

ابوفرعون شاسی : تیس ورق -

عمرو حارکی : پچاس ورق -

احمد بن اسحاق خارجی : پچاس ورق -

ابوالمطاب بہدلی : تیس ورق -

ابوزعمان : کم گو -

ابوالعبد ریاحی : تیس ورق -

ابوریح جندب بن سوود : کم گو -

میمون حصری : کم گو -

مستہل بن کمیت : پچاس ورق -

اسماعیل بن جدر حریری : کم گو -

محمد بن کناسہ اسدی : پچاس ورق

عبدالقدوس و عبدالخالق بن عبدالواحد بن نعمان بن بشیر : کم شعر کہے -

عمرو بن جزی سکری : کم گو۔

غالب وطالوت بن ازہر : کم گو۔

ابو صلع سندی : تیس ورق۔

منجم راسبی : تیس ورق۔

بربیہ مصری : کم گو۔

معقل بن طوق : کم شعر کہے۔

عباد بن مرزق : پچاس ورق۔

اسماعیل تراھیسی : نوّے ورق۔

ابو یعقوب خریمی : دو سو ورق۔

محمد بن خادم بابلی : ستر ورق۔

علی بن جبلہ عکوک : ڈیڑھ سو ورق۔

محمد بن ابشیر : پچاس ورق۔

احمد بن یوسف : پچاس ورق۔

قاسم بن یوسف پچاس ورق۔

عوف بن محلم : تیس ورق۔

عسانی ابو محمد : کم شعر کہے۔

حسن بن طلحہ قرشی : کم شعر کہے۔

سل بن ابو کشیر : پچاس ورق عنستق بنبی :۔ پچاس ورق۔

محمد و اسحاق بن ابراہیم فزاری : کم گو۔

ورقہ اسدی : کم گو۔

ابو دلف عجلی : سو ورق۔

اسحاق بن ابراہیم : پچاس ورق۔

معقل بن عیسیٰ برادر ابو دلف : کم شعر کہے۔

مامون : بیس ورق ۔

محمد بن علی ینبی : تیس ورق ۔

محمد بن ابو حمزہ عقیلی : کم شعر کہے ۔

ابو صعصعہ مزید کوفی : کم شعر کہے ۔

ابو بکر عودنی : پچاس ورق ۔

علاء بن عاصم عنسانی ۔ کم شعر کہے

حسین بن ضحاک باہلی ۔ کم گو ۔

ابو عمیثل : سو ورق ۔

احمد بن ہشام : پچاس ورق

علی بن ہشام : پچاس ورق ۔

ابو حفص شطرنجی : پچاس ورق ۔

ابو نفیعی : دس ورق ۔

جعفر بن عفان طائی ۔ یہ شعرائے شیعہ میں سے تھا اور اس کے شعر دو سو ورق پر مشتمل ہیں ۔

احمد بن حجاج : کم شعر کہے

قاسم بن یسار کاتب : پچاس ورق ۔

ابو رفیعہ احمد بن منصور : کم شعر کہے ۔

محمد بن ابو بدر سلمی : پچاس ورق ۔

بو زیاد کلابی : تیس ورق ۔

محمد بن یزید بن مسلمہ حصنی ۔ سو ورق ۔

اسحاق بن صباح سبیعی : کم شعر کہے ۔

ابو راسب بجلی : پچاس ورق ۔

ابو موسیٰ مکفوف : پچاس ورق ۔

اخنش بصری : کم شعر کہے۔
حرمازی : پچاس ورق۔
ابو ہمام روح بن عبدالاعلیٰ : پچاس ورق۔
علی بن احمد مدینی : کم شعر کہے۔
محمد بن علی جوالیقی : پچاس ورق۔
عبداتفنی مصری : پچاس ورق۔
سعید بن صمصم کلابی : پچاس ورق۔
ابو عدنان سلمی : تیس ورق۔
اسماعیل بن ابو محمد یزیدی : پچاس ورق۔
منصور ہندی غلام جعفر یہ : کم شعر کہتے تھے۔
ابو عمران سلمی : پچاس ورق۔
ابو شبل عقیلی : کم شعر کہے۔
ہیثم بن مطر فافا : کم شعر کہتا تھا۔
فضل بن اسماعیل بن صالح ہاشمی ۔ سو ورق۔

خاندانِ معدل

معدل بن غیلان بن محارب بن بختری ۔ کنیت ابو عمرو : پچاس ورق۔
عبدالصمد بن معدل ۔ شاعر : ڈیڑھ سو ورق۔
احمد وعیسیٰ وعبداللہ ۔ شعرا تھے ۔ ان کا ذکر گذر چکا ۔ کم گو شاعر تھے۔
ابو حرام عکلی : پچاس ورق۔
محمد مہلبی : تیس ورق۔
فرات بن عبداللہ مصری : تیس ورق۔
خطاب بن معلی : پچاس ورق

ابوالکلب حسن بن نجاح :- پچاس ورق۔
عبداللہ بن محمد کی :- تیس ورق۔
یوسف بن معتز بن ابان عسری : کم شعر کہتا تھا۔
محمد بن حارث مصری :- پچاس ورق۔
جمل مصری :- ....
قاسم بن عبدالسلام :- پچاس ورق۔
خلیل بن جماعہ مصری :- پچاس ورق۔
ہشام بن احمن اباضی مصری : تیس ورق۔
اسحاق بن معاذ بصری :- تیس ورق۔
احمد بن محمد المدبر :- ستر ورق۔
ابوسعید مخزومی :- ڈیڑھ سو ورق۔
کسائی علی بن حمزہ :- دس ورق۔
محمد بن وہیب :- پچاس ورق۔
عمارہ بن عقیل :- تین سو ورق۔
فُرْدَہ بن حمیضہ اسدی :- پچاس ورق۔
ابوالعالیہ شامی :- پچاس ورق۔
کمنت ابوسلہ مدنی :- کم گو تھا۔
ابوتمام حبیب بن ادس طائی :- اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب الحماستہ، کتاب الاختیارات من شعر الشعرا، کتاب الاختیار من اشعار القبائل، کتاب الفحول۔

صولی کے زمانہ تک اس کے اشعار مرتب شدہ نہیں تھے اور دو سو ورق پر مشتمل تھے۔ اس نے ان کو حروف کی ترتیب سے جمع کیا جو تین سو ورق میں پھیل گئے۔ علی بن حمزہ اصفہانی نے بھی ان اشعار کو ترتیب دیا اور سلیقے سے ترتیب دیا مگر اس میں

ترتیب حروف کے بجائے ترتیبِ انواع ہے۔

عبداللہ بن محمد عتبی :- پچاس ورق۔

عبداللہ بن عبداللہ العالبسی :- پچاس ورق۔

اسحاق بن حمید طوسی :- ستر ورق۔

ابونہشل وابونصر ومحمد بن حمید :- شعرا تھے، لیکن ان کے اشعار کم ہیں۔

ابراہیم بن اسماعیل بن داؤد کاتب :- ستّر ورق۔

برادرانِ حمدون و داؤد شعراء :- ہر ایک کے پچاس پچاس ورق۔

بحتری ولید بن عبادہ

صولی کے زمانہ تک اس کے شعر حروف کی ترتیب سے بے نیاز تھے۔ اس نے ان کو حروف کی ترتیب سے جمع کیا۔ علی بن حمزہ اصفہانی نے بھی انھیں ترتیب دیا۔ اور نحوی سے ترتیب دیا۔ مگر ترتیبِ حروف کے بجائے انواع کی ترتیب کو ملحوظ رکھا کتاب الحماسہ اس کی تصنیف ہے۔ جو حماسہ ابو تمام کی مانند ہے۔ کتاب معانی الشعراء بھی اس کی تصنیف ہے۔

ابن رومی

علی بن عباس بن جریج۔ اس کے اشعار بلا ترتیبِ حروف تھے۔ جو اس سے مسیبی نے روایت کیے۔ پھر ان کو صولی نے بہ ترتیبِ حروف جمع کیا۔ ابوالطیب وراق بن عبدوس نے تمام نسخوں کی مدد سے ان کا ایک مجموعہ تیار کیا اور ہر نسخہ پر قطع نظر اس کے کہ وہ حروف کی ترتیب سے ہے یا بلا ترتیبِ حروف، ہزار شعر کا اضافہ کیا۔

مشتقال، غلام ابن رومی :- سو ورق۔ جو اس سے ابوالحسن علی بن منصب نجمی نے، اس سے مشتقال نے اور اس سے ابن رومی نے روایت کیے۔

ابن حاجب. غلام ابن ردمی :- سو ورق۔
احمد بن ابو قتر کاتب :- سو ورق ۔
خالد کاتب :- دو سو ورق ۔ صولی نے مرتب کیے۔

کاتب شعرا کے نام

اس ترتیب کے مطابق جو ابن حاجب لغان کی کتاب میں مذکور ہے

محمد بن داؤد کی کتاب سے جو نقل کیا جا چکا ہے، یہاں وہ کرر آگیا ہے۔

قاسم بن صبیح :- پچاس ورق۔
یحییٰ بن خالد :- کم کو۔
فضل بن یحییٰ :- کم گو۔
علی بن عبیدہ :- کم گو۔
جعفر بن یحییٰ :- کم گو۔
قیس بن ابو صالح :- کم گو۔
یوسف بن قاسم :- پچاس ورق۔
احمد بن یوسف :- کم گو۔
یعقوب بن نوح :- پچاس ورق۔
ابن مقفع :- کم گو۔
عبد الوہب :- پچاس ورق۔
فضل بن ربیع :- کم گو۔
یعقوب بن ربیع :- تیس ورق۔
حسن بن سہل :- کم گو۔
زنجو بن فرج :- پچاس ورق۔

یوسف لقوہ :- پچاس ورق -
سندی بن صدقہ :- پچاس ورق -
سہل بن ہارون :- پچاس ورق -
محمد بن بکر :- پچاس ورق -
حمزہ بن خزیمہ کاتب :- کم گو -
محمد بن نجاح کاتب :- سو ورق -
قاسم بن یوسف برادر احمد بن یوسف :- پچاس ورق -
ابو عبد اللہ محمد بن داؤد :- کم گو -
مسلم بن سلم :- کم گو -
صالح بن ابو نجم :- کم گو -
محمد بن حسین بن شعیب :- کم گو -
داؤد بن جمہور :- ایک دیوان -
ابو الحارث محمد بن عبد اللہ حرانی :- ایک دیوان پچاس ورق کا -
ابو جعفر احمد بن ابو عثمان کاتب :- تیس ورق -
ابراہیم بن عباس صولی :- بیس ورق -
اسے صولی نے مرتب کیا -
محمد بن عبد الملک زیات :- پچاس ورق -
حسن بن وہب :- سو ورق -
سلیمان بن وہب :- کم گو -
ابو عثمان بن سعید بن حمید کاتب :- پچاس ورق -
سعید بن وہب :- یہ خاندان وہب سے تعلق نہیں رکھتا - پچاس ورق -
موسیٰ بن عبد الملک :- بیس ورق -
حسن بن رجاء بن ابو الضحاک :- پچاس ورق -

ابراہیم بن اسماعیل بن داؤد :- ستر ورق۔
عمرو بن مسعدہ اور اس کے بھائی مجاشع کے مشترکہ :- پچاس ورق۔
احمد بن ہرتمہ ابوالحسن :- پچاس ورق کا ایک دیوان۔
ابراہیم بن مدبر :- کم گو۔
ابوالجہم احمد بن یوسف :- پچاس ورق۔
ابوعلی البصیر :- بیس ورق۔
ابوالطیب عبدالرحیم حرانی :- پچاس ورق۔
احمد بن ابوسلمہ کاتب عباس :- پچاس ورق۔
احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری :- پچاس ورق۔
ابوعبدالرحمان عطوی :- سو ورق۔
جنان کاتب :- کم گو۔
سلیمان بن ابوسہل بن نوبخت :- پچاس ورق۔
حسن بن حسین بن سہل :- کم گو۔
احمد بن محمد بن زید دنہ کاتب :- تیس ورق۔
ابوبکیر راشد بن اسحاق کاتب :- ستر ورق۔
ابوالعز ہارون بن محمد کاتب حسن بن زید :- پچاس ورق۔
ہرثمہ بن خلیع :- کم گو۔
ابوجعفر محمد بن جعفر کاتب :- پچاس ورق۔
ابراہیم بن عیسیٰ مدائنی :- پچاس ورق۔
علی بن عبدالکریم :- تیس ورق۔
ابوالحسن احمد بن ابراہیم :- پچاس ورق۔
ابن داؤد عبرتائی :- کم گو۔
ابوبکر محمد بن ہارون بن مخلد بن ابان :- کم گو۔

احمد بن عیسیٰ :- میں نے علی بن یعقوب کی یہ تحریر پڑھی ہے کہ اس نے کم شعر کہے۔
ابوصالح عبد اللہ بن محمد بن یزداد :- تیس ورق۔
عبد اللہ بن نصر کاتب :- تیس ورق۔
عبد اللہ بن یزید :- کم گو۔
قاسم بن یوسف سلمی :- پچاس ورق۔
احمد بن خالد ربنی :- کم گو۔
غالب بن احمد معروف بہ تفنن :- تیس ورق۔
عمر بن عثمان بن اسفنداد۔ شعرائے مصر سے تھا :- پچاس ورق۔
علی بن حسن کاتب : شعرائے مصر سے تھا :- تیس ورق۔
سہل بن محمد کاتب :- پچاس ورق۔
محمد بن احمد معروف بہ بجون کاتب :- تیس ورق۔
عبد اللہ بن احمد بن یوسف :- پچاس ورق۔
عبید اللہ بن محمد بن عبد الملک :- کم گو۔
ابو الصقر اسماعیل بن ببل :- کم گو
ابو الفضل احمد بن سلیمان بن وہب :- پچاس ورق۔
محمد بن مہران کاتب :- پچاس ورق۔
ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن یعقوب بن داؤد یعقوبی :- پچاس ورق۔
اس کا بھائی عبد اللہ بن عبد اللہ بن یعقوب :- کم گو۔
احمد بن علی بن خیار کاتب :- پچاس ورق۔
منصور بن عبد اللہ کاتب :- پچاس ورق۔
احمد بن علویہ اصفہانی کاتب :- پچاس ورق۔
ابو الطیب محمد بن عبد اللہ یوسفی :- پچاس ورق۔
ابو الحسن علی بن عبد الغفار جرجانی کاتب :- پچاس ورق۔

ابوالحسین عبدالوہاب بن عمرو شلمغانی :- سو ورق -

ابوعلی احمد بن علی بن حسن مادرائی :- پچاس ورق -

میمون بن ابراہیم کاتب :- بیس ورق -

ابوالوزیر کی بہن کا بیٹا عبداللہ :- کم گو -

محمد بن علی بن ابوحکیمہ :- کم گو -

محمد بن علی معروف بہ زبیدن :- کم گو -

محمد بن فضل جرجرائی کاتب وزیر :- تیس ورق -

عیسیٰ بن فرخانشاہ کاتب :- کم گو -

ابوعلی احمد بن اسماعیل نطاحہ :- پچاس ورق -

علی بن محمد بن نصیر بن منصور بن بسام :- سو ورق -

ابوالعباس ہبۃ اللہ بن محمد بن عبداللہ ناشی :- پچاس ورق -

ابوبکر احمد بن محمد طالقانی :- پچاس ورق -

محمد بن غالب باب اصفہانی :- ستر ورق -

ابوالقاسم جعفر بن محمد بن بدار کاتب طولونیہ :- ستر ورق

ابومحمد عباس بن فضل فاسی :- پچاس ورق

احمد بن صالح بن شیرزاد کاتب :- تیس ورق

محمد بن علی کاتب معروف بہ باذنجانہ :- کم گو -

محمد بن احمد بن علی بن حیان :- پچاس ورق -

علی بن محمد بن سیرماذیانی :- پچاس ورق -

عبداللہ بن طالب کاتب :- سو ورق -

محمد بن عمرو معروف بہ ابن ننشاہ :- تیس ورق -

ابوالحسن علی بن محمد فیاض :- ایک دیوان جو پچاس ورق پر مشتمل ہے -

ابوعلی - یہ علی عبدالرحمان بن عیسیٰ ہمدانی ہے :- پچاس ورق -

احمد بن محمد بن متوکل۔ باشندگانِ مصر سے ہے :۔ پچاس ورق۔

ابو سعید عبد الرحمٰن بن احمد اصفہانی :۔ پچاس ورق۔

ابو الحسین احمد بن محمد بن یحییٰ بن ابو البغل :۔ پچاس ورق۔

ابو محمد قاسم بن محمد کرخی :۔ پچاس ورق۔

مقاتل نصر بن منتصر دیلمی :۔ پچاس ورق۔

ابو الحسین احمد بن خالد مادرائی :۔ پچاس ورق۔

ابو علی عاصم بن محمد کاتب :۔ تیس ورق۔ ابو الحسین محمد بن اسحاق بن حسین مادرائی :۔ پچاس ورق۔

ابو عبد اللہ حسین بن احمد مادرائی :۔ کم گو۔

ابو عبد اللہ حکم بن عبد اصفہانی :۔ اس کا کوئی شعر نظر سے نہیں گذرا۔

ابو علی محمد بن عروس کاتب :۔ تیس ورق۔

ابو العباس بن ثوابہ :۔ بیس ورق۔

ابو الحسین بن ثوابہ :۔ کم گو۔

قاسم بن عبید اللہ بن سلیمان :۔ کم گو۔

ابو العباس بن فرات :۔ کم گو۔

ابو الحسین بن علی بن عباس نوبختی :۔ دو سو ورق۔

ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ نوبختی :۔ سو ورق۔

محمد بن عبد اللہ سنوی :۔ سو ورق۔

جعفر بن قدامہ :۔ سو ورق۔

ابو عبد اللہ منجم بصری :۔ سو ورق کے قریب۔

ابو الفضل عباس بن عبد الجبار :۔ پچاس ورق۔

ابو القاسم علی بن محمد تنوخی :۔ کم گو۔

ابو الطیب محمد بن علی بخاری :۔ سو ورق۔

محمد بن عبد اللہ بن رشید کاتب :۔ سو ورق۔

حسن بن محمد بن غالب بن ابوعبداللہ اصفہانی :۔ پچاس ورق۔
ابوالقاسم بن ابوالعلاء :۔ پچاس ورق۔
محمد ون بن حاتم انباری :۔ کم گو۔
یحییٰ بن ذکریا بن یحییٰ :۔ کم گو۔
ابوعلی حسن بن یوسف :۔ ہم اس سے متعارف نہیں۔
ابوعبداللہ احمد بن کامل :۔ کم گو۔
ابوعلی محمد بن علی فیاض :۔ کم گو۔
ابوغالب مقاتل بن نصر :۔ کم گو۔
ابوجعفر محمد بن شعبہ جرجانی :۔ پچاس ورق۔
جناوہ :۔ پچاس ورق۔
ابوعلی محمد بن علی مقلہ :۔ تیس ورق۔
ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن صالح بن یحییٰ کاتب :۔ کم گو۔
ابوالحسین سعید بن ابراہیم برتی نصرانی کاتب :۔ سو ورق
یہ ہے وہ آخری حصہ جو ابوالحسین بن حاجب نعمان کاتب کی کتاب میں ان کاتب شعرا کے اسما کے متعلق درج ہے جن کے اشعار کو اس نے اندراج کے لائق سمجھا۔

شعرائے متاخرین کا غیر کاتب گروہ

۳۰۰ ؁ سے لے کر ہمارے زمانہ تک

مدرک بن محمد شیبانی :۔ دوسو ورق۔
ابوبکر بن علانی :۔ اس کے اشعار اس کے خاندان کے بعض افراد نے جمع کیے ہیں۔ ان میں اس کے حالات اور اس کے بارے میں مدیح کلام کا بھی تذکرہ ہے۔ یہ چار سو اوراق پر مشتمل ہیں۔

ابوطاہر سندوک بن حبیبہ واسطی :- اس نے عمدہ شعر کہے۔ پانچ سو ورق

تمیمی ابوبکر : سو ورق۔

قراطیسی - اس کا نام . . . ہے :- تین سو ورق۔

سلامی - خاندان لطیمہ کا فرد ہے :- دو سو ورق سے کم۔

ابوالحسن مطبوع عبدوسی - اس کا نام محمد بن احمد ہے :- دو سو ورق۔

ابوجعفر نصر بن محمد بن بہان موصلی فقیہ :- دو سو ورق۔

ابوالحسن محمد بن سلامی :- تقریباً پانچ سو ورق۔

ابن جلباب ابو . . .

جعفر حزیر - اس کا نام . . . ہے :- دو سو ورق۔

اسکافی - اس کا نام . . . ہے :- دو سو ورق کے قریب۔

محمد بن صنوبری ابوبکر اہل انطاکیہ سے ہے - اس کے شعر صولی نے حروف کی ترتیب سے جمع کیے :- دو سو ورق۔

کشاجم سندی بن شاہک کی اولاد سے ہے۔ کتاب ادب الندم اس کی تصنیف ہے :- سو ورق۔

مغنی مصری :- سیف الدولہ کے شعرا میں سے تھا - اس کا نام ابوالحسن محمد بن سلمی شعبانی ہے - اس کے اشعار کی تعداد کہیں مذکور نہیں - قصیدۃ الدولہ اس کی تصنیف ہے :- دو سو ورق سے کم۔

بدیحی - اس کا نام احمد بن محمد ہے اور اہل انطاکیہ سے ہے :- سو ورق۔

ابوالمعتصم انطاکی - اس کا نام . . . ہے - تین سو ورق۔

ابن ابی ندعہ دمشقی :- تین سو پچاس ورق۔

بعنار ، ابوالعزیز عبدالواحد بن نصر شامی :- بلا تکلف شعر کہتا تھا - سیف الدولہ سے ملا - مکتوبات و رسائل بھی مرتب کیے - اس کے اشعار تین سو اوراق پر مشتمل ہیں۔

خبز ارزی :- اس کا نام نصر بن احمد بن مامون ہے - شعرائے بصرہ میں سے تھا۔

رقیق الفاظ استعمال کرتا تھا۔ فنِ شعر گوئی میں بصیرت نہیں رکھتا تھا۔ اس کے شعر حروف کی ترتیب سے جمع کیے گئے ۔ اور خولی کی طرف منسوب ہیں۔ جو تین سو ورق میں ہیں۔

ابو الطیب احمد بن حسین متنبی:۔ اس کی شہرت اس کے حالات کی تفصیل و وضاحت سے بے نیاز ہے۔ کوفی ہے۔ سیف الدولہ سے ملا اور اس کے بارے میں جو شعر کہے وہ مشہور رہیں۔ اس کے اشعار تین سو ورق کو محیط ہیں۔ ایک گروہ نے اس کے اشعار پر ردّ کی ہے اور ہدفِ تنقید ٹھہرایا ہے۔ جن میں سے ایک ابو الفتح بن جنی لغوی ہے۔

ابو العباس نامی۔ ہمارے زمانہ میں فوت ہوا۔ اس کے شعر ڈیڑھ سو ورق کے قریب ہیں جو ابو احمد خلال خالع نے جمع کیے۔

ابو عبد اللہ محمد بن حسین:۔ سیف الدولہ سے ملا اور اس کی تصنیفات یہ ہیں

[ابن ندیم نے یہاں اس کی تصنیفات کا ذکر نہیں کیا۔ اس طرح ... نقطے ڈال دیے ہیں]

ابو منصور بن ابو براک:۔ یہ تری بن احمد کندی کا استاذ تھا اور بہت اچھا شاعر تھا۔ کہتے ہیں۔ سری نے اس کے اشعار سرقہ کر کے اپنی طرف منسوب کر لیے تھے۔ جو اشعار میں نے دیکھے وہ دو سو ورق میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ابو نصر بن نباتہ تمیمی:۔ سیف الدولہ کے شعرا میں سے تھا۔ ۴۰۰ھ کے بعد فوت ہوا، لیکن ۴۰۰ھ تک اس کے حالات پردۂ اخفا میں رہے۔

ابن زکوان ابو . . . موصلی حبیب الشعر۔ زبردست ہجو گو تھا، اور بحرِ معانی کا غواص تھا۔ اس کے اشعار تین سو اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں۔

نباذ بلدی:۔ اس کا نام محمد بن . . . ہے اور کنیت ابو بکر ہے۔ خالدیین نے موصل میں اس کے شعر جمع کیے جو تین سو ورق کو محیط ہیں۔ یہ اچھا شاعر تھا۔

شغطمی:۔ اس کا نام . . . ہے۔ ہمیشہ گردش کا شکار رہا۔ بعد میں سیف الدولہ سے وابستگی اختیار کر لی تھی۔ اس کے اشعار اس کی وفات سے قبل جمع کر لیے گئے تھے۔ جو پانچ سو ورق پر مشتمل ہیں۔

خالدیان

ابوبکر و ابوعثمان۔ یعنی محمد و سعید۔ یہ دونوں ہاشم کے بیٹے تھے۔ موصل کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے جس کا نام خالدیہ تھا۔ دونوں شاعر و ادیب، پُرحافظہ، بدیہہ گو اور حاضر جواب تھے۔ ابوبکر نے، میں جس کی کثرت محفوظات، بدیہہ گوئی و حاضر جوابی، اور مذاکرات سے بہت ہی متعجب ہوں، مجھے بتایا کہ ایک ہزار افسانہائے شب میرے حافظہ میں محفوظ ہیں، ان میں سے ہر افسانہ سو ورق پر مشتمل ہے لیکن اس کے باوصف اگر یہ کسی شعر کو پسند کر لیتے تو اس کو چھین لیتے یا اپنا لینے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے چاہیے کہنے والا زندہ ہو یا مردہ۔ اور اس حرکت کے وہ اس لیے مرتکب نہیں ہوتے تھے کہ وہ خود شعر کہنے سے عاجز و درماندہ تھے۔ بلکہ یہ بات ان کی عادت اور سرشت میں داخل تھی۔ ابوعثمان نے مرنے سے پیشتر اپنے اور بھائی کے شعر جمع کر لیے تھے۔ میرا خیال ہے ان کے ایک غلام نے بھی جو رشاہ کے نام سے متعارف تھا، تقریباً ایک ہزار ورق میں ان اشعار کو ترتیب دیا۔ ابوبکر اور عثمان فوت ہوئے تو ان کی تصنیفات یہ تھیں۔

کتاب حماسۃ شعر المحدثین۔ کتاب فی اخبار ابی تمام و محاسن شعرہ۔ کتاب اخبار الموصل۔ کتاب فی اخبار شعر ابن الرومی۔ کتاب اختیار شعر البحتری۔ کتاب اختیار شعر مسلم ابن الولید۔

سری

بن احمد کندی۔ اہل موصل سے تھا۔ بتکلف شعر کہتا تھا اور پرلے درجہ کا سارق بھی تھا۔ خوب رو اور خوب صورت ترین تھا۔ البتہ بڑا شیریں بیان، خوش طینت اور شب باد و ادب نا شناسیہ تھا۔ اور اسی بات کے درپے رہتا تھا۔ شعر گوئی کے علاوہ دیگر علوم سے لگاؤ اور تعلق نہ رکھتا تھا۔ موت سے قبل اس نے اپنے شعر جمع کیے جو تقریباً تین سو اوراق پر مشتمل تھے۔ ابعد ازاں اس پر مزید اضافہ بھی کیا۔ بعض ادبائے متاخرین نے اس کے اشعار

حروف کی ترتیب سے مرتب کیے ہیں

ابوالحسن بن رنج

اس کا نام . . . تھا۔ اہل بغداد سے تھا، لیکن ایک لمبا عرصہ موصل میں اقامت پذیر رہا۔ متکلم اور شاعر تھا۔ موصل میں فوت ہوا۔ اپنی زندگی میں ہی اپنے شعر جمع کر لیے تھے جو تقریباً پانچ سو ورق میں پھیلے ہوئے ہیں۔

تمیمی

ابوالحسن علی بن محمد، باشندگان بغداد سے تعلق رکھتا تھا اور موصل میں رہائش پذیر تھا۔ اپنے شعر خود جمع کیے جو پانچ سو ورق پر مشتمل ہیں۔

ان سے پہلے کے شعرائے شام

ابوالجود رسعنی۔ اس کا نام محمد بن احمد ہے اور اس کے شعر تقریباً سو ورق پر مشتمل ہیں۔

ابومسکین بردعی :۔ نئے دور کا شاعر ہے۔ مختلف شہروں میں گھومتا پھرتا رہا۔ عمدہ شعر کہتا تھا۔ اس کے شعر تقریباً سو ورق میں ہیں۔

خبیع رتی۔ ایک قول کے مطابق حرانی :۔ یہ بھی اسی نواح کا باشندہ تھا۔ اس کا نام محمد بن ابوالنمر قرشی تھا۔ عمدہ شعر کہتا تھا۔ اشعار میں تجنیب اور تطبیق کی رعایت کو ملحوظ رکھتا تھا۔ اس کے کم ہی شعر اس رعایت سے خالی ہوں گے۔ اس کے اشعار جمع نہیں کیے گئے۔ تقریباً تین سو ورق پر مشتمل ہیں۔ کہتے ہیں ہمارے بعض ہم عصر ادیبوں نے بترتیب حروف انہیں جمع کیا ہے۔ ابو محمد مہلبی نے بھی اس کے اشعار کے ایک قطعہ کا انتخاب کیا۔

وہ قصائد جو غریب سے متعلق کہے گئے

قصیدۂ شرقی بن قطامی :- اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔
قصیدۂ یحییٰ بن نجیم :-
قصیدہ ابزاری :- اس کا نام . . . . ہے۔
قصیدہ شبیل بن عروہ :- اس کا ذکر گزر چکا ہے۔
قصیدہ موسیٰ بن حزنبل۔

قصاید مہموزات

قصیدۂ ابن بدمہ۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ لن سلیمی و اللہ یکلوھا۔
قصیدۂ حفص بن ابو النعمان اموی۔ یہ بنی قریہ سے تھا۔ اکثر رواۃ نے اسے الاصمعی عامری سے روایت کیا — اس کی ابتدا یوں ہوتی ہے۔ کلات ومیض البرق حین تلالأ۔ — ایک گروہ نے — اس کے اس کلام کو ابن بدمہ کے قصیدہ پر ترجیح دی ہے۔ اگرچہ ابن بدمہ اس پر سبقت رکھتا ہے۔
"قصیدۃ . . . قصیدۃ . . . قصیدۃ . . . قصیدۃ"

کبوتروں کی آواز اور ان کے انساب کے متعلق تصنیفات

قصیدہ یحییٰ بن ابو موسیٰ نہرتیری :- کبوتروں کے انساب سے متعلق۔
کتاب ما قالتہ العرب فی خالیۃ الحمام :- از ابن ربیعہ بصری۔
کتاب الاجناس :- از ثابت۔
کتاب اخبار العرب وما قالتہ فی نوح الحمام و ہدیل الطیر۔

آداب کے موضوع پر تصنیف شدہ کتابیں جن کے مصنفین کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہو سکے

کتاب العفو والاعتذار : از ابو الحسین احمد بن نجیح بن ابو حنیفہ۔

کتاب الالفاظ : از محمد بن ابوالحسین کاتب
کتاب العفو والصفح : از ابوعاصم نبیل
کتاب من نسیج بیتا فنیز به ومن نسیج بیتاً فنسب الیہ الکندی
کتاب البراعۃ واللسن :۔ از ابن حرون۔
کتاب البراعۃ واللسن :۔ از ابن ابوالعواذل۔
کتاب الہدایا :۔ از جبد لیسابور
کتاب الاشعار المنتخبات من قوال الشعراء الاسلامیین :۔ از ابوالفضل جعفر
کتاب الحان القطربلی :۔ از سعد البارع۔
کتاب الشواہد :۔ از ابن خشام۔
کتاب الاتصال :۔ از ابوالجہم۔
کتاب خلق الانسان :۔ از ابوملک۔
کتاب التاریخ :۔ از سنان۔
کتاب العطر :۔ از شطرنجی۔
کتاب ترجمۃ کتاب الفلاحۃ للروم ۔ از علی بن محمد بن سعد
کتاب ادب الشعر :۔ از خثعمی۔
کتاب الشراب :۔ از ابوزکریا رازی۔
کتاب الفلاحۃ :۔ از ابن وحشیہ۔
کتاب التعفنیۃ :۔ از بندنیجی۔
کتاب الباہ :۔ از رازی
کتاب الموشح :۔ از علی بن عبیدہ۔
کتاب الازمنۃ :۔ از ابن عباد مہلبی۔
کتاب الاوائل :۔ از سعید بن سعدون عفار۔
کتاب المشاکہۃ :۔ از ابوعبداللہ ازدی۔

کتاب السرخسی الی المعتضد فی ادب النفس۔

کتاب الدولۃ الدیلمیۃ :۔ از ابوجعفر و اصفہانی۔

کتاب الفاظ :۔ از عبدالرحمن بن عیسیٰ ہمدانی۔

کتاب مذاہب الخلفاء :۔ از علی بن اسماعیل۔

کتاب الطبقات :۔ از محمد بن سعد۔

کتاب المعرفۃ والتاریخ :۔ از ابو سفیان۔

کتاب تاریخ اسماعیل الخطبی۔

کتاب الشیب والخضاب :۔ از عبدالرحمن بن سعید۔

کتاب السلوۃ المستخرج من احادیث الحکماء۔ کتاب تاریخ واسط۔ از بحشل :

کتاب الجواد الشیارح :۔ از ابن رستم طائی۔

کتاب الروش الجہل :۔ از حسن بن بدر لیثی، جس نے کفر سرائی میں کندی کو سبقت پر فوقیت دی ہے۔

کتاب مختصر کتاب النحل :۔ از محمد بن اسحاق اہوازی۔

کتاب تاریخ یحییٰ بن بکیر المصری۔ کتاب السیوف وصفاتہا۔ از کندی۔

وہ رسائل جو مؤلفین کے نام سے مشہور ہیں :۔

رسائل احمد بن محمد بن ثوابہ۔ رسائل یحییٰ بن زیاد الحارثی۔ رسائل ابی علی البصیر۔ رسائل احمد بن یوسف الکاتب۔ رسائل احمد بن الطیب السرخسی۔ رسائل ابی الحسن بن ہانی۔ رسائل الشالیشہ الرضی۔ رسائل ابی الحسن محمد بن جعفر۔ رسائل النیسابوری الاسکافی۔ رسائل احمد بن سعد الصنہانی۔ رسائل ابی الحسن التونسی۔ رسائل محمد بن مکرم۔ رسالۃ احمد [illegible] جسے علی بن محمد عسکری نے مرتب کیا۔ رسالۃ محمد بن زیاد الحارثی۔ یہ یحییٰ کا بھائی ہے۔ رسالۃ ابی عبداللہ محمد بن علی فی استخراج المنحصف المعمی۔ رسائل ابی الحسن محمد [illegible] تیمی۔ رسائل ابن عبدکان۔ رسائل العشاری فی ارزاق العمال۔ رسالۃ ابی غزوان القرشی

فی العفو۔ رسائل باح۔ مختار الفصول والرسائل ،۔ از احمد بن محمد بن عبد اللہ کاتب بیارکی۔ ابعغا، رسائل الصابی۔

کتاب الفہرست کا مقالۂ چہارم مکمل ہوا، اور اس کی تکمیل کے ساتھ ہی پہلا جز ختم ہوا۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کا مقالۂ پنجم شروع ہوگا، جو علما اور ان کی گزشتہ تصنیفات سے متعلق ہے۔ اور پانچ فنون پر محتوی ہے۔

والحمد للہ کما ھو اھلہ ومستحقہ ومستوجبہ والصلوۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ الہ الطاہرین واصحابہ الاکرمین۔

حواشی

لے ورقِ سلیمانی :۔ سلیمان بن راشد کی طرف منسوب ہے جو ہارون الرشید کے عہدِ خلافت میں والیٔ خراسان تھا۔ (لغت نامہ دہخدا۔ ذیل لفظ کاغذ)

لے ورق طلحی :۔ خاندانِ طاہر کے سربراہ طلحہ بن طاہر کی طرف منسوب ہے۔ (ایضاً)

مقالۂ پنجم

جو

پانچ فنون پر مشتمل ہے

علم کلام اور متکلمین کے بارے میں

پہلا فن

علم کلام کا آغاز، متکلمینِ معتزلہ و مرجئہ اور اُن کی کتابوں کے نام

واصل بن عطاء

واصل بن عطاء غزال کی گردن بہت ہی لمبی تھی اور اسی بنا پر عمرو بن عبید نے اس پر چوٹ بھی کی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ واصل ایک دن جب عمرو بن عبید کے پاس مناظرہ و مباحثہ کی غرض سے گیا تو عمرو نے بات چیت سے پہلے اسے غور سے دیکھ کر کہا: میں نے اتنی لمبی گردن والے شخص کو کبھی کامیاب ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ بات واصل نے سن لی، اسے سلام کیا اور بیٹھ گیا اور عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں، جو تخلیق پر اعتراض کرتا ہے وہ دراصل خالق پر اعتراض کرتا ہے کیونکہ ان دونوں میں گہرا تعلق ہے":

اس پر عمرو نے، ظرافت [illegible] کے طور پر [illegible] پڑھا اور کہا۔

زندگی سے بھی، جو تنگدستی کے بعد حاصل ہو۔ حتیٰ کہ محبوب کی تابعداری سے بھی! اور مشکلات و مصائب کے دور ہو جانے سے بھی اور جوانِ رعنا کے وصلِ دائمی سے بھی۔

یہ شعر ابونواس کے اشعار میں سے ہیں۔

رق ملونزت سرابیلہ   علقہ الجومن اللطف

بجرعہ اللحظ بتکرارہ   ولیشتکی الا ، م بالطرف

کہتے ہیں ایک دن ابوہذیل اس کے ہاں گیا اور اس نے یہ دونوں شعر اس کو سناتے تو اس نے کہا۔

یا ابا اسحاق! ھذا الاینا ک الابایر من خاطر

ثمامہ بن اشرس

ابوالبشر ثمامہ بن اشرس نمیری۔ بنو نمیر سے تھا اور مشاہیر و جلیل القدر معتزلہ میں سے تھا۔ زیرک اور بلیغ کاتب تھا۔ مامون کے ہاں بڑی قدر و منزلت رکھتا تھا۔ اس نے اس کو وزارت کی پیش کش کی لیکن اس نے اس اعزاز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلہ میں اس نے مامون سے جس انداز سے خطاب کیا وہ مشہور اور مدوّن ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مامون نے اس کی معذرت قبول کر لی۔

اس نے مامون کو مشورہ دیا کہ منصب وزارت اس کے بجائے احمد بن ابوخالد کے سپرد کیا جائے۔

مامون کے ساتھ وابستگی و تعلق سے قبل یہ رشید کے ساتھ منسلک تھا۔ اس نے ناراض ہو کر اپنے غلام ی نگرانی میں محبوس کر دیا تھا، وہاں یہ

ویل یومئذ للمکذبین (بفتح ذال) پڑھا کرتا تھا۔ اس پر وہ کہتا "تو جھوٹ ہو۔ جھٹلانے والے تو انبیاء علیہم السلام ہیں" جواب دہ اسے پیٹتا اور کہتا۔

"تم زندیق ہو"

جب اسے معافی ملی تو یہ واقعہ رشید کے گوش گزار کیا گیا۔ رشید ہنسا اور

اس کو انعام و اکرام سے نوازا۔

اس کو اس بنا پر گرفتار اور محبوس کیا گیا تھا کہ برامکہ پر رشید کے عتاب کے بعد بھی یہ ان کے ساتھ اظہارِ وابستگی کرتا تھا۔ اس نے زمانۂ حراست میں رشید کو لکھا۔

عبد مقر و مولی شنت لغو — بما تحدث عنه البد و دالحضر
او ترنه نعم ابنعتها لتما — طوترق فیه فی الناس لیشتهر
ولم [illegible] ل طاغنی بالغیب حاضرة — شدہ نہا ساعة تمش و اغبر
فان عفوت فشی کنت اعهده — او انتصرت فمن مولاک تنتصر

مامون کو یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ جعفر بن حسین کے لیے کھڑا نہیں ہوتا لیکن ابوہذیل کے اعزاز میں کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی رکاب تھام کر چلتا ہے۔ تو اس کی وجہ پوچھی۔ اس نے جواب دیا۔

"ابوہذیل تیس سال سے میرا استاد ہے۔"

جاحظ

جاحظ نے محمد بن عبد الملک زیات کو ایک مکتوب میں لکھا۔

نفع رسانی محبت کا موجب بنتی ہے۔

ضرر رسانی بغض پیدا کرتی ہے۔

مخالفت سے دشمنی ابھرتی ہے۔

محبت کی مخالفت گراں باری کا موجب بنتی ہے اور اس کی اطاعت الفت پیدا کرتی ہے۔

امانت۔ اطمینان پیدا کرتی ہے۔

خیانت بد فرجت کا سبب بنتی ہے۔

عدل دلوں کو جوڑتا ہے۔

ظلم جدائی اور وحشت کی تخلیق کرتا ہے۔

تکبر خفگی پیدا کرتا ہے۔

تواضع پیار کی دنیا آباد کرتی ہے۔

سخاوت ستائش کا سبب ہوتی ہے۔

بخل خست کا موجب بنتا ہے۔

کاہلی اور بیکاری حسرت و افسوس کا باعث ہیں۔

حزم و احتیاط مسرت کا موجب بنتی ہے۔

اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ندامت کا باعث ہوتا ہے۔

اتقیا میں معذرت کی گنجائش نکلتی ہے۔

حسن تدبیر موجب بقائے نعمت ہے۔

امانت یقین کو جنم دیتی ہے۔

عادت پر جمے ہونا ناکامی کے مقدمات میں سے ہے۔

ان باتوں میں سے ہر ایک کے حدود کو ملحوظ خاطر رکھو گے، تو ان کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

چنانچہ کبر میں افراط [illegible] غلبہ کا موجب ہوگا۔

وعدہ وفی میں افراط کے یہ معنی ہوں گے کہ تو کسی پر بھی اعتماد نہ کرے اور یہ ایسی بات ہوگی کہ جس کے لیے کوئی چارہ کار [illegible] غالب

موانست میں افراط ایسے لوگوں کو دوست بنانے کا موجب ہوگی جو اچھے نہیں ہوتے اور ترش روئی میں افراط [illegible]۔ ۱۲

ابن ابودواد

ابو عبداللہ احمد بن ابو دؤاد بن زیاد بن [illegible] قبیلہ ایاد سے تھا۔ ۱۶۰ھ میں بصرہ میں پیدا ہوا، اور متوکل کے دور خلافت میں ۲۴۰ھ میں وفات پائی۔ اس کا شمار فضلائے معتزلہ میں ہوتا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے کو اس مذہب کی اشاعت،

اس کے دفاع اور اعتناد اہتمام کے لیے مخصوص کر لیا تھا۔ یہ یحییٰ بن اکثم کے پروردہ لوگوں میں سے تھا۔ اسی نے اس کو مامون سے وابستہ کیا۔ اور پھر مامون کی طرف سے معتصم کے ساتھ وابستگی پیدا کی۔ اس کے ابنائے جنس میں سے اس سے زیادہ معزز، شریف اور سخی کسی کو نہیں دیکھا گیا۔ کہتے ہیں یہ ایاد کا منہ بولا بیٹا تھا۔ مخلد بن ایاد نے اس کی ہجو کرتے ہوئے کہا ہے۔

انت عندی من ایاد　　لیس فی ذاک کلام
عربی عرب　　عربی لاالیفام[13]
شعرستبیک وفنی　　ذبیک خزامی وشمام
وضلوع الشیوم　　صدر کلشام[14]
لو تحرکت کذا　　لا نغذلت منک لؤام
وظباء مخسبات　　ربیع عظام[15]
ایاباذنبی وان کذ　　بنی فیک الانام
ثم تلوا حاسمی　　من بنی بنازذم[16]
عربی عربی حاسمی والسلام[17]

احمد کے متعدد لڑکے تھے جن کے نام اور کنیتیں بڑی عجیب و غریب تھیں۔ اس کے لڑکوں کی کنیتیں، ابوالولید، ابودواد، ابوایاد اور ابوعمی تھیں۔

ابن زیاد اس کی اس شعر کے ساتھ ہجو کرتا اور اس کو ہدفِ تعریض ٹھہراتا اور ابن معتز اس کو بہت پسند کرتا۔

فہ تودی المدلت یا بن دؤد　　لو تددت لم تکن من ایاد
وانت بالسبب لضعیف وانما　　نجح الامور بقوۃ الاسباب
فالیوم حاجتنا الیک فانما　　یدعی الطبیب لشدۃ الاوصاب

ابن راوندی

ابو القاسم بلخی اپنی کتاب "محاسن خراسان" میں کہتا ہے کہ ابوالحسین احمد بن یحییٰ بن محمد بن اسحاق راوندی، اہل مرورود سے تھا۔ اس کے زمانہ میں اس کے ہم جنسوں میں اس سے بہتر علم کلام کا ناقل اور اس کی جزئیات کا شناور اور کوئی نہ تھا۔ ابتدا میں یہ نیک سیرت، اچھے مسلک کا حامل اور بڑا باحیا تھا۔

پھر یہ اس قسم کے اسباب و وجوہ سے دوچار ہوا کہ ان سب چیزوں سے دامن کش ہو گیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کا علم اس کی عقل سے فزوں تر تھا اور اس کی مثال اس شعر کی سی ہے۔

ومن یطیق مزکی عند صبوتہ ومن یقوم لمستور اذا خلعا[۱]

ایک گروہ سے منقول ہے کہ وہ موت کے وقت ان تمام امور سے جو اس سے سرزد ہوئے تھے، تائب ہو گیا تھا اور اظہار ندامت کر لیا تھا۔ اس نے اس کا اعتراف کر لیا تھا کہ جو کچھ اس سے صادر ہوا، اس کی وجہ عصبیت و عار کا جذبہ تھا، جو اس وجہ سے پیدا ہوا کہ دوستوں نے اس سے جفا کا برتاؤ کیا اور اسے اپنی مجالس علمیہ سے دور رکھا۔ اس کی اکثر کتابوں میں کفریات ہیں۔ اس نے یہ کتابیں ابوعیسیٰ بن لاوی یہودی اہوازی کے لیے تصنیف کیں اور اسی شخص کے مکان پر اس کی موت واقع ہوئی۔ اپنی کتب ملعونہ میں سے ایک کتاب (کتاب التاج) میں اس نے پیغمبروں کے خلاف دلائل فراہم کیے ہیں اور ابطال رسالت کیا ہے۔ اس کتاب کی اس نے خود ہی تردید کی ہے اور خیاط نے بھی اس پر نقض کیا ہے۔

کتاب نعت الحکمۃ۔ سفۃ القدیم تعالیٰ وجل اسمہ فی تکلیف خلقہ امرہ ونہیہ۔ اس کی بھی خیاط نے تردید کی ہے۔

ایک کتاب میں اس نے نظم قرآن کو معیوب ٹھہرایا ہے۔ اس پر خیاط نے اور ابن جبائی نے تنقید کی ہے اور خود اس نے بھی اس مسئلہ پر اپنے آپ کو ہدف تنقید بنایا ہے۔

کتاب القضیب الذہب ۔۔ اس کتاب میں اس نے یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ کا علم اشیاء، حادث ہے اور یہ کہ ابتدا میں وہ غیر عالم تھا، تا آنکہ اس نے خود ہی اپنے لیے علم کی تخلیق کی۔ تعالیٰ اللہ وجمت عاقبتہ۔ اس کی بھی ابوالحسین خیاط نے تردید کی ہے۔

کتاب الزمرد۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدف طعن ٹھہرایا ہے۔ آنحضرت پر طعن کرنے والے کی بربادی ہو۔ اس پر بھی خیاط نے تنقید کی ہے۔

کتاب المرجان فی اختلاف اہل الاسلام :۔ ابن راوندی نے خود ہی اس کی تردید کی ہے۔ اس کے دوسرے معاصرین کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الاسماء والاحکام۔ کتاب الابتداء والاعادۃ۔ کتاب الامامۃ ۔ وغیرہ۔

کتاب خلق القرآن۔ کتاب البقاء والفناء۔ کتاب لاشئ الموجود۔

اسی طرح کی اور بھی بہت سی کتابیں ہیں :۔

ابوالحسین بن راوندی سے منقول ہے، وہ کہتا ہے ایک مرتبہ میں ایک بوڑھے آدمی کے پاس سے گزر رہا تھا، اس کے ہاتھ میں قرآن تھا اور وہ پڑھ رہا تھا۔

وَلِلّٰہِ مِیزَابُ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ

میں نے پوچھا :۔ "یہ میزَابُ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ کے کیا معنی ہیں ؟"

اس نے جواب دیا۔ "یہ بارش جو تم دیکھتے ہو۔"

میں نے کہا "یہ تحریف یہی تو ہے کہ تمہارے ایسے لوگ اس طرح پڑھنا شروع کردیں۔ یہ لفظ تو مِیرَاثُ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ ۔ ہے !"

اس نے کہا "استغفراللہ ! میں چالیس سال سے اسی طرح پڑھ رہا ہوں اور قرآن کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس میں اسی طرح لکھا ہے۔"

ناشئ

ابوالعباس ناشئ سے یہ شعر منقول ہیں :۔

وشادن ماتونی وصفه احد	الاتنجیع فی الوصف الذی وصفا
یلوح فی خده ورد علی زهر	یعود من حسنه غصنا اذ تعطفا
لاشئ اعجب من جفنیه انهما	لایضعفان القوی الا اذا ضعفا

ابوعلی جبائی

اس کا نام محمد بن عبدالوہاب بن سلام ہے۔ بصرہ کے اصحاب اعتزال میں سے تھا۔

یہ وہ شخص ہے جس نے علم کلام کو رام کیا اور سہل بنایا اور اس کے مشکل مسائل کو آسانی سے حل کر دیا۔ اس کے زمانہ میں بصرہ کے اصحابِ اعتزال کی قیادت علم اسی کی طرف منتہی ہوئی اور اس معاملہ میں اس کا کوئی حریف نہیں۔ اس نے ابو یعقوب شحام سے تحصیل علم کی۔ بصرہ آیا اور وہاں کے متکلمین سے سلسلۂ مذاکرات جاری رکھا۔ وہاں سے لشکر چلا گیا اور ابو . . . کی مجلس میں جو نابینا تھا حاضری دی اور اس انداز سے گفت گو کی کہ جس سے اس کا علم و فضل نمایاں ہو گیا۔ پھر یہ عسکر چلا گیا۔ اس کی ولادت ۲۳۵ھ اور وفات ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ اس نے اپنے بیٹے ابو ہاشم کو وصیت کی تھی کہ اسے عسکر میں دفن کیا جائے لیکن ابو ہاشم نے اس پر عمل نہ کیا اور اس کا جنازہ اٹھا کر جبی لے گیا اور جس قبرستان میں والدۂ ابوعلی اور والدۂ ابو ہاشم مدفون تھیں اس میں باغِ ابوعلی کے ایک گوشہ میں دفن کر دیا۔

عبداللہ کوکبی نے ابوعلی سے کہا۔

"مجھے دودھ پسند نہیں"

ابوعلی نے اس کے جواب میں کہا "جس عرب باشندہ کو دودھ پسند نہ ہو۔ اس کی مثال اس ہاشمی کی سی ہے جو معاویہ کو اپنا محبوب گردانتا ہے۔"

ابوعلی کہتا ہے، والیٔ زنج[۲۲] کو یہ خبر پہنچی کہ فلاں سالار قتل کر دیا گیا ہے تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

اذا فارس منا مضی لسبیلہ عرضنا الاطراف الاسنۃ اخر[۲۳]

رمانی

سری رفا، سوق العطش میں ابوالحسن علی بن عیسیٰ رمانی کا ہمسایہ تھا۔ وہ اکثر رمانی کے پاس سے ہو کر گزرتا۔ وہ اپنے مکان کے دروازہ ہی پر بیٹھا رہتا اور اس کو بھی بیٹھنے کی دعوت دیتا اور پھر اس سے گفتگو کرتا اور اسے مذہب اعتزال کی تلقین کرتا۔ سری چونکہ شیعہ تھا، اس لیے جب اس سلسلۂ گفتگو نے طول کھینچا تو اس نے یہ اشعار پڑھے۔

اتارع اعداء النبی والہ قراعا بغل البیض عند قراعہ[۲۴]

واعلم کل العلم ان ولیہم   سیجزی غداۃ البعث صاعا بصاعہ[25]
فلا زال من والاہم فی علوہ   ولا زال من عاداہم فی اتضاعہ[26]
ومعتزلی رام عزلی ولا سیتی   عن الشرف العالی بہم وارتفاعہ[27]
فقلت اعتزلنی النفس فی ان اطیعہ   ولا اذن القرآن لی فی اتباعہ[28]
طبعت علی حب الوصی ولم یکن   لینقل مطبوع الہوی عن طباعہ[29]

ابن زید

قاضی ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن زید کے یہ شعر ہیں۔

العالم العاقل ابن نفسہ   اغناہ حسن علمہ عن جنسہ[30]
کن ابن من شئت وکن مکملا   فانما المرء بفضل کیسہ[31]
کم بین من تکرمہ لاصلہ   وبین من تکرمہ لنفسہ[32]

ہشام بن حکم

ہشام بن حکم بغدادی کندی۔ بنو شیبان کا غلام تھا۔ اس کی کنیت ابو محمد، ایک قوم کے مطابق ابو الحکم تھی۔ اصلاً کوفہ کا باشندہ تھا۔ بعد میں بغداد چلا گیا۔ ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہما السلام کے جلیل القدر رفقا میں سے تھا۔ اس کا شمار متکلمین شیعہ امامیہ اور ان کے خواص میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لیے صادق علیہ السلام نے دعا کی اور کہا کہ میں تیرے حق میں وہی الفاظ کہتا ہوں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں۔

التحیت۔ لا تزال مؤیدا بروح القدس ما نصرتنا بلسانک[33]

یہی وہ شخص ہے جس نے امامت کے موضوع کو فنکارانہ قالب میں ڈھالا۔ مذہب تشیع کو بنا سنوار کر پیش کیا اور اس میں حجت و احتجاج کی راہوں کو آسان بنایا۔ یہ کلام میں ماہر اور حاضر جواب تھا۔

یہ ابتدا میں اصحاب جعفر بن صفوان سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر بر بنائے دلیل و برہان امامت کا قائل ہو گیا۔ یہ برامکہ سے وابستہ تھا اور یحییٰ بن خالد سے منسلک تھا اور اس کی ان مجالس کا قیم و نگران تھا جن میں مناظرانہ بحثیں ہوتی تھیں۔ اس کے بعد صادق علیہ السلام کی پیروی اختیار کر لی اور انہی سے وابستہ ہو گیا۔ یہ برامکہ کی آزمائش کے تھوڑا عرصہ بعد ہی وفات پا گیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق خلافتِ مامون میں فوت ہوا۔ ہشام کا قول ہے کہ ہم نے اپنے مخالفین کی طرح کے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔ ان کا یہ حال ہے کہ جس کی امارت و امامت اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی منصوص ہوتی ہے، اسے تو معزول کر دیتے ہیں اور جسے وہ از راہ نص اور وحی معزول کر دیتا ہے، اسے یہ والی اور امیر مقرر کر دیتے ہیں۔ اس موقع پر یہ سورۂ برائت کے ابلاغ کا قصہ بیان کرتا۔ کہ چونکہ جبریل کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر کو علیحدہ کر کے آنحضرتؐ نے حضرت علی کو امیر ابلاغ مقرر کیا۔

جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ

> اس فرض کو یا تو آپ خود ادا کر سکتے ہیں یا وہ شخص جو آپ کا جز ہے، کوئی دوسرا اسے ادا نہیں کر سکتا چنانچہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو الگ کر کے حضرت علیؓ کو امیر ابلاغ مقرر کیا۔

شیطان الطاق

ابوجعفر محمد بن نعمان احول۔ یہ طاق المحامل کوفہ میں اقامت پذیر تھا۔ بعض اہل سنت نے اسے شیطان الطاق کا لقب دے رکھا تھا۔ خاصہ شیعہ اسے مومن الطاق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ اس کے پیرو اسے شاہ الطاق کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ یہ صاحب ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے تھا۔ یہ زید بن زین العابدین سے ملا اور ان کے ساتھ ابوعبداللہ کی امامت کے مسئلہ پر مناظرہ کیا۔

اس نے علی بن حسین زین العابدین سے بھی ملاقات کی۔

کہتے ہیں شیطان الطاق ۔ اس کا نام اس لیے پڑا کہ یہ صرافی کا کام کرتا تھا اور دیناروں کو پرکھتا تھا۔ لوگوں نے ایک دینار کے بارے میں جو انھوں نے خود ہی ڈھالا تھا، اس سے جھگڑا کیا مگر اس نے اس دینار کو کھوٹا قرار دیا۔ تجربہ اور پرکھ کے بعد معلوم ہوا کہ اس کی بات صحیح تھی اور لوگ غلطی پر تھے۔ اس نے لوگوں کو دلیل کی بنا پر خاموش کر دیا اور کہا :-

”میں شیطان الطاق ہوں“ یعنی طاق المحامل کوفہ کا شیطان (گھاگ) ہوں، جہاں کہ اس کی دوکان تھی۔

اس طرح یہ لقب اس کے ساتھ چپک کے رہ گیا۔

یہ اپنے عمل و کردار میں سچا آدمی تھا اور ساتھ ہی علم الکلام میں ماہر تھا۔ حاضر جواب بھی بلا کا تھا۔

امام ابوحنیفہ کے ساتھ اس کے متعدد مناظرے ہوئے جن میں ایک یہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات پر امام ابوحنیفہ نے اس سے کہا۔

”تمہارا امام تو اللہ کو پیارا ہو چکا ہے۔“

اس نے جواب دیا ”لیکن تمہارا امام تو قیامت تک مرنے والا نہیں۔“

یعنی ابلیس!

امام ابوحنیفہ نے پوچھا ”متعہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“

اس نے کہا ”حلال ہے۔“

انھوں نے کہا ”کیا تم یہ پسند کروگے کہ تمہاری بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ متعہ کیا جائے۔؟“

اس نے کہا ”یہ ایک ایسی شے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دے دیا ہے۔ میں اسے برا بھی سمجھوں تو کیا ہوتا ہے۔ لیکن آپ فرمائیے نبیذ سے متعلق کیا ارشاد ہے۔“ انھوں نے جواب دیا۔ ”حلال ہے۔“

اس نے کہا ”کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کی بہنیں اور بیٹیاں نبیذ بیچیں

اور لوگوں کو پلائیں"۔؟

ایک روز امام ابوحنیفہ نے اس سے سوال کیا "کیا ہم ایک دوسرے کے دوست نہیں ہیں"؟

جواب دیا "کیوں نہیں۔؟"

انھوں نے کہا "تم تو عقیدۂ رجعت کے قائل ہو۔"

اس نے جواب دیا "ہاں! بخدا!"

انھوں نے کہا "میں سخت ضرورت مند ہوں اور تم صاحب مال ہو۔ اگر تم مجھے پانچ سو درہم بطور قرض دے دو تو میں کشادہ دست ہو جاؤں گا اور بوقت رجعت واپس کر دوں گا۔ اس سے تم میرا حقِ دوستی ادا کرو گے اور ایک حاجت مند کی دست گیری کا فریضہ انجام دو گے"۔

اس نے جواب میں کہا "میں یہ عقیدہ تو نہیں رکھتا کہ سب لوگوں کی رجعت ہو گی"۔

واسطی

ابوعبداللہ محمد بن زید واسطی کا شمار متکلمین کی عظیم شخصیتوں اور ان کے کبار علما میں ہوتا ہے۔ اس نے ابوعلی جبائی سے تحصیل علم کی اور یہ اسی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا تھا۔ اپنے دور کا ایسا مقبول ترین آدمی تھا کہ جس کا حلقۂ احباب خاصہ وسیع ہو۔ کہتے ہیں اس کا شمار بغداد کے فقیہوں میں ہوتا تھا اور یہ صحیح بھی ہے۔ اس کی اقامت فصیل میں تھی۔ خدا کی اس مخلوق میں یہ لطیف ترین روح کا مالک تھا۔ شعر بھی کہتا تھا۔ نفطویہ کی ہجو کرتے ہوئے کہتا ہے۔

من سرہ ان لا یری ناسقا فلیجتنب ان یری نفطویہ[۳۴]

احرقہ اللہ بنصف اسمہ وصیر الباقی صراخا علیہ[۳۵]

نفطویہ کے بارے میں عجیب ترباب جو وہ کہا کرتا تھا یہ ہے کہ "جو شخص جہالت کی آخری منزل تک پہنچنے کا خواہاں ہو اسے علم کلام مذہب ناشی کے مطابق پڑھنا

مذہب داؤد بن علی کے مطابق اور نحو، مذہب نفطویہ کے مطابق حاصل کرنا چاہیے۔
اس کا کہنا تھا کہ چونکہ نفطویہ نے نحو کو مذہب ناشئی کے مطابق پیش کیا ہے اور فقہ میں داؤد کی پیروی کی
ہے۔ اس بنا پر یہ جہالت کی آخری منزل پر فائز ہے۔
واسطی کی وفات ابوعلی سے چار سال بعد ہوئی۔ ایک قول کے مطابق یہ
۳۰۶ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات میں یہ کتابیں شامل ہیں۔
کتاب اعجاز القرآن فی نظمہ وتالیفہ۔
کتاب الامامۃ۔ یہ اس کی بہترین تصنیف ہے۔
کتاب . . .

بعض اصحاب واسطی

ابوالعباس کاتب۔ اس کا نام . . . ہے۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب
نقض کتاب الارادۃ مصنفہ [illegible] ہے۔

ابن اخشید

یہ ابوبکر احمد بن علی بن بیغجور الاخشاد ہے۔ اس کا شمار معتزلہ کے فضلا اور زہاد و
صلحاء میں ہوتا تھا۔ اس کی کچھ اراضی تھیں جن پر کہ اس کی گزر بسر موقوف تھی۔ اس سے
آمدنی کا نصف سے زائد حصہ یہ خدمت علم اور اہل علم پر خرچ کر دیتا تھا۔ فصاحت
میں حسن وخوبی کا حامل تھا۔ یہ بیت ور فقہ کا عالم تھا۔ نحو میں اس کی متعدد تصانیف بھی
ہیں۔ یہ سوق العطش میں رہائش رکھتا تھا۔ جو اس کوچہ میں واقع ہے جو درب الاخشاد کے
نام سے متعارف ہے۔ اس نے محبت عزوجل کی بنا پر اپنی جائیداد کے منتظم سے
کہہ رکھا تھا کہ میری جائیداد کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کیا کرو اور کام میں بس
تم اتنا دیکھ لو کہ جس سے میری زندگی کی ضرورت پوری ہوتی رہے اور جس کو قبول کیے
بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ ورنہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو تاکہ علم و آخرت کے تقاضوں کے لیے زیادہ

سے زیادہ سامان مہیا کر سکوں۔ ابو بکر اتوار کے روز ۲۲ شعبان ۳۲۶ھ کو فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المعونۃ فی الاصول۔ ناتمام۔

کتاب المبتدی۔ کتاب نقل القرآن۔ کتاب الاجماع۔ کتاب النقض علی الخالدی فی الارجاء۔ کتاب اختصار کتاب ابی علی فی النفی والاثبات۔ کتاب اختصار التفسیر للطبری۔

حُبَیْنی

ابوالحسین عبدالواحد بن محمد حبینی۔ پیروانِ ابو علی جبائی میں سے تھا اور اسی سے علم حاصل کیا۔ اس کی تصنیفات میں سے . . . ہیں۔

چند پیروانِ ابن اخشید

ابوالعلاء۔ ابوالحسن علی بن عیسیٰ۔ ابوعمران بن رباح۔ ابوعبداللہ حنشی۔

علم کلام میں ابوالحسن علی بن عیسیٰ کی تصنیفات جو اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نہیں بلکہ دوسروں نے لکھی ہیں

یہ رمانی ہے۔ ابوالحسن کا تذکرہ نحویوں اور لغویوں کے مقالہ میں ہو چکا ہے یہاں ہم اس کی ان کتابوں کا تذکرہ کریں گے جو اس نے علم کلام کے موضوع سے متعلق لکھیں۔ ان میں سے کتاب . . . ہے۔

وہ معتزلی جن کے نام کے علاوہ ہم ان کی کسی قسم کی سرگرمیوں سے واقف نہیں

ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عیاش معتزلی۔ اس کی تصنیفات میں سے . . .

کتاب نقض کتاب ابن ابی بشر فی الایمان و البرہان ہے۔

حسن بن ایوب

متکلمین میں سے ہے اور کتاب الی اخیہ علی بن ایوب فی الرد علی النصاری و تبیین فساد مقالتہم و تثبیت النبوۃ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن رباح

ابو عمران موسیٰ بن رباح۔ یہ شخص متکلمین کے اس گروہ سے تعلق رکھتا ہے جو ابو علی کے مسلک کا حامل ہے اس نے ابو بکر ابن الاخشید اور مصری وغیرہ متکلمین پر فوقیت حاصل کی۔ کہتے ہیں، ہمارے اس زمانہ میں زندہ ہے اور شہر مصر میں مقیم ہے۔ عمر اسی سال سے متجاوز ہے۔ جائے ولادت . . . ہے اور تصنیفات یہ . . . ہیں۔

ابن شہاب

ابو الطیب ابراہیم بن محمد بن شہاب۔ بلخی اور ابو علی وغیرہ سے حصول علم کیا اور ۳۵۰ھ کے بعد طویل عمر پا کر فوت ہوا۔ اس کی جائے ولادت . . . ہے۔ کتاب مجالس الفقہاء و مناظراتہم اس کی تصنیف ہے جو تقریباً چار سو ورق میں پھیلی ہوئی ہے۔

ابن خلال قاضی

ابو محمد بن محمد بن حفص خلال بصری، جو یہیں پیدا ہوا۔ مصری اور ابو بکر بن اخشید وغیرہ سے اور ان سے تحصیل علم کی۔ شہر جرہ جسے حدیثۃ الموصل کہتے ہیں، کی قضا اس کے سپرد تھی۔ بعد میں تکریت کا قاضی مقرر کیا گیا اور اب تک وہیں ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب الاصول۔ کتاب المتشابہ۔

ابو ہاشم اور اس کے پیرو

ابو ہاشم عبدالسلام بن محمد جبائی۔ ۲۴۷ھ میں مدینۃ السلام (بغداد) آیا۔ یہ ذکی حسن فہم سے بہرہ مند اور بلا کا زیرک تھا۔ علم کلام کا خالق وصاحب تھا اور اس پر کامل قدرت اور گرفت رکھتا تھا۔ ۳۲۱ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الجامع الکبیر۔ کتاب الابواب الکبیر۔ کتاب الابواب الصغیر۔ کتاب الجامع الصغیر۔ کتاب الانسان۔ کتاب العوض۔ کتاب المسائل العسکریات۔ کتاب النقض علی ارسطاطالیس فی الکون والفساد۔ کتاب الطبائع و النقض علی القائلین بہا۔ کتاب الاجتہاد۔

ابن خلاد بصری

ابو علی محمد بن . . . بن خلاد۔ اصحاب ابو ہاشم میں سے تھا۔ اس کے پاس عسکر گیا اور تحصیل علم کی۔ اس کے اصحاب و تلامذہ میں سے اس کو سب سے تقدم حاصل تھا۔ کتاب الاصول اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

جن لوگوں نے ابو ہاشم سے علم حاصل کیا اور کوئی تصنیف نہیں چھوڑی، ان میں سے . . . ہے، جو قشور سے معروف ہے۔ اور اس کا نام . . . ہے۔

ایک عبداللہ بن خطاب ہے۔ جو . . . بن سہلویہ حمل عائشہ کے نام سے معروف ہے۔ اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

بصری معروف بہ جُعَل

ابو عبداللہ حسین بن علی بن ابراہیم۔ کاغذی کے نام سے مشہور تھا۔ اہل بصرہ سے تھا اور وہیں اس کی جائے پیدائش تھی۔ اس کا استاذ ابواسحٰق محمد بن سہلویہ تھا جس کا لقب قشور تھا۔ یہ مذہب ابو ہاشم کا پیرو تھا اور اپنے زمانہ میں اس کے اصحاب و تلامذہ میں سے میں قیادت اسی کے سپرد تھی۔ فاضل، فقیہ اور متکلم تھا۔ بلند شہرت کا حامل

اور شرافت ونجابت میں مشہور تھا۔ اپنے مذہب کا بہت بڑا عالم تھا۔ اس کا نام اور
تذکرۂ علم تمام مقامات اور شہروں میں پھیل گیا تھا۔ بالخصوص خراسان میں بہت مشہور
تھا۔ فقہی اعتبار سے مسلک اہل عراق کا متبع تھا اور ابوالحسن کرخی سے تحصیل علم کی تھی۔
یہاں ہم صرف اس کی ان کتابوں کا ذکر کریں گے۔ جو اس نے علم کلام سے متعلق تصنیف
کیں۔ علم فقہ پر اس کی تصنیفات کا ذکر انشاء اللہ مقالۂ فقہا میں کریں گے۔ اس نے ابوجعفر
معروف بہ سکافا صیمری عبادانی، ابوہاشم عبدالسلام بن محمد کے سامنے بھی زانوئے تلمذ طے
کیا۔ وہ ابوعلی بن خلاد کا مصاحب بھی رہا۔ ۳۰۸ھ میں پیدا اور ۳۶۹ھ میں مدینۃ السلام بغداد
میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب نقض کلام الراوندی فی ان الجسم یجوز ان یکون محدثا لا من شئی ونقضہ
نقض التاذی، الکلام البلخی علی الرازی۔ کتاب نقض کتاب الرازی فی انہ یجوز ان یفعل اللہ تعالیٰ
ابعد من کان غیر فاعل۔ کتاب الجواب عن مسئلۃ الشیخ ابی محمد الرامہرمزی۔ کتاب الکلام
فی ان اللہ تعالیٰ لم یزل موجودا ولا شی معہ۔ کتاب [illegible] خلق الخلق۔ کتاب الایمان۔ کتاب الاقرار
کتاب المعرفۃ۔

حواشی

۱؎ عاشق نیم فن سے کہہ دو کہ تم نے کچھ چیزیں تو یاد رکھ لی ہیں اور کچھ تمہارے ذہن
سے نکل گئی ہیں۔

۲؎ عفو کو محظور نہ جان، کیونکہ تمہارا عفو کو ممنوع قرار دینا دین کی توہین ہے۔

۳؎ وہ اس قدر نازک ہے کہ اگر اس کے کپڑے اتار دیئے جائیں تو لطافت کی وجہ سے
فضا میں معلق ہو کر رہ جائے۔

۴؎ بار بار دیکھنے سے بھی وہ زخمی ہو جاتا ہے اور ناوک مژگاں کی شکایت کرنے لگتا ہے۔

۵ے اے ابو اسحاق! ایسے نازک و لطیف معشوق سے جماع تو بہتر . . . خیال ہی سے ممکن ہے۔

۶ے میں اپنی بندگی و غلامی کا اقرار کرنے والا ہوں۔ اس کی نوازشیں اس درجہ عام ہیں کہ شہر اور بیابان سب جگہ ان کا چرچا ہے۔

۷ے آپ نے اپنے اس بندے پر اس طرح پیہم انعام و اکرام کی بارش کی ہے کہ سب لوگ اس کو جان گئے ہیں۔

۸ے میری اطاعت آپ کے شباب میں بھی سدا حاضر و موجود رہی اور اس کو غل و غش یا کشاکش روزگار نے کبھی آلودہ نہیں کیا۔

۹ے اس لیے اگر آپ عفو سے کام لیتے ہیں تو میں اس کا عادی ہوں اور اگر سزا دیتے ہیں تو اپنے غلام کو سزا دیتے ہیں۔

۱۰ے یہاں اصل کتاب میں اسی طرح نقطے ہیں اور جملہ ادھورا ہے۔

۱۱ے یہاں بھی نقطے ہیں اور جملہ نامکمل ہے۔

۱۲ے یہاں بھی نقطے ہیں اور جملہ نامکمل ہے۔

۱۳ے تو میرے نزدیک بنی ایاد سے ہو جس میں کوئی کلام نہیں۔ عربی ہو عجمی ہو، ایسے نسب کو ستم نہیں روا رکھا جاتا۔

۱۴ے تمہاری پنڈلیاں اور رانوں کے بال خزالی اور تمام کی طرح ہیں اور تیرے سینے کی ہڈیاں ایسے درختوں کی طرح ہیں جن سے مسواک اور کمان تیار ہوتی ہے۔

۱۵ے تو اگر اس ہیئت کذائی سے چلے تو شتر مرغ، جنگلی ہرن اور بڑے بڑے چوہے بھاگ کھڑے ہوں۔

۱۶ے اگر لوگ تیرے بارے میں مجھے جھٹلاتے ہیں اور پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہاشمی ہے اور نبطیوں کے نام میں سے ہے تو اس میں میری خفت کیا ہے۔

۱۷ے تو عربی ہے۔ عربی ہے، ہاشمی ہے اور بس۔ والسلام۔

۱۸ے وہ شخص کیا پاکباز ہو سکتا ہے جو جوانی کی ہوس رانیوں سے آلودہ رہا ہو اور وہ کسی

پردہ نشین کا کیا لحاظ کر سکتا ہے جو پردہ کی اساس ہی کو ترک کر چکا ہو۔

۱۹ـ اور کتنے ہی ایسے غزال بچے ہیں کہ جب کوئی شخص ان کی تعریف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر پاتا۔

۲۰ـ اس محبوب کے رخسار میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گل کے اوپر پھول رکھا ہے جو توڑ لینے پر اور نکھرتا اور تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

۲۱ـ کوئی شئی اس کی آنکھوں سے زیادہ تعجب آفریں نہیں جو قوت سے طاقتور انسان کی ہمت پچھاڑ کے رکھ دیتی ہیں جب وہ خود کمزور ہوں۔

۲۲ـ زرنج (بفتح زا و سکون نون) نیشاپور کا ایک گاؤں ہے (معجم البلدان)

۲۳ـ جب ہم میں کا کوئی شہسوار مر جاتا ہے تو نیزوں کی انی کے سبب ہم دوسرے کو پیش کر دیتے ہیں۔

۲۴ـ میں نبی اور آل نبی کے دشمنوں سے ایسے کترتا ہوں کہ جو چپتی جلتی تلواروں کو کند کرے۔

۲۵ـ مجھے کامل یقین ہے کہ ان کے دوست کو روز حشر پوری پوری جزا ملے گی۔

۲۶ـ جو ان سے دوستی رکھے گا وہ ہمیشہ بلند رہے گا اور جو ان سے دشمنی رکھے گا وہ ہمیشہ ذلیل رہے گا۔

۲۷ـ ایک معتزلی میری دوستی کو اس شرف دلی اور رتبہ لطف سے ملانا چاہتا ہے جو مجھ کو ان کی وجہ سے حاصل ہے۔

۲۸ـ میرے نفس نے یہ گوارا نہیں کیا کہ میں اس معتزلی کی مذمت کروں ورنہ قرآن ہی نے اس کی ہجو کی اجازت دی ہے۔

۲۹ـ وصی کی محبت میری گھٹی میں داخل ہے وہ خواہشات کی فطرت مجھ سے بات کے اس مزاج سے نہیں ہٹ سکتی۔

۳۰ـ سام اور عاقل اپنا خود ہی فرزند ہے اس کے ملک کی خوبی نے اسے اپنی اصل سے بے نیاز کر دیا ہے۔

۳۱ـ تم جس کے چاہو فرزند ہو مگر ادب حاصل کرو اس لیے کہ انسان اپنی عقل کی فضیلت

ہی سے ممتاز ہوتا ہے۔

۲۳۳ے کتنا بڑا فرق ہے ان لوگوں میں جن کی عزت تم ان کے خاندان کی وجہ سے کرتے ہو اور
ان لوگوں میں جن کی عزت ان کے ذاتی اوصاف کی بنا پر کرتے ہو۔

۲۳۴ے یعنی تمام قولی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ تم اپنی زبان سے جب تک ہماری مدد کرتے رہو گے
ہمیشہ روح القدس کی تائید تمہارے شامل حال رہے گی۔

۲۳۵ے جو شخص فاسق کو دیکھنا پسند نہ کرتا ہو اسے نفطویہ کو دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۲۳۶ے اللہ نے اس کے نام کے نصف حصے سے تو اس کو جلا رکھا ہے اور دوسرے نصف کو نالہ و شیون
کے لیے چھوڑ دیا ہے۔
واضح یہ بات ہے کہ ’’نفطویہ‘‘ کے دو حصے ہیں۔ ایک ’’نفط‘‘ اور دوسرا ’’ویہ‘‘۔ نفط ایک
معدنی تیل رکھتے ہیں جو آگ سلگانے کے کام آتا ہے اور ’’ویہ‘‘ کا مطلب مصیبت کے
وقت نالہ و شیون کرنا ہے۔

۲۳۷ے درب الحطش: بغداد کے ایک محلے کا نام۔ (معجم البلدان)

۲۳۸ے مصنف الفہرست نے اس کی کتابوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ’’منِ ذلک کتاب‘‘ کے
آگے اس طرح . . . کے نقطے ہیں۔

۲۳۹ے تاریخ ولادت اور تصنیفات کا ذکر نہیں۔ صرف نقطے ڈال دیے گئے ہیں۔

۲۴۰ے ’’تکریت‘‘: بغداد اور موصل کے درمیان ایک مشہور شہر، جو بغداد سے تیس فرسنگ
کی مسافت پر واقع ہے اور موصل کی نسبت بغداد سے قریب تر ہے۔ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۱۶ھ میں فتح ہوا۔ (معجم البلدان)

۲۴۱ے کوئی کتاب درج نہیں۔

مقالۂ پنجم

دوسرا فن

واقعات و سرگزشت علما اور ان کی تصنیفات کے نام

یہ فن شیعہ امامیہ اور زیدیہ متکلمین کے واقعات و اخبار پر مشتمل ہے

شیعہ کی وجہ تسمیہ

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ جب حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور انھوں نے خون حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے معاوضہ کے سوا ہر چیز کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بالعزم صمیم کر لیا کہ جب تک یہ حکم جل اسمہ کی اطاعت کو تسلیم نہیں کر لیتے ان کے خلاف جنگ جاری رکھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں جن لوگوں نے ان کی پیروی کی وہ شیعہ کہلائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو شیعتی — یعنی میرے شیعہ — کہا کرتے تھے اور حضرت علی ان کو مختلف ناموں سے موسوم کرتے تھے۔

طبقۃ الاصفیاء ۔ ————

طبقۃ الاولیاء ۔ ————

طبقۃ شرطۃ الخمیس ————

طبقۃ الاصحاب ————

شرطۃ الخمیس کا معنی یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گروہ سے یہ کہا تھا کہ

میں تم سے سونے اور چاندی کا عہد و پیماں نہیں کرتا بلکہ تمہیں جنت میں لے جانے کا عہد کرتا ہوں۔ گزشتہ زمانہ میں ایک پیغمبر نے بھی اپنے متبعین سے یہی کہا تھا کہ میں تم سے بجز جنت کے اور کسی نوع کا عہد و پیمان نہیں کرتا۔

علی بن اسماعیل بن میثم تمّار

پہلا شخص جس نے مذہب امامت کو متکلمانہ رنگ میں پیش کیا، علی بن اسماعیل بن میثم تمار ہے۔ میثم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر متبعین میں سے تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الامامۃ۔ کتاب الاستحقاق۔

ہشام بن حکم

ابو محمد ہشام بن حکم، بنوشیبان کا غلام تھا، کوفی تھا اور کوفہ سے بغداد منتقل ہو گیا تھا۔ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد کے اصحاب و متبعین میں سے تھا۔

متکلمین شیعہ میں سے یہ وہ شخص ہے جس نے مسئلہ امامت کو پوری طرح واضح اور منقح کیا اور اس مذہب اور نظریہ کو دلائل سے سنوارا اور اسے زیبائی بخشی۔ یہ علم الکلام کا ماہر اور حاضر جواب تھا۔ ایک مرتبہ ہشام سے حضرت معاویہ کے بارے میں سوال کیا گیا۔

"کیا وہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے۔؟"

جواب دیا ۔۔ "جی ہاں ۔۔ مخالف جانب سے"

یہ یحییٰ بن خالد برمکی سے وابستہ تھا اور کلام و نظر سے متعلق اس کی مجالس بحث و مذاکرہ کا مہتمم تھا۔ مدینۃ السلام (بغداد) میں مقام کرخ پر سکونت رکھتا تھا۔ برامکہ کی معزولی کے کچھ ہی عرصہ بعد روپوشی کے عالم میں فوت ہوا۔ ایک قول کے مطابق خلافتِ مامون میں وفات پائی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الامامۃ۔ کتاب الدلالات علی حدوث الاشیاء۔ کتاب الرد علی الزنادقۃ

کتاب الرد علی اصحاب الاثنین۔ کتاب التوحید۔ کتاب الرد علی ہشام الجوالیقی۔ کتاب الرد علی اصحاب الطبائع۔ کتاب الشیخ والغلام۔ کتاب التدبیر۔ کتاب المیزان۔ کتاب المیدان۔ کتاب الرد علی من قال بامامۃ المفضول۔ کتاب اختلاف الناس فی الامامۃ۔ کتاب الوصیۃ والرد علی من انکرہا۔ کتاب فی الجبر والقدر۔ کتاب الحکمین۔ کتاب الرد علی المعتزلۃ فی طلحۃ والزبیر۔ کتاب القدر۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب المعرفۃ۔ کتاب الاستطاعۃ۔ کتاب الثمانیۃ الابواب کتاب الرد علی شیطان الطاق۔ کتاب الاخبار کیف تفتح۔ کتاب علی ارسطالیس فی التوحید۔ کتاب المعتزلۃ۔ یہ ایک اور کتاب ہے۔

شیطان الطاق

ابوجعفر احول۔ اس کا نام محمد بن نعمان اور لقب شیطان الطاق ہے۔ شیعہ اس کو مومن الطاق کا لقب دیتے ہیں۔ ابوعبداللہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کے اصحاب و تلامذہ میں سے تھا اور علم الکلام میں مہارت رکھتا تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الامامۃ۔ کتاب المعرفۃ۔ کتاب الرد علی المعتزلۃ فی امامۃ المفضول۔ کتاب فی امر طلحۃ والزبیر وعائشۃ۔ رضی اللہ عنہم۔

شکال

ہشام بن حکم کا مصاحب تھا۔ بجز مسئلہ امامت کے متعدد مسائل میں اس کا مخالف بھی تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المعرفۃ۔ کتاب فی الاستطاعۃ۔ کتاب الامامۃ۔ کتاب علی من ابی وجوب الامامۃ بالنص۔

ابن قبہ

ابوجعفر محمد بن قبہ باکمال شیعہ متکلمین میں سے تھا۔ تصنیفات یہ ہیں۔

کتاب الانصاف فی الامامۃ، کتاب الامامۃ۔

ابو سہل نوبختی

ابو سہل اسماعیل بن علی بن نوبخت، کبار شیعہ میں سے تھا۔ ابو الحسن ناشی نے اسے اپنا استاذ قرار دیا ہے۔ عالم و فاضل متکلم تھا۔ اس کے ہاں مجلس علمی کا انعقاد ہوتا جس میں متکلمین کی ایک پوری جماعت شریک ہوتی۔ یہ قائم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ایک خاص رائے اور نظریہ رکھتا تھا جو اس سے پہلے کسی نے بیان نہیں کیا۔ یہ کہتا تھا کہ میرا عقیدہ ہے کہ امام محمد بن حسن غیبت میں وفات پا گئے اور اس دور غیبت میں ان کے بیٹے ان کے جانشین ہیں۔ پھر یہی ترتیب ہے اس کے بعد ان کے بیٹے جانشینی کے فرائض انجام دیتے رہیں گے تا آنکہ ان کے ظہور کے لیے اللہ کا حکم نافذ ہو جائے۔

ابو جعفر محمد بن علی شلمغانی معروف بہ ابن ابی العزاقر نے اس کو ایک مراسلہ بھیجا جس میں اس کو آزمائش و فتنہ میں مبتلا ہونے کی دعوت دی۔ کچھ دینے دلانے کا ذمہ بھی دیا۔ معجزوں اور عجیب و غریب چیزوں کے اظہار کا دعویٰ بھی کیا۔ ابو سہل گنجا تھا اور اس کا سر کدو کی طرح سپاٹ تھا۔ اس نے قاصد سے کہا "میں اس سے عاجز ہوں اور نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے۔ تمہارا یہ دوست میرے سر پر بال اگا دے تو میں اس پر ایمان لے آؤں"۔

اس کے بعد قاصد دوبارہ اس کے پاس نہیں آیا۔ ابو سہل کی وفات سنہ ۔۔۔ میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الاستیفاء فی الامامۃ، کتاب التنبیہ فی الامامۃ، کتاب الرد علی الغلاۃ، کتاب الرد علی الطاطری فی الامامۃ، کتاب الرد علی عیسیٰ بن ابان فی الاجتہاد، کتاب نقض رسالۃ الشافعی، کتاب الخواطر، کتاب المجالس، کتاب المعرفۃ، کتاب تثبیت الرسالۃ، کتاب حدوث العالم، کتاب الرد علی اصحاب الصفات، کتاب الرد علی من قال بالمخلوق، کتاب الکلام فی الانسان، کتاب ابطال القیاس، کتاب الحکایۃ والمحکی، کتاب نقض کتاب عبث الحکمۃ علی الراوندی، کتاب نقض التاج علی الراوندی معروف بہ کتاب السبک، کتاب نقض

اجتہاد الرائی علی ابن الراوندی۔ کتاب الصفات۔

ابو سہل کا ایک بھائی بھی تھا جس کی کنیت ابو جعفر تھی۔ وہ بھی اسی مذہب کے متکلمین میں سے تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں . . .

حسن بن موسیٰ نوبختی

ابو محمد حسن بن موسیٰ، ابو سہل بن نوبخت کی بہن کا بیٹا تھا۔ متکلم اور فلسفی تھا۔ اس کے ہاں ابو عثمان دمشقی، اسحاق اور ثابت وغیرہ جیسے مترجموں کا گروہ جمع رہتا۔ یہ لوگ فلسفہ کی کتابوں کا ترجمہ کرتے تھے۔ معتزلہ اسے اپنا ہم مسلک اور شیعہ اپنا ہم مذہب قرار دیتے تھے لیکن اس کا رجحان زیادہ تر شیعیت کی طرف تھا کیونکہ ظاہری طور سے خاندان نوبخت محبت علی اور آل علی میں معروف تھا۔ اسی بنا پر ہم نے اس مقام پر اس کا ذکر کیا ہے۔ اسے کتابیں جمع کرنے کا بڑا ذوق تھا۔ ان میں سے بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے لکھی بھی تھیں۔ کلام اور فلسفہ وغیرہ میں اس نے متعدد تصنیفات و تالیفات چھوڑیں۔ اس کی وفات سنہ . . . میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الآراء والدیانات، ناتمام۔

کتاب الرد علی اصحاب التناسخ، کتاب التوحید و حدث العالم، کتاب النقض، کتاب الرد علی الوزیر المنطقی، کتاب مختصر الکون والفساد لارسطاطالیس، کتاب الاحتجاج لعمر و غیرہ، کتاب الامامۃ، ناتمام۔

سوسنجردی

ابو سہل نوبختی کے خادموں میں سے تھا۔ نام محمد بن بشر اور کنیت ابو الحسن ہے۔ خاندان حمدون کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے حمدونی کے نام سے معروف تھا۔

کتاب الانقاذ فی الامامۃ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

بعض متقدمین

ان میں سے ایک طاطری ہے۔ یہ شیعہ تھا اور اس کا نام . . . ہے۔ تشیع کی اشاعت و ترویج کے سلسلہ میں اس نے بہت سفر کیے۔ کتاب الامامۃ اسی کی تصنیف ہے۔

اسی طرح حسن، ہشام جوالیقی، ابو مالک حضرمی بھی متقدمین سے ہیں۔

ابن مملک اصفہانی

یہ شیعہ متکلمین میں سے ہے۔ مسئلہ امامت کے اثبات کے بارے میں اس کی ابو علی جبائی کے ساتھ ابو محمد القاسم بن محمد کرخی کے سامنے بحث و مناظرہ کی ایک نشست رہی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الامامۃ۔ کتاب نقض الامامۃ علی ابی علی۔ لیکن یہ ناتمام ہے۔

ابوالجیش بن خراسانی

اس کا نام مظفر ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں . . .

غلام ابوالجیش

یہ . . . ہے۔

ناشی صغیر

یہ ابوالحسین علی بن وصیف ہے۔ اہل بیت کا اچھا شاعر تھا اور باکمال متکلم تھا۔

اس کی تصنیفات . . . ہیں۔

ابن معلّم

ابوعبداللہ ۔ ہمارے زمانہ کے شیعہ متکلمین کی قیادت اسی کے سپرد ہے ۔ علم الکلام میں اپنے تمام اصحاب مذہب پر فوقیت رکھتا ہے ۔ فہم دقیق اور فکر صائب کا مالک ہے ۔ میں نے اسے دیکھا ہے اور بہت دانش مند پایا ۔ اس کی تصنیفات . . . ہیں ۔

زیدیّہ

زیدیہ وہ لوگ ہیں جو امامت زید بن علی کے قائل ہیں ۔ اس کے بعد وہ امامت کو فرزندانِ فاطمہ میں — چاہے وہ کوئی بھی ہو — محصور گردانتے ہیں لیکن اس صورت میں کہ اس میں شرائط امامت پائی جائیں ۔ بیشتر محدثین مثلاً سفیان بن عیینہ ، سفیان ثوری صالح بن حی وغیرہ اس مذہب کے حامل ہیں ۔ ان کی علمی و دینی شہرت کے معیار کی نسبت سے ان کے واقعات ہم ان کے اصل مقام پر بیان کریں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ابوالجارود

ابوالجارود زیدی غالی تھا ۔ کنیت ابوالنجم تھی ۔ یہ زیاد بن منذر عبدی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ امام جعفر بن محمد بن علی نے اس کے بارے میں پوچھا کہ "ابوالجارود نے کیا کیا ۔ قولاً امام اور عقیدۃً امامت کو تسلیم کر لینے کے بعد مسلک رجاء کو اپنا لیا ۔ وہ امامت حق کے عقیدہ پر مرے گا ؟"

پھر کہا "اس پر اللہ کی لعنت ہو ۔ وہ دل کا بھی اندھا ہے اور آنکھوں کا بھی ۔"

محمد بن سنان اس کے بارے میں کہتا ہے کہ ابوالجارود اس وقت تک نہیں مرا ، جب تک کہ اس نے مسکرات کا استعمال نہیں کر لیا ، اور کافروں سے دوستی نہیں قائم کر لی ۔

کچھ متکلمین زیدیہ !

فضیل رسان ، یہ زبیر کا بیٹا تھا اور اصحاب محمد بن علی میں سے تھا ۔ ابوخالد واسطی اور

منصور بن ابوالاسد۔

حسن بن صالح بن حیؒ

حسن بن صالح بن حی ۱۰۰ھ میں پیدا اور ۱۶۹ھ میں فوت ہوا۔ شیعان زیدیہ کے بزرگوں، ان کے سرکردہ لوگوں اور عالموں میں سے تھا۔ نیز متکلم اور فقیہ تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب التوحید۔ کتاب امامۃ ولد علی من فاطمۃ۔ کتاب الجامع فی الفقہ۔ کتاب ۔۔۔

حسن کے دو بھائی تھے۔

ایک علی بن صالح اور دوسرا صالح بن صالح۔ یہ دونوں اپنے بھائی حسن کے ہم مذہب تھے اور محدثین میں سے تھا۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ زیادہ تر علمائے حدیث زیدی تھے۔ یہی حال فقہائے محدثین مثلاً سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور باقی محدثین کا ہے۔

مقاتل بن سلیمان

یہ زیدیہ کے محدثین اور قراء میں سے تھے۔ سنہ ۔۔۔ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب التفسیر الکبیر جس سے ۔۔۔ نے روایت کی۔ کتاب الناسخ والمنسوخ۔ کتاب تفسیر الخمس مائۃ آیۃ۔ کتاب القراءات۔ کتاب متشابہ القرآن۔ کتاب نوادر التفسیر۔ کتاب الوجوہ والنظائر۔ کتاب الآیات فی القرآن۔ کتاب الرد علی القدریۃ۔ کتاب الاقسام واللغات۔ کتاب التقدیم والتاخیر۔ کتاب الآیات والمتشابہات۔

مقالۂ پنجم

تیسرا فن

واقعاتِ عُلما اور ان کی تصنیفات کے نام

متکلمین مجبرہ اور حابیہ حشویہ اور ان کی تصنیفات

نجار

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد اللہ نجار۔ یہ عباس بن محمد ہاشمی کے کارخانہ میں دیباباف تھا۔ اس کا شمار متکلمین مجبرہ کے بزرگ اور جلیل القدر لوگوں میں ہوتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ ترازو بناتا تھا اور باشندگانِ بم سے تھا۔ بولتے ہوئے جگادڑ کی سی آواز نکلتی۔ یہ صاحب نظر اور صاحب بصیرت تھا۔ نظام کے ساتھ اس کی متعدد نشستیں اور بحثیں رہیں۔ اس کی وجہ موت بھی یہی بات ہوئی کہ اس نے اس کے ایک دوست کے مکان پر ابراہیم نظام سے ملاقات کی۔ حسین نے سلام کیا تو ابراہیم نے کہا۔

"تشریف رکھیے تاکہ میں آپ سے گفتگو کروں" یہ بیٹھ گیا تو ابراہیم نے کہا۔

"کیا یہ ممکن ہے کہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اسے تم بھی پیدا کر سکو؟"

حسین نے کہا "جو اللہ نے پیدا کیا ہے میرے لیے اس کا فاعل بننا ممکن ہے"

ابراہیم نے کہا "جو اللہ نے پیدا کیا ہے وہ اللہ ہی کا پیدا کردہ ہے۔ کیا وہ اس کا پیدا کردہ نہیں ہے؟"

حسین نے کہا "وہ اللہ ہی کا پیدا کردہ ہے"

ابراہیم نے کہا: "اس کے معنی یہ ہیں کہ تو اس فعل کا فاعل بنا جس کی اللہ نے تخلیق کی ہے اور اگر تیرے لیے اللہ کی مخلوق کا فاعل بننا ممکن ہے تو یہ کیوں ممکن نہیں کہ تو اللہ کی مخلوق کا خالق بن سکے؟"

حسین نے جواب میں کہا:

"میں اللہ کی تخلیق کا فاعل نہیں، بلکہ اس فعل کا فاعل ہوں، جس کی تخلیق اللہ نے کی ہے۔"

ابراہیم نے کہا: "جس چیز کو اللہ نے پیدا کیا ہے وہ اللہ ہی کی مخلوق ہے، کیا وہ اس کی مخلوق نہیں؟"

حسین نے جواب دیا: "بے شک وہ اللہ ہی کی مخلوق ہے۔" اس پر ابراہیم نے زور سے اس کے سینے پر ضرب لگائی اور کہا: "اٹھ کے جاؤ۔ اللہ اس کو ذلیل کرے۔ جو تمھیں کسی پہلو سے بھی صاحب علم و فہم قرار دیتا ہے۔"

چنانچہ نجار ندامت و غم سے بخار ہو گیا۔ وہ حالت بخار ہی میں وہاں سے چلدیا، اور یہی چیز اس کی موت کا باعث بنی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔

کتاب الاستطاعۃ۔ کتاب کلام ما یری۔ کتاب المخلوق۔ کتاب الصفات والاسماء۔ کتاب اثبات الرسل۔ کتاب التعدیل والتجویز۔ کتاب الارادۃ وصفۃ فی الذات کتاب الرجا۔ کتاب العبادات۔ کتاب الارادۃ الموجبۃ۔ کتاب القضاء والقدر۔ کتاب التوحید۔ کتاب المستنبط علی ابراہیم۔ کتاب المرجٔ۔ کتاب العمل فی الاستطاعۃ۔ کتاب نفی التشبیہات۔ کتاب النکت۔ کتاب الابدال۔ کتاب الرد علی الملحدین۔ کتاب الذنب۔ کتاب الاختلاف والتاکید۔ کتاب الثواب والعقاب۔ کتاب الجواب۔ کتاب المعرفۃ فی الرد۔

حفص الفرد

یہ مجبرہ کے اکابر میں سے تھا اور بڑا کامل پایہ تھا۔ اس کی کنیت ابو عمرو تھی وہ مصری تھا۔ جب یہ بصرہ میں آیا تو ابو ہذیل کے بارے میں سنا۔ اس سے ملا اور اس کے ساتھ مناظرہ

عبداللہ کی تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب الصفات۔ کتاب خلق الافعال۔ کتاب الرد علی المعتزلہ۔

بعض کلّابیہ

ابو محمد — یہ اہل سنت کا قاضی تھا۔ کتاب السنۃ والجماعۃ اس کی تصنیف ہے۔

عطوی

اس کا نام محمد بن عطیہ ایک روایت کے مطابق محمد بن عبدالرحمن بن ابو سعید ہے۔ بنو نیبث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا حلیف تھا۔ ماہر متکلمین میں سے تھا۔ کنیت ابو عبدالرحمن تھی۔ حسین بن نجار کے مسلک کا حامل تھا۔ لیکن اور ک "میں اس نے اس کی ن... کی ہے۔ علاوہ ازیں بے تکلف شعر بھی کہتا تھا۔ اہل بصرہ سے تھا اور مدینۃ السلام — بغداد — کی طرف کوچ کر گیا تھا۔ پھر وہاں سے سرمن رائے چلا گیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب خلق الافعال۔ کتاب الادراک۔

سلام فاری

اس کی کنیت ابو منذر تھی۔ اہل عدل نے اس کو ابو مدبر کا لقب دے رکھا تھا۔ اس کے غلام نے اس کی کنیز سے فعل بد کا ارتکاب کیا۔ اس پر اس نے کہا۔

"افسوس ہے، تو نے یہ کیا حرکت کی —؟"

اس نے جواب دیا "قضائے الٰہی کا یہی فیصلہ تھا!"

اس نے کہا "جونکہ تم قضا وقدر سے واقفیت رکھتے ہو، لہٰذا آزاد ہو —"

اور اس کنیز سے اس کا نکاح کر دیا۔

اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

عبداللہ بن داود

یہ مجبرہ میں سے تھا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ ایک طرف روانہ ہوا، اور وہ خوب جانتے تھے کہ اس کا ارادہ کدھر کا ہے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا "تم نے توضیح کرادی ہے اگر اللہ نگاڑ نہ پیدا کردے۔"

تعالی اللہ من ذلک۔

اس کی تصنیفات . . . ہیں۔

کرابیسی

ابو علی حسین بن علی بن یزید مہلبی کرابیسی مجبرہ سے تھا اور حدیث و فقہ کا ساز تھا۔ ہم نے یہاں اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ دو مذہبوں کی نسبت سے بہت قریب تر تھا سنہ . . میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:

کتاب المدلسین فی الحدیث۔ کتاب الامامۃ جس میں اس نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں حسد و کینہ سے کام لیا ہے۔

بعض غلامان کرابیسی

فستقہ۔ اس کا نام محمد بن علی ہے۔ فستقہ کی تصنیف کتاب [illegible] الحدیث۔ تصحیح الاخبار ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ کتاب ہے۔

ابن عاتبہ [illegible] و شحمہ۔

ابن ابی بشر

یہ ابو الحسن علی بن اسماعیل بن ابی بشر اشعری ہے۔ اہل بصرہ سے تھا۔ پہلے معتزلی تھا پھر عقیدۂ عدل و خلق قرآن سے دست بردار اور تائب ہو گیا۔ جمعہ کے روز بصرہ کی جامع [illegible]

حواشی

۱ بم — (بالفتح با وتشدید میم) کرمان کے شہروں میں سے ایک شہر۔

(معجم البلدان)

۲ دار الروم — یہ بغداد کے ایک محلہ کا نام ہے۔ اسے دار الروم اس لیے کہتے ہیں کہ جب کہ خلیفہ مہدی (۱۵۸ — ۱۶۹) کے زمانہ خلافت میں اس مقام پر روم کے قیدیوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔ یہاں انھوں نے ایک کلیسا تعمیر کر لیا اور یہ جگہ دار الروم کے نام سے موسوم ہو گئی۔

۳ سیراف — (بکسر سین و سکون یا) یہ دریائے فارس کے ساحل پر ایک بہت بڑا شہر تھا۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان کی کشتیاں اسی ساحل پر آ کر رکتی تھیں۔

(تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو معجم البلدان)

مقالۂ پنجم

چوتھا فن

عُلَما کے حالات اور ان کی تصنیفات کے نام

واقعاتِ متکلمینِ خوارج اور ان کی کتابوں کے نام

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس مذہب کے قائدین کی تعداد تو بہت زیادہ ہے لیکن وہ سب اصحاب تصنیف نہیں ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے ہم ایک شخص کے بارے میں یہ سمجھتے ہوں کہ وہ صاحبِ تصنیف نہیں مگر وہ درحقیقت صاحبِ تصنیف ہو اور اس کی تصنیف ہم تک نہ پہنچی ہو کیونکہ ان کی کتابیں مخفی اور محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

اُن کے بعض متکلمین

یمان بن رباب ۔ یہ بزرگانِ خوارج اور ان کے آئمہ میں سے تھا۔ پہلے ثعلبی تھا۔ پھر عقیدہ بیہسیہ اختیار کرلیا۔ بالغ نظر متکلم اور صاحبِ تصنیفات تھا۔ اس ضمن میں اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المخلوق۔ کتاب التوحید۔ کتاب احکام المؤمنین۔ کتاب الرد علی المعتزلۃ فی القدر۔ کتاب المقالات۔ کتاب اثبات امامۃ ابی بکر۔ کتاب الرد علی المرجئۃ۔ کتاب الرد علی حماد بن ابی حنیفۃ۔

یحییٰ بن کامل

ابو علی یحییٰ بن کامل بن طُلَیحہ خدری۔ ابتدا میں بشر مریسی کا پیرو اور مرجئہ تھا۔ پھر

مذہب اباضیہ اختیار کر لیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب المسائل التی جرت بینہ و بین جعفر بن حرب ۔ معروف بہ جیلہ۔ کتاب المخلوق ۔
کتاب التوحید والرد علی الغلاۃ وطوائف الشیع ۔

صیرفی

ابو علی بن حرب ۔ متکلمین خوارج سے تھا اور ہلالی تھا۔ یعنی بنو ہلال سے تعلق رکھتا تھا۔
اس کی تصنیفات میں سے کتاب . . . ہے ۔

عبداللہ بن یزید اباضی

اکابر خوارج اور ان کے متکلمین میں سے تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب التوحید۔ کتاب علی المعتزلہ۔ کتاب الاستطاعۃ۔ کتاب الرد علی الرافضۃ۔

حفص بن اشیم

یہ گروہ خوارج سے تعلق رکھتا تھا۔ کتاب الفرق والرد علیہم۔ اس کی تصنیف ہے،
جو جبیر بن غالب سے مروی ہے۔

اصحابِ نظر خوارج

یہ صالح ۔ داؤد اور زیاد اعصم تھے۔ جو مسائل میں باہم اختلاف رکھتے تھے۔ ان کی کوئی
تصنیف دستیاب نہیں ہوئی ۔

بعض اصحابِ تصنیف قائدین اباضیہ

ابراہیم بن اسحاق اباضی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب الرد علی القدریۃ۔ کتاب الامامۃ ۔

صالح ناجی

بنو ناجیہ سے تھا اور بزرگانِ اباضیہ میں سے گردانا جاتا تھا۔ کتاب التوحید اور کتاب الرد علی المخالفین اس کی تصنیفات ہیں۔

ہیثم بن مثنیٰ

یہ بھی ناجی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔
کتاب الامامۃ اور کتاب الرد علی الملحدین۔

خطاب بن . . .

اس کی تصنیفات . . ہیں۔

محمد بن سیرین - ہرم بن حیان - علقمہ اسود - ابراہیم نخعی - شعبی - مالک بن دینار - محمد بن واسع - عتبہ سلمی - مالک بن انس - سفیان ثوری - ان کا ذکر آگے آئے گا - اوزاعی ان کا ذکر آگے آئے گا - ثابت بنانی - ابراہیم تیمی - سلیمان تیمی، ان کا ذکر گزر چکا ہے - فرقد بجی - ابن سماک - عتبہ غلام - صالح مری - یہ دہقانی تھا - ابراہیم بن ادہم - عبدالواحد بن زید - ابن منکدر - محمد بن حبیب فارسی - ربیع بن خثیم - ابومعاویہ اسود - ایوب سختیانی - یوسف بن اسباط - ابوسلیمان دارانی ابن ابوالحواری - داؤد طائی - فتح موصلی - شیبان راعی - معافی بن عمران - فضیل بن عیاض -

یحییٰ بن معاذ رازی

زاہد، شب زندہ دار اور عبادت گزار تھا - اس کے پیروکار بھی تھے ۲۰۲ ھ میں فوت ہوا - کتاب المریدین - اس کی تصنیف ہے -

یمانی

عمر بن محمد بن عبدالکریم - ابوحفص کنیت تھی - زہاد اور صوفیا کے زمرہ میں شامل تھا - کتاب قیام اللیل والتہجد اس کی تصنیف ہے -

بشر بن حارث

عابد و زاہد تھا - ۲۲۸ ھ میں فوت ہوا - کتاب الزہد اس کی تصنیف ہے -

زہاد و صوفیا میں سے مصنفین کے حالات اور ان کی تصنیفات

حارث بن اسد

محاسبی بغدادی، زہاد میں سے تھا - عبادت، دنیا سے بے نیازی اور مواعظ اس کا موضوع گفتگو تھا - برجستہ گو، فقیہ اور متکلم تھا - حدیث کے متعلق بھی اس کی نگارشات موجود

ہیں عابد صالح لوگوں کے انداز و اسلوب سے بھی متعارف ہوا ۲۴۳ھ میں وفات پائی۔ کتاب الفکر والاعتبار اس کی تصنیفات میں سے ہے۔ بقول خطیب زہد، اصولِ دیانت اور ردِّ معتزلہ میں یہ بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔

عبدالعزیز بن یحییٰ مکی

طبقۂ ثالثہ میں شامل تھا۔ اس کا نام عبدالعزیز بن یحییٰ بن عبدالملک بن مسلم بن میمون کنانی ہے۔ برجستہ گو متکلم اور عابد و زاہد تھا۔ کلام اور زہد کے باب میں اس کی تصنیفات بھی ہیں۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ کتاب الحیدۃ فیما جری بینہ و بین بشر المریسی اس کی تصنیف ہے۔

منصور بن عمّار

اس کی کنیت ابوسری ہے۔ زاہد اور پاک باز تھا۔ اس سے لوگوں نے جو علم حاصل کیا اس کو انھوں نے کتابوں سے نہیں "مجالس" سے موسوم کیا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں۔

مجلس فی الیقین۔ مجلس الدیباج۔ مجلس صفۃ الابل۔ مجلس السبیل۔ مجلس فی ذکر الموت۔ مجلس فی حسن الظن باللہ۔ مجلس فی العینۃ والدین۔ مجلس فی البلی۔ مجلس اسحاب علی اہل النار۔ مجلس فی النظر والنار۔ مجلس فی الفتنۃ۔ مجلس العرش علی اللہ عزوجل۔ مجلس نقتبس من نورکم فی النار۔ مجلس التعزیۃ فی العزیز۔ مجلس المسبحی فی ذکر الموت۔

برجلانی

اس کا نام محمد بن حسین اور کنیت ابوجعفر ہے۔ اس نے زہد و ورع کے موضوع سے متعلق کتابیں تصنیف کیں۔ اور سنہ . . . میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں:

کتاب العجبۃ۔ کتاب المتقین۔ کتاب الجود والکرم۔ کتاب الحمیۃ۔ کتاب العبر

کتاب الطاعۃ۔

عتبۃ الغلام

زہاد میں سے تھا۔ کتاب رسالۃ فی الزہد اس کی تصنیف ہے۔

ابن ابی الدنیا

اس کا نام عبید اللہ بن محمد بن عبید اور کنیت ابوبکر ہے۔ ولاء کے اعتبار سے قرشی تھا۔ مکتفی باللہ کا اتالیق تھا۔ پرہیزگار، زاہد اور اخبار و روایات کا عالم تھا۔ ۱۴ جمادی الاخری ۲۸۱ھ کو فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب مکاید الشیطان۔ کتاب الحلم۔ کتاب صفۃ النبی علیہ السلام۔ کتاب ذم الملاہی۔ کتاب ذم الفحش۔ کتاب العفو۔ کتاب ذم المسکر۔ کتاب التوکل۔ کتاب فضل شہر رمضان۔ کتاب صدقۃ النساء۔ کتاب تزویج فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ کتاب القراءات۔ کتاب الدعوات۔ کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ کتاب الہم والحزن والکمد۔ کتاب الخلوۃ والمنیۃ۔ کتاب [illegible]۔ کتاب الصبر وآداب الانسان۔ کتاب الاولاد۔ کتاب الرہائب۔ کتاب التوابین۔ کتاب اخبار قریش۔ کتاب ذم الدنیا۔ کتاب صفۃ المیزان۔ کتاب صفۃ الصراط۔ کتاب الوقف۔ کتاب شجرۃ طوبی۔ کتاب صدقۃ المتقی۔ کتاب مکارم الاخلاق۔ کتاب ذکر الموت والقبور۔ کتاب فضل العشر۔ کتاب التقوی۔ کتاب زہد مالک بن دینار۔

ابن الجنید

اس کا نام . . . ہے اور تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المحبۃ۔

کتاب الخوف۔

کتاب الورع۔ کتاب الرہبان۔

مصری

ابوالحسن علی بن محمد بن احمد۔ سامرا میں پیدا ہوا۔ پھر مصر گیا۔ اس کے بعد بغداد چلا گیا۔
۲۵۰ھ میں سامرا میں پیدا ہوا، اور وہیں پلا بڑھا۔ عبادت گذار، زاہد، فقیہ اور عالم حدیث تھا۔ ۳۳۹ھ میں وفات پائی۔ زہد کے موضوع سے متعلق اس کی تصنیفات میں سے الکتاب الکبیر ہے جو پچیس کتابوں پر مشتمل ہے جن میں سے چند یہ ہیں:۔

کتاب قیام اللیل۔ کتاب المتزہین۔ کتاب المراقبۃ۔ کتاب الصمت۔ کتاب الخوف۔ کتاب التوبۃ۔ کتاب الصبر۔ کتاب الاناث والمحبین۔ کتاب الجامع الصغیر فی الآداب۔ کتاب الحدیث فی الزہد۔ کتاب التواضع حدیث۔ کتاب الاخلاص۔

علاوہ ازیں فقہ کے بارے میں اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المناسک۔ کتاب الطہارۃ۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب الفرائض۔ کتاب المیتہ۔ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب فضل الفقر علی الغنی۔

صوفیا کا ایک اور گروہ

غلام خلیل

اس کا نام عبداللہ بن احمد بن محمد بن غالب بن خالد بن فراس باہلی ہے۔ غلام خلیل کے نام سے معروف تھا۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الدعاء۔ کتاب الانقطاع الی اللہ جل اسمہ۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب المواعظ۔

سہل تستری

سہل بن عبداللہ بن یونس بن عیسیٰ بن عبداللہ بن رافع تستری۔ صوفی تھا۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں۔ کتاب دقائق المحبین۔ کتاب مواعظ العارفین۔ کتاب جوابات

ال الیقین۔

فتح موصلی

یہ اصلاً مموک تھا۔ زاہد اور صوفی منش تھا۔ اس کی کسی تصنیف کا پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ اس کا کلام لوگوں کو یاد ہے اور اس کے الفاظ دلوں میں نقش ہیں۔

ابوحمزہ صوفی

اس کا نام محمد بن ابراہیم ہے اور تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب المتیین من الستیاح والعباد والمتوزنین۔ یہ کتاب اس سے گروہ صوفیا کے ایک شخص ابوالحسن احمد بن محمد دینوری نے روایت کی۔ اس کی دیگر تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الابدال۔ کتاب مراطن العباد۔

محمد بن یحییٰ

یہ ازدی ہے یا ادمی۔ مجھے اس میں شک ہے۔ اس کی تصنیف۔ کتاب التوکل ہے جو اس سے ابوالحسن محمد بن حسن بن ہشام قاری نے روایت کی۔

جنید

بن محمد بن جنید۔ یہ شخص اس جنید کی اولاد میں سے نہیں ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کا شمار تیسری صدی ہجری سے بعد کے متکلمین صوفیا میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب امثال القرآن۔ کتاب رسائل۔ جو • • پر مشتمل ہے۔

مذہب اسماعیلیہ کے بارے میں

ابوعبداللہ بن رزام نے۔ اپنی اس کتاب میں جو کچھ بیان کیا ہے جس میں اسماعیلیہ

کی تردید کی ہے اور ان کے مذہب کی وضاحت کی ہے۔ میں اسے یہاں اسی کے الفاظ میں
درج کرتا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں صدق اور کذب کی ذمہ داریوں سے بری ہوں ——— وہ
کہتا ہے۔

عبداللہ بن میمون معروف بہ قداح۔ قورج العباس کا باشندہ تھا جو شہر اہواز سے قریب
ہی واقع ہے۔ اس کا باپ میمون ہے اور یہ وہی میمون ہے جس کی طرف مشہور فرقہ میمونیہ
منسوب ہے۔ اس فرقہ نے اہل بیت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے داعی ابو الخطاب
محمد بن ابو زینب کی پیروی کا اظہار کیا ——— میمون اور اس کا یہ بیٹا دیصانی تھے۔

عبداللہ خاصی مدت تک مدعی نبوت بھی رہا۔ شعبدے دکھاتا تھا اور کہتا تھا کہ
زمین میرے لیے سکڑ جاتی ہے۔ میں کم سے کم مدت میں جہاں چاہوں جا سکتا ہوں۔ وہ
دنیا کے دور دراز شہروں میں رونما ہونے والے حوادث کی اطلاع بھی دیتا تھا۔ اس نے
متعدد مقامات پر وظیفہ خوار لوگ متعین کر رکھے تھے جن کو مالی امداد بہم پہنچاتا۔ ان کے
ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا اور وہ اس کے اسرار و رموز بتانے میں اس کی مدد کرتے۔
ان کے پاس سدھائے ہوئے پرندے تھے جن کو وہ مختلف مقامات سے عبداللہ کی
جائے اقامت کی طرف اڑاتے اور ان کی وساطت سے جو واقعات اسے حاصل ہوتے
وہ حاضرین مجلس کو بتاتا اور اس طرح دھوکہ سے انھیں گمراہ کرتا۔

کچھ عرصہ بعد وہ عسکر مکرم چلا گیا، لیکن جب سختی اور تکلیف کا ہدف بنا تو وہاں
سے بھاگ گیا۔ محلہ ساباط ابو نوح میں اس کے دو مکان تھے، وہ دونوں گرا دیے گئے۔
ایک کی مسجد بنا دی گئی اور دوسرا ابھی تک ویران اور کھنڈر پڑا ہے۔ وہاں سے یہ بصرہ چلا
گیا اور عقیل بن ابو طالب کی اولاد میں سے ایک گروہ کے ہاں قیام پذیر ہوا۔

وہاں بھی اس پر سختی کی گئی تو بھاگ کر سلمیہ آ گیا۔ جو کہ حمص کے قریب واقع ہے
وہاں اس نے زمین خریدی اور کوفہ کے اطراف و نواح میں اپنے [illegible] بھیج دیے۔
وہاں ایک شخص حمدان بن اشعث نے جو کہ کاشتکاری کرتا تھا اور کوتاہ ساق ہونے کی وجہ سے
قرمطہ کے لقب سے ملقب تھا ——— اس کی دعوت پر لبیک کہا۔ قرمطہ اقش بہرام

نام کے ایک گاؤں میں کاشت کار اور نقارچی تھا۔ قرمط چونکہ گھاگ اور ہوشیار تھا اس
لیے گاؤں کا چودھری بن بیٹھا۔ اس کی دعوت کی نشر و اشاعت کے لیے عبدان نے
اپنے آپ کو پیش کیا۔ یہ شخص کئی کتابوں کا مصنف تھا اور ان میں سے بیشتر بحثیں اس کی طرف
منسوب تھیں۔ عبدان نے دعاۃ کو کوفہ کے گرد و نواح میں پھیلا دیا اور خود قرمط کلواذی
میں اقامت گزین ہو گیا۔ ادھر عبداللہ بن میمون نے اپنی اولاد میں سے ایک شخص کو
طالقان میں مقیم رہ کر ان کے ساتھ سلسلۂ مراسلت جاری رکھنے پر مامور کر دیا۔ یہ ۲۶۱ھ
کا واقعہ ہے۔

عبداللہ وفات پا گیا تو اس کا بیٹا محمد بن عبداللہ اس کا جانشین مقرر ہوا۔ محمد
کی وفات کے بعد ان کے دعاۃ اور ہم مشرب گروہ میں اختلافات رونما ہو گئے۔ بعض
نے اس کے بھائی احمد بن عبداللہ کو اس کا خلیفہ گردانا اور بعض نے کہا کہ اس کی جانشینی
و خلافت کا استحقاق اس کے بیٹے ہی کو حاصل ہے۔ اس کا نام بھی احمد ہے اور ابوالشلعلع
لقب ہے۔

اس کے کچھ عرصہ بعد سعید بن حسین بن عبداللہ بن میمون داعی بنا۔ کیونکہ حسین اپنے
باپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ سعید کی طرف سے یہ دعوت بنو علیص کے کلبیوں میں
پھیل گئی۔ عبداللہ اور اس کی اولاد بصرہ سے جانے کے بعد اس بات کے ہمیشہ مدعی رہے
کہ وہ خاندان عقیل میں سے ہیں اور اپنے اس انتساب نسب کے دعوے کو انھوں نے
بصرہ ہی میں مستحکم و استوار کر لیا تھا۔ اولاد عبداللہ کی کوششوں ہی سے یہ دعوت پھیلی اور
ان کے دعاۃ رے۔ طبرستان۔ خراسان۔ یمن۔ احساء۔ قطیف اور قدس تک پہنچے۔

پھر سعید مصر گیا اور مہدی و فاطمی ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہاں وہ عبیداللہ کے نام
سے موسوم ہوا اور نوشری اور حکومت کے ارباب اعزاز و اکرام کے ساتھ تعلقات
پیدا کیے اور بڑا دولت مند ہو گیا۔ اس کی خبریں معتضد کو پہنچیں تو اس نے گرفتاری کے
احکام جاری کر دیے۔ لیکن یہ مغرب کی جانب بھاگ نکلا۔ اس لیے کہ وہاں اس کے
دعاۃ بربروں کے دو قبیلوں کو اپنے اثر و رسوخ کی گرفت میں لے چکے تھے اور وہاں کس

کے بڑے قلعے مشہور تھے۔ ان بلاد میں اس نے اپنی پوزیشن بڑی مضبوط اور مستحکم کر لی۔

اس کے بعد اس نے محسوس کیا کہ اس کے نسب کے بارے میں اس کا دعویٰ لوگوں کے لیے قابل قبول نہیں، چنانچہ اس نے ایک کم سن بچے کے متعلق یہ ظاہر کیا کہ یہ محمد بن اسماعیل کی اولاد سے ہے، اور اس کا نام حسن ابو الثالث ہے، ابو عبید اللہ کے بعد قائم بامر یہی ہے۔

حسن کے زمانہ میں اس کے بہت سے ماننے والوں نے شریعت کا استخفاف کیا اور نبوت کی توہین کی۔ چنانچہ اس کی مخالفت میں ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ شخص ابو یزید خشب سے معروف تھا۔ اس کا نام مخلد بن کیداد بربری زناتی تھا۔ بنو یفرن اباضی نکاری سے تھا اور صاحب الحمار مشہور تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کر لی۔ اس نے حسن کو مہدیہ میں محصور کر لیا اور اسی عالم میں اس کی موت واقع ہو گئی۔

حسن کے بعد اس کا بیٹا اسماعیل ابو طاہر اس کا جانشین ہوا۔ اس نے باقاعدہ شریعت کی تعظیم و احترام کا اظہار کیا۔

ابو یزید جب مذہب اباضیہ کی ترویج کے لیے کوشاں ہوا تو لوگ اس سے برگشتہ ہو گئے اور بالآخر وہ مقتول و مصلوب ہوا۔ یہ ۳۳۶ھ کا واقعہ ہے۔

۳۴۰ھ میں زمانہ حسن کی طرح ان بلاد میں پھر اسی استخفاف شریعت کا سلسلہ شروع ہو گیا مگر اللہ نے اس کو جلد ہی موت کے حوالے کر دیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا معد ابو تمیم اس کا جانشین مقرر ہوا۔

مدینہ منصور میں سنہ ... میں فوت ہوا۔ اس نے اس کو سنہ ... میں فتح کیا تھا۔ اس کا بیٹا نزار بن معد — جس کی کنیت ابو منصور تھی — اس کا جانشین ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور حکایت

عبید اللہ نے ۳۰۳ھ میں ابو سعید شعرانی کو خراسان بھیجا اور اس نے اپنے تشیع

کا مذہبی اظہار کرکے بہت سے لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیا۔ اس کی موت کے بعد حسین بن علی مروزی اس کا خلیفہ ہوا، اس نے وہاں خاصا اقتدار حاصل کر لیا۔ بعد ازاں اس کو نصر بن احمد نے قید کر لیا اور وہ قید خانہ میں ہی وفات پا گیا۔

نسفی اس کا جانشین ہوا۔ اس نے نصر بن احمد کو دھوکہ دے کر اپنے حلقۂ دعوت میں داخل کر لیا اور اس سے اس نے مروزی کی ایک سو انیس دینار دیت وصول کی۔ جس کے ہر دینار کو ایک ہزار دینار کے برابر سمجھنا چاہیئے اور کہا کہ وہ یہ رقم صاحب مغرب کو جو کہ قائم بامر ہے بھیجے گا۔ نصر کو اس دوران بیماری نے آ لیا اور چارپائی پر ڈال دیا۔ یہ نسفی کی بات ماننے پر بڑا نادم ہوا، اور اس کا اظہار بھی کر دیا اور وہ اسی حالت میں وفات پا گیا۔

اس کے بیٹے نوح بن نصر نے فقہا کو جمع کیا اور نسفی کو اس مجلس میں بلایا انھوں نے اس سے مناظرہ کیا اور اس کو خوب ذلیل و رسوا کیا۔ دیت کے ان دیناروں میں سے نوح کو صرف چالیس دینار واپس ملے۔ نسفی اور دوسرے داعی قتل ... سرکردہ لوگوں کو، جو اس مذہب کے داعی تھے اس نے قتل کر ڈالا اور سب کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

دوسری حکایت

پہلا شخص جو حمدان [illegible] رے، آذربائیجان اور طبرستان آیا، وہ شخص تھا جو رازی [illegible] تھا۔ اس کی موت کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا۔ اس کا بیٹا مر گیا تو ایک شخص [illegible] جو [illegible] مشہور تھا اس کی جانشینی [illegible] وہ مر گیا تو اس کا بیٹا اور ایک اور شخص جو [illegible] اس کا خلیفہ [illegible] وہ مر [illegible] ابو حاتم رازی اس کا خلیفہ مقرر ہوا [illegible] ہوگئے۔ بعد ازاں [illegible] اور تشکیک [illegible] ہوگئے، لیکن [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] قرامطہ خلیفہ [illegible] ان کی جانب سے [illegible]

کتاب البلاغ الرابع :- ان لوگوں کے لیے جو دو سال اس مذہب میں شامل رہے۔

کتاب البلاغ الخامس :- ان لوگوں کے لیے جو تین سال اس مذہب میں داخل رہے۔

کتاب البلاغ السادس :- ان لوگوں کے لیے جو چار سال اس مذہب میں رہے۔

کتاب البلاغ السابع :- اس کو اس مذہب کا نچوڑ کہنا چاہیے۔ اس میں بہت بڑا انکشاف درج ہے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ یہ کتاب میں نے پڑھی ہے۔ اس میں بڑی بے ہودہ بیہودگی ہے یعنی اباحت محظورات اور شرائع اور شارعین شرائع کی توہین۔

گزشتہ بیس سال سے اس نواح میں یہ مذہب روبہ تنزل ہے اور اس کے داعی بہت کم دیکھے گئے ہیں۔ ان کی کوئی تصنیف بھی نظر سے نہیں گزری۔ حالانکہ معز الدولہ کے آغاز عہد میں یہ مذہب شائع و ذائع تھا اور زمین کے ہر گوشے میں اس کے داعی پھیلے ہوئے تھے۔

یہ ہے میری معلومات کا خلاصہ ان بلاد کے متعلق لیکن ممکن ہے مضافات میں اور خراسان میں یہ تحریک بدستور موجود ہو۔

مصر کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ وہاں کے حکمران و والی کی طرف سے کسی ایسی بات کا اظہار نہیں ہوا، جو ان امور پر دلالت کرتی ہو جو خود اس کے اور اس کے آبا کے بارے میں بیان کیے جاتے ہیں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ والسلام!

ان کے بعض مصنفین

ابن النسفی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب عنوان الدین۔ کتاب اصول الشرع۔ اور

کتاب الدعوة المنجیة۔

ابوحاتم رازی

اس کا نام . . . ہے اور اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الزینۃ :۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو تقریباً چار سو اوراق میں پھیلی ہوئی ہے۔
کتاب الجامع :۔ اس میں فقہ اور دیگر مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

بنو حماد

یہ [illegible] حماد [illegible] اور ابو یعقوب خلیفہ امام کی طرف سے موصل میں مقیم تھا۔ الجزیرہ اور [illegible] خلافت میں فرائض دعوت سرانجام دیتے تھے۔ انھوں نے کتابیں بھی تصنیف کیں [illegible] منسوب کر دیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں :-

کتاب [illegible]۔ کتاب الحق المبین۔ کتاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایک [illegible] جو ابن حمدان کے نام سے مشہور تھا

اس کا نام . . . ہے۔ میں نے اسے موصل میں دیکھا۔ بنو حماد کی موت کے بعد [illegible] بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں کتاب الفدیۃ السابعۃ اور کتاب . . . شامل ہیں۔

ابن نفیس

ابوعبداللہ ۔۔ اس کا شمار اکابر دعاۃ میں ہوتا ہے۔ یہ بغداد میں تھا کہ اسے ابو یعقوب کی خلافت [illegible] لیکن ابو یعقوب کو اس کے بارے میں کوئی ایسی بات پہنچی جس کی وجہ سے وہ اس کا مخالف ہو گیا اور اس نے اپنے ایک گروہ کو اس کے پیچھے لگا دیا۔ ان لوگوں نے اس کو [illegible] قتل کر دیا۔ اس کی کسی تصنیف کا علم نہیں ہو سکا۔ اسے سنہ . . . میں قتل کیا گیا۔

دبیلی

یہ شخص ابو عبداللہ کا ہم پایہ تھا۔ قیادت و سربراہی کے سلسلہ میں ان دونوں کی باہم کشمکش رہتی تھی۔ یہ ابو عبداللہ سے کئی سال بعد تک زندہ رہا۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ اس کی کوئی تصنیف نہیں۔

یحسنا باذی

اس کا نام . . . ہے۔ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کے پیروؤں کے ساتھ میں بھی اس کے پاس چلا جاتا تھا۔ یہ ناحیہ بین القصرین میں رہائش پذیر تھا۔ اپنے کام میں سمجھدار تھا اور عمدہ عبارت اور ادائیگی کلام میں بہت شگفتہ تھا۔ شیرمردی و دلیری کا ظرف دار تھا۔ سالوں کی جد و جہد کے بعد بغداد میں یہ جن حالات سے دوچار ہوا، اس کے پیش نظر آذربائیجان چلا گیا تھا۔

حلاج اور اس کا مذہب

اس سے متعلق حکایات، اس کی اور اس کے متبعین کی کتابیں

اس کا نام حسین بن منصور ہے۔ اس کے شہر اور مولد و منشا میں اختلاف ہے۔ کوئی اسے خراسان کا اور کوئی نیشاپور کا باشندہ بتاتا ہے اور کوئی مرو اور طالقان کا۔ اس کے بعض متبعین کا خیال ہے کہ یہ رے کا باشندہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ یہ جبال کا رہنے والا ہے لیکن اس کے وطن اس کے مولد و منشا کے بارے میں تعیین کے ساتھ کوئی بات نہیں کہی جا سکتی۔

میں نے ابوالحسین عبیداللہ بن احمد بن ابو طاہر کی تحریر میں پڑھا ہے کہ حسین بن منصور حلاج ایک افسوں گر اور شعبدہ باز آدمی تھا۔ ہمہ فن منش تھا اور اس نے اپنے

آپ کو انہی کے الفاظ سے آراستہ کر رکھا تھا۔ تمام علوم کا ماہر و عالم ہونے کا مدعی تھا حالانکہ
ان سب علوم میں بالکل کورا تھا۔ کیمیا گری سے کچھ واقفیت تھی۔ لیکن جاہل، متہوّر، ہونق اور سلاطین
کے مقابلے میں جسور تھا۔ بڑی بڑی سازشوں کا مرتکب اور حکومتوں میں انقلاب برپا کرنے
کا خواہاں تھا۔ اپنے پیروؤں کے سامنے اپنی الوہیت کا دعویٰ کرتا اور حلول کا اظہار کرتا۔
بادشاہوں کے سامنے خود کو شیعہ اور عام اہل سنت کے سامنے صوفی مشرب ظاہر کرتا تھا اور اس سلسلے
میں لوگوں سے کہتا۔

اللہ نے اس میں حلول کر لیا ہے اور وہ عین خدا ہے۔

تعالی اللہ جل و تقدس عما یقول ھؤلاء علوا کبیرا۔

وہ مزید کہتا ہے کہ وہ شہر بشہر گھومتا پھرتا تھا۔ جب اسے گرفتار کیا گیا تو ابوالحسن علی
بن عیسیٰ کے سپرد کیا گیا۔ اس نے اس کے ساتھ مناظرہ کیا تو دیکھا کہ وہ علوم قرآن، فقہ،
حدیث، شعر اور علوم عرب سے قطعی نابلد ہے۔ اس پر علی بن عیسیٰ نے اس سے کہا۔

تمہارے لیے اپنے طہارات و فرائض کا علم حاصل کرنا اس قسم کی مراسلہ نگاری
سے کہیں زیادہ مفید تھا کہ جس کو تو خود بھی سمجھ نہیں پاتا۔ تم پر افسوس ہے۔ تم لوگوں کے
لیے لکھ کر یہ بات کہتے ہو کہ صاحب نور شعشعانی، تشعشع کے بعد خوشگن ہونے
والا ہے۔ تم کس قدر لائق سرزنش و تنبیہ ہو۔ بعد ازاں اس کے حکم کے مطابق پولیس کی
نگرانی میں اسے پہلے مشرقی جانب اور پھر اسی طرح مغربی جانب لٹکا دیا گیا۔ اس کے بعد
اسے دارالسلطنت میں لایا گیا اور زندان میں ڈال دیا گیا۔ اس نے اپنی چرب زبانی سے
اپنے آپ کو ان کے قریب کر لیا اور ان کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ حق بجانب ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق آغاز کار میں وہ لوگوں کو آل محمد کی رضامندی حاصل
کرنے کی دعوت دیتا تھا۔ اس پر اس کی مخبری کی گئی اور اسے جبل میں گرفتار کر لیا گیا، اور
کوڑے لگائے گئے۔ کہتے ہیں اس نے ابوسہل نوبختی کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔
تو اس نے اس کے فرستادہ سے کہا۔

میں تو ایک سربراہ مذہب ہوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ میرے متبع اور

پیرو ہیں۔ اگر میں اس کی دعوت قبول کر لوں تو وہ بھی میرے ساتھ اس کے حلقۂ اتباع میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ میرے سر کے اگلے حصہ کے بال اُڑ گئے ہیں، وہ انھیں دوبارہ اُگا دے۔ اس کے علاوہ میں اس سے اور کسی شے کا خواہاں نہیں ہوں۔"

اس کے بعد اس کا فرستادہ دوبارہ نہیں آیا۔

ایک روز اس نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی تو لوگوں پر مشک جھڑنے لگا۔ دوسری مرتبہ ہاتھ ہلایا تو درہم بکھرنے لگے۔ اس پر حاضرین میں سے ایک فہیم اور عقلمند شخص نے کہا۔

"یہ تو میں وہی درہم دیکھ رہا ہوں جو یہاں چالو ہیں۔ میں اور یہ تمام لوگ جو میرے ساتھ بیٹھے ہیں، اس صورت میں تم پر ایمان لائیں گے جب کہ ہمیں ایک درہم بھی ایسا دے دو جس پر تمہارا اور تمہارے باپ کا نام درج ہو۔"

اس نے کہا: "یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس قسم کا کوئی درہم تو بنا ہی نہیں"!

اس نے کہا "جو شخص غیر حاضر شے کو حاضر کر سکتا ہے وہ اس شئی کو بنا بھی سکتا ہے جو ابھی تک نہیں بنی۔" پھر اسے نصر حاجب کے سپرد کیا گیا تو اس نے اس کو بہکایا۔ اس کی کتابوں میں لکھا ہے کہ:۔

"میں ہی قوم نوح کو غرق اور عاد و ثمود کو ہلاک کرنے والا ہوں۔"

جب اس کی یہ باتیں پھیل گئیں اور ہر جگہ اس کی شہرت ہو گئی اور سلطان وقت ان واقعات کی صحت سے آگاہ ہو گیا تو اس نے اس کو ہزار کوڑے لگانے اور اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا۔ اس کے بعد اس کو آگ میں جلا دیا۔ یہ ۳۰۹ھ کے آخر کی بات ہے۔

اس کی گرفتاری کی وجہ

میں نے ابوالحسن بن سنان کی تحریر میں پڑھا ہے کہ ۲۹۹ھ میں حلاج کی سرگرمیاں منظر عام پر آئیں ... اور اس کی گرفتاری کا باعث ... [illegible]

سربراہ وہاں کے ایک مقام سے گزر رہا تھا جو دلیق وقطبہ کے نام سے معروف ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک کوچے میں ایک عورت کہہ رہی ہے۔

"مجھے چھوڑ دو، ورنہ میں وہ راز افشا کر دوں گی۔"

یہ سن کر اس نے اپنے عرب ساتھیوں کو اس عورت کی گرفتاری کا حکم دیا اور پوچھا۔

"تمھارے پاس کون سا راز ہے۔؟"

اس نے انکار کیا تو اسے اپنے مکان پر لے گیا اور ڈرایا دھمکایا۔ اس پر عورت نے کہا۔

"میرے مکان کے ایک پہلو میں ایک شخص فروکش ہے جو حلاج کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے لگے بندھے آدمی ہیں جو شب و روز خفیہ طور پر اس کے پاس آتے ہیں اور منکر و ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں۔"

اس نے اسی وقت اپنے ساتھیوں اور بادشاہ کے کارندوں کو اس مکان کی تلاش اور اس پر چھاپہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہاں انھوں نے ایک ایسے شخص کو پایا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس کو انھوں نے حراست میں لے لیا اور اس کے سامان پر قبضہ کر لیا۔ جس میں نقدی، مشک، کپڑے، صمغ العنبر، عنبر اور زعفران شامل تھا۔ اس نے کہا۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔؟"

انھوں نے کہا: "کیا تم حلاج ہو؟"

اس نے انکار کیا اور کہا "نہ میں حلاج ہوں اور نہ اسے پہچانتا ہوں۔"

وہ اسے محکمۂ برید کے سربراہ علی بن حسین کے مکان پر لے گئے اور ایک کمرہ میں محبوس کر کے اس کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔ اس کے رجسٹر، کتابیں اور کپڑے وغیرہ جو کچھ بھی اس کے پاس تھا ضبط کر لیا۔

شہر میں بات پھیل گئی اور لوگ اسے دیکھنے کے لیے آئے۔ علی بن حسین نے

اس سے پوچھا۔

"تم حلاج ہو؟"

اس نے انکار کیا تو سوس کے ایک شخص نے کہا: "میں حلاج کو پہچانتا ہوں، اس کے سر میں چوٹ کا ایک نشان ہے۔"

چنانچہ جستجو کے بعد وہ نشان تلاش کر لیا گیا۔ سلطان نے حلاج کے ایک غلام کو جس کا نام [illegible] تھا، گرفتار کر لیا اور ایک عرصے تک اس کو قید میں رکھ کر [illegible] سے دوچار رکھا۔ پھر جب اس نے حلاج کو تلاش کرنے کا مصمم وعدہ کیا تو اسے بہت سا زر و مال دے کر رہا کر دیا۔ وہ حلاج کی تلاش میں شہر بشہر گھومتا رہا۔ اتفاق سے وہ اس اثنا میں سوس میں داخل ہوا۔ یہ بات اس کو معلوم ہوئی تو تیزی سے بھاگا اور معاملے کی تحقیق کے بعد سلطان کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہی حلاج ہے تو اسے وہاں لے جایا گیا اور اس کے بعد اس کا جو حشر ہونا تھا ہوا۔

اس نے قتل کے لیے پیش قدمی کی وہ حامد بن عباس تھا۔ ورنہ سلطان تو اسے رہا ہی کر رہا تھا، کیونکہ اس نے خود سلطان کو، اس کے حرم سرا کو، حامد اور تمام خدام اور عورتوں کو اپنی دعاؤں اور تعویذ گنڈوں کے فریب سے متاثر کر لیا تھا۔ وہ کم کھاتا تھا۔ بکثرت نمازیں پڑھتا تھا اور پے در پے روزے رکھتا تھا۔ اس طرح اس نے ان لوگوں کو دام فریب میں ڈال کر اپنے معتقد و فریفتہ بنا لیا تھا۔ نصر قشوری تو اسے شیخ صالح کے لقب سے یاد کرتا تھا حالانکہ یہ حرکت غلط تھی۔ حامد بھی اس کی تائید و توثیق کرتا تھا تاآنکہ بعض باتوں میں اسے نشانۂ طعن ٹھہرایا گیا۔ اس نے کہا۔

"میں تم سے مباہلہ کرنا چاہتا ہوں۔"

حامد نے جواب دیا۔

"اب یہ بات قطعی طور سے ثابت ہو گئی ہے کہ تم بے دین ہو، لہٰذا [illegible] ہیں، تم زندقہ کے مرتکب ہو۔"

اس کے بعد اسے قتل اور پھر نذر آتش کر دیا گیا۔

تصنیفات حلاج

کتاب طاسین الازل والجوہر الاکبر والشجرۃ الزیتونۃ النوریۃ۔ کتاب الاحرف المحدثۃ والازلیۃ والاسماء الکلیۃ۔ کتاب الظل الممدود والماء المسکوب والحیاۃ الباقیۃ۔ کتاب حمل النور والحیاۃ والارواح۔ کتاب الصیہون۔ کتاب تفسیر قل ہو اللہ احد۔ کتاب الابد والمابود۔ کتاب قران القرآن والفرقان۔ کتاب خلق الانسان والبیان۔ کتاب کید الشیطان وامر السلطان۔ کتاب الاصول والفروع۔ کتاب سر العالم والمبعوث۔ کتاب العدل والتوحید۔ کتاب السیاسۃ والخلفاء والامراء۔ کتاب علم البقاء والفناء۔ کتاب شخص الظلمات۔ کتاب نور النور۔ کتاب المتجلیات۔ کتاب الہیاکل والعالم والعالم۔ کتاب مدح النبی والمثل الاعلیٰ۔ کتاب الغریب الفصیح۔ کتاب النقطۃ وبدء الخلق۔ کتاب القیامۃ والقیامات۔ کتاب الکبر والعظمۃ۔ کتاب الصلوٰۃ والصلوات۔ کتاب خزائن الخیرات یہ کتاب الالف المقطوع والالف المألوف کے نام سے معروف ہے۔ کتاب موابید العارفین۔ کتاب خلق خلائق القرآن والاعتبار۔ کتاب الصدق والاخلاص۔ کتاب الامثال والابواب۔ کتاب الیقین۔ کتاب التوحید۔ کتاب النجم اذا ہوی۔ کتاب الذاریات ذروا۔ کتاب فی ان الذی انزل علیک القرآن لرادک الی معاد۔ کتاب الدرۃ الی نصر القشوری۔ کتاب السیاسۃ الی الحسین بن حمدان۔ کتاب ہو ہو۔ کتاب کیف کان وکیف یکون۔ کتاب الوجود الاول۔ کتاب الکبریت الاحمر۔ کتاب السمری وجوابہ۔ کتاب الوجود الثانی۔ کتاب لاکیف۔ کتاب الکیفیۃ والحقیقۃ۔ کتاب الکیفیۃ بالمجاز۔

عبداللہ بن بکیر

یہ شیعہ تھے۔ انہوں نے حسن بن فضال سے روایت کی۔ کتاب فی ... ان کی تصنیف ہے۔

عثیمین بن مخارق

متقدمین اور بزرگان شیعہ میں سے ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب التفسیر۔ کتاب جامع العلم۔ کتاب . . .

ابوالقاسم

علی بن احمد کوفی فضلائے امامیہ میں سے ہے۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔
کتاب الاوصیاء۔ کتاب . . .

ابن کورہ

ابوسلیمان داؤد بن کورہ۔ باشندگان قم میں سے ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الرحمۃ۔ کتاب . . .

قنبرہ

اس کا نام اسماعیل بن محمد ہے۔ قم کا باشندہ ہے۔ کتاب المعرفۃ اس کی تصنیف ہے۔

حسنی

یہ ابوعبداللہ ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب اخبار المدنیین۔ کتاب اخبار معاویہ۔ کتاب الفضائل۔ کتاب الکشف۔

بلوی

ابن ع۔ ر عبداللہ بن محمد بلوی ہے۔ مصر کے قبیلہ بلی سے تعلق رکھتا تھا۔ واعظ
فقیہ اور ۔۔ لم تھا۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔ کتاب الابواب۔ کتاب المعرفۃ۔

کتاب الدین وفرائضہ۔

ابن عمران قمی

ابوجعفر محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران۔ فقیہ تھا۔ کتب النوادر جو ایک ضخیم کتاب ہے، اس کی تصنیف ہے۔

زیدیہ

داعی الی اللہ امام ناصر للحق حسن بن علی بن حسن بن زید بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب علیہم السلام۔ یہ مذہب زیدیہ کا پیرو تھا۔ اس کی ولادت سنہ ... میں اور وفات سنہ ... میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الطہارۃ۔ کتاب الاذان والاقامۃ۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب اصول الزکوٰۃ کتاب الصیام۔ کتاب المناسک۔ کتاب السیر۔ کتاب الایمان والنذور۔ کتاب الرہن۔ کتاب بیع امہات الاولاد۔ کتاب [illegible]۔ کتاب الشفعۃ۔ کتاب الغصب۔ کتاب الحدود۔ کتاب ...

اس کی یہ تصنیفات تو ہماری نظر سے گزری ہیں لیکن بعض زیدیہ کا خیال ہے کہ اس کی تصنیفات سو کے قریب ہیں۔ مگر ہم نے وہ نہیں دیکھیں۔ اگر اس کتاب کے کسی قاری کو ان کتابوں میں سے کسی کتاب کے دیکھنے کا اتفاق ہوگا تو اس کا ذکر اس کے مقام پر کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

داعی الی الحق

حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن حسن بن علی۔ صاحب طبرستان۔ یہاں یہ ۲۵۰ھ میں ظاہر ہوا۔ اور طبرستان پر اقتدار حاصل کرنے کے بعد ۲۷۰ھ میں یہیں وفات پائی۔

اس کے بعد اس کا بھائی محمد بن زید داعی الی الحق اس کا جانشین ہوا۔ اس نے دیلم پر اقتدار حاصل کیا۔ حسن کی تصنیفات یہ ہیں :۔ کتاب الجامع فی الفقہ۔ کتاب البیان
کتاب الجامع فی الفقہ۔ کتاب البیان۔ کتاب الحجۃ فی الامامۃ۔

علوی برسی

یہ قاسم بن ابراہیم بن . . . صاحب معدہ سے ہے۔ زیدیہ میں سے تھا۔ زیدیہ قاسمیہ اسی کی طرف منسوب ہیں۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الاشربۃ۔ کتاب الامامۃ۔ کتاب الایمان والنذور۔ کتاب سیاسۃ النفس
کتاب الرد علی الرافضۃ۔

ہادی

یحییٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم حسنی۔ کتاب الصلوۃ و کتاب جامع الفقہ۔ اس کی تصنیفات ہیں۔

مرادی

یہ زیدیہ میں سے تھا۔ اس کا نام ابوجعفر محمد بن منصور مرادی زیدی ہے تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب التفسیر الکبیر۔ کتاب التفسیر الصغیر۔ کتاب احمد بن عیسیٰ۔ کتاب سیرۃ الائمۃ العادلۃ۔
اس کے علاوہ فقہ میں بھی مثلاً طہارت اور صلوۃ وغیرہ کے موضوع سے متعلق فقہی کتابوں کی ترتیب پر اس نے کتابیں تصنیف کیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی اس کی تصنیفات ہیں :۔
کتاب الخمس۔ کتاب رسالۃ علی لسان بعض التابعین الی الحسن بن زید بطبرستان۔

عیاشی

ابو النضر محمد بن مسعود عیاشی سمرقند کا باشندہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق بنو تمیم سے

اس کی تصنیفات روایت عامہ (اہل سنت) کے مطابق

کتاب سیرۃ ابی بکر۔ کتاب سیرۃ عمر۔ کتاب سیرۃ عثمان۔ کتاب سیرۃ معاویۃ۔ کتاب معیار الاخبار۔ کتاب الموضح۔

حیدر سے منقول ہے کہ اس کی تصنیفات کی تعداد دو سو تک پہنچتی ہے۔ ان کے جمع کنندہ کو ان میں سے ستائیس کتابیں دست یاب نہیں ہوئیں۔

ابن بابویہ

اس کا نام علی بن حسین بن بابویہ قمی ہے۔ فقہا اور ثقات شیعہ میں سے تھا۔ میں نے ایک کتاب کی ایک جزء کی پشت پر اس کے بیٹے ابو جعفر محمد بن علی کی یہ تحریر پڑھی ہے۔
"میں فلاں بن فلاں کو اپنے باپ علی بن حسین کی کتابوں کے بارے میں جو کہ دو سو کی تعداد میں ہیں اور خود اپنی کتابوں کے بارے میں جو کہ اٹھارہ عدد ہیں اجازہ دیتا ہوں۔"

ابن جنید

ابو علی محمد بن احمد بن جنید۔ ہمارا قریب العہد ہے۔ شیعہ امامیہ کے اکابر میں سے ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب نور الیقین وتبصرۃ العارفین۔ کتاب تبصرۃ العارف فی نقد الزائف۔ کتاب الاستنفار وہو الرد علی المرتدۃ۔ کتاب حدائق القدس فی الاحکام التی تختار بالنفس۔ کتاب تنبیہ الساہی بالعلم الالہی۔ کتاب استخراج المراد من مختلف الخطاب۔ کتاب کشف التمویہ والالباس المستترۃ۔ اس میں ابو القاسم بن البقال متوسط کا رد کیا گیا ہے۔ کتاب الازہام لاصول الاحکام۔ طبری کی کتابوں سے متعلق اس کے رسائل کے انداز کی کتاب ہے۔ کتاب ازالۃ الران عن قلوب الاخوان فی معنی کتاب الغیبۃ۔ کتاب قدس الطور وینبوع النور

فی معنی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب النسخ علی من اباز النسخ لم تم شرعہ وجل نسخہ۔ کتاب تفسیر لعرب فی لغاتہا واشارا تہا الی مرادھا۔ کتاب فی معنی الاشارات الی مانکرہ العوام وغیرھم من الاسباب۔

ابو جعفر محمد بن علی

کتاب الہدایہ۔ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابو سلیمان

داؤد بن ابو زید۔ نیشاپور کا باشندہ تھا۔ وہیں محلہ نجارین میں شہرا ہ طرخان کے قریب خنوبہ کے مکان میں اقامت گزین تھا۔ ان شیعہ رواۃ میں سے تھا جو صدق کے لیے مشہور ہیں۔ علی بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم کے متبعین میں سے تھا۔ کتاب الہدیٰ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

جلودی

ابو محمد عبدالعزیز بن یحییٰ بن احمد بن عیسیٰ جلودی اکابر شیعہ امامیہ اور رواۃ آثار و سیر میں سے تھا۔ میں نے اس کی تصنیفات سیرت و ذکر مقاتل و تبابعہ بنایعن میں دیکھی ہے۔ فقہ میں اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المرشد والمسترشد۔ کتاب المتعۃ وما جاء فی تحلیلہا۔

ابو الحسن

اس کا نام محمد بن ابراہیم بن یوسف بن احمد بن یوسف کاتب ہے ۲۸۱ھ میں سنّہ حنفیہ میں پیدا ہوا۔ بظاہر مذہب شافعی کا فقیہ اور بباطن شیعہ امامیہ کے فکر و رائے کا حامل تھا۔ دونوں مذاہب میں حسن کو دربہ نقاہت حاصل تھا۔ مذہب شافعی پر اس

حواشی

۱ؔ الفہرست مطبوعہ مصر اور فلوگل کے نسخہ میں حسن بصری کے حالات درج نہیں البتہ فارسی ترجمہ میں ایک نسخہ کے حوالے سے ان کے واقعات مذکور ہیں۔

۲ؔ سلمیہ — حمص کے علاقہ میں حماۃ کی طرف ایک چھوٹا سا شہر۔ (ملخصہ معجم البلدان)

۳ؔ حمص — زبکسرہ حاد سکون میم یہ ایک بہت بڑا اور پرانا شہر، جو حلب اور دمشق کے وسط میں واقع ہے یہ شہر خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کی قیادت میں فتح ہوا۔ (ایضاً)

۴ؔ نقار — لکڑی یا پتھر میں سوراخ کرنے والے کو کہتے ہیں۔ (منتہی الارب)

۵ؔ کلواذی — بغداد کے قریب ایک گاؤں تھا، جو بعد میں کھنڈر بن گیا۔

(معجم البلدان)

۶ؔ طالقان — اس نام کے دو شہر ہیں۔ ایک خراسان میں مرو رود اور بلخ کے درمیان — اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان۔

(ایضاً)

۷ؔ احساء — بحرین میں ایک مشہور شہر، جس کی بنیاد ابوطاہر سلیمان بن ابوسعید جنابی قرمطی نے رکھی۔ (ایضاً)

۸ؔ قطیف — یہ بھی بحرین میں ایک شہر تھا۔ (ایضاً)

۹ؔ مہدیہ :۔ افریقہ میں واقع ہے (ایضاً)

۱۰ؔ یعنی ۳۲۶ ھ۔

۱۱ؔ ناحیہ بین النہرین — بغداد کے ایک محلے کا نام ہے جو نہر عیسیٰ و نہر صرصر کے درمیان واقع ہے۔

۴ے سوس یا شوش ـــــ ایک شہر، جو خوزستان میں واقع ہے۔ دانیال نبی کی قبر اسی شہر میں ہے۔ (معجم البلدان)

۳ے حسنیہ ـــــ ایک شہر، جو حسن کی طرف منسوب ہے اور موصل کے مشرق میں واقع ہے۔ (معجم البلدان)

۲ے ۳۵۰ھ مراد ہے۔

۵ے واسط ـــــ بصرہ اور کوفہ کے درمیان واقع ہے۔ اسے واسط کے نام سے اس لیے موسوم کیا جاتا ہے کہ یہ ان دونوں شہروں کے عین وسط میں واقع ہے۔ (معجم البلدان)

جزوِ ششم

قدیم و جدید اصحاب تصنیف عُلَما کے واقعات اور

اُن کی تصنیفات

تالیف

محمد بن اسحاق ندیم

معروف بہ ابوالفرج بن یعقوب وراق

کی سفیدی کو کسی قسم کے خضاب سے آلودہ نہ ہونے دیتے تھے مسجد میں آتے اور نماز ادا کرتے۔ مریض کی عیادت کو جاتے اور ان کے حقوق پورے کرتے۔ بعد میں مسجد میں بیٹھنا چھوڑ دیا تھا اور گھر ہی میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ جنازے کے ساتھ جانا بھی ترک کر دیا تھا۔ اس پر جب شکوہ کا اظہار کیا جاتا تو کہتے۔

"ہر شخص اپنا عذر بیان نہیں کر سکتا۔"

والی مدینہ جعفر بن سلیمان سے ان کی شکایت کی گئی اور یہ کہا گیا کہ وہ آپ کی بیعت کے قائل نہیں ہیں۔ چنانچہ اس نے ان کو اپنے ہاں طلب کیا اور پشت ننگی کر کے اس پر کوڑے برسائے اور اس کے آدمیوں نے ان کو اس قدر کھینچا کہ گھسیٹا کہ کندھا اتر گیا۔ اس طرح وہ ایک جرم عظیم کا مرتکب ہوا۔

اس کے بعد ان کی قدر و منزلت میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یوں سمجھیے یہ کوڑے گویا ان کے حق میں زیور ثابت ہوئے۔ وہ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے۔ علمی اعتبار سے اپنے زمانہ میں حجاز کے فقیہ اور سربراہ تھے۔ انھوں نے پچاسی سال کی عمر پاکر ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الموطا۔ کتاب رسالۃ الی الرشید ــــ یہ رسالہ ان سے ابوبکر بن عبد العزیز نے روایت کیا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔

اصحاب مالک

جنھوں نے ان سے تحصیل علم کی اور روایت کیا

قعنبی ــــ ــــ ان کا نام عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب حارثی ہے۔ کنیت ابوعبدالرحمن ہے۔ انھوں نے امام مالک سے اصول فقہ، فقہ اور موطا کو روایت کیا ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے یہ ثقہ اور صالح شخص تھے۔

عبد اللہ بن وہب ــــــ انھوں نے امام مالک سے ان کی کتابیں۔

سنن اور موطا کو روایت کیا۔ یہ صالح اور ثقہ تھے

معن بن عیسیٰ قزاز :۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ بزرگان اصحاب مالک میں سے تھے انھوں نے ان سے علم حاصل کیا اور ان کی کتابیں اور تصنیفات روایت کیں۔

داؤد بن ابو زنبر اور ان کا بیٹا سعید ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان دونوں نے امام مالک سے روایت کیا۔ داؤد کا شمار ثقات میں ہوتا ہے۔

ابوبکر و اسماعیل بن ابو اویس۔

مغیرہ بن عبد الرحمٰن مخزومی۔

عبد الملک بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابو سلمہ ماجشون۔ ابو سلمہ کو "ماجشون" کا لقب سکینہ بنت حسین علیہا السلام نے دیا تھا۔ "ماجشون" مدینہ کے ایک رنگ کا نام تھا۔ اس کا شمار بزرگان اصحاب مالک سے ہوتا تھا۔ فقہ میں انھوں نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے ایک ضخیم کتاب ہے جو . . پر مشتمل ہے۔

عبداللہ بن عبد الحکم مصری

انھوں نے امام مالک سے کتاب السنۃ فی الفقہ روایت کی۔

عبد الرحمٰن بن قاسم

مصر باشندہ ۔ اس نے مالک سے حصول علم کیا اور روایت کی۔

اشہب بن عبد العزیز

اہل مصر سے تھے انھوں نے امام مالک سے روایت کی۔

لیث بن سعد

اصحاب مالک میں سے تھے اور ان کے مذہب کے پیرو تھے۔ بعد میں خود اپنا ایک

کتاب المبسوط۔ کتاب نجوم القرآن۔ کتاب شواہد الموطا۔ کتاب المغازی کتاب الرد
علی محمد بن الحسن نام ہے۔

حماد بن اسحاق

اسمٰعیل کا بھائی ہے۔ فقیہ تھا۔ اس کی تصنیفات . . . ہیں۔

ابراہیم بن حماد بن اسحاق

یہ بھی اپنے بھائی کی طرح تھا۔ مذہب امام مالک کا پیرو تھا۔ اس کی کنیت
ابو اسحاق تھی۔ سنہ . . . میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الرد علی الشافعی۔ کتاب الجنائز۔ کتاب الجہاد۔ کتاب دلائل النبوۃ۔

محمد بن جہم

اس کی کنیت ابوبکر تھی۔ . . امام مالک کے مذہب کا پیرو تھا۔ فقہا نے اس
سے تحصیل علم کی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب شرح مختصر ابن عبدالحکم الصغیر۔ کتاب الرد علی محمد بن الحسن ترجم کتاب
اسمٰعیل بن اسحاق۔

ابو یعقوب رازی

فقیہ تھا۔ امام مالک کی مسند قضا پر فائز تھا۔ اس کی کوئی تصنیف دستیاب نہیں
ہو سکی مگر چونکہ وہ ... اس کی کتاب مسائل ہے

ابو الفرج مالکی

یہ عمرو بن محمد ہے۔ مسلک امام مالک کا عامل تھا۔ ہمارا قریب العہد ہے ۳۳۱ھ

میں وفات پائی۔ ولادت سنہ . . . میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الحاوی فی الفقہ۔ کتاب اللمع فی اصول الفقہ۔

ابن مساب . . .

اس کا نام . . . ہے۔ اس کا تصنیفی سرمایہ تعلیقات ہے۔

عبدالحمید بن سہل

مالکی قاضی، اصحاب اسماعیل بن اسحاق میں سے تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب جامع الفرائض۔ کتاب المختصر فی الفقہ الکبیر۔ کتاب المختصر الصغیر۔

ابہری

ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح ابہری۔ اس کی ولادت ۲۸۹ھ میں ابہر میں ہوئی جو سرزمین جبل میں واقع ہے اور ہفتہ کے دن ۵۔ شوال ۳۷۵ھ کو وفات پائی۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔
کتاب شرح کتاب ابن عبدالحکم الصغیر۔ کتاب شرح کتاب ابن عبدالحکم الکبیر۔ کتاب الرد علی المازنی فی ثلاثین مسئلۃ فی . . . المدینۃ۔ کتاب فی اصول الفقہ۔ ایک عمدہ کتاب ہے۔ کتاب فضل المدینۃ علی مکۃ۔

غلام ابہری

ابوجعفر بن محمد بن عبداللہ ابہری۔ غلام ابوبکر سنہ . . . میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب مسائل الخلاف۔ کتاب الرد علی ابن عُلَیّۃ سبعون مسئلۃ ۔۔ ناتمام۔ کتاب الرد علی مسائل المزنی۔

قیروانی

عبد اللہ بن ابو زید قیروانی۔ امام مالک کے مذہب کا پیرو ہے اور ہمارے دور کا ایک فاضل شخص ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔

کتاب التبویب المستخرج۔

کتاب سمّہ والمختصر۔ تقریباً پچاس ہزار مسائل پر مشتمل ہے۔

کتاب النوادر فی الفقہ۔

مقالہ ششم

دوسرا فن

علماء اور ان کی تصنیفات سے متعلق

امام ابوحنیفہؒ، ان کے عراقی متبعین اور اصحاب الرائے کے حالات و واقعات

ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ

ابوحنیفہ کا نام النعمان بن ثابت بن زوطی ہے یہ کوفہ میں خراز تھے۔ زوطی تیم اللہ بن ثعلبہ کا غلام تھا اور کابل کا باشندہ تھا۔ ایک قول کی رو سے بنو قفل کا غلام تھا۔ امام ابوحنیفہ تابعی تھے۔ متعدد صحابہ سے انھوں نے ملاقات کی۔ تقویٰ شعار اور زاہد تھے۔ یہی حال ان کے بیٹے حماد کا تھا۔ ان کی اولاد بہت [illegible] تھے۔ ان کی کنیت ابو اسماعیل تھی۔ یہ کوفہ میں فوت ہوئے۔

حماد کے بیٹے ابوحیان، اسماعیل، عثمان اور عمر تھے۔ اسماعیل بن حماد کو مامون نے بصرہ کی مسند قضا پر فائز کر دیا تھا۔

ایک شاعر، میرا خیال ہے کہ اس کا نام مساور وراق ہے، ابوحنیفہؒ کی مدح کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اذا ما الناس یوما قایسونا	بآبدة من الفتیا طریفه
اتیناهم بمقیاس صحیح	تلاد من طراز ابی حنیفه
اذا سمع الفقیه بها وعاها	واثبتها بحبر فی صحیفه

اصحاب حدیث میں سے عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں۔

لقد زان البلاد ومن علیہا	امام المسلمین ابو حنیفہ
بآثار وفقہ فی حدیث	کآیات الزبور علی الصحیفہ
فما فی المشرقین لہ نظیر	ولا بالمغربین ولا بکوفہ
رأیت العائبین لہ سفاہا	خلاف الحق مع حجج ضعیفہ

امام ابوحنیفہ ستر برس عمر پاکر ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے اور انھیں قبرستان خیزران کی مشرقی جانب عسکر مہدی میں دفن کیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ حسن بن عمارہ نے پڑھائی۔ یہ وہ روایت ہے جو ابن ابوخیثمہ نے سلیمان بن ابوشیخ سے بیان کی۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں:
کتاب الفقہ الاکبر۔ کتاب رسالۃ الی البستی۔ کتاب العالم والمتعلم — یہ ان سے مقاتل نے روایت کی ہے۔ کتاب الرد علی القدریۃ۔

اور یہ انہی کا علم ہے کہ بر و بحر، مشرق و غرب اور دور و نزدیک میں جس کی تدوین ہوئی۔ رضی اللہ عنہ۔

حماد بن ابی سلیمان

یہ ابراہیم بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے مولیٰ تھے۔ قاضی تھے۔ ان سے امام ابوحنیفہ نے فقہ اور حدیث کا علم حاصل کیا۔ ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

ربیعۃ الرائی

یہ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن کا نام فروخ ہے۔ یہ منکدر تیمی کے مولیٰ تھے۔ ان کی کنیت ابوعثمان تھی۔ یہ بلیغ اللسان اور خطیب تھے۔ جب بات شروع کرتے تو اس کو اتنا طول دیتے کہ سننے والے اکتا جاتے، اور بیزاری محسوس کرنے لگتے۔ منقول ہے کہ ایک روز یہ بات کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک اعرابی بیٹھا تھا۔ ربیعہ نے اس سے پوچھا:

تمہیں معلوم ہے "یحییٰ" کیسے کہتے ہیں"؟

اعرابی نے جواب دیا۔

"جس میں تم تمام دن مبتلا رہتے ہو"۔

ان کی وفات ابوالعباس سفاح کے عہد میں ہاشمیہ کے شہر انبار میں ۱۳۶ھ میں ہوئی۔ انھوں نے امام ابوحنیفہ سے اخذ علم کیا۔ لیکن وفات ان سے پہلے پائی۔ ان کی کوئی تصنیف ہمارے علم میں نہیں آئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ۔

زفر

ابوالہذیل زفر بن ہذیل بن قیس بنو عنبر سے تھے۔ امام ابوحنیفہ کے بعد ۱۵۸ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔ فقاہت میں رائے و اجتہاد کے مرتبہ پر فائز تھے۔ ان کا باپ ہذیل اصفہان کا والی تھا۔ ان کی تصنیفات . . ہیں۔

ابن ابی لیلیٰ

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ — ابی لیلیٰ کا نام یسار ہے۔ یہ احیحہ بن جلاح کی اولاد سے تھے۔ کہتے ہیں ان کا سلسلہ نسب مشتبہ ہے۔ عبداللہ بن شبرمہ نے ان کی ہجو کرتے ہوئے کہا ہے۔

وکیف ترجی لغیرک النصف … ولم تنصف الحکم من نفسک

فتزعم انک لابن الجلاح … وهیهات دعواک من اصلکا

اور یہ امیہ اور بنو عباس کے عہد میں قضاء پر متمکن تھے۔ امام ابوحنیفہ سے قبل خود اپنی رائے و اجتہاد سے فتویٰ دیتے تھے۔ ۱۴۸ھ میں جب کہ ابوجعفر کی طرف سے منصب قضا پر فائز تھے، وفات پائی۔

یہ کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں:

کتاب الفرائض۔ کتاب . . .

اصول اور کتابیں روایت کیں۔ اور ۲۱۱ھ میں وفات پائی۔

بشر بن ولید

ابوالولید بشر بن ولید کندی۔ یہ اکابر اصحاب میں سے تھے۔ کبیر السن، صحیح النسب
اور عفیف و پاکباز تھے۔ ہارون کی طرف سے عہدۂ قضا ان کے سپرد تھا۔
ابو خالد مہلبی کہتا ہے کہ مجھے محمد بن عیسیٰ العیسی قاضی نے بتایا کہ ایک روز ہم مامون کے
مکان پر بیٹھے تھے کہ ابراہیم بن غیاث جس کی دوستی حاصل کرنے کے لیے مامون نے اس
کو عہدۂ قضا پر متمکن کر دیا تھا، ہمارے قریب سے گزرا۔ بشر نے کہا کہ ہم نے زانی قاضی،
ابن قاضی اور لوطی قاضی کو تو دیکھا تھا اب یہی کہ ایسا قاضی دیکھتا ہے۔
ان کی وفات سنہ . . میں ہوئی۔

محمد بن حسن

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ بنو شیبان کے موالی تھے۔ واسط میں پیدا ہوئے اور کوفہ
میں پلے بڑھے اور تحصیل علم حدیث کی۔ انھوں نے مسعر ابن کدام، مالک بن مغول، عمر بن
ذر، اوزاعی اور ثوری سے سماعت حدیث کی اور امام ابو حنیفہ کے ساتھ نشست و برخاست
کی اور ان سے تحصیل علم کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان پر فقہ کی رائے غالب آ گئی۔ اس کے
بعد بغداد آ گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی اور یہ کیفیت ہوئی کہ جس نے علم حدیث
حاصل کیا تو اس سے اخذ کیا۔ بعد ازاں رقہ چلے گئے اور رشید نے وہاں کا
عہدۂ قضا ان کے سپرد کر دیا۔ پھر معزول کر دیا۔
جب رشید خراسان پر روانہ ہوا تو ان کو ساتھ ہی لے گیا۔ رے کے مقام
پر ۱۸۹ھ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت ان کی عمر ۵۸ برس کی تھی۔ کسائی کی وفات
بھی اسی سال ہوئی۔
باب شام میں کوچہ ابو حنیفہ کے حدود میں ان کا قیام تھا۔ دروازہ کے وسط میں بیٹھا کرتے اور ان کی

کتابیں ان کو سناتے۔ اسی کوچہ میں "کتاب الدولۃ" کا مصنف بلاذری ان کا ہمسایہ تھا اور بڑا دولتمند
ارباب حکومت اس کے گرد وپیش بیٹھتے تھے۔ جس دن محمد حلقۂ درس تمام کرتے اس دن یہ خاص طور سے مسجد میں
آکر بیٹھ جاتا اور ان کو اپنی کتاب پڑھ کر سناتا۔ جب اصحاب محمد میں سے کوئی شخص امام محمد
کی کوئی کتاب پڑھتا تو لوگ شور مچا کر اس کو خاموش کرا دیتے۔ اس پر امام محمد نے اس مسجد
میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور ایک غیر آباد مسجد میں جو کوچۂ اسد کے دروازے پر سابادروں کے
متصل واقع تھی بیٹھنے لگے اور وہاں اپنی کتابیں اس کو سنانے لگے۔ وہ ایک نیک
آدمی تھا۔ اصول میں امام محمد کی تالیفات یہ ہیں:۔

کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب المناسک۔ کتاب نوادر الصلوٰۃ۔ کتاب النکاح
کتاب الطلاق۔ کتاب العتاق وامہات الاولاد۔ کتاب السلم والبیوع۔ کتاب المضاربۃ الکبیر
کتاب المضاربۃ الصغیر۔ کتاب الاجارات الکبیر۔ کتاب الاجارات الصغیر۔ کتاب الصرف —
کتاب الرہن۔ کتاب الشفعۃ۔ کتاب الحیض۔ کتاب المزارعۃ الکبیر۔ کتاب المزارعۃ الصغیر —
کتاب المفاوضۃ وہی الشرکۃ۔ کتاب الوکالۃ۔ کتاب العاریۃ۔ کتاب الودیعۃ۔ کتاب الحوالۃ۔
کتاب الکفالۃ۔ کتاب الاقرار۔ کتاب الدعوی والبینات۔ کتاب الحیل۔ کتاب الماذون الصغیر
کتاب القسمۃ۔ کتاب الدیات۔ کتاب جنایات المدبر والمکاتب۔ کتاب الولاء۔ کتاب الشرب۔
کتاب السرقۃ وقطاع الطریق۔ کتاب الصید والذبائح۔ کتاب العتق فی المرض۔ کتاب الیمین
والدین۔ کتاب الرجوع عن الشہادات۔ کتاب الوقوف والصدقات۔ کتاب الغصب۔
کتاب الدور۔ کتاب الہبۃ والصدقات۔ کتاب الایمان والنذور والکفارات۔ کتاب الوصایا
کتاب حساب الوصایا۔ کتاب الصلح والخنثی والمفقود۔ کتاب الاجتہاد والرای۔ کتاب الاکراہ
کتاب الاستحسان۔ کتاب اللقیط۔ کتاب المفقود۔ کتاب الآبق۔ کتاب الماذون الکبیر۔ کتاب
حول النفقۃ۔

کتاب الجامع۔ امام محمد کی یہ کتاب بہت سی کتابوں پر مشتمل ہے۔

کتاب الجامع الکبیر۔ کتاب امالی محمد فی الفقہ وہی الکیسانیات۔ کتاب الزیادات
کتاب زیادۃ الزیادات۔ کتاب التحری۔ کتاب المعاقل۔ کتاب العمال۔ کتاب الاجارات الکبیر

کتاب الرد علی اہل المدینۃ۔ کتاب نوادر محمد۔ بروایت ابن رستم۔

لولوی

حسن بن زیاد لولوی۔ اس کی کنیت ابو علی ہے۔ ان اصحاب ابو حنیفہ میں سے ہے جنھوں نے ان سے اخذ و سماع علم کیا۔ یہ ایک فاضل شخص تھا اور رائے میں مذہب ابو حنیفہ کا عالم تھا۔ یحییٰ بن آدم کا قول ہے۔

"میں نے حسن بن زیاد سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں پایا"

اس کی وفات ۲۰۴ھ میں ہوئی۔ طحاوی کی روایت کے مطابق اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المجرد لابی حنیفۃ۔ اس کو اس نے امام سے روایت کیا۔ کتاب ادب القاضی۔ کتاب الخصال۔ کتاب معانی الایمان۔ کتاب النفقات۔ کتاب الخراج۔ کتاب الفرائض۔ کتاب الوصایا۔

ہلال بن یحییٰ

اس کی کنیت ابو بکر ہے۔ ہلال الرائی کے نام سے مشہور تھا۔ مذہب اہل عراق کا پابند تھا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھا اور ۲۴۵ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المحاضرۃ۔ کتاب تفسیر الشروط۔ کتاب الحدود۔

عیسیٰ بن اَبان

ابو موسیٰ عیسیٰ بن اَبان بن صدقہ۔ فقیہ تھا اور برائے حکم میں جد باز تھا۔ کہتے ہیں اس نے امام محمد بن حسن سے کم ہی علم حاصل کیا۔ یہ بھی منقول ہے کہ یہ مجالس امام ابو یوسف میں حاضر نہیں ہوا۔ امام شافعی کی تردید کے بارے میں اس کی جمع کردہ احادیث کتاب سفیان بن سحبان سے ماخوذ ہیں۔

عیسیٰ ایک عفیف اور پاکباز بزرگ تھا۔ یہ دس برس عہدۂ قضا پر فائز رہا۔ محرم ۲۲۰ھ میں فوت ہوا۔ اس کی نماز جنازہ بشر بن جعفر بن سلیمان نے پڑھائی۔

میں نے حجازی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے۔ عیسیٰ بن ابان بن صدقہ بن عدی بن مردانشاہ۔ یہ فسا کا باشندہ تھا اور منصور کے زمانہ میں صدقہ اور خراج جمع کرنے والوں کی دیکھ بھال اور نگرانی پر متعین تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے منصور سے ان کے حاجبوں کے نرم رویہ اختیار کرنے کی شکایت کی تھی اور کہا تھا کہ آپ ان لوگوں کو اپنے حاجب مقرر کیجئے جو قبیح و ناشائستہ افعال کے ارتکاب پر جری ہوں۔
منصور نے جب پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے کہا، آپ یمامہ کچھ لوگ خریدیے۔ ان کی تربیت بڑے پست انداز سے ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے وہاں سے کچھ لوگوں کو خریدا، اور ان کو اپنے حاجب مقرر کیا۔ ربیع حاجب انہی لوگوں میں سے تھا۔

عیسیٰ بن ابان کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الحج۔ کتاب خبر الواحد۔ کتاب الجامع۔ کتاب اثبات القیاس۔ کتاب اجتہاد الرائی۔

سفیان بن سحبان

یہ اصحاب الرائی سے تھا اور اس کا شمار فقہا و متکلمین مرجئہ میں ہوتا تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب . . . ہے۔

قدید بن جعفر

یہ فقہائے اصحاب رائی میں سے تھا۔ امام ابوحنیفہ سے اخذ علم کیا۔ یہ مرجیہ سے تھا۔ فقہ میں اس کی کوئی تصنیف میری نظر سے نہیں گزری۔ البتہ کلام میں . . . ہے۔

ابن سماعہ

ابو عبداللہ محمد بن سماعہ تمیمی۔ اس نے امام محمد بن حسن سے اخذ علم کیا۔ یہ فقیہ تھا۔ اس کی مصنفات بھی ہیں اور اصول فقہ بھی۔ اس کی وفات ۲۳۳ھ میں ہوئی۔ یہ بغداد کے مغربی حصہ کا قاضی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب ادب القاضی۔ کتاب المحاضر و السجلات۔

اس نے امام محمد بن حسن سے بھی ان کی کتابیں روایت کیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

جوزجانی

ابو سلیمان جوزجانی۔ اس نے امام محمد بن حسن سے تحصیل علم کی۔ یہ پارسا، متدین اور فقیہ و محدث تھے۔ کوچۂ اسد میں فروکش تھے۔ لوگ اس کے حلقۂ تلمذ میں کتب محمد کی قرأت کرتے۔

میں نے حجازی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ

ہنگامۂ امین کے زمانہ میں جوزجانی نے ایک شخص کو دیکھا کہ بھاگا جا رہا ہے اور ایک اور آدمی شمشیر برہنہ لیے اس کے پیچھے "اسے پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے دوڑا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس کو پکڑ لیا گیا اور تعاقب کنندہ نے آ کر اس کو قتل کر دیا۔ ابو سلیمان نے لوگوں سے کہا۔

"کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو۔؟"

انہوں نے جواب دیا۔ "ہم ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں جانتے۔!"

اس نے کہا۔ "تم ایک شخص کو اس لیے پکڑ لیتے ہو کہ اسے قتل کر دیا جائے۔؟"

اس واقعہ کی وجہ سے اس نے ان لوگوں میں رہائش نہ رکھنے کی قسم کھا لی اور خانقاہ میں چلا گیا۔ وہیں اس سے ابن بلخی نے سماع کتب کیا۔ جب فتنہ فرو ہو گیا

تو جس محلے سے اس کو دلی پیار اور لگاؤ تھا، اس سے کوچہ اسد میں منتقل ہو گیا اور وہاں ایک مکان خرید لیا اور کہا۔ میں آج سے بغدادی ہو گیا ہوں۔ جو شخص کسی شہر میں اقامت گزین ہو، جب تک کہ وہ اس میں اپنا مکان نہیں بنا لیتا اس کا شمار اس شہر کے باشندوں میں نہیں ہوتا۔

پھر اس نے کہا۔

علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ کوفی اور عبداللہ بن عباس طائفی تھے۔ اس لیے کہ انھوں نے وہاں اپنے مکان تعمیر کر لیے تھے۔

ابو سلیمان تادم مرگ اسی محلہ میں مقیم رہا، اس کی وفات سنہ . . میں ہوئی۔ اس کی اپنی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ صرف اس نے امام محمد بن حسن کی کتابیں روایت کیں۔

علی رازی

اس کی کنیت . . تھی۔ اہل عراق کے مذہب پیرو اور ان کے [illegible] تھے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب المسائل الکبیر۔ کتاب المسائل الصغیر۔ کتاب الجامع۔

خصاف

اس کا نام احمد بن عمر بن مہیر شیبانی خصاف اور کنیت ابوبکر ہے۔ یہ فقیہ اور ماہر فرائض و حساب تھا اور اپنے ہم مسلک حضرات کے مذاہب کا عالم تھا۔ مہتدی کے ہاں اس کو اس درجہ قرب و تقدم حاصل تھا کہ لوگ یہ کہنے لگے کہ یہ شخص اقتدار ابن ابی داؤد [illegible] کر لے گا۔ یہ [illegible] کو مقدم گردانتا تھا۔ خصاف نے مہتدی کے لیے کتاب الخراج تصنیف کی۔ جب مہتدی قتل ہو گیا تو خصاف بھی سلب و نہب کا شکار ہوا اور اس کی زندگی اجیرن بنا دی گئی۔ کہتے ہیں اس کی بعض کتابیں بھی اس دوران میں ضائع ہو

گئیں۔ جن میں وہ کتاب بھی شامل ہے جو اس نے مناسک پر لکھی تھی یہ کتاب لوگوں
کو دستیاب نہیں ہوئی۔ یہ سنہ . . میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات
یہ ہیں :-

کتاب الحیل۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الشروط الکبیر۔ کتاب الشروط الصغیر
کتاب الرضاع۔ کتاب المحاضر والسجلات۔ کتاب ادب القاضی۔ کتاب الخراج للمہتدی
کتاب النفقات۔ کتاب اقرار الورثۃ لبعضہم لبعض۔ کتاب العصیر و احکامہ۔
کتاب النفقات علی الاقارب۔ کتاب احکام الوقوف۔ کتاب ذرع الکعبۃ والمسجد و القبر۔

ابن ثلجی

یہ ابو عبداللہ محمد بن شجاع ثلجی ہے۔ اپنے زمانہ میں اپنے تمام ہم پایہ لوگوں پر فو-
فوقیت رکھتا تھا۔ فقیہ پارسا، اپنی آراء پر پختہ اور ثابت قدم رہنے والا تھا۔ یہی وہ
شخص ہے جس نے فقہ ابوحنیفہ کو منقح کیا، اس کے لیے دلائل مہیا کیے۔ اس کے معنی
کو واضح کیا، ان کو احادیث سے تقویت بہم پہنچائی اور لوگوں کے سینوں میں اتارا۔
یہ قرآن کے بارے میں واقفہ سے تعلق رکھتا تھا مگر اس کے باوجود عقیدہ اہل العدل
والتوحید کا ہم نوا تھا۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے ابن حجاز کی تحریر میں پڑھا ہے کہ محمد بن شجاع نے
کہا ہے کہ مجھ سے میرے دوست اسحاق بن ابراہیم مصعبی نے کہا کہ مجھے امیر المومنین
نے بلا کر کہا۔

"فقہا میں سے میرے لیے کسی ایسے شخص کا انتخاب کرو جس نے احادیث کو پڑھا
اور لکھا ہو اور فقہ میں مجتہدانہ اہلیت کا حامل ہو اور ساتھ ہی بلند قامت، خوب صورت
اور ایسا خراسانی نژاد ہو، جو ہمارے ملک کا تربیت یافتہ ہو تاکہ ہماری مملکت کا دفاع
و محافظت ہو سکے۔ میں اس کو محکمہ قضا پر متمکن کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ کہتا ہے، میں نے عرض کیا،

تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الشروط — میں نے یہ کتاب مکمل صورت میں دیکھی ہے۔

کتاب المحاضر والسجلات والوثائق والعهود ۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔

طحاوی

ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلامہ بن عبد الملک ازدی طحاوی - یہ مصر کے ایک گاؤں کے باشندے تھے جس کا نام "طحاہ" تھا۔ اسی برس کی عمر کو پہنچ گئے تھے۔ مگر اس کے باوجود ان کی [illegible] کی سفیدی پر سیاہی [illegible] مذہب حنفی تھے۔ فقہ میں مذہب اہل عراق کی تقلید کرتے تھے۔ علم اور زہد میں یگانۂ روزگار تھے۔ کہتے ہیں انھوں نے [illegible] ملک الیمین کے مسئلہ پر احمد بن طولون [illegible] ایک کتاب تصنیف کی جس میں کنیزوں اور خادموں سے نکاح کی [illegible] شرائط [illegible]۔

طحاوی ۳۲۲ میں فوت ہوئے۔ ان کی مصنفات یہ ہیں :-

کتاب اختلاف بین الفقہاء — یہ ایک ضخیم کتاب ہے لیکن نادر ہے۔ ان کی جو کتابیں دستیاب ہوئی ہیں وہ اسی کے قریب ہیں۔ ان میں بعینہٖ وہی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے جو خلافیات پر بعض کتابوں میں ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں ان کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الشروط الکبیر۔ کتاب الشروط الصغیر۔ کتاب المختصر الصغیر۔ کتاب المختصر الکبیر۔ کتاب شرح الجامع الکبیر — از محمد۔ کتاب شرح الجامع الصغیر۔ کتاب المحاضر والسجلات۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الفرائض۔ کتاب شرح مشکلات احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم — تقریباً ہزار ورق میں ہے۔ کتاب نقض کتاب المدلسین علی الکرابیسی۔ کتاب احکام القرآن۔ کتاب شرح معانی الآثار۔ کتاب العقیدۃ۔

کتاب التسویۃ بین حدثنا واخبرنا۔ یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔

علی بن موسیٰ قمی

اس کا شمار مشاہیر فقہائے عراق اور اصحاب تصنیف علما و فضلا میں ہوتا ہے۔ اس کی کنیت ابوالحسن ہے۔ اس نے کتب امام شافعی کو ہدف تنقید و تردید ٹھہرایا ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب احکام القرآن — یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب نقض ما خالف فیہ الشافعی العراقیین فی احکام القرآن۔ کتاب اثبات القیاس والاجتہاد وخبر الواحد۔

ابو حازم قاضی

عبدالحمید بن عبدالعزیز — یہ ایک جلیل القدر عالم تھا جس نے شیوخ بصرہ سے استفادہ کیا اور شام، کوفہ اور کرخ میں عہدۂ قضا پر فائز رہا۔ اس سے طحاوی اور دباس نے تحصیل علم کی اور ابوالحسن کرخی نے تلمذ و دیدار کا شرف حاصل کیا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب المحاضر والسجلات۔ کتاب الفرائض۔ کتاب ادب القاضی۔

ابن موصل

یہ . . . سے، مذہب اہل عراق کا پیرو تھا۔ اس کی تالیفات یہ ہیں :-

کتاب الشروط الکبیر۔ کتاب الوثائق والسجلات۔

ابو زید

محمد بن زید شروطی، عراق کا باشندہ تھا۔ اس کی تالیفات یہ ہیں :-

کتاب الوثائق۔ کتاب الشروط الکبیر۔ کتاب الشروط الصغیر — اور کتاب . . .

یحییٰ بن بکر

اہل عراق سے تھا۔ اس کی تالیفات یہ ہیں:-
کتاب الشروط۔ کتاب . . .

بردعی

اس کا نام احمد بن حسین ہے۔ فقہائے عراق سے تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس سے ابوالحسن کرخی نے بصورت قرأت استفادہ کیا۔ قرامطہ کے زمانہ میں حج کو جا رہا تھا کہ وفات پا گیا۔ کتاب . . . اس کی تصنیف ہے۔

کرخی

ابوالحسن عبیداللہ بن حسن کرخی —— یہ . . عراقی فقیہ تھا جس کی طرف لوگوں کی نصرت کی انگلیاں اٹھتی تھیں اور اس سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔ ان فقہا نے اس سے اخذ علم کیا جو شہرت و اشاعت کے اعتبار سے اس دور میں فوقیت رکھتے تھے۔ یہ بلاشک اختلافات ایک یگانۂ روزگار شخصیت تھا۔ اس کی ولادت سنہ . . میں اور وفات شعبان ۳۴۰ھ میں ہوئی۔ ان کتابوں کا مصنف ہے:-
کتاب المختصر فی الفقہ۔ کتاب الاشربۃ و تحلیل نبیذ التمر۔

رازی

ابوبکر احمد بن علی . . . اتوار کے روز . ذی الحجہ ۳۷۰ھ کو فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب شرح مختصر الطحاوی۔ کتاب احکام القرآن۔ کتاب شرح الجامع الکبیر لمحمد بن الحسن۔ نسخہ اولیٰ۔ کتاب المناسک۔ یہ ایک تصنیف لطیف ہے۔ کتاب شرح الجامع

الکبیر۔ نسخہ ثانیہ۔

ابو عبد اللہ بصری

اس کا ذکر مقالۂ متکلمین میں گزر چکا ہے۔ فقہ میں اس کی تالیفات یہ ہیں:۔
کتاب شرح مختصر ابی الحسن الکرخی۔ کتاب الاشربۃ وتحلیل نبیذ التمر۔ کتاب
تحریم المتعۃ۔ کتاب جواز الصلوٰۃ بالفارسیۃ۔

ابن اشنانی

عراقی ہے اور کتاب الشروط اس کی تصنیف ہے۔

فرحی

عراقی ہے اور کتاب الشروط اس کی تالیف ہے۔

حواشی

۱؎ گویا بعض لوگوں نے عجیب وغریب مسائل کے سلسلہ میں بہت جانچ کیا۔
۲؎ تو ہم ابو حنیفہ کے انداز پر ان کے لیے ایک صحیح معیار پیش کر دیں گے۔
۳؎ جب فقیہ اسے سنے گا تو تعجب و ذہن میں محفوظ کرے گا اور روشنائی سے اس کو
صفحۂ قرطاس پر ثبت کرے گا۔
۴؎ شہروں اور ان کے باشندوں کو امام المسلمین ابو حنیفہ نے زینت بخشی
۵؎ آثار سے اور تفقہ فی الحدیث سے یہ اس طرح آراستہ ہیں جس طرح کہ گویا زبور کی
آیات صحیفہ میں مرتسم ہوں۔

۶ ان کی نظیر نہ مشرقین میں ہے، نہ مغربین میں ہے اور نہ کوفہ ہی میں ہے۔

۷ ان کے نکتہ چینیوں کو تم احمق اور خلافِ حق پاؤ گے جن کا سہارا محض کمزور اور ضعیف دلائل ہیں۔

۸ یعنی — مجز بین کو کہتے ہیں۔

۹ تم سے صحیح فیصلہ کی کیونکر امید کی جائے جب کہ تم نے خود اپنے بارے میں صحیح فیصلہ نہیں کیا۔

۱۰ تم یہ گمان کرتے ہو کہ جلاح کے فرزند ہو۔ تمہارے اس دعویٰ اور اصل پر افسوس ہے۔

۱۱ فسا — فارس کا ایک شہر (معجم البلدان)

مقالۂ ششم

تیسرا فن

علما اوران کی تصنیفات

امام شافعی اور اصحاب شافعی کے حالات و واقعات

امام شافعی اوران کے پیرو

محمد بن اسحاق کو کہنا ہے کہ میں نے ابو القاسم حجازی کے خط میں محررہ کتاب اخبار العلماء فی التاریخ میں پڑھا ہے کہ یہ ابوعبداللہ محمد بن ادریس ہیں اور شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی اولاد سے ہیں۔

اسی کی تحریر میں یہ بھی میں نے پڑھا ہے کہ ناحیہ مغرب میں بنو ابی لہب کے ایک شخص نے سر اٹھایا، جسے گرفتار کر کے ہارون رشید کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس کے ساتھ امام شافعی بھی تھے۔ رشید نے اس لہبی سے کہا۔

”کیا تیری خواہشات نفس نے تجھے اس بلند پروازی کی جرأت دلائی تھی، مجھے بتاؤ۔ بزرگی و سرداری میں کون زیادہ اونچا اور قدر و منزلت میں کون بلند تر تھا، میرا دادا یا تیرا دادا — کیا تو اپنے دادا کی سرگزشت اور اس کے انجام سے باخبر نہیں ہے؟“

ہارون رشید نے اس کے قدم زیادہ واقعات اس کو سنائے، اس لیے کہ اس نے خود مہربانی کی التجا کی تھی۔ اس کے بعد اس کو دارالزندان کر دینے کا حکم دیا۔

پھر شافعی کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے پوچھا۔

"تم کو اس شخص کی رفاقت اختیار کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟"

انھوں نے جواب دیا۔

"میں ایک تنگ دست آدمی ہوں۔ اس کے ساتھ شہروں میں اس امید پر گھوما پھرا کہ کشائش رزق کی کوئی صورت پیدا ہو۔"

اس پر فضل بن ربیع نے ہارون سے ان کو معاف کر دینے کی درخواست کی اور اس نے از راہِ کرم معاف کر دیا۔ پھر وہ ایک عرصہ تک مدینۃ السلام (بغداد) میں قیام پذیر رہے۔

ہمیں محمد بن شجاع ثلجی نے بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر مغنیوں کے لباس میں ہمارے پاس سے گزرا کرتے تھے۔ حاشیہ دار چادر پہنتے تھے اور ان کے بال گھنگھریالے تھے۔

اس نے یہ بھی بتایا کہ وہ ایک سال محمد بن حسن کے ساتھ رہے اور اس اثنا میں ان کی تمام کتابیں سررشتۂ تحریر میں منسلک کر لیں۔ ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ امام شافعی کہتے تھے کہ امام محمد کی جو کتابیں میں نے سلک تحریر میں منسلک کی ہیں۔ وہ ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ہیں۔ امام شافعی تشیع میں بڑے سخت تھے۔ ایک دن ایک شخص نے ان سے ایک سوال پوچھا، انھوں نے اس کا جواب دیا تو اس نے کہا۔

"آپ نے اس جواب میں علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے۔"

انھوں نے کہا "تم یہ ثابت کر دو کہ حضرت علی بن ابوطالب نے اسی طرح فرمایا ہے تو میں اپنا چہرہ خاک پر رکھ دوں گا، اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور اپنا قول ترک کر کے ان کے فرمان کی طرف رجوع کروں گا۔"

ایک روز وہ ایک ایسی مجلس میں گئے جس میں کچھ طالبین بیٹھے تھے، فرمایا۔

"میں ایسی مجلس میں بات نہیں کروں گا جس میں کوئی طالبی بیٹھا ہو۔ کیونکہ یہی لوگ گفتگو کا زیادہ استحقاق رکھتے ہیں اور انہی کو میدان علم میں قیادت و سیادت حاصل ہے۔"

محمد بن شجاع کہتا ہے کہ امام شافعی [illegible] مصر میں ٹھہر گئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔

ربیع بن سلیمان مصری نے ان سے اخذ علم کیا۔ شافعی شعر بھی کہتے تھے۔ ابو الفتح بن نحوی کہتا ہے کہ مجھے ابو الحسن بن عمار فی مصری نے بتایا کہ میں نے ابو عبداللہ شافعی کی قبر مصر میں بیتار جبل اور برکتین کے درمیان دیکھی ہے۔ اس کے سرہانے تانبے کی لوح آویزاں ہے۔ جس پر لکھا ہے:-

تمنیت تخبی نفس قوم   حتفی بهم خشیۃ و نوم

فان یومی علی حتم   ولیس للشامتین یوم

امام شافعی ۲۰۴ھ میں مصر میں فوت ہوئے۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب المبسوط فی الفقہ:- یہ کتاب ان سے ربیع بن سلیمان اور زعفرانی نے روایت کی۔ اور یہ کتب، کتاب الطہارۃ۔ کتاب الصلوۃ۔ کتاب الزکوۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ کتاب الاعتکاف۔ کتاب . . . پر مشتمل ہے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے ایک نسخہ میں ابن ابی یوسف کی یہ تحریر پڑھی ہے۔

کتاب الرسالۃ۔ کتاب الطہارۃ۔ کتاب الامامۃ۔ کتاب استقبال القبلۃ۔ کتاب الجمعۃ۔ کتاب صلوۃ الخوف۔ کتاب العیدین۔ کتاب صلوۃ الخسوف۔ کتاب الاستسقاء۔ کتاب صلوۃ التطوع۔ کتاب المرتد الصغیر۔ کتاب المرتد الکبیر۔ کتاب الزکوۃ۔ کتاب فرض الزکوۃ۔ کتاب احکام القرآن۔ کتاب المناسک۔ کتاب البیوع۔ کتاب اختلاف مالک والشافعی۔ کتاب جراح العمد۔ کتاب الرہن الکبیر۔ کتاب الرہن الصغیر۔ کتاب اختلاف الحدیث۔ کتاب اختلاف العراقیین۔ کتاب یمین مع الشاہد۔ کتاب قتال المشرکین۔ کتاب قتال اہل البغی۔ کتاب الغصب۔ کتاب مداینہ والمفلس۔ کتاب التعریض بالخطبۃ۔ کتاب الاستبراء والحیض۔ کتاب غسل المیت۔ کتاب الجنائز۔ کتاب السبق والرمی۔ کتاب الاجارات والمزارعۃ۔ کتاب الحدود والاقضیۃ۔ کتاب [illegible]۔ کتاب الطعام والشراب۔ کتاب البحیرۃ والسائبۃ۔ کتاب المزارعۃ۔ کتاب العمری والرقبی۔ کتاب الشفعۃ۔ کتاب فضائل قریش۔ کتاب الشغار۔ کتاب المشورۃ [illegible]۔ کتاب [illegible] الخنثی۔ کتاب الاختلاف۔ کتاب المساقاۃ۔ کتاب الصید۔ کتاب الولیمۃ۔ کتاب النفقۃ۔ کتاب قرض

کتاب فرض اللہ۔ کتاب الاجارات والغارمین والرجل یکری الدابۃ۔ کتاب احیاء الموات۔
کتاب الشروط۔ کتاب الظہار۔ کتاب الایلاء۔ کتاب اختلاف الزوجین۔ کتاب الضحایا۔
کتاب اختلاف المواریث۔ کتاب عتق امہات الاولاد۔ کتاب اللقطۃ۔ کتاب اللقیط۔ کتاب
بلوغ الرشد۔ کتاب مختصر الحج الصغیر۔ کتاب مسند المنی۔ کتاب اباحۃ الطلاق۔ کتاب الصیام۔
کتاب المدبر۔ کتاب المکاتب۔ کتاب الولاء والحلف۔ کتاب الاجارات الکبیر۔ کتاب البیوع
کتاب الصداق۔ کتاب الشہادات۔ کتاب ما خالف العراقیون علیا وعبد اللہ۔ کتاب اللعان
کتاب مختصر الحج الکبیر۔ کتاب قسم الفئ۔ کتاب القرعۃ۔ کتاب الجزیۃ۔ کتاب الوصایا —
کتاب الدعوی والبینات۔ کتاب تحریم الخمر۔ کتاب الرجعۃ۔ کتاب ادب القاضی۔ کتاب عدد النساء
کتاب القطع والسرقۃ۔ کتاب الایمان والنذور۔ کتاب الصید والذبائح۔ کتاب الصرف
کتاب الرد علی محمد بن الحسن۔ کتاب عشرۃ النساء۔ کتاب سیر الواقدی۔ کتاب سیر الاوزاعی۔
کتاب الحکم فی الساحر والساحرۃ۔ کتاب الودیعۃ والقسمۃ۔ کتاب دیۃ الحامل۔ کتاب
شہادۃ القاذف۔ کتاب صدقۃ الحی عن المیت۔ کتاب الرجل یبیع مع الرجل البضاعۃ۔
کتاب العاریۃ۔ کتاب المواریث۔ کتاب الحکم بالظاہر۔ کتاب ابطال الاستحسان۔

رواتِ شافعی

ان سے ربیع بن سلیمان مرادی نے اخذ علم کیا

یہ تجیبی مرادی ہے۔ کنیت ابو سلیمان ہے۔ مصر میں مؤذن تھا اور سلطان سے
مؤذن ہونے کی تنخواہ لیتا تھا۔ مصری نژاد تھا۔ اس نے امام شافعی سے کتاب الام
روایت کی جسے لوگ المبسوط کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ سنہ ۲۷۰ ھ میں فوت
ہوا۔ ربیع سے ابن سیف مصری ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن سیف بن سعید۔ ابو عبد اللہ
بن حمدان الکفی۔ احمد نیشاپوری اور عبد اللہ بن ابو سفیان موصلی نے روایت
کیا۔

زعفرانی

ابوعبداللہ حسن بن محمد بن صباح - اس نے امام شافعی سے ربیع کی ترتیب سے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ المبسوط روایت کی لیکن لوگوں نے اس میں دلچسپی نہیں لی اور نہ اسے لائق عمل ہی سمجھا۔ فقہا نے ربیع کی روایت ہی کو معمول بہا گردانا۔

یہاں ہم زعفرانی کی روایت کردہ کتابوں کے ذکر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کیونکہ وہ بہت کم تعداد میں ہیں اور ان میں سے بیشتر دست برد زمانہ کی نذر ہو چکی ہیں اور بعد میں وہ قید تحریر میں نہیں لائی گئیں۔ اس کی وفات ۲۶۰ ھ میں ہوئی۔

ابو ثور

ابراہیم بن خالد بن یمان فقیہ کلبی۔ اس نے امام شافعی سے اخذ علم کیا اور انہی سے روایت کی۔ لیکن بعض امور میں ان سے اختلاف بھی کیا اور مذاہب شافعی میں سے ماخوذ اس نے اپنے لیے ایک الگ مدرسۂ فکر کی طرح ڈالی۔ اس نے کتب امام شافعی کی ترتیب کے مطابق ایک مبسوط بھی مرتب کی۔ آذربائیجان اور آرمینیہ کے بیشتر لوگ اس کے فقہی مسلک پر عمل پیرا ہیں۔ اس کی وفات ۲۴۰ ھ میں ہوئی۔ ابو ثور کی تصانیف یہ ہیں:-

کتاب الطہارۃ۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب المناسک

ابو ثور کے تلامذہ

ابن جنید

اس کا نام . . . ہے۔ یہ اس کے جلیل القدر شاگردوں اور اس کے نزدیک مقدم لوگوں میں سے تھا۔ عبید بن خلف بزاز کا شمار بھی اس کے بزرگ تلامذہ اور جلیل القدر

متبعین میں سے ہوتا ہے۔

عیالی

ابوجعفر محمد بن محمد عیالی۔ یہ بھی مذہب ابو ثور کا پیرو تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب المقاتل والدیات ہے۔

منصور بن اسماعیل مصری

سنہ ... میں وفات پائی۔ کتاب زاد المسافر فی الفقہ۔ اس کی مصنفات میں سے ہے۔

امام شافعی کے تلامذہ

محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم

اس نے امام شافعی سے روایت کی۔ اس کے دو بھائی مالکی تھے مگر یہ ان سے الگ اور بیزار رہا۔ سنہ ... میں فوت ہوا۔ کتاب السنن من مذہب الشافعی اس کی تصنیف ہے۔

حرملہ بن یحییٰ مصری

اس نے امام شافعی سے اخذ علم کیا۔

یحییٰ بن نصر خولانی

باشندگان مصر سے ہے۔ اس نے کتاب الشافعی فی الرد علی ابن علیہ۔ امام شافعی سے روایت کی۔

بویطی

اس کا نام یوسف بن یحییٰ اور کنیت ابو یعقوب ہے۔ اس نے امام شافعی سے روایت کی۔ ربیع کہتا ہے کہ مجھے بویطی نے جیل خانے سے ایک مکتوب بھیجا جس میں میرے حلقۂ درس کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے لکھا کہ ان سے متعلق بردباری سے کام لو۔ میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اھین لھم نفسی لکی یکرمونھا ولن یکرم النفس الذی لا یھینھا

تالیفات بویطی یہ ہیں:۔

کتاب المختصر الکبیر۔ کتاب المختصر الصغیر۔ کتاب الفرائض۔

یہ کتابیں بویطی سے ربیع بن سلیمان اور ابو اسماعیل ترمذی نے روایت کی ہیں۔

مزنی

ابو ابراہیم اسماعیل بن ابراہیم مزنی۔ قبیلۂ مزینہ کا فرد تھا جو قبائل یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ امام شافعی سے تحصیل علم کی۔ یہ مذہب شافعی کا ایک پارسا فقیہ ہے۔ اصحاب شافعی میں مزنی سے بڑا فقیہ اور بویطی سے صالح تر دوسرا کوئی شخص نہ تھا۔ مصر میں بدھ کے روز آخر ربیع الاول ۲۶۴ھ میں اس کا انتقال ہوا اور جمعرات کو سپرد خاک کیا گیا۔ امام شافعی کے شاگرد ربیع بن سلیمان مؤذن نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کی **تصنیفات یہ ہیں:۔**

کتاب المختصر الصغیر۔ یہی کتاب لوگوں میں متداول ہے۔ اصحاب شافعی کا دارومدار اسی پر ہے۔ اسی کو وہ پڑھتے اور اسی کی شرح کرتے ہیں۔ یہ مختلف روایات سے مروی ہے جن میں زیادہ تر روایات نیشاپوری اسم جس کا نام . . . ہے۔ ابن الفارض عبداللہ بن صالح اور جوہری کے بھائی جوہری کی ہیں جو احمد بن موسیٰ کے نام سے موسوم ہے۔

کتاب المختصر الکبیر۔ اور یہ متروک ہے۔ کتاب الوثائق۔

مروزی

ابو اسحاق ابراہیم بن احمد مروزی۔ صاحبِ مزنی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب شرح مختصر المزنی — اوّل و ثانی۔ کتاب الفصول فی معرفۃ الاصول۔ —
کتاب الشروط والوثائق۔ کتاب الوصایا و حساب الدور۔ کتاب الخصوص والعموم۔

زبیری

یہ شوافع میں سے ہے۔ اس کا نام زبیر بن عبد اللہ بن سلیمان بن عاصم بن منذر بن زبیر بن عوام ہے۔ ۳۰۰ھ کے بعد فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب مختصر الفقہ — معروف بہ الکافی۔ کتاب الجامع فی الفقہ۔ کتاب الفرائض۔

ایک اور مروزی

اس کا نام احمد بن نصر ہے اور تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب اختلاف الفقہاء الکبیر۔ کتاب اختلاف الفقہاء الصغیر۔

ابن سُریج

[illegible] محمد بن عمر بن سریج — یہ گروہ [illegible] اور ان کے فقہاء و متکلمین میں [illegible]۔ [illegible] بن عیسیٰ کے حضور اس کے [illegible] محمد بن داؤد کے درمیان مجالس [illegible] ہوتی رہیں۔ ۳۰۵ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

[illegible] الرد علی محمد بن الحسن۔
کتاب الرد علی عیسیٰ بن ابان۔
کتاب التقریب بین المزنی والشافعی۔
کتاب جواب القاشانی۔ کتاب مختصر فی الفقہ۔

ساجی

ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ بن محمد بن ساجی - اس نے مزنی اور ربیع اور اہل مصر سے تحصیل علم کی - اس کی تصنیفات میں سے کتاب الاختلاف فی الفقہ ہے -

قاشانی

اس کا نام محمد بن اسحاق اور کنیت ابوبکر ہے۔ قاشان کا باشندہ ہے۔ پہلے داؤدی تھا، پھر مذہب شافعی اختیار کر لیا اور اس میں اونچے درجہ پر پہنچا اور ان کے اہل مسلک کے نزدیک شرف تقدم حاصل کیا۔ یہ صاحب نظر و بصیرت شخص تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الرد علی داؤد فی ابطال القیاس۔ کتاب اثبات القیاس للقاشانی، کتاب الفتیا الکبیر۔ کتاب صدر کتاب الفتیا۔ کتاب اصول الفتیا۔

اصطخری ابوسعید

اس نے عالم جوانی ہی میں مذہب شافعیہ کی علمی سربراہی حاصل کر لی تھی۔ ثقہ و عفیف اور سربراہ فقیہ تھا۔ جمعہ کے روز ۱۴۔ جمادی الاخری ۳۲۸ھ کو فوت ہوا اور مقابر الدیر میں دفن کیا گیا۔ اس کی مؤلفات یہ ہیں :-

کتاب الفرائض الکبیر۔ کتاب الشروط والوثائق والمحاضر والسجلات۔

ابن صیرفی

ابوبکر محمد بن عبداللہ صیرفی شافعی۔ ابوالحسن بن عیسیٰ سے وابستہ اور اس کا مصاحب تھا۔ اکابر شوافع اور ان کے متکلمین میں سے تھا۔ اس کی ولادت سنہ .. میں اور وفات جمعہ کے روز ۱۲۔ ربیع الاول ۳۳۰ھ کو ہوئی۔ اس کی مصنفات یہ ہیں :-

کتاب البیان فی دلائل الاعلام علی اصول الاحکام ۔کتاب شرح رسالۃ الشافعی کتاب حساب الدور ۔کتاب نقض کتاب جید اللہ بن طاہر الکاتب لرسالۃ الشافعی کتاب الفرض

ابو عبدالرحمن شافعی

اس کا نام . . . ہے ۔تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الاجماع والاختلاف ۔کتاب المقالات فی اصول الفقہ ۔پہلی کے عدد ۵۰ ۔

طبری

ابو علی حسن بن قاسم ۔ شوافع میں سے ہے ۔کتاب مختصر مسائل الخلاف فی الفقہ والنحو ۔
اس کی تصنیفات میں سے ہے ۔

ابو الطیّب بن سلمہ

....

ابو الحسن

محمد بن احمد بن ابراہیم بن یوسف بن احمد کاتب ۔اس کا شمار جلیل القدر شوافع میں ہوتا ہے ۔ ۲۸۰ھ میں حبشیہ میں پیدا ہوا ۔مذہب شیعہ پر بھی اس نے کتب لکھیں جن کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اصل مقام پر کریں گے ۔مذہب شافعیہ سے متعلق ان کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب البصائر ،
کتاب الابل ،
کتاب المستعذب ،
کتاب الرد علی الکرخی ۔کتاب المعید فی الحدیث ۔

ابن سیف الفارض

اس کا نام . . ہے۔ اور اس کی تصنیف کتاب . . ہے۔

ابن الشیب

ابو عمران موسیٰ بن الشیب۔ مذہب شافعی کا فقیہ اور متکلم تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے . . . ہے۔

ابو الطیب بن سلمہ

شافعی تھا۔ سنہ . . میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات میں سے . . . ہے۔

ابو الطیب ملقی

اس کی تصنیفات . . . ہیں۔

اہوازی

....

ابن جنید

....

ابو الحسن قاضی

اس کی تصنیفات میں سے ....
.... ہے۔

ابوحامد

یہ بصری قاضی تھا اور شوافع میں سے تھا ـــــــ . . . میں فوت ہوا۔ اس کا نام احمد بن بشر بن عامر عامری ہے اور تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الجامع الکبیر جو ہزار ورق پر مشتمل ہے۔ کتاب الجامع الصغیر۔ کتاب الاشراف علی اصول الفقہ۔

آجُرّی

ابوبکر محمد بن حسین بن عبید اللہ اجری فقیہ۔ اس کا شمار عابد و صالح لوگوں میں ہوتا ہے۔ یہ بہت سی کتابوں کا مصنف ہے جن کا ذکر ان کے اصل مقام پر کیا جائے گا۔ یہ مکہ میں اقامت رکھتا تھا۔ تھوڑا عرصہ ہوا وفات پا گیا ہے۔ مذہب شافعی کا پیرو تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب مختصر الفقہ۔ کتاب احکام النساء۔ کتاب النصیحۃ ـــ یہ فقہ سے متعلق چند کتابوں پر مشتمل ہے۔

ابن شفر اخفاف

شافعی تھا اور مکہ میں رہتا تھا۔ اس کا نام . . . ہے اور کتاب الشروط اس کی تصنیف ہے۔

ابن رجاءؔ

ابوالعباس بصرہ کے شوافع میں سے تھا اور بصرہ میں [illegible] تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب تعلل الشروط۔ کتاب الشروط ـــ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ میں نے دیکھا

کہ شوافع اس کی بہت تعریف کرتے اور بہترین کتاب قرار دیتے ہیں۔

ابن دینار ہمدانی

کتاب الشروط اس کی تصنیف ہے جو ایک ضخیم اور نہایت عمدہ کتاب ہے۔ تقریباً ہزار ورق پر مشتمل ہے۔

ابوالحسن نسوی

اس کا نام . . . ہے۔ کتاب المسائل والعلل والفروق اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابوبکر

محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری۔ مذہب شافعی کا فقیہ اور ان میں صف اول کے لوگوں میں سے تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب المسائل فی الفقہ۔ کتاب اثبات القیاس۔

فرجی

ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن محمد فرجی فرائضی۔ کتاب البیان لاحکام الفرائض اس کی تصنیف ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

ابن ابی ہریرہ

ابوعلی سنہ . . . میں وفات پائی۔ اس کی مصنفات یہ ہیں:۔
کتاب المسائل۔
کتاب التعلیق فی الفقہ والمسائل۔

قفال ابوبکر

کتاب الاصول اس کی تصنیف ہے۔

ابوالحسن بن خیران

اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب اللطیف۔ کتاب المقدمات۔

حواشی

۱؎ میری موت کا وقت تو آپہنچا لیکن احمق اور خواب غفلت میں مبتلا لوگ کچھ اس طرح خوش ہیں۔
۲؎ کہ گویا ہمارا یوم مرگ تو حتمی تھا اور دشمنوں پر یہ دن نہیں آئے گا۔
۳؎ میں ان کے مقابلہ میں اپنے نفس کو کمتر قرار دیتا ہوں تاکہ وہ اسے معزز گردانیں۔ کیونکہ وہ شخص کبھی معزز نہیں ہوتا جو اپنے نفس کو کمتر نہ قرار دے۔
۴؎ قاشان ـــ اصفہان کے قریب ایک شہر (معجم البلدان)
۵؎ معلوم ہوتا ہے اس سے ۳۲۸ھ مراد ہے۔
۶؎ مقابرالدیر ـــ بغداد میں ایک جگہ کا نام ہے جواب مقبرۂ شیخ معروف کرخی کے نام سے موسوم ہے۔

مقالۂ ششم

فنِ اوّل

سرگزشتِ علما اور اُن کی تصنیفات

داؤد اور اس کے متبعین کے اخبار و حالات

داؤد بن علی

ابوسلیمان داؤد بن علی بن داؤد بن خلف اصفہانی۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے کتاب و سنت کے قولِ ظاہر کو لائقِ اعتماد و قابلِ عمل گردانا اور اس کے سوا رائے و قیاس کو بے کار سمجھا۔ یہ فاضل، صادق اور تقویٰ شعار شخص تھا۔ داؤد ۲۷۰ھ میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الایضاح۔ کتاب الافصاح۔ کتاب الدعوی والبینات۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب العموم۔ کتاب الخصوص۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے ایک بوسیدہ کاغذ پر جو ممکن ہے داؤد بن علی کے زمانہ کا لکھا ہوا ہو، ابوسلیمان داؤد بن علی کی کتابوں کے نام پڑھے ہیں۔ میں اسی ترتیب سے انہیں یہاں نقل کرتا ہوں:-

کتاب الطہارۃ۔ کتاب الحیض۔ کتاب الاذان۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب القبلۃ۔ کتاب المواقیت۔ کتاب السہو، یہ چار سو ورق پر مشتمل ہے۔ کتاب الاستسقاء۔ کتاب افتتاح الصلوٰۃ۔ کتاب ما یفسد به الصلوٰۃ۔ کتاب الجمعۃ۔ کتاب صلوٰۃ الخوف۔ کتاب

والبینات، ہزار ورق۔ کتاب الاقرار۔ کتاب الرجوع عن الشہادات۔ کتاب الحجر کتاب التفلیس
کتاب الغصب۔ کتاب الصلح۔ کتاب النفقات۔ کتاب عجب من الاکتساب۔ کتاب الذب
عن السنن والاحکام والاخبار، ہزار ورق۔ کتاب الرد علی اہل الافک۔ کتاب المشکل۔
کتاب الواضح والفاضح للساعی۔ کتاب صفۃ اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب اعلام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم۔ کتاب المعرفۃ۔ کتاب الدعاء۔ کتاب المستقبل والمستدبر۔ کتاب الاجماع۔
کتاب ابطال التقلید۔ کتاب ابطال القیاس۔ کتاب خبر الواحد۔ کتاب الخبر الموجب للعلم۔
کتاب الحجۃ۔ کتاب الخصوص والعموم۔ کتاب المفسر والمجمل۔ کتاب ترک الاذکار۔ کتاب
رسالۃ الربیع بن سلیمان۔ کتاب رسالۃ ابی الولید۔ کتاب رسالۃ القطان۔ کتاب رسالۃ
ہارون الشاری۔ کتاب نصاح۔ یہ پانچ سو ورق پر مشتمل ہے۔ کتاب الایضاح۔ یہ چار ہزار
ورق میں پھیلی ہوئی ہے۔ کتاب المتعۃ۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے، یہ کتابیں میں نے ایک بہت پرانے اور بوسیدہ
کاغذ سے لکھی ہیں جو محمود مروزی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ شخص مذہب
داؤد کا پیرو تھا۔ لیکن غیر معروف تھا۔

داؤد مختلف مقامات و مواضع سے موصول شدہ سوالات کے جواب بھی دیتا
تھا جن میں سے چند یہ ہیں:-

کتاب المسائل الاصفہانیات۔ کتاب المسائل المکتوبات۔ کتاب المسائل البصریات
کتاب المسائل الخوارزمیات۔ کتاب الکافی فی مقالۃ المطلبی یعنی الشافعی۔ کتاب
مسئلتین خالف فیہما الشافعی۔ پہلی کتابیں جس کتاب پر مشتمل ہیں، اس کا نام
کتاب السیر ہے۔

محمد بن داؤد

اس کی کنیت ابوبکر تھی۔ اپنے باپ کے مذہب کا فقیہ تھا۔ فاضل و دانشمند
ادیب و شاعر اور اخباری تھا۔ ظریف مگر عفیف و پاکباز شخص تھا۔ اس کی تصنیفات

ادب و شعر کا ذکر ہم اس کے اصل مقام ۔ اخبار ، یین و نسابین اور ادبا کے مقالہ میں کر چکے ہیں ۔ اس کی ولادت سنہ . . . میں اور وفات سنہ . . . میں ہوئی ۔ فقہیات کے موضوع سے متعلق اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الانذار ۔ کتاب الاعذار ۔ کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول ۔ کتاب الایجاز ۔ کتاب الرد علی ابن شرشیر ۔ کتاب الرد علی ... عیسی الضریر ۔ کتاب الانتصار من ابی جعفر الطبری ۔

ابن جابر

ابو اسحاق ابراہیم بن . . ابن جابر اول داؤد ... یین اور ان کے ... اکابر میں سے تھا ۔ کتاب الاختلاف اس کی تصنیف ہے ۔ اس سے زیادہ ضخیم کوئی کتاب تصنیف نہیں کی گئی ۔ اصحاب ابن جابر ، اس کتاب کے بہت مداح تھے ۔

ابن مُغلّس

ابو الحسن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن مُغلّس ۔ اپنے وقت کے اہل ظواہر داؤدیوں کی قیادت علمی اسی کو حاصل ہوئی ۔ اس کے بعد اس کا مثیل اور کوئی نہیں دیکھا گیا ۔ فاضل ، عالم ، عقلمند ، صادق اور ثقہ شخص تھا ۔ سب لوگ اس کی علمی سربراہی کے قائل تھے ۔ بغداد میں نہر مہدی پر اس کا مکان تھا ۔ بلاد و امصار کے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوتے ۔ ۔ ۴ ۔ جمادی الاخری ۳۲۴ھ کو فوت ہوا ۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الموضح جوابات ۔ کتاب المزنی ۔ کتاب المنہج ۔ کتاب المنصح ۔ کتاب احکام القرآن ۔ کتاب الطلاق ۔ کتاب الولاء ۔

منصوری

ابو العباس احمد بن محمد بن صالح ۔ مذہب داؤد کا پیرو تھا ۔ اس کا شمار فضلائے

داؤد یمن میں ہوتا ہے۔ جلیل القدر اور عمدہ کتابوں کا مصنف ہے جن میں سے بڑی بڑی یہ ہیں:۔
کتاب المصابیح — یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب الھادی۔ کتاب النیر۔

رقی

ابوسعید۔ پیروانِ مذہب داؤد اور ان کے علما میں سے ہے۔ کتاب الاصول اس کی تصنیف ہے۔ جو تصنیفاتِ داؤد کے انداز کی کتاب ہے اور ایک سو کتابوں پر مشتمل ہے، جن کے ذکر کی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں کتاب شرح الموضح بھی اس کی تصنیف ہے۔

نہربانی

اس کا نام حسن بن عبید ابوسعید ہے۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب ابطال القیاس ہے۔

ابن خلال

ابوالطیب کنیت ہے۔ اور تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب ابطال القیاس۔ کتاب النکت۔ کتاب نعت الحکمۃ فی اصول الفقہ۔ یہ متعدد کتابوں پر مشتمل ہے۔

رباعی

اس کا نام ابراہیم بن احمد بن حسن اور کنیت ابواسحاق ہے۔ داؤدی علما میں سے ہے۔ ہمارا قریب العہد ہے۔ بغداد سے مصر چلا گیا تھا اور وہیں سنہ . . . میں وفات پائی۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب الاعتبار فی ابطال القیاس ہے۔

حیذرہ

اس کی کنیت ابوالحسن تھی۔ نیک لوگوں میں سے تھا۔ اپنے اصحاب کے مذہب کا فقیہ تھا۔ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ میرا دوست تھا۔ سنہ . میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیفات . . . ہیں۔

قاضی جزری ابو اللہ

ابوالحسن عبدالعزیز بن احمد اصفہانی جزری۔ ہمارے دور کے داؤدی علما میں سے ہے اور اس مذہب میں خاص مقام و مرتبہ کا حامل ہے۔ اس کا شمار اپنے اصحاب مذہب کے فضلا و مصنفین میں ہوتا ہے۔ سنہ . . . میں پیدا ہوا۔ عضد الدولہ نے اس کو مدینۃ السلام (بغداد) کی مشرقی جانب کے نچلے حصہ کا قاضی مقرر کر دیا تھا اور آج ۳۷۷ھ تک اسی عہدہ پر فائز ہے۔ کتاب مسائل الخلاف اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

بکیر بن اعین ۔۔۔ اس کا بیٹا عبداللہ بن بکیر۔

عبدالرحمٰن بن اعین۔

عبدالملک بن اعین۔ اس کا بیٹا ضریس بن عبدالملک۔

یہ سب اصحاب ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام تھے۔

اعین بن سنبس " بنو شیبان کے ایک شخص کا زرخرید رومی نژاد غلام تھا۔ اس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی تو اس کو آزاد کر دیا گیا اور مالک نے یہ ٹھہرایا کہ وہ اس کے نسب میں شامل ہو جائے گا مگر اعین نے انکار کر دیا اور کہا مجھے سابقہ ولاء ہی پر قائم رہنے دو۔

سنبس شہر روم میں ایک راہب تھا۔ بکیر کی کنیت ابوالجہم تھی۔ زرارہ کی کنیت ابوعلی تھی۔ فقہ و حدیث اور معرفتِ کلام اور تشیع میں زرارہ کا شمار شیعہ کے اکابر رجال میں ہوتا ہے۔ اس کی اولاد میں سے ایک شخص حسن بن زرارہ ہے اور یہ حسن بن زرارہ اصحاب جعفر بن محمد میں سے تھے۔ زرارہ بن اعین سے عبید بن زرارہ نے روایت کی۔ یہ احول یعنی بھینگا تھا۔

یونس بن عبدالرحمٰن

یہ اصحاب موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اور خاندان یقطین کے موالی میں سے تھا۔ علامۂ زمان تھا۔ مذاہب شیعہ کے موضوع سے متعلق یہ کثیر التصانیف شخص ہے۔ اس کی تصانیف یہ ہیں:

کتاب علل الحدیث۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الوصایا والفرائض۔ کتاب جامع الآثار۔ کتاب البداء۔

بزنطی

احمد بن محمد بن ابی النصر بزنطی۔ علمائے شیعہ اور اصحاب موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔

تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب ما رواہ عن الرضا علیہ السلام۔ کتاب الجامع۔ کتاب المسائل۔

برقی

ابو عبد اللہ محمد بن خالد برقی قمی۔ اصحاب رضا میں سے تھا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر کی مصاحبت اختیار کی۔ کہتے ہیں اس کی کنیت ابو الحسن تھی۔ تالیفات یہ ہیں:-

کتاب العویص۔ کتاب التبصرۃ۔ کتاب المحاسن۔ کتاب الرجال۔ اس میں رواۃ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔

حسن بن محبوب سراد

یہ زرہ گر تھا۔ مولانا رضا اور ان کے فرزند محمد کے پیروؤں میں سے تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب التفسیر۔ کتاب النکاح۔ کتاب الفرائض والحدود والدیات۔

میں نے ابو علی بن ہمام کی تحریر میں پڑھا ہے جس میں وہ کہتا ہے۔

کتاب المحاسن البرقی۔ ستر سے کچھ زائد کتابوں پر اور ایک قول کے مطابق اسی کتابوں پر مشتمل ہے اور یہ تمام کتابیں ابو علی بن ہمام کے پاس موجود تھیں۔

کتاب المحبوبات۔ کتاب المکروہات۔ کتاب طبقات الرجال۔ کتاب فضائل الاعمال۔ کتاب التحذیر۔ کتاب التخویف۔ کتاب الترہیب۔ کتاب الحیوۃ والعفوۃ۔ کتاب علل الاحادیث۔ کتاب معانی الحدیث والتحریف۔ کتاب الفروق۔ کتاب الاحتجاج۔ کتاب العن نفث۔ کتاب المصالح۔ کتاب تعبیر الرؤیا۔ کتاب صوم الایام۔ کتاب النساء۔ کتاب الدینین۔ کتاب البلدان۔ کتاب ذکر الکعبۃ۔ کتاب الحیوان والاجناس۔ کتاب احادیث الجن والانس۔ کتاب فضائل القرآن۔ کتاب الزاہر۔ کتاب الادوار والزجر۔

میں ہوتا ہے۔ اس کی مؤلفات یہ ہیں :۔
کتاب الجامع۔ فقہ و آداب ہیں۔ ۔ ۔ باب پر مشتمل ہے۔ کتاب النوادر۔ کتاب ما نزل من القرآن فی الحسین بن علی علیہما السلام۔ ابو علی بن ہمام اسکافی اس کتاب کا راوی ہے۔

علی بن ہاشم

علی بن ابراہیم بن ہاشم ۔ ۔ فقہا میں سے ہے۔ تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب المناقب۔ کتاب اختیار القرآن۔ کتاب قرب الاسناد۔

حریز بن عبد اللہ

اس کی تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصوم۔ کتاب الصیام۔ کتاب النوادر۔

صفوان بن یحییٰ

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الشراء والبیع۔ کتاب الخیانات۔ یہ اول مذکور کتاب کے علاوہ ہے۔ کتاب محبۃ والوصایا۔ کتاب الفرائض۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الآداب۔ کتاب بشارات المؤمن۔

عیسیٰ بن مہران

اس کی تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب الفرق بین ۔ ۔ و الآل۔ کتاب المحدثین۔ کتاب السنن المشترکۃ۔ کتاب الوفاۃ۔ کتاب الکشف۔ کتاب الفضائل۔ کتاب الدیباج۔

حسن بن محمد بن سماعہ

تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب القبلہ - کتاب الصلوٰۃ - کتاب الصیام -

ابن بلال

ابوالحسن علی بن بلال بن معاویہ بن احمد مہلبی - کتاب الرشد والبیان اس کی تصنیف ہے -

بعض اصحاب قُم

ابوجعفر احمد بن محمد بن عیسیٰ قمی - اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب التفسیر الکبیر - کتاب الطب الصغیر - کتاب المکاسب -

سعد بن ابراہیم قمی

کتاب [illegible] اس کی تصنیفات میں سے ہے -

ابن شمر

ابوالحسین بن [illegible] - کتاب قرب الاسناد اس کی تصنیف ہے -

ابن فضال

ابو علی حسن بن علی بن فضال تیمی بن ربیعہ بن بکر - تیم اللہ بن ثعلبہ کا بردہ دار ابوالحسن رضا علیہ السلام کے اصحابِ خاص میں سے تھا - اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب التفسیر - کتاب الابتداء والمبتدا - کتاب الشبہ

علیہم السلام میں سے تھا۔ کتاب الملل والرجال۔ اس کی تصنیف ہے۔ ابو علی بن ہمام کا کہنا ہے کہ اس کتاب کے مندرجات مشمولات محمد بن جمہور عمی سے مروی ہیں۔ مگر حسن بن محمد بن جمہور نے مجھے بتایا کہ اس کتاب میں فضائل و منزلت سے متعلق جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ وہی ہیں جو شیعہ کی خواہشات و رجحانات سے ہم آہنگ ہیں۔ یہ کتاب کتاب البشارات کی مانند ہے۔

اسماعیل بن مہران

یہ عیسیٰ بن مہران کا بھائی ہے۔ کتاب الملاحم اس کی تصنیف ہے۔

ابو جعفر

محمد بن حسن بن احمد بن ولید قمی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب الجامع فی الفقہ۔ کتاب تفسیر القرآن۔

ابو القاسم

عبد اللہ بن احمد بن عامر بن سلیمان طائی۔ کتاب قضایا و الاحکام اس کی تصنیف ہے۔

آدمی رازی

ابو سعید سہل بن زیاد رازی۔ اصحاب ابی محمد الحسن بن علی علیہ السلام سے تھا۔ کتاب ... اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ثقفی

ابو اسحاق ابراہیم بن محمد اصفہانی۔ ثقہ اصحاب تصنیف تھا ہیں سے تھا۔ کتاب اخبار الحسن بن علی علیہ السلام اس کی تصنیف ہے۔

موسیٰ بن سعدان

کتاب الطرائف۔ اس کی تصنیف ہے۔

ابو جعفر

محمد بن حسین صائغ۔ یہ امامیہ شیعہ میں سے تھا۔ اس کی تصنیف کتاب متشابہ ہے۔

بُنْدار

بن محمد بن عبد اللہ فقیہ۔ یہ صاحب احترام امامیہ سے ہے۔ اس کی مؤلفات یہ ہیں:-
کتاب الطہارۃ۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ کتاب الزکوٰۃ۔
کتب اصول کی ترتیب کے مطابق بھی اس نے کتابیں تصنیفات کیں۔ اس کے علاوہ اور بھی تالیفات ہیں جو یہ ہیں:-
کتاب الامامۃ من جہۃ الخبر۔ کتاب المتعۃ۔ کتاب العمرۃ۔

حواشی

۱؎ اصل عربی کتاب میں خاندان یقطین کا تذکرہ اس فن کے آخر میں کیا گیا ہے اور ساتھ ہی "آل یقطین" کا عنوان قائم کرکے نیچے لکھا ہے "یلیق بموضعہ فی الاول" یعنی اس مضمون کو اس سے قبل، اس کے اصل مقام سے ملحق کر دیا جائے جس کا ہمارے نزدیک یہ مطلب ہے کہ اس کا محل "محمد بن عیسیٰ" سے پہلے ہے کیونکہ محمد بن عیسیٰ خاندان یقطین سے تعلق رکھتا ہے، اور ظاہر ہے کہ اصل خاندان کا تذکرہ وضاحت اس سے پہلے ہی ہونا چاہیئے تھا چنانچہ ہم نے ترجمہ میں خاندان یقطین کا ذکر محمد بن عیسیٰ سے پہلے کیا ہے۔

مقالہ ششم

چھٹا فن

فقہائے محدثین اور اصحاب حدیث

علما اور اُن کی تصنیفات کے بارے میں

یہ فن فقہائے اصحاب الحدیث کے حالات پر مشتمل ہے

سفیان ثوری سے متعلق حالات و اخبار

سفیان بن سعید بن مسروق ثوری۔ ثور بن عبد مناة بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان کی اولاد سے ہیں۔

کہا جاتا تھا بنو ثور میں تیس آدمی ہوئے ہیں اور ان میں کا کوئی بھی ربیع بن خُثیم سے کمتر نہ تھا۔ یہ سب کوفے کے تھے لیکن ان میں سے کسی نے کوفہ میں قیام نہیں کیا۔ سفیان ثوری بادشاہ کے ڈر سے بصرہ میں روپوش رہے اور وہیں فوت ہوئے اور عشاء کے وقت دفن کیے گئے۔ یہ واقعہ ۱۶۱ھ کا ہے۔ اس وقت وہ ۶۴ برس کے تھے۔ ان کی ولادت ۹۷ھ میں ہوئی۔ انھوں نے اپنی کتابوں کے بارے میں عمار بن سیف کو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق اس نے ان کی کتابوں کو پھاڑ کر جلا دیا تھا۔ سفیان نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ صرف ایک بیٹا تھا جو ان کے انتقال سے پہلے ہی وفات پا گیا تھا۔ اسی لیے انھوں نے اپنی تمام چیزیں اپنی بہن اور اس کی اولاد کے حوالے کر دی تھیں۔ البتہ بھائی مبارک بن سعید کو انھوں نے کسی شے کا وارث نہیں بنایا۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الجامع الکبیر— یہ کتاب حدیث کے انداز کی ہے۔ اس کو ان سے ایک جماعت نے روایت کیا جن میں یزید بن الوحکیم، عبداللہ بن ولید عدنی۔ ابراہیم بن خالد صنعانی۔ عبدالملک ذماری اور دیگر یمنیوں میں حسین بن حفص اصفہانی شامل ہیں۔

کتاب الجامع الصغیر— یہ بھی ایک جماعت سے مروی ہے جن میں الفضحی، عثمان بن جبید، حسن بن حفص اصفہانی، معافی بن عمران موصلی، عبدالعزیز بن ابان، عبدالصمد بن حسان، زید بن الوزرقا اور قاسم بن یزید جرمی شامل ہیں۔

کتاب الفرائض، کتاب رسالۃ الی عباد بن عباد الارسوفی، کتاب رسالۃ...

ابوعبد الرحمان

محمد بن عبدالرحمن بن مغیرہ بن الوذئب۔ یہ بنو عامر بن لؤی سے ہیں۔ ان کا شمار فقہا و محدثین کے گروہ میں ہوتا ہے۔ مسندِ قضا پر فائز تھے۔ ۱۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیف میں سے کتاب السنن ہے جو کتبِ فقہ مثلاً صلوٰۃ، طہارت، صیام، زکوٰۃ اور مناسک وغیرہ پر محتوی ہے۔

عبدالرحمٰن

بن زید بن اسلم۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خادم تھے۔ ہارون الرشید کے آغازِ خلافت میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الناسخ والمنسوخ۔ کتاب التفسیر۔

عبدالرحمٰن بن ابوزناد

ابوزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے۔ فقہائے محدثین میں سے تھے۔ ۱۷۴ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الفرائض۔ کتاب رأی الفقہاء السبعۃ من اہل المدینۃ وما اختلفوا فیہ۔

عبد الملک

بن محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم انصاری — ہارون کی طرف سے بغداد میں عہدۂ قضا پر فائز تھے اور وہیں ۱۷۶ھ میں فوت ہوئے۔ کتاب المغازی ان کی تصنیف ہے۔

عبد الملک

بن عبد العزیز بن جریج — ان کی کنیت ابوالولید تھی اور خاندان اسید بن ابوالعیص بن امیہ کے غلام تھے۔ ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی مؤلفات میں سے کتاب السنن ہے جو کتب سنن کی طرح طہارت، صیام، صلوٰۃ، زکوٰۃ اور اس قسم کے دیگر امور کو محیط ہے۔

سفیان بن عیینہ ہلالی

بنی . . . . . کے غلام تھے۔ ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔ بہت بڑے فقیہ تھے۔ ان کی کسی تصنیف کا پتہ نہیں چلا۔ ان سے صرف مسائل کا سماع کیا جاتا تھا۔ البتہ ان کی ایک مشہور تفسیر ہے۔

مغیرہ بن مقسم ضبی

ضبیوں کے غلام تھے۔ ابوہشام کنیت تھی۔ ۱۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ کتاب الفرائض ان کی تصنیفات میں سے ہے۔

زائدہ بن قدامہ ثقفی

ثقفیوں میں سے تھے۔ ابوالصلت کنیت تھی۔ جنگ حسن بن عطیہ کے دوران میں [illegible]ھ یا ۶۰ھ میں روم میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں۔

کتاب السنن :۔ یہ انہی مسائل پر مشتمل ہے جن پر تمام کتبِ سنن مشتمل ہیں۔
کتاب القراءات۔ کتاب التفسیر۔ کتاب الزہد۔ کتاب المناقب۔

محمدؒ

بن فضیل بن غزوان ضبی ۔۔ ضبیوں کے غلام تھے۔ کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ ۱۹۵ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الطہارۃ۔ کتاب المناسک۔ کتاب الزکوٰۃ۔ یہ آخر تک کتبِ فقہ کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے۔ کتاب السنن کے نام سے بھی یہ کتاب مشہور ہے۔ نیز درج ذیل کتابیں بھی ان کی تصنیف کردہ ہیں :۔
کتاب التفسیر۔ کتاب الزہد۔ کتاب الصیام۔ کتاب الدعاء۔

یحییٰ

بن زکریا بن زائدہ ۔۔ کنیت ابوسعید تھی۔ مدائن میں قاضی تھے۔ وہیں ۱۸۲ھ میں فوت ہوئے۔ کتاب السنن ان کی تصنیفات میں سے ہے۔ جو باقی کتبِ سنن کے انداز کی کتاب ہے۔

وکیع بن جراح

بن ملیح رواسی۔ بنی عامر بن صعصعہ سے تھے۔ ابوسفیان کنیت تھی۔ محرم ۱۹۷ھ میں حج سے واپس آتے ہوئے فید کے مقام پر فوت ہوئے۔ کتاب السنن ان کی تصنیفات میں سے ہے۔ یہ بھی مذکورہ بالا سنن کے اسلوب کی کتاب ہے۔

ابونُعَیم

فضل بن دُکین۔ تمیم بن عبداللہ تیمی کے غلام تھے۔ ۲۱۹ھ میں فوت ہوئے۔

تالیفات یہ ہیں:-

کتاب مناسک۔ کتاب المسائل فی الفقہ۔

یحییٰ بن آدم

ابو زکریا کنیت تھی۔ خاندان عقبہ بن ابی معیط کے غلام تھے ۲۰۳ھ میں فم الصلح کے مقام پر فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب الفرائض — یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ کتاب الخراج۔ کتاب الزوال۔

ابن ابی عروبہ

ان کا نام سعید ہے اور ابو عروبہ کا نام مہران ہے۔ کنیت ابو النضر ہے۔ انہوں نے ۱۵۶ھ میں وفات پائی۔ کتاب السنن ان کی تصنیف ہے۔ یہ بھی مسند یا سنن کے نہج کی کتاب ہے۔

حماد بن سلمہ

بنو تمیم کے غلام تھے۔ کنیت ابو سلمہ ہے۔ محرم ۱۶۵ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے۔ کتاب السنن ان کی تصنیفات میں سے ہے جو بھی سنن کی مانند ہے۔

اسماعیل بن عُلیّہ

عُلیّہ ان کی ماں کا اور ابراہیم ان کے باپ کا نام تھا۔ بنو اسد کے غلام تھے۔ کنیت ابو بشر ہے۔ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور تراسی برس کچھ مہینوں کی عمر پا کر ذوالقعدہ ۱۹۳ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب التفسیر۔ کتاب الطہارۃ۔

کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب المناسک۔

ابراہیم بن اسماعیل

کنیت ابو اسحاق ہے۔ ۱۵۲ھ میں پیدا، اور ۲۱۸ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی تصنیفات میں سے . . . ہے۔

روح

بن عبیدہ تیلسی۔ کنیت ابو محمد ہے۔ ۲۰۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔ کتاب السنن ان کی تصنیفات میں سے ہے۔

مکحول شامی

ہذیل کی ایک عورت کے غلام تھے۔ ۱۱۶ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں۔ کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب المسائل فی الفقہ۔

اوزاعی

عبد الرحمن بن عمر۔ عمر کا باپ قبیلہ اوزاع کا فرد تھا۔ ۱۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں:۔

کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب المسائل فی الفقہ۔

ولید بن مسلم

ابو العباس کنیت تھی۔ قریش کے غلام تھے۔ ۱۹۹ھ میں حج سے لوٹتے ہوئے فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں:۔

کتاب السنن فی الفقہ۔

کتاب المغازی۔

عبدالرزاق

بن ہمام بن نافع صنعانی۔ کنیت ابوبکر تھی۔ حمیر کے غلام تھے۔ ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے
تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب المغازی۔

ہُشیم

بن بشیر سلمی۔ کنیت ابومعاویہ ہے۔ بنو سلیم کے غلام تھے۔ ۱۸۳ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں:۔
کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب التفسیر۔ کتاب القراءات۔

یزید

بن ہارون۔ بنو سلیم کے غلام تھے۔ کنیت ابوخالد تھی ۲۰۶ھ میں واسط میں وفات پائی۔ کتاب الفرائض اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

اسحاق ازرق

یہ یوسف کے بیٹے ہیں۔ ابومحمد کنیت ہے۔ ۱۹۵ھ میں واسط میں فوت ہوئے
تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب المناسک۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب القراءات۔

عبدالوہاب

بن عطاء عجلی خفاف۔ کنیت ابونصر ہے۔ اہل بصرہ سے تھے۔ ۲۰۰ھ کے بعد بغداد میں فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں:۔

کتاب السنن فی الفقہ، کتاب التفسیر، کتاب الناسخ والمنسوخ۔

ابراہیم بن طہمان ہروی

ان کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب السنن فی الفقہ، کتاب المناقب، کتاب العیدین، کتاب التفسیر۔

حسین بن واقد مروزی

ان کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب التفسیر، کتاب الوجوہ فی القرآن۔

عبداللہ بن مبارک

کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ جہاد سے واپس آتے ہوئے ۱۸۱ھ میں ہیت کے مقام پر فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب السنن فی الفقہ، کتاب التفسیر، کتاب التاریخ، کتاب الزہد، کتاب البر والصلۃ۔

ابوالولید طیالسی

نام ہشام بن عبدالملک اور کنیت ابوالولید ہے۔ محدثین میں سے ہیں۔ ۲۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ ان کی تصنیفات میں سے ... ہے۔

فریابی کبیر

ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن واقد فریابی۔ یہ تبع تابعین سے ہیں۔ اصحاب سفیان میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ثوری سے اخذ علم کیا اور سنہ ... میں فوت ہوئے۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب التفسیر، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصیام۔

کتاب الزکواۃ۔ کتاب المناسک۔
انھوں نے تمام کتب فقہی آخر تک اسی ترتیب کے مطابق تصنیف کی ہیں۔

عبداللہ

بن محمد بن ابوشیبہ۔ اصحاب تصنیف محدثین سے ہیں۔ انھوں نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔ تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب التفسیر۔ کتاب التاریخ۔ کتاب الفتن۔ کتاب صفین۔ کتاب الجمل۔ کتاب الفتوح۔ کتاب المسند فی الحدیث۔

عثمان بن ابوشیبہ

اصحاب تصنیف محدثین میں سے ہیں۔ ۲۳۷ھ میں فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب التفسیر۔ کتاب العین۔ کتاب المسند۔

محمد بن عثمان

بن ابوشیبہ ۲۹۷ھ میں فوت ہوئے۔ کتاب السنن فی الفقہ ان کی تصنیفات میں سے ہے۔

امام احمد بن حنبل

ابوعبداللہ احمد بن حنبل۔ ان کی تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب العلل۔ کتاب التفسیر۔ کتاب الناسخ والمنسوخ۔ کتاب الزہد۔ کتاب المسائل۔ کتاب الفضائل۔ کتاب الفرائض۔ کتاب المناسک۔ کتاب الایمان۔ کتاب الاشربۃ۔ کتاب طاعۃ الرسول۔ کتاب الرد علی الجہمیۃ۔ کتاب المسند۔ یہ کتاب چالیس ہزار

سے زائد احادیث پر مشتمل ہے۔
امام احمد بن حنبل کے ایک لڑکے کا نام عبداللہ تھا، جو بڑے ثقہ تھے اور ان سے سماع حدیث کیا تھا۔ ایک لڑکے کا نام صالح بن احمد تھا۔ صالح کے بیٹے زہیر تھے جو ۳۰۳ھ میں فوت ہوئے۔

اثرم

اصحاب احمد بن حنبل میں سے ہیں۔ ان کا نام احمد بن محمد بن ہانی اور کنیت ابوبکر ہے۔ اسکاف بنی جنید کے باشندہ تھے۔ سنہ . . . میں وفات پائی۔
تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب السنن فی الفقہ ۔ یہ کتاب مذاہب امام احمد کی اساس پر تصنیف کی گئی ہے اور اس میں احادیث سے دلائل و شواہد پیش کیے گیے ہیں۔
کتاب التاریخ، کتاب العلل۔ کتاب الناسخ والمنسوخ فی الحدیث۔

مروزی

احمد بن محمد بن حجاج۔ مذاہبِ امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔ سنہ . . . میں فوت ہوئے۔ کتاب السنن بشواہد الحدیث ان کی تصنیف ہے۔

اسحاق بن راہویہ

راہویہ کا نام ابراہیم بن . . . مروزی ہے۔ اکابر اصحاب احمد بن حنبل میں سے تھے۔ سنہ . . . میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں: کتاب السنن فی الفقہ کتاب التفسیر

ابو خیثمہ

زہیر بن حرب۔ ۲۳۴ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں: کتاب المسند

کتاب العلم

ابن ابی خیثمہ

ابوبکر احمد بن زہیر بن حرب۔ ان کا شمار اخباری محدثین میں ہوتا ہے۔ فقیہ تھے۔ ۲۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب التاریخ۔ کتاب المتقین۔ کتاب الاعراب۔ کتاب اخبار الشعراء۔

ان کے بیٹے ابوعبداللہ

محمد بن احمد بن زہیر بن حرب اپنے باپ کے ہم پایہ تھے۔ سنہ ... میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الزکوۃ وابواب الاموال بعلہ من الحدیث۔ کتاب التاریخ۔ یہ کتاب دستیاب نہیں ہوئی، یا ناتمام رہ گئی ہوگی۔

بخاری

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن مغیرہ بخاری۔ ثقات علمائے حدیث میں سے تھے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب التاریخ الکبیر۔ کتاب التاریخ الصغیر۔ کتاب الاسماء والکنی۔ کتاب الضعفاء۔ کتاب الصحیح۔ کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب الادب۔ کتاب التاریخ الاوسط۔ کتاب خلق افعال العباد۔ کتاب القراۃ خلف الامام۔

معمری

ان کا نام حسن بن علی بن شبیب ہے۔ فقہائے محدثین میں سے تھے۔ سنہ ... میں فوت ہوئے۔ کتاب السنن فی الفقہ ان کی تصنیف ہے۔

ابو عروبہ

ان کا نام حسان بن مرودو نہ تھا۔ بغداد کے مشائخ سے احادیث تصنیف کرتے تھے ان کی کوئی کتاب نہیں۔

مسلم بن حجاج

ابوالحسین قُشیری نیشاپوری۔ ان کا شمار محدثین اور علمائے حدیث و فقہ میں ہوتا ہے، تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب الصحیح۔ کتاب الاسماء والکنی۔ کتاب الاوحاد۔ کتاب المفرد۔ کتاب تاریخ کتاب طبقات۔

علی بن مدینی

ان کا اصل مقام ... سے ... تھا۔ ابن عبداللہ بن جعفر مدینی۔ یہ محدث اور علم حدیث تھے۔ ۷۲ سال کی عمر پا کر سامرہ میں دوشنبہ کے روز ۲۷ ذیقعدہ ۲۵۹ ھ کو فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب المسند المعلل۔ کتاب المدلسین۔ کتاب الضعفاء۔ کتاب العلل کتاب الاسامی والکنی۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب التنزیل۔

یحییٰ بن معین

۲۳۳ھ میں فوت ہوئے۔ کتاب التاریخ ان کی تصنیف ہے جس کو خود انہوں نے نہیں، ان کے تلامذہ نے مرتب کیا۔

سُریج بن یونس

ابوالحارث مروزی۔ ان کا شمار اکابر ثقات اور فقہا و قرائے محدثین میں ہوتا ہے۔

سنہ ... میں فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب التفسیر۔ کتاب الناسخ و منسوخ۔ کتاب القراءات۔ کتاب السنن فی الفقہ۔

حفص ضریر

ابو عمر حفص بن عمر۔ بصرہ کے باشندہ تھے۔ اور جلیل القدر محدث تھے۔ سنہ ... میں فوت ہوئے۔ تالیفات یہ ہیں :۔
کتاب احکام القرآن۔ کتاب السنن فی الفقہ۔

فضل بن شاذان رازی

خاص و عام یعنی شیعہ اور سنی دونوں سے ان کا تعلق تھا۔ شیعہ ان کی شیعیت کے مدعی تھے اس لیے ہم نے شیعہ کے ضمن میں ہی ان کا ذکر کیا ہے۔ سنی ان کو حشویہ قرار دیتے ہیں اور حشویت سے متعلق ان کی تصنیفات یہ ہیں :۔ کتاب التفسیر۔ کتاب القراءات۔ کتاب السنن فی الفقہ۔

ان کے بیٹے عباس بن فضل

ان کے بیٹے عباس بن فضل کی تصنیفات میں سے یہ کتابیں ہیں۔

ابراہیم حربی

ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر بن عبداللہ کا شمار ان جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے جو معرفت حدیث سے بہرہ ور تھے۔ یہ عالم و پارسا اور ماہر لغت تھے۔ یہ ابو عبید اللہ بن وسیم مروزی زمرۂ حفاظ میں سے تھے۔ ابراہیم کی وفات ۲۸۵ھ میں ہوئی۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب غریب الحدیث۔ اس سے یہ کتابیں مشتق ہیں :۔ مسند ابی بکر۔ مسند عمر۔

مسند عثمان ۔ مسند علی ۔ مسند الزبیر ۔ مسند طلحہ ۔ مسند سعد بن ابی وقاص ۔ مسند عبد الرحمٰن بن عوف
مسند العباس ۔ مسند شیبہ بن عثمان ۔ مسند عبد اللہ بن جعفر ۔ مسند المسور بن مخرمۃ الزہری ۔
مسند المطلب بن ربیعۃ ۔ مسند السائب المخزومی ۔ مسند خالد بن الولید ۔ مسند ابی عبیدۃ بن الجراح
مسند معاویۃ وغیرہ ۔ مسند عمرو بن العاص ۔ مسند عبد اللہ بن العباس ۔ مسند عبد اللہ بن عمر
بن الخطاب ۔ مسند الموالی یہ اس کتاب کا آخری حصہ ہے ۔ اس کے بعد یہ کتابیں اس کی
تصنیف کردہ ہیں :۔

کتاب الادب ۔ کتاب المغازی ۔ کتاب التیمم ۔

مُطَیَّن بن ایوب

ابوجعفر محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی ۔ ثقات محدثین سے ہیں ۔ ولادت سنہ ...
میں اور وفات ۲۹۹ھ میں ہوئی ۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب السنن فی الفقہ ۔ کتاب التفسیر ۔ کتاب المسند ۔ کتاب تفسیر المسند ۔ کتاب ۔ دب

فریابی صغیر

ابوبکر جعفر بن محمد بن حسن فریابی ۔ انھوں نے دنیا بھر کے مشائخ سے تحصیل علم کی اور
بہت گھومے پھرے ۔ ۳۰۰ھ کے آخری دن فوت ہوئے ۔ کتاب السنن ان کی تصنیف
ہے ، جو بہت سی کتابوں پر مشتمل ہے اور جن کی تعداد پچاس کے قریب ہے ۔

شَبیب عُصْفُری

ان کا نام خلیفہ بن خیاط ہے ۔ بصرہ کے رہنے والے تھے ۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الطبقات ۔ کتاب التاریخ ۔ کتاب طبقات القراء ۔ کتاب تاریخ الزمنی
والعرجان والمرضی والعمیان ۔

کتاب اجزاء القرآن واعشارہ واسباعہ وآیاتہ ۔

کجی

ان کا نام ابومسلم ہے۔ ان کا باپ . . . سے بصرہ میں آیا اور وہاں چونے اور اینٹ کا پختہ مکان بنایا۔ وہ کاریگروں سے کہتا تھا "کج! کج!" یعنی چونہ استعمال کرو۔ یہ لفظ وہ اس کثرت سے استعمال کرنے لگا کہ اس کا نام ہی "کجی" پڑ گیا۔ ابومسلم کا شمار اجلۂ محدثین اور عالی سند لوگوں میں ہوتا ہے۔ ان کی ولادت سنہ . . . میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب السنن۔ کتاب مسند۔

ابن ابی داؤد سجستانی

ان کا نام سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ہے اور شداد، ابوبکر بن سلیمان بن ابی داؤد ہے۔ ان کا شمار جلیل القدر محدثین اور فقہا میں ہوتا ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ ولادت سنہ . . . میں اور وفات ۳۱۶ھ میں ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب التفسیر۔ یہ کتاب انھوں نے اس زمانہ میں تصنیف کی جس زمانہ میں ابوجعفر طبری نے اپنی کتاب تالیف کی تھی۔ کتاب المصابیح فی الحدیث — یہ حدیث کی کتاب ہے اور حدیث میں ابن ابی داؤد کی سب سے ضخیم کتاب ہے۔

کتاب المصاحف۔ کتاب نظم القرآن۔ کتاب فضائل القرآن۔ کتاب شریعۃ التفسیر۔ کتاب شریعۃ المقاری۔ کتاب ناسخ والمنسوخ۔ کتاب البعث والنشور۔

ابوعبداللہ

محمد بن مخلد بن حفص عطار۔ ثقات محدثین میں سے ہیں۔ ۲۳۳ھ میں پیدا اور ۳۳۱ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:۔ کتاب السنن فی الفقہ۔ کتاب الآداب

کتاب المسند ۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔

محاملی

قاضی ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد ضبی ثقات میں سے ہیں۔ ۲۳۵ھ میں پیدا ہوئے اور جمعرات کے دن ۲۲۔ ربیع الثانی ۳۳۰ھ کو وفات پائی اور ان کی خبر کی بغداد کے گلی کوچوں میں تشہیر ہوئی۔ ان سے بڑھ کر اسناد و صداقت شعار، ثقہ اور ثابت محدث روئے زمین پر باقی نہیں رہا۔ کتاب السنن فی الفقہ ان کی تصنیفات میں سے ہے۔

جعفر دقاق

یہ حافظ حدیث تھے۔ محدثین کے ہاں صداقت و ثقاہت اور ثبات میں یگانۂ روزگار تھے۔ ۳۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات میں سے کتاب ۔ ہے۔

ابن صاعد

ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد منصور کے غلام تھے۔ . . . میں پیدا ہوئے اور ۳۱۸ھ میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب السنن، کتاب المسند، کتاب القراءات۔

بغوی

ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی۔ ابن بنت منیع کے نام سے مشہور تھے۔ ۲۱۴ھ میں پیدا اور ۳۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ تصنیفات یہ ہیں:-

کتاب المعجم الکبیر، کتاب المعجم الصغیر۔

کتاب الصحابہ

کتاب السنن علی مذاہب الفقہاء۔

طبری اور اصحابِ طبری، شُراۃ اور ان کے فقہا

مقالۂ ششم

ساتواں فن

جو

اخبار و واقعاتِ علما اور اُن کی تصنیفات پر مشتمل ہے

طبری اور اصحابِ طبری

محمد بن اسحاق ندیم ابوالفرج معافا بن زکریا نہروانی کی روایت سے بیان کرتا ہے کہ:۔

یہ ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد طبری آملی ہے۔ عالم باعمل، علامۂ وقت، امامِ دوراں اور فقیہِ زماں تھا۔ ۲۲۴ھ میں آمل میں پیدا ہوا، اور ۸۶ برس کی عمر پاکر ۳۱۰ھ میں وفات پائی۔ اس نے محمد بن حمید رازی، ابوہمام، ابوکریب، ہناد بن سری، عماد بن یعقوب، عبیداللہ بن اسماعیل ہباری، اسماعیل بن موسیٰ، عمران بن موسیٰ قزاز اور بشر بن معاذ عقدی ایسے فاضل مشائخ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ فقہ، داؤد کو سنائی۔ فقہ شافعی، ربیع بن سلیمان سے مصر میں اور حسن بن محمد زعفرانی سے بغداد میں پڑھی۔ فقہ مالک کی تحصیل یونس بن عبدالاعلیٰ، بنی عبدالحکم، محمد، عبدالرحمٰن، سعد اور وہب کے برادرزادوں سے کی۔ فقہ عراق، ابومقاتل سے رے میں پڑھی۔ مصر، شام، عراق، کوفہ، بصرہ اور رے کے اکابر اساتذہ و شیوخ سے

اس کی تصنیف سے ۔ کچھ رسائل بھی ہیں، جن میں سے . . . ہیں۔

اس کے اصحاب اتباع میں ابو الحسن احمد بن یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن ابو منصور منجم متکلم بھی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المدخل الی مذہب الطبری و نصرۃ مذہبہ ۔ کتاب الاجماع فی الفقہ علی مذہب ابی جعفر ۔

اس کے فقہائے مذہب میں یہ لوگ بھی شامل ہیں ۔

ابو الحسن دقیقی حلوانی طبری ۔۔۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الشروط ۔۔۔ کتاب الرد علی المخالفین ۔

ابو الحسین بن یونس ۔ اس کا نام . ہے ۔ یہ متکلم تھا فقہ کے موضوع سے متعلق کتاب الاجماع فی الفقہ اس کی تصنیف ہے ۔

ابوبکر بن کامل ۔۔۔ مقالۂ اول میں اس کا ذکر ہو چکا ہے ۔ مذہب طبری کے بارے میں اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب جامع الفقہ ۔۔۔ کتاب العیش ۔ کتاب الشروط ۔ کتاب الوقوف ۔

ابو اسحاق ابراہیم بن حبیب سقطی طبری ۔۔۔ یہ اہل بصرہ سے تھا ۔ کتاب ابی جعفر کے بعد اس نے کئی نادر ترین کتاب تصنیف کی، جو زیادہ تر سرگزشت ابو جعفر اور اس کے متبعین کو متضمن تھی ۔ اس کی تالیفات یہ ہیں :۔

کتاب الرسالۃ ۔ کتاب جامع الفقہ ۔

ایک شخص ان میں سے ابن اذونی کے نام سے شہرت رکھتا ہے ۔ اس کا نام . . . ہے ۔ تصنیفات . . . میں ہے ۔

ان میں کا ایک اور شخص ابن حداد سے معروف ہے ۔ اس کا نام ہے ۔ اور تصنیفات ہیں ۔

ابو معشر منجم کہتا ہے کہ ابو مسلم کجی فقہ میں ابو جعفر طبری کی طرف مائل تھا اور ابو جعفر کا ہم عصر تھا ۔

معافا نہروانی قاضی

ابوالفرج معافا بن زکریا۔ ہمارے زمانہ کا آدمی ہے اور باشندگانِ نہروان[1] میں سے ہے۔ مذہب ابی جعفر میں یگانۂ روزگار اور اس کی کتابوں کا حافظ ہے، مزید برآں بہت سے علوم میں مہارت رکھتا ہے اور ان کا اتنا بڑا [illegible] ہے کہ اس سلسلہ میں نمایاں ہستی کی طرف اٹھتی ہیں۔ بساختہ ہی انتہائی ذکی بہترین حافظہ کا مالک اور نہایت حاضر جواب ہے۔ [illegible] میں پیدا ہوا۔ فقہ وغیرہ سے متعلق اس کی اب تک کی جو تصنیفات مجھے یاد ہیں، وہ یہ ہیں:۔

کتاب التحریر والمنقر فی اصول الفقہ۔ کتاب الحدود والعقود فی اصول الفقہ۔ کتاب المرشد فی الفقہ۔ کتاب شرح کتاب المرشد فی الفقہ۔ کتاب المحاضر والسجلات۔ کتاب شرح کتاب الخفیف طبری۔ کتاب الشافی فی مسح الرجلین۔ کتاب الشروط۔ کتاب اجوبۃ الکتب الکبیرہ لمحمد بن الحسن۔ کتاب الرد علی الکرخی فی مسائل۔ کتاب الرد علی ابی یحییٰ البلخی فی اختیار [illegible]۔ کتاب الرد علی داؤد بن علی۔ کتاب رسالۃ فی العنبر [illegible] القاضی فی مسئلۃ الوصایا۔ کتاب فی [illegible] القرآن۔ کتاب الرسالۃ فی [illegible]۔ کتاب القراءات۔ کتاب الحدود فی [illegible]۔ کتاب شرح کتاب المزنی۔ کتاب رسالۃ [illegible]۔

اس نے مجھے بتایا کہ فقہ، کلام، نحو اور دیگر علوم سے متعلق اس کے پچاس سے زائد رسالے ہیں۔

اس [illegible] ایک بہترین تصنیف جس کا مصنف نے ذکر نہیں کیا کتاب الجلیس والانیس [illegible] اس میں بہت سے فضائل، عمدہ باتیں اور مفید چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

حواشی

[1] آمل ـ (بضم میم) ایک بہت بڑا شہر جو طبرستان میں واقع ہے (معجم البلدان)

۲۔ قحطان الضم قدامہ (قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کا نام ہے جس کا کتاب میں اضافہ کیا گیا۔

۳۔ دوارب ۔ (بفتح دال) اس نام کا ایک گاؤں تو بغداد کے مشرق میں ہے اور ایک [illegible]
ہیں (معجم البلدان)

۴۔ نہروان ۔ ایک قصبہ جو بغداد اور واسط کے درمیان واقع ہے اور واسط سے [illegible]
[illegible] (ایضاً)

۵۔ یہ عبارت الفہرست کے مصنف محمد بن اسحاق ندیم کی نہیں ہے، بلکہ اس کے مرتب کی
ہے جو کتاب کے متن ہی میں درج کر دی گئی ہے۔

یہ کتابیں شامل ہیں :-

کتاب الجامع الکبیر فی الفقہ ۔ یہ کتب فقہا کے انداز کی چند کتابوں پر مشتمل ہے ۔
کتاب الجامع الصغیر :- اس کے بیروؤں کا دارومدار اسی کتاب پر ہے ۔ کتاب الغرائض
کتاب الرد علی ابی حنیفہ فی الرائی ۔ کتاب الرد علی الشافعی فی القیاس ۔

ابوبکر بردعی

یہ بھی اسی گروہ میں شامل ہے ۔ نام محمد بن عبداللہ ہے ۔ میں نے اس کو ۳۴۰ھ میں دیکھا تھا اور مجھ سے انس و محبت رکھتا تھا ۔ مذہب اعتزال کا اظہار کرتا تھا ، لیکن خارجی تھا اور فقہائے خوارج میں اس کا شمار ہوتا تھا ۔ اس نے مجھے بتایا کہ فقہ میں ، وہ متعدد کتابوں کا مصنف ہے ۔ ان میں سے بعض کا نام بھی لیا ۔ جو یہ ہیں :-

کتاب المرشد فی الفقہ ۔ کتاب الرد علی المخالفین فی الفقہ ۔ کتاب تذکرۃ الغریب فی الفقہ
کتاب التبصر للمتنبین ۔ کتاب الاحتجاج علی المخالفین ۔ کتاب الجامع فی احوال الفقہ ۔ کتاب الحد
کتاب الناسخ والمنسوخ فی القرآن ۔ کتاب الاذکار والتکبیر ۔ کتاب السنۃ والجماعۃ ۔ کتاب ...
کتاب نقض کتاب ابن الراوندی فی الامامۃ ۔ کتاب تحریم المسکر ۔ کتاب الرد علی من قال بالمتعۃ ۔
کتاب الشہادات ۔ کتاب الایمان والنذور ۔

ابوالقاسم حدیثی

میں نے اسے دیکھا ہے ۔ بظاہر بڑا زاہد و خاشع تھا ۔ اپنے مذہب کا اظہار نہیں کرتا تھا ۔ لیکن اس کا شمار اکابر خوارج اور ان کے فقہا میں ہوتا تھا ۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الجامع فی الفقہ ۔ کتاب الحکم للہ عزوجل ۔

کتاب الامامۃ

کتاب الوعد والوعید ۔

کتاب التحریم والتحلیل ۔ کتاب التسمیۃ للہ جل اسمہ ۔

حواشی

۱ شُرات — خوارج کو کہتے ہیں۔ جوہری کہتا ہے، خوارج، شُرات کے نام سے اس لیے موسوم ہوئے کہ انھوں نے یہ نعرہ بلند کیا تھا کہ ہم نے اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت کے عوض بیچ ڈالا ہے اور اس کے بدلے میں جنت خرید لی ہے۔

۲ عمان — مشرقِ اوسط کا ایک مشہور شہر جو آج کل اردن کا دارالخلافہ ہے۔

۳ سجستان — اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴ سن — (بکسر سین و تشدید نون) یہ دجلہ کے کنارے تکریت کے بالائی حصہ میں ایک شہر ہے۔ اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے متعدد عبادت خانے ہیں۔ حازمی کا کہنا ہے کہ سن عراق میں ایک جگہ ہے۔ سن جزیرہ میں ایک قلعہ بھی ہے۔

(معجم البلدان)

۵ بوازیج — ایک شہر جو تکریت کے قریب دجلہ کے نشیبی علاقہ میں ہے۔

(ایضاً)

۶ کرخ جدان — (بضم جیم و تشدید دال) ایک چھوٹا سا شہر جو عراق کی آخری سرحد پر خانقین کے نواح میں ہے۔ شیخ معروف کرخی اسی کی طرف منسوب ہیں۔ (ایضاً)

۷ تل عکبرا — (بفتح تا و تشدید لام و ضم عین و سکون کاف) یہ عکبرا کے قریب ایک جگہ ہے۔ جسے تل عکبرا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(ایضاً)

۸ حزہ — (بفتح حا و تشدید زا) اس نام کے کئی مقام ہیں۔ ایک نصیبین اور راس عین کے درمیان ہے۔ اس نام کا ایک چھوٹا سا شہر سرزمین موصل میں اربل کے قریب ہے۔

اس نام کی ایک جگہ ارض حجاز میں بھی ہے۔ (ایضاً)

۹؎ شہرزور — اربل اور ہمدان کے درمیان واقع ہے۔ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھئے۔)

۱۰؎ عکبرا — (بضم عین وسکون کاف وفتح با) ایک چھوٹا سا شہر جو دجیل کے کنارے میں مرتفین اور اوانا کے قریب واقع ہے اور بغداد سے دس فرسنگ کی مسافت پر ہے۔

(ایضاً)

جزوِ ہفتم

قدیم و جدید اصحابِ تصنیف علماء کے حالات اور ان کی تصنیفات کے نام

مقالۂ فلاسفہ

مقالۂ ہفتم

جو

اخبار و واقعاتِ فلاسفہ، علومِ قدیمہ اور اس سلسلہ کی تصنیفات پر مشتمل ہے

اس کے تین فنون ہیں

پہلا فن

فلسفۂ طبیعیین و متکلمین، ان کی کتابیں، تراجم اور شروح، نیز ان میں سے وہ کتابیں جو موجود ہیں اور ان کا تذکرہ بھی ہو چکا ہے، اور وہ جو موجود نہیں ہیں، اور وہ جو پہلے موجود تھیں، لیکن اب نایاب ہیں

آغازِ مقالہ

علما سے منقول چند حکایات انہی کے الفاظ میں

ابوسہل بن نوبخت کتاب النہمطان میں کہتا ہے :۔

علوم کی گوناگونی، کتابوں کی رنگارنگی اور مسائل و مآخذ کے تنوع، سب سے اس حقیقت کی نشان دہی ہوتی ہے جس پر کہ علم النجوم بھی دلالت کناں ہے ۔ کہ واقعات و حوادث، ظہورِ اسباب سے پہلے کہیں موجود ہوتے ہیں اور ان کو جان لینا ممکن ہے جیسا کہ اہل بابل نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔ مصریوں نے انہی سے یہ علوم سیکھے ہیں اور اہل ہند انہی علوم و معارف پر اپنے شہروں میں عمل پیرا رہے ہیں۔

قبل از وقوع، واقعات کا علم اسی انداز کا ہے کہ جس طرح ابتدائی اور قدیم لوگوں میں بھی پایا جاتا تھا۔ جب کہ ان کا دامن گناہوں سے آلودہ نہیں ہوا تھا اور انھوں نے معاصی کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ نیز جب کہ یہ جہل و نادانی کی لہروں کا شکار نہیں ہوئے تھے۔ تا آنکہ ان کی عقل دنیوی متغیر اور فہم و فراست رخصت ہوئی۔ جیسا کہ کتابوں میں مذکور ہے۔ زندگی کے تذبذب میں یہ کیفیت اس حد تک پہنچ گئی کہ عقل ششدر اور فکر دانش ورطۂ حیرت میں گم ہوئی اور ان کا دین برباد ہوا، اور وہ اس درجہ پریشان اور حیرت زدہ ہوئے کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔

ایک طویل زمانہ انھوں نے اسی کیفیت میں گزارا۔ پھر ان کی آئندہ نسلوں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنھیں فکر و شعور کی نعمت سے نوازا گیا۔ انھوں نے ان گزشتہ حوادث پر

غور کیا اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس وقت دنیا میں بسنے والوں کے حالات کیا تھے؟ ان کا آغاز کیا تھا، انجام کیا ہوا، کن افلاک کے تحت یہ لوگ رہتے تھے، ان کے طرائق کیا تھے، درجوں اور دقیقوں کی کیا کیفیت تھی۔ علوی و سفلی منازل کا کیا حال تھا، ان کی راہیں اور گزرگاہیں اور کنارے کون کون تھے۔

یہ سب کچھ انھیں بادشاہ جم بن اونجہان کے عہد میں معلوم ہوا۔ علما اس کی معرفت و آگاہی سے بہرہ مند ہوئے۔ ان باتوں کو اپنی تصنیفات کی زینت بنایا۔ اس سے حاصل کردہ معلومات کی ترتیب و وضاحت کی۔ اس کی تمام تصنیفات دا معرفت کو مدارِ بحث قرار دیا اور اس دنیا، اس کی جلالت و وسعت، اس کے اسباب اور لیہ ز تاسیسات، ستاروں، جڑی بوٹیوں، ادویات اور جھاڑ پھونک یا تعویذات کے معالجے کو — جنھیں لوگ اپنی نیک و بد خواہشات کی تکمیل کے سلسلے میں استعمال کرتے تھے — بیان کیا اور روز بروز دراز تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ ضحاک بن قی مریہ آراستہ سلطنت ہوا۔

ابوسہل کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ ضحاک دراصل فارسی میں "دہ آک" ہے، جس کا معنی دس آفتیں یا مصیبتیں ہیں، اس کو عربوں نے ضحاک بنا دیا۔

اب ہم سلسلہ کلام پھر ابوسہل سے جوڑتے ہیں۔

اس کی حکومت اور اس کی طاقت و قدرت اور اقتدار کا تعلق ستارۂ مشتری سے تھا۔ چنانچہ اس نے ارضِ سواد میں ایک شہر تعمیر کیا جس کا نام مشتری کے نام سے مشتق کیا، اور اس کو علم اور صاحبانِ علم کا مرکز ٹھہرایا۔ اس میں اس نے آسمانوں کے برجوں کی تعداد کے مطابق بارہ محل تعمیر کیے اور ان کو برجوں کے نام سے موسوم کیا۔ اس میں اس نے کتب خانے بنائے اور ان محدثین ہی علما کو ٹھہرایا اور آباد کیا۔

ابوسہل کے علاوہ کسی دوسرے کا قول ہے کہ اس نے سات مکان سات ستاروں کے نام سے تعمیر کیے اور ہر مکان ایک ایک شخص کے لیے مخصوص کیا۔ یعنی اس نے خانۂ عطارد ہرمس کے لیے، خانۂ مشتری تینکلوس کے لیے اور خانۂ مریخ ،

طینقروس کے لیے مخصوص قرار دیا۔

سلسلۂ کلام کو پھر ابو سہل سے جوڑیئے۔

لوگ ان کے مطیع ہو گئے اور ان کی باتوں کو ماننے لگے اور چونکہ وہ مختلف علوم میں ان کی برتری کے قائل تھے اس لیے انہوں نے اپنے معاملات کو انہی کی تدبیر و دانائی پر انجام دینا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں ایک پیغمبر مبعوث کیا گیا لیکن چونکہ ان کا علم ابھی اس درجہ پختگی کو نہیں پہنچا تھا۔ لہٰذا انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس دوران میں ان کی آرا میں التباس پیدا ہو گیا۔ ان میں اختلافات ابھر آیا۔ ان کی خواہشات مختلف ہو گئیں اور پوری جماعت انتشار کا شکار ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر عالم نے الگ شہر کا رخ کیا تاکہ وہ وہاں سکونت اختیار کرے اور اس کے باشندوں کی قیادت و پیشوائی کا فریضہ انجام دے۔

ان میں سے ایک عالم کا نام ہرمس تھا جو ان سب سے زیادہ عقلمند سب سے زیادہ صائب الرائے اور صاحب فکر اور باریک بین تھا۔ وہ سرزمین مصر میں آیا اور وہاں اپنی پادشاہت قائم کر لی۔ اس نے اس خطۂ ارض کو آباد کیا، وہاں کے باشندوں کے معاملات و احوال کی اصلاح کی اور ان میں اپنے علم و دانش کی قوتوں کو آشکار کیا۔ وہ یونانیوں میں تھا، لیکن زیادہ تر وقت بابل میں گزارتا تھا۔ یہاں تک کہ شاہ یونان سکندر شہر روم سے ۔۔۔ جسے مقدونیہ کہا جاتا ہے ۔۔۔ نکلا اور سرزمین فارس پر حملہ آور ہوا۔ وہ شخص خود بڑا ہی تاوان کی وصولی کو جائز سمجھتا تھا جو اہل بابل اور مملکت فارس سے وصول کیا جاتا تھا۔ اس نے دارا بن دارا شاہ کو قتل کر کے اس کی قلمرو پر قبضہ کر لیا۔ اس کے شہروں کو تہ و بالا کیا اور ان بلند عمارتوں کو جو بڑے بڑے جابر و سرکش لوگوں نے تعمیر کیا تھا، کھنڈروں میں بدل دیا اور ان تمام عمارات کو جن کے پتھروں اور لکڑی کے تختوں پر نقش و نگار کے ذریعے مختلف علوم کو حجر کاری کندہ کیا گیا تھا منہدم کر کے رکھ دیا۔

اس آتش زنی اور غارت گری کے علاوہ اس نے یہ کیا کہ شہر اصطخر کے دواوین و خزائن

میں فارسی کے جو مجموعے تھے اور جنھیں کشتج کہا جاتا تھا۔ ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق علم نجوم، طب اور طبعیات کو رومی اور قبطی زبانوں میں منتقل کر لیا اور باقی کو آگ میں جھونک دیا اور پھر یہ تمام کتابیں اور باقی چیزیں جو علوم، اموال اور خزائن کی صورت میں تھیں اور علما کے پاس موجود تھیں، بلادِ مصر میں بھیجدیں۔ کچھ چیزیں نواحی ہند اور چین میں تھیں جو شاہانِ فارس نے اپنے پیغمبروں، زردشت اور جاماسب حکیم کے عہد میں لکھی تھیں اور انھوں نے ان تمام چیزوں کو وہاں بھیج دیا تھا، کیونکہ ان کے پیغمبروں زردشت اور جاماسب نے ان لوگوں کو سکندر کے کردار سے باخبر کر دیا تھا اور اس بات سے متنبہ کر دیا تھا کہ وہ ان کے بلاد و امصار پر غلبہ پالے گا اور کتابوں اور علم کے ذخائر میں سے جس چیز پر بھی قادر رہا، اسے تباہ و برباد کر ڈالے گا اور ان اشیا کو وہ خود اپنے شہروں میں منتقل کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ علم، عراق سے مٹا اور اس کے پرخچے اڑے۔ علما میں اختلافات پیدا ہوتے اور وہ تباہی سے دوچار ہوئے۔ لوگ تعصب اور فرقہ بندی کا شکار ہوتے اور ہر گروہ نے اپنا الگ ایک بادشاہ بنا لیا اور وہ طوائف الملوک کے نام سے مشہور ہوتے۔ لیکن سلطنت روم جو شاہِ سکندر سے قبل اختلاف اور باہمی کشمکش کا شکار تھی، ایک ہی بادشاہ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی اور اس کے باشندے ایک مضبوط طاقت بن گئے۔ مگر مملکتِ بابل، بدستور ضعف و انتشار اور نزاع و فساد کی آماجگاہ بنی رہی اور اس کے باشندے ہمیشہ مقہور و مغلوب رہے۔ نہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھے اور نہ کسی حادثہ ستم راں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے تھے، تا آنکہ خاندانِ ساسان کا بادشاہ اردشیر بن بابک تختِ حکومت پر متمکن ہوا۔ اس نے ان کے انتشار کو وحدت میں اور اختلاف کو اتحاد میں بدل دیا۔ وہ ان کے دشمنوں پر غالب اور ان کے شہروں پر قابض ہو گیا۔ ان کو اجتماعی شکل میں ڈھالا، ان سے عصبیت و گروہ بندی کا خاتمہ کیا، ان کی مملکت میں استحکام پیدا کیا اور زمامِ حکومت ہاتھ میں لیتے ہی بلادِ ہند، چین اور روم میں اپنے فرستادے بھیجے تاکہ وہ کتابیں لکھ کر لائیں جو اس سے پیشتر ا   کے پاس تھیں، چنانچہ تلاش کے بعد تھوڑی سی مقدار میں وہ کتابیں دستیاب ہوئیں جو عراق میں موجود تھیں، پھر ان میں سے

متفرق چیزوں کو جمع کیا۔

اس کے بعد اس کے بیٹے سابور نے بھی یہ کام کیا تا آنکہ ان تمام کتابوں کو ی
طرح فارسی کے قالب میں ڈھال دیا جس طرح کہ بادشاہِ مصر ہرمس بابلی کے زمانہ میں تھیں
دورثیوس سریانی اور قیدروس یونانی جو شہر آتینی — جسے مدینۃ العلم کہا جاتا ہے — کا
باشندہ تھا۔ بطلیموس سکندرانی اور فرماسب ہندی نے ان کی شرح و وضاحت کی اور
اسی طرح لوگوں کو ان کی تعلیم دی جس طرح کہ خود انھوں نے — جب کہ وہ کتابیں بابل
میں موجود تھیں — ان کی تعلیم حاصل کی تھی۔

ان کے بعد کسریٰ نوشیرواں نے اپنے خاص قلبی تعلق اور محبتِ علم کی بنا پر — جس
سے کہ وہ بہرہ مند تھا — ان کی جمع و تالیف کے فرائض سر انجام دیئے اور ہر ہر زمانہ میں
لوگ کواکب و بروج ... تجارب شاذہ اور علوم کو اللہ تعالیٰ کی اس تدبیر کی بنا پر حاصل کرتے
ہیں جو گردشِ زمانہ سے متعلق ہے۔

ابوسہل کی بات یہاں ختم ہوئی —!

اسحاق راہب اپنی تاریخ میں کہتا ہے کہ

بطلومادس فیلادلفوس نے — جو شاہانِ سکندریہ میں سے تھا — اپنے دورِ حکومت
میں علمی کتابوں کی تلاش شروع کی اور اس کام کو سر انجام دینے کی ذمہ داری اس نے زمیرہ
نامی ایک شخص کے سپرد کی۔ اس کی روایت کے مطابق اس نے ۵۴۱۲۰ کتابیں جمع کیں اور
بادشاہ سے کہا کہ ابھی سند، ہند، فارس، جرجان، ارمان، بابل اور موصل میں اور اہلِ روم
کے ہاں اس تعداد سے بہت زیادہ کتابیں موجود ہیں۔

ایک اور حکایت

ابومعشر کتاب اختلاف الزیجات میں کہتا ہے :—

ملوکِ فارس، روئے زمین کے علوم کی صیانت و حفاظت اور ان کی بقا کے لیے
بڑے متفکر اور حریص تھے۔ انھیں اس بات کا دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں یہ [illegible]

آفت کی بھینٹ نہ چڑھ جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنے کتب خانوں کو حادثات سے بچانے، دنیا میں باقی رکھنے اور عفونت و بوسیدگی سے محفوظ کرنے کے لیے خدنگ کے درخت کا چھلکا منتخب کیا، جسے وہ توز کہتے تھے۔ اس سلسلہ میں اہل ہند وچین اور گرد و نواح کی دوسری قوموں نے بھی ان کی پیروی کی۔ تیر اندازی کی کمان بنانے کے لیے بھی لوگ اسی کو پسند کرتے تھے۔ کیونکہ اس میں صلابت و پائیداری اور تا دیر باقی رہنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

جب انھوں نے دنیا میں حفاظتِ علوم و مکاتب کا یہ بہترین ذریعہ تلاش کر لیا تو اب وہ زمین کا کوئی ایسا ٹکڑا اور اقالیم ارض کا کوئی ایسا شہر تلاش کرنے کی طرف متوجہ ہوئے، جو آب و ہوا اور گِل و تربت کے اعتبار سے عمدہ صلاحیت کا حامل ہو، جس میں عفونت کی کم سے کم مقدار پائی جاتی ہو اور جو خسف و زلازل کے خطرہ سے بھی محفوظ ہو، جس کی مٹی لیس دار اور زیادہ سے زیادہ پائیدار اور باقی رہنے والی ہو۔

چنانچہ وہ ہر ملک میں اس قسم کے قطعۂ ارض کی تلاش کے لیے نکلے۔ آسمان کی چھت کے نیچے، ان تمام اوصاف کا حامل اصفہان سے بڑھ کر کسی جگہ کو نہ پایا۔ پھر [illegible] کے تمام گوشوں کا جائزہ لیا تو رستاق جی سے بہتر زمین کوئی نظر نہ آئی۔ رستاق [illegible] ہے سے ایک مقام جی کے نام سے موسوم تھا۔ انھوں نے اس کو منتخب کیا اور اس کام کے لیے موزوں پایا۔

چنانچہ وہ قہندز میں آگئے، جو شہر جی کے وسط میں واقع ہے اور یہاں انھوں نے اپنے علوم و فنون کو محفوظ کیا۔ یہ عمارت اب تک موجود ہے اور ساروَیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اسی عمارت کی وجہ سے لوگوں کو اس کے بانیوں کا حال معلوم ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ

بہت برس پیشتر اس کا ایک حصہ منہدم ہو گیا تھا۔ لوگ وہاں گئے تو انھوں نے توپ دار [illegible] عمارت دیکھی جو سخت قسم کی مٹی سے بنی ہوئی تھی اس میں انھوں نے بہت سی قدیم کتابیں پائیں اور وہ تمام توز خدنگ کی چھال پر مرقوم تھیں۔ یہ کتابیں مختلف

قسم کے قدیم علوم پر مشتمل تھیں اور قدیم فارسی رسم الخط میں لکھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں کو وہاں ایسی کتابیں دست یاب ہوئیں، جن کو انھوں نے قابلِ اعتنا گردانا اور پڑھا۔ ان میں ان کو قدیم شاہانِ فارس میں سے بھی کسی کی تحریر ملی۔ جس میں مرقوم تھا کہ طہمورث شاہ کو جو علم دوست اور علما کا قدر دان تھا، معلوم ہوا کہ :-

مغرب کی طرف مسلسل اور معمول و انداز سے کہیں زیادہ شدید موسلا دھار بارشیں ہوں گی۔

چنانچہ آج سے دو سو اکتیس سال اور تین سو دن پیشتر یہ مغربی حادثہ رونما ہوا اور یہیں سے اس ملک کے سنہ کا آغاز ہوا۔ اور نجومی آغاز ہی سے اس مملکت کو اس حادثہ کے خطرہ سے آگاہ کر رہے تھے۔ اس حادثہ کے اثرات مغرب سے شروع ہو کر مشرق کے آخری کناروں تک پہنچ گئے تھے۔

اس کے بعد ہی اس نے مہندسوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ایسی جگہ تلاش کریں جو مٹی اور آب و ہوا کے لحاظ سے سب سے زیادہ صحیح اور درست ہو اور اس کے بعد ہی انھوں نے تعمیر کے لیے اس مقام کو منتخب کیا جو سارویہ کے نام سے مشہور ہے اور شہرِ جیّ کے وسط میں آج تک قائم ہے۔ یہیں اس نے ایک مستحکم عمارت تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

جب وہ اس کام سے فارغ ہوئے تو علوم گوناگوں کے بے شمار ذخیرے وہاں منتقل کر دیئے گئے اور ان کو توز کی چھال پر لکھ کر محفوظ کر لیا گیا اور اس مکان کے ایک گوشہ میں رکھا گیا۔ تاکہ اس حادثۂ مغربی کے ختم ہونے کے بعد بھی یہ لوگوں کے لیے محفوظ رہیں۔ اس میں ایک ایسی کتاب بھی تھی جو ایک قدیم حکیم و فلسفی کی طرف منسوب تھی اور جس میں ان ادوار و سنین کا ذکر کیا گیا تھا، جن کی مدد سے کواکب کے اوساط و حرکات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ عہدِ طہمورث کے لوگ اور قدیم اہلِ فارس ادوار کو ہزارات کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بیشتر علمائے ہند اور وہ بادشاہ جو اس وقت موجود تھے اور فارس کے قدیم بادشاہ اور وہ قدیم کلدانی جو دورِ اول میں اہلِ بابل کے قرب و جوار میں سکونت پذیر تھے۔ انہی ادوار کے مطابق کواکبِ سبعہ کے اوساط کا استخراج کرتے تھے۔ وہ اپنے

دور کے زائچوں پر اپنے زائچے کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ آزمائش و تجربہ کی رو سے وہ صحیح ترین اور مختصر ترین ہے۔ اس دور کے منجموں نے اس سے ایک زائچہ نکالا ہے، جسے وہ زائچہ شہریار۔ یعنی زائچوں کا بادشاہ ۔ کہتے ہیں۔

یہ ابو معشر کے آخری الفاظ ہیں۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ مجھے ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ ۳۵۰ھ میں ایک طویل حصہ گر گیا جس کے محل وقوع کا پتہ نہ چل سکا۔ کیونکہ اس کی سطح ہموار تھی۔ جب وہ گرا تو اس کے نیچے سے بہت سی ایسی کتابیں دست یاب ہوئیں جنھیں کوئی پڑھ نہیں پاتا تھا۔ اس سلسلہ میں میرا مشاہدہ یہ ہے کہ ابوالفضل بن عمید نے یہ کتابیں ۴۰ھ یعنی ۳۴۰ھ کے بعد وہاں دیکھی تھیں۔ اور یہ کتابیں کٹی پھٹی اور پارہ پارہ تھیں جو شہر اصفہان کی فصیل میں صندوقوں میں بند پڑی ملی تھیں۔ یہ کتابیں یونانی زبان میں تھیں۔ یونانی وغیرہ کی طرح کے جو لوگ ان کے علوم و مندرجات سے واقفیت رکھتے تھے انھوں نے ان کو نکالا تو معلوم ہوا کہ ان میں فوجیوں کے نام اور ان کی تنخواہ اور اجرت کا اندراج تھا، ان کتابوں میں اس درجہ تعفن پیدا ہو چکا تھا کہ معلوم ہوتا تھا، ابھی ابھی ان کی دباغت ہوئی ہے۔ جب ایک سال بعد انھیں بغداد میں دیکھا گیا تو خشک تھیں اور عفونت ختم ہو چکی تھی، ان کے بعض حصے اس وقت ہمارے شیخ ابوسلیمان کے پاس موجود ہیں۔

کہتے ہیں سادریہ ان قدیم مضبوط اور محکم عمارتوں میں سے ہے جو اپنی ساخت کے اعتبار سے ایک خاص، اعجاز و انفرادیت کی حامل ہیں۔ خطہ مشرق میں یہ عمارت اہرام مصر کی طرح ہے جس کو اپنی عظمت و جلالت اور تعمیر کے اعتبار سے نمورۂ مغرب میں ایک معجزہ کی حیثیت حاصل ہے۔

ایک اور حکایت

زمانۂ قدیم میں حکمت و فلسفہ کی تعلیم پر پابندیاں عاید تھیں۔ صرف انہی لوگوں کو اس کی اجازت تھی جو اس کی اہمیت و قابلیت رکھتے تھے اور جن کے بارے میں یہ یقین حاصل کر

جاتا تھا کہ یہ طبعاً اس کی استعداد اور صلاحیت رکھتے ہیں یا نہیں، چنانچہ فلاسفہ زائچہ دیکھ کر اندازہ کر لیتے کہ طالب علم فلسفہ و حکمت کے حصول کے لیے موزوں ہے یا نہیں۔ اگر وہ اس کے حصول کی اس میں استعداد پاتے تو اس کو تلمذ کے لیے چن لیتے اور حکمت و فلسفہ کا درس دیتے، ورنہ نہیں۔

شریعت مسیح علیہ السلام سے قبل اہل یونان اور [illegible] میں فلسفہ غالب تھا، لیکن جب رومی حلقہ بگوشِ نصرانیت ہو گئے تو انھیں اس کے حصول سے روک دیا گیا۔ اس موضوع سے متعلق کچھ کتابیں تو انھوں نے نذرِ آتش کر دیں اور کچھ محفوظ کر لیں اور لوگوں کو فلسفہ کے موضوع پر بات کرنے سے اس بنا پر روک دیا گیا کہ اس کو وہ شرائعِ نبوی کے منافی سمجھتے تھے۔

لیکن ایک عرصہ بعد اہل روم پھر ایک مرتبہ مذہب فلاسفہ کو اپنا لینے پر مجبور ہو گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ بادشاہِ روم یولیانس نے جو الشکیہ میں اقامت رکھتا تھا تصانیف ارسطو کے مفسر ثامسطیوس کو منصب وزارت پر متمکن کر دیا۔ جب شاپور ذوالاکتاف وہاں قبضہ کرنے اور زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کے ارادے سے گیا تو یولیانس نے اس کو گرفتار کر لیا۔ اب اس سلسلے میں مختلف حکایات بیان کی جاتی ہیں۔ یا تو وہ لڑائی میں گرفتار ہوا یا اچھا بھیس بدل کر سرزمینِ روم پر قبضہ کرنے کی غرض سے گیا اور یولیانس نے اس کے ارادے کو بھانپ کر اسے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد یولیانس ایران گیا اور جندی شاپور پہنچا جہاں اس نے روسائے عجم، سردارانِ قوم اور محافظین بادشاہ کا محاصرہ کر لیا اور ایک عرصہ تک وہاں مقیم رہا اور اس کو فتح کرنا دشوار ہو گیا۔ رخنۂ روم کے نام سے اب تک یادگار کے طور پر وہاں ایک رخنہ موجود ہے۔

شاپور، روم میں یولیانس کے محل میں قید تھا کہ وہاں یولیانس کی بیٹی اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی اور اس کو رہا کر دیا۔ وہ خفیہ طور سے شہروں کی مسافت طے کرتا ہوا جندی شاپور پہنچا۔ اس کی آمد سے وہاں کے باشندوں اور اس کے رفقا کو تقویت پہنچی۔ وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور شاپور کی رہائی کو فال نیک سمجھ کر رومیوں پر ٹوٹ پڑے۔ شاپور نے یولیانس کو قید کر کے قتل کر دیا اور رومی منتشر ہو گئے۔ اب رومیوں میں یولیانس کے جانشین

کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ قسطنطین اکبر بھی اسی لشکر میں تھا۔ رومی اس سے تابِ مقابلہ اور جرأت مقاومت نہ رکھتے تھے۔ قسطنطین اکبر پر شاپور کی جو خاص نظرِ کرم تھی اس کی وجہ سے اس نے قسطنطین کو روم کا فرمانروا مقرر کر دیا اور اس طرح ان کو اپنا ممنونِ احسان بنا لیا۔ بلادِ روم سے ان کے باہر جانے کے لیے ایک نیا راستہ بھی بنا دیا۔ اور یہ شرط عاید کی کہ سواد کے اس پورے علاقہ میں کھجور کا ایک درخت کاٹا گیا ہے تو قسطنطین اس کی جگہ زیتون کا ایک درخت لگائے گا اور یہ کہ ہیرلیانس نے جو عمارتیں منہدم کر دی ہیں قسطنطین ان کی تعمیر کے لیے آدمی بھی روانہ کرے گا اور ضروری آلات وسامانِ تعمیر بھی بھیجے گا۔ چنانچہ اس نے ان تمام شرائط کو پورا کیا۔

قسطنطین کے عہد میں نصرانیت کھیلی [illegible] گیا اور کتب فلسفہ کی ممنوعیت اور تعطیلی کے وہی سابقہ سلسلے دوبارہ شروع ہو گئے جواب تک جاری ہیں۔

اہل ایران نے زمانۂ قدیم میں منطق اور طب کی کچھ کتابیں [illegible] زبان میں منتقل کی تھیں جنھیں عبد اللہ بن مقفع وغیرہ نے عربی کا جامہ پہنایا۔

ایک اور حکایت

خالد بن یزید بن معاویہ کو حکیم آلِ مروان کہا جاتا ہے۔ وہ بذات خود ایک [illegible] آدمی تھا اور علوم سے اہتمام و تعلق خاطر رکھتا تھا۔ اس کے دل میں کیمیا گری کے خیال نے کروٹ لی تو ان یونانی فلاسفہ کے ایک گروہ کو بلا بھیجا جو مصر میں اقامت پذیر تھے اور عربی میں فصیح اللسان مانے جاتے تھے۔ انھیں کیمیا گری کے موضوع پر مشتمل کتابوں کو یونانی اور قبطی زبان سے عربی کے قالب میں ترجمانے پر مامور کیا۔ عہدِ اسلامی میں یہ پہلا ترجمہ تھا جو ایک زبان سے دوسری زبان میں ہوا۔

بعد ازاں دیوان کا ترجمہ کیا گیا۔ یہ ترجمہ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں فارسی سے عربی میں کیا گیا تھا یہ ترجمہ صالح بن عبد الرحمن نے کیا جو [illegible] تھا۔ صالح کا باپ سجستان کے قیدیوں میں سے تھا اور زاد انفروخ بن بیری [illegible] کاتب تھا۔ یہ حجاج کا کاتب تھا جو

اس کے پاس فارسی اور عربی لکھنے پر متعین تھا، حجاج کو اس نے متاثر کر لیا تھا۔ صالح نے زادانفروخ سے کہا۔

امیر تک میری رسائی کا ذریعہ تو تم ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان کا میلان میری طرف ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ مجھے بڑھائیں گے۔ جس سے تمہاری منزلت گھٹے گی۔"

اس نے کہا۔

"یوں نہ سوچو، میں ان کا اتنا محتاج نہیں جتنا کہ وہ میرے محتاج ہیں۔ میرے سوا کوئی شخص ان کے حساب کی نگہداشت نہیں کر سکتا۔"

صالح نے کہا۔ "بخدا اگر میں اس کا حساب عربی میں منتقل کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔"

زادانفروخ نے کہا۔ "چند سطریں کر کے مجھے دکھا تو"؟

چنانچہ اس نے کر دیا۔

اس پر زادانفروخ نے کہا۔ "اب تم بیمار بن جاؤ۔"

چنانچہ اس نے بیماری کا بہانہ کر کے گھر سے باہر آنا جانا ترک کر دیا۔ حجاج نے اس پر اپنے طبیب تیادورس کو اس کے پاس بھیجا۔ لیکن اس نے اس میں کوئی بیماری نہ پائی۔ یہ بات زادانفروخ کو معلوم ہوئی تو اس سے کہا کہ اب باہر نکل آؤ۔ اتفاق ایسا ہوا کہ فتنۂ ابن اشعث کے دوران میں زادانفروخ جہاں مقیم تھا وہاں سے اپنے مکان کو جا رہا تھا کہ راستہ میں قتل کر دیا گیا۔ حجاج نے صالح کو اس کی جگہ اپنا کاتب مقرر کر دیا۔ صالح نے وہ تمام گفتگو جو دیوان کے ترجمہ کے سلسلہ میں اس کے اور زادانفروخ کے درمیان ہوئی تھی حجاج کو بتا دی۔ چنانچہ حجاج نے اس کام کو سرانجام دینے کا عزم کر لیا اور اسے صالح کے سپرد کر دیا۔

مردان شاہ بن زادانفروخ نے صالح سے پوچھا۔ تم "دہویہ" اور "شتویہ" کا کیا کرو گے۔؟

کہا۔ میں اسے "عشر" اور "نصف عشر" لکھوں گا۔

اس نے پھر سوال کیا اور "وید" سے کس طرح عہدہ برآ ہو گے؟"

کہا: میں اس کا ترجمہ بھی کر لوں گا۔ پھر اس نے کہا: "وید" کا فارسی میں وہی معنی ہے جو عربی میں لفظ "نیف" کا ہے۔

مردان شاہ نے کہا۔ خدا اسی طرح تمھاری جڑ مارے جس طرح تم فارسی کی جڑ مار رہے ہو۔

اہل فارس، اس کو ایک لاکھ درہم دینے کو تیار تھے بشرطیکہ یہ دیوان کے ترجمہ میں عجز کا اظہار کر دے۔ لیکن اس نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور ترجمہ کر کے چھوڑا۔ حجاج نے اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ایک مدت مقرر کر دی تھی۔

عبدالحمید بن یحییٰ کہا کرتا تھا۔ اللہ صالح کو جزائے خیر سے نوازے، کاتبوں پر اس کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔

شام میں جو دیوان تھا، وہ رومی زبان میں تھا حضرتِ معاویہ بن سفیان کے زمانہ میں سرجون بن منصور اس کی کتابت کرتا تھا، اس کے بعد منصور بن سرجون کرنے لگا۔

ہشام بن عبدالملک کے عہدِ حکومت میں دیوان کا عربی میں ترجمہ کیا گیا اور یہ ترجمہ حسین کے غلام ابو ثابت سلیمان بن سعد نے کیا تھا، جو عبدالملک کے عہد میں ادارہ کتابت رسائل پر متعین تھا۔ ایک قول کے مطابق دیوان کا ترجمہ عبدالملک کے عہد میں کیا گیا تھا۔ عبدالملک نے سرجون کو بعض چیزوں کی انجام وہی پر مامور کیا۔ لیکن وہ اسے سرانجام نہ دے سکا جس سے عبدالملک نے دل گرفتہ ہو کر سلیمان سے مشورہ کیا۔ سلیمان نے کہا۔ میں دیوان کا ترجمہ کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے تنہا ہی اس کام کو سرانجام دے دیا۔

ان بلاد میں کتب فلسفہ اور دیگر علوم قدیمہ کے بکثرت پھیلاؤ کے اسباب

ان اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ مامون نے خواب میں دیکھا کہ ایک سپید رو شخص، جس کے گال جھلک رہے ہیں، پیشانی کشادہ ہے، بھویں جٹی ہوئی ہیں، سر کے دونوں جانب کے بال گرے ہوئے ہیں، آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں اور حسن طبیعت کا مالک ہے؛ اس کے تختِ حکومت پر جلوہ افروز ہے۔ مامون کہتا ہے، گویا کہ میں اس کے سامنے کھڑا ہوں اور

اس کے رعب و ہیبت کے بوجھ تلے دبا جا رہا ہوں۔

میں نے اس سے پوچھا — "آپ کون ہیں — ؟"

اس نے جواب دیا — "ارسطو — !"

میں خوش ہوا، اور عرض کیا۔

"اے حکیم و دانا! میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں — ؟"

کہا — "پوچھو"

میں نے عرض کیا "حسن کیا ہے — ؟"

کہا — "ہر وہ شے جسے عقل حسین قرار دے —"

عرض کیا — "پھر — ؟"

فرمایا — "جو شریعت کے نقطۂ نظر سے حسین ہو"

عرض کیا — "پھر — ؟"

کہا — "جسے جمہور حسین کہیں"

میں نے عرض کیا "پھر"

کہا — "اس کے بعد گنجائش سوال باقی نہیں رہتی"

ایک روایت یہ بھی ہے — میں نے عرض کیا "مزید ارشاد ہو — ؟"

کہا "جو تمہیں اس قسم کی زریں نصیحتیں کرتا ہے اسے زر خالص سمجھو اور اللہ کی توحید سے وابستہ رہو"

یہ خواب تلاش و اشاعت کتب کے اسباب میں سے ایک اہم اور منجملہ دیگر سبب بنا۔

مامون اور شاہِ روم کے درمیان اکثر سلسلہ مراسلات جاری رہتا۔ شاہ روم کے پاس مامون کو اچھا خاصا اثر و رسوخ حاصل تھا۔ اس نے کہا کہ وہ یہ اجازت دے کہ اس کے پاس روم میں علوم قدیمہ کے جو ذخیرے ہیں ان میں کا کچھ حصہ منتخب کرکے اس کو بھیج دیا جائے۔ پہلے تو وہ آمادہ نہ ہوا، لیکن بعد میں مان گیا اور مامون نے اس کام کے لیے ایک جماعت کو

روانہ کیا۔ جس میں حجاج بن مطر، ابن البطریق، اور بیت الحکمت کے ناظم سلما وغیرہ شامل تھے۔
ان لوگوں نے جن چیزوں کو لائق اعتنا سمجھا، منتخب کر لیا جب وہ ان چیزوں کو مامون کے پاس
لائے تو اس نے ان کے ترجمہ کا حکم دیا اور ان کا ترجمہ کیا گیا۔ کہتے ہیں یوحنا بن ماسویہ بھی ان
لوگوں میں شامل تھا، جنھیں اس کام کے لیے روم بھیجا گیا تھا۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ جن لوگوں نے شہر روم سے کتابیں لانے کی کوشش کی ان
میں شاکر منجم کے بیٹے محمد، احمد اور حسن بھی شامل تھے جن کے حالات آگے بیان ہوں گے۔

ان لوگوں نے اس ضمن میں مال و دولت خرچ کر کے حنین بن اسحاق اور دوسرے
لوگوں کو شہر روم روانہ کیا اور وہ فلسفہ، ہندسہ، موسیقی، ارثماطیقی اور طب کی بڑی نادر اور
قیمتی تصانیف لے کر آئے۔ قسطا بن لوقا بعلبکی بھی ان میں سے کچھ کتابیں لایا جن کا اس
نے خود ہی ترجمہ کیا۔ اس کی رائے اور کہنے سے بھی کچھ ترجمے کیے گئے۔

ابو سلیمان منطقی سجستانی کہتا ہے کہ فرزندان منجم، مترجموں کی ایک جماعت کو — جس
میں حنین بن اسحاق، حبیش بن حسن اور ثابت بن قرہ وغیرہ شامل تھے۔ ترجمہ اور اس میں
ان کی مشغولیت کے سلسلے میں پانچ سو دینار ماہانہ دیتے تھے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے ابو اسحاق بن شہرام سے ایک مجلس عام میں یہ بیان
کرتے ہوئے سنا کہ روم میں پرانی ساخت کا ایک بت کدہ تھا جس کا خالص لوہے کا ایک
اتنا بڑا دروازہ تھا کہ کسی شہر میں اس قسم کا دروازہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ زمانہ قدیم کے یونانی
چونکہ کواکب پرست اور اصنام پرست تھے۔ اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے، اس میں مشغول دعا
ہوتے اور قربانی دیتے تھے۔ میں نے شاہ روم سے اپنے لیے اس کے کھولنے کی درخواست
کی۔ لیکن وہ نہ مانا۔ یہ اس وقت سے بند تھا جب کہ اہل روم حلقہ بگوش نصرانیت ہوئے
تھے مگر میں بذریعہ خط و کتابت بھی اور اس سے ملاقات کر کے بالمشافہ گفتگو میں بھی نہایت
نرمی و لجاجت سے برابر اپنی یہ درخواست اس کے سامنے پیش کرتا رہا۔ آخر اس نے میری
یہ درخواست قبول کر لی اور مجھے دکھانے کے لیے اس کے کھولنے کا حکم صادر کر دیا۔ چنانچہ
میں نے دیکھا کہ وہ عمارت مرمر اور رنگا رنگ کے بڑے بڑے پتھروں کی بنی ہوئی ہے اور اس

نوح کے کتبوں اور نقش و نگار سے مزین ہے کہ ان کی کثرت اور خوبصورتی و زیبائی کے اعتبار سے اس طرح کی چیزیں نہ کبھی دیکھنے میں آئی تھیں اور نہ سننے میں۔!

اس بت کدہ میں جو پرانی کتابیں تھیں وہ کئی اونٹوں کا بوجھ تھیں۔ اس جملے میں اس نے اس قدر اضافہ کیا اور اس انداز سے بیان کیا کہ کہا:۔

"وہ کتابیں ہزار اونٹ کا بوجھ تھیں"

ان میں سے بعض بوسیدہ ہو چکی تھیں، بعض اپنی اصلی حالت میں تھیں اور بعض کو دیمک نے چاٹ لیا تھا۔

اس نے مزید بتایا کہ وہاں میں نے قربانی کرنے کے آلات جو سونے اور دیگر دھاتوں سے بنے ہوئے تھے، دیکھے۔ یہ عجیب و غریب چیزیں تھیں۔ اس نے کہا میرے باہر نکلنے کے بعد دروازہ بند کر دیا گیا اور مجھے اس کو دکھا کر نیت کا موقع دیا۔

اس نے بتایا کہ یہ واقعہ سیف الدولہ کے عہد حکومت کا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ قسطنطنیہ سے اس بت کی مسافت تین دن کی ہے اور اس کے گردونواح کے لوگ کلدانی صابئین سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن رومیوں نے ان کو مذہبی آزادی دے رکھی تھی۔ لہٰذا وہ اپنے ہی مذہب پر قائم رہے۔ البتہ وہ ان سے جزیہ وصول کرتے تھے۔

مختلف لغات سے عربی میں ترجمہ کرنے والوں کے نام

اصطفن قدیم:۔۔۔۔۔۔ یہ خالد بن یزید بن معاویہ کے لیے کتب کیمیا وغیرہ کا ترجمہ کرتا تھا۔

بطریق:۔۔۔۔۔۔ یہ منصور کے عہد کا شخص ہے۔ منصور کے حکم سے اس نے بعض قدیم کتابوں سے کچھ چیزیں نقل کیں۔

اس کا بیٹا ابوزکریا یحییٰ بن بطریق:۔۔۔۔۔۔ یہ حسن بن سہل کے خدام میں سے تھا۔

حجاج بن مطر:۔۔۔۔۔۔ اس نے مامون کے لیے بعض چیزوں کی شرح کی۔ مجسطی اور اقلیدس کا ترجمہ بھی اس نے کیا۔

ابن ناعمہ :۔۔۔۔۔ اس کا نام عبدالمسیح بن عبداللہ حمصی ناعمی ہے۔

سلام بن ابرش :۔۔۔۔۔ یہ عہدِ برامکہ کے قدیم مترجمین میں سے تھا۔ ہمارے آقا ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ ادام اللہ کے بیان کے مطابق السماع الطبیعی کا ترجمہ اسی نے کیا۔

حبیب بن بہریز۔۔۔۔۔

مطران موصل :۔۔۔ اس نے مامون کے لیے متعدد کتابوں کی تفسیر و تشریح کی۔

زرو بابن ماہرہ ۔ ناعمی حمصی ۔ ہلال بن ابو ہلال حمصی ۔ تذاری نفیثیون ۔ ابونصر بن ادی بن ایوب بسیل مطران ۔ ابونوح بن صلت ۔ اسطاث ۔ حیرون ۔ اصطفن بن باسیل ۔ ابن رابطہ ۔ یبرفیلی ۔ شملی ۔ عیسیٰ بن زرع ۔

قویری :۔۔۔۔۔ اس کا نام ابراہیم اور کنیت ابواسحاق ہے۔

تدرس سنقل ۔ داریع راہب ۔ حیا ۔ بثیون رسلیبا ۔ ایوب رہاوی ۔ ثابت بن قرع ۔

ایوب اور سمعان :۔۔۔۔۔ ان دونوں نے محمد بن خالد بن یحییٰ بن برمک کے لیے زیجِ بطلیموس اور چند دیگر کتابوں کا ترجمہ کیا۔

باسیل :۔۔۔۔۔ یہ ذوالیمین کی خدمت میں رہتا تھا۔

ابن شہدی کرخی :۔۔۔۔۔ یہ سریانی سے عربی میں نہایت خراب ترجمہ کرتا تھا۔ اس کے تراجم میں بقراط کی کتاب الاجنۃ شامل ہے۔

ابو عمرو یوحنا بن یوسف کاتب ۔ اس کا شمار بھی مترجمین میں ہوتا ہے۔ کتاب افلاطون فی آداب الصبیان کا ترجمہ اسی نے کیا۔

ایوب بن قاسم رقی :۔۔۔۔۔ اس نے سریانی سے عربی میں ترجمے کیے۔ کتاب ایساغوجی کا ترجمہ بھی اسی نے کیا۔

مراحی :۔۔۔۔۔ ہمارے زمانہ کا آدمی ہے۔ سریانی میں بہت دسترس رکھتا ہے، لیکن عربی میں مشکل الفاظ استعمال کرتا ہے ۔۔۔ علی بن ابراہیم دبکی کے ہاں سریانی سے عربی میں ترجمہ کرنے پر متعین ہے۔ اس کے ترجمہ کی اصلاح ابن دبکی کرتا ہے۔

دارالبشوع :۔۔۔۔۔۔ یہ اسحاق بن سلیمان بن علی ہاشمی کے لیے سریانی سے عربی میں تشریح و توضیح کرنے پر مامور تھا۔

قسطا بن لوقا البعلبکی :۔۔۔۔۔۔ بہترین مترجم تھا۔ یونانی، سریانی اور عربی میں بڑا فصیح تھا۔ اس نے ترجمے بھی کیے مگر زیادہ تر ترجموں کی اصلاح کی۔ اس کا تذکرہ اصحابِ تصنیف میں آئے گا۔

حنین۔ اسحاق۔ ثابت۔ حبیش۔ عیسیٰ بن یحییٰ دمشقی۔ ابراہیم بن صلت۔ ابراہیم بن عبداللہ یحییٰ بن عدی۔ تفلیسی یہ سب لوگ چونکہ زمرۂ مصنفین میں شامل ہیں لہٰذا ہم ان کا تفصیلی ذکر آگے بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فارسی سے عربی میں ترجمہ کرنے والے

ابن مقفع :۔۔۔۔۔۔ اس کا ذکر اصل موقع پر پہلے ہو چکا ہے۔

خاندانِ نوبخت کے بیشتر افراد۔ ان کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

موسیٰ و یوسف :۔۔۔۔۔۔ یہ خالد کے لڑکے ہیں۔ دونوں عبداللہ بن حمید بن قحطبہ کی خدمت میں رہتے تھے اور اس کے ہاں فارسی سے عربی میں ترجمہ کرنے پر مامور تھے۔

تمیمی :۔۔۔۔۔۔ اس کا نام علی بن زیاد اور کنیت ابوالحسن ہے یہ فارسی سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔ زیج شہریار کا ترجمہ اسی نے کیا۔

حسن بن سہل :۔۔۔۔۔۔ اس کا ذکر اپنے اصل مقام پر منجمین کے حالات میں آئے گا۔

بلاذری :۔۔۔۔۔۔ احمد بن یحییٰ بن جابر۔ اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ یہ فارسی سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔

جبلہ بن سالم :۔۔۔۔۔۔ ہشام کا کاتب تھا، اور فارسی سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔

میں کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

اسحٰق بن یزید :۔۔۔۔۔۔ یہ بھی فارسی سے عربی میں ترجمے کرتا تھا۔ کتاب الفرس معروف بہ اختیار نامہ کا ترجمہ اسی نے کیا۔

(علاوہ ازیں) یہ لوگ بھی فارسی ترجمہ کرنے والوں میں شامل ہیں۔

محمد بن جہم برمکی۔ ہشام بن قاسم۔ موسیٰ بن عیسیٰ کردی۔ زادویہ بن شاہویہ اصفہانی۔ محمد بن بہرام بن مطیار اصفہانی۔ بہرام بن مردان شاہ۔ فارس کے ایک شہر نیشاپور کا موبد۔ عمر بن فرخان جس کا تفصیلی ذکر ہم جماعت مصنفین میں کریں گے۔

ہندی اور نبطی زبان سے ترجمہ کرنے والوں کے نام

منکہ ہندی :۔۔۔۔۔۔ یہ اسحٰق بن سلیمان بن علی ہاشمی کی جماعت سے تعلق رکھتا تھا اور ہندی زبان سے عربی میں ترجمے کرتا تھا۔

ابن دہن ہندی :۔۔۔۔۔۔ یہ شفاخانۂ برامکہ کا نگران تھا اور ہندی زبان سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔

ابن وحشیہ :۔۔۔۔۔۔ یہ نبطی زبان سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے بہت سی کتابوں کو عربی میں منتقل کیا۔ اس کا ذکر آئندہ اوراق میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پہلا شخص جس نے مباحث فلسفہ کا آغاز کیا

ابو القاسم عیسیٰ بن علی کی مجلس میں، ابو الخیر بن خمار نے میرے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ سب سے پہلے فلسفہ کے مباحث کا آغاز کس نے کیا۔ بتایا کہ فرفوریوس صوری اپنی کتاب التاریخ میں جو سریانی زبان میں ہے، کہتا ہے کہ پہلا فلسفی ثالس بن مالس الملطی ہے، جس کا شمار فلاسفۂ سبعہ میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کے دو مقالے عربی میں بھی منتقل ہو چکے ہیں۔ ابو القاسم نے اس سلسلے میں کسی قسم کے شک و تردید کا اظہار نہیں کیا۔

دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ سب سے پہلا شخص جس نے مباحث فلسفہ کے بارے

میں لب کشائی کی بوثاغورس بن میسارخس ہے، جو باشندگان ساماییں سے تھا۔

فلوطرخس کہتا ہے کہ فلسفیانہ مباحث کے آغاز اور اسے فلسفہ کے نام سے موسوم کرنے کی اولیت کا سہرا بوثاغورس ہی کے سر ہے اور اس کے کئی رسائل بھی ہیں جو ذہبیات کے نام سے مشہور ہیں اور ان رسائل کے اس نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی عظمت و جلالت کی بنا پر جالینوس انھیں سونے کے پانی سے لکھا کرتا تھا۔ ہم نے بوثاغورس کی تصانیف میں سے یہ کتابیں دیکھی ہیں۔

رسالۃ فی السیاسۃ العقلیۃ۔ رسالۃ الی متروصقلیۃ۔ رسالۃ الی سیفانس فی استخراج المعانی۔

کہیں کہیں ان رسائل کے وہ نسخے بھی دستیاب ہو جاتے ہیں جن کی توضیحات و تشریحات املیخس نے کی ہیں۔

وہ مزید کہتا ہے کہ اس کے بعد جس شخص نے فلسفہ میں اظہار خیال کیا وہ سقراط بن سقراطیس ہے۔ یہ شخص شہر آثینہ کا رہنے والا تھا جو مدینۃ العلماء والحکماء کے نام سے معروف تھا، لیکن اس سے منقول اکثر مسائل و مباحث کا علم نہیں ہو سکا۔ اس کی جو کتابیں دستیاب ہوئی ہیں ان میں سے ایک تو سیاست کے موضوع سے متعلق اس کا ایک رسالہ ہے اور ایک صحیح قول کے مطابق سیرتِ جمیلہ کے بارے میں اس کا ایک رسالہ ہے۔

ایک اور حکایت

سقراطیس، جس کے معنی صحت و تندرستی کے محافظ کے ہیں۔ شہر آثینہ کا رہنے والا تھا زاہد و خطیب اور حکیم تھا۔ اس کو یونانیوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ انھوں نے کیوں اس کو موت کی سزا دی۔؟ یہ بات جانی بوجھی اور مشہور ہے۔ اس کے قتل کی ذمہ داری جس بادشاہ پر عاید ہوتی ہے اس کا نام ارطخاشت ہے۔

افلاطون کا شمار بھی اصحاب سقراط میں سے ہوتا ہے۔ اسحاق بن حنین کی تحریر میں مرقوم ہے کہ سقراط کی عمر تقریباً افلاطون کی عمر کے برابر ہے۔ اسحاق کے نوشتہ میں لکھا ہے کہ افلاطون

نے ۹۰ برس کی عمر پائی۔

افلاطون

کتاب فلوطرخس کی تصریح کی رُو سے

افلاطون بن ارسطن۔ اس کے معنی ۔ وسیع وکشادہ کے ہیں ۔ شاون کے قول کے مطابق اس کے باپ کا نام اسطون ہے ۔

افلاطون کا شمار معززینِ یونان میں ہوتا تھا۔ اوائل عمر میں شعر و شاعری کی طرف رجحان رکھتا تھا اور اس میں اس نے اچھی خاصی دسترس اور مہارت حاصل کر لی تھی ۔ پھر جب اس نے سقراط کی مجلسوں میں آنا شروع کیا اور یہ دیکھا کہ وہ شعر و شاعری کو معیوب گردانتا ہے تو شعر و شاعری کا سلسلہ ترک کر دیا ۔ بعد ازاں وہ مقولات میں فیثاغورس کے نقطۂ نگر کا پیرو ہو گیا تھا کہتے ہیں اس نے اکاسی برس کی عمر پائی ۔ ارسطو نے اسی سے تحصیل علم کی اور اس کی وفات کے بعد اس کا جانشین بنا ۔

اسحاق کا کہنا ہے کہ افلاطون نے بقراط سے حصول علم کیا اور جس سال سکندر پیدا ہوا ۔ اسی سال اس نے وفات پائی ۔ یہ لاذخوس کی تخت نشینی کا تیرھواں سال تھا ۔ اس کا خلیفہ ارسطو مقرر ہوا ۔ اس زمانہ میں مقدونیہ کا بادشاہ سکندر کا باپ فیلپس تھا ۔ اسحاق کی تحریر کی روشنی میں افلاطون نے اسی برس کی عمر پائی ۔ شاون نے جس ترتیب سے اس کی تصنیفات کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے :۔

کتاب السیاسۃ :۔ حنین بن اسحاق نے اس کی شرح کی ۔

کتاب النوامیس :۔ حنین اور یحییٰ بن عدی نے اس کا ترجمہ کیا ۔

شاون کا کہنا ہے کہ افلاطون نے اپنی کتابوں میں دوسروں کے اقوال نقل کیے ہیں اور ہر کتاب کو اسی شخص کے نام سے منسوب کر دیا ہے جس کے لیے کہ اسے تصنیف کیا ۔ مثلاً قول طیماوس فی الفلسفۃ ۔ قول لاخس فی الشجاعۃ ۔ قول اسحاقی فلسفۃ ۔ قول خرمیدس فی العفۃ ۔

قولانِ ایقیادس فی الجمیل - قولِ اوثودمیس - قول غورجیاس - قولانِ ایا - قول اوین — قول فروطاغورس - قول اوثوفرن - قول قرطن - قول فاذن - قول ثااطاطس - قول ثیوطوفن - قول قراطولس - قول سوفسطس۔

میں نے یحییٰ بن عدی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ اسحاق نے معہ امقیدورس کی تشریح کے سوفسطس کا ترجمہ کیا۔

قول طیماوس — یحییٰ بن عدی نے اس کی اصلاح کی۔

قولِ فرمانیدس :۔ اس کا مجموعہ جالینوس کے پاس تھا۔

قول مندرس - قول مانن - قول مینس - قول ابرخس - کتاب مانکسانس - کتاب اطیفقوس۔

ثاون کی تصریح کے علاوہ جو کتابیں خود میں نے دیکھی ہیں اور ایک قابل اعتماد شخص نے مجھے بتایا کہ اس نے بھی دیکھی ہیں، وہ یہ ہیں :۔

کتاب طیماوس :۔ تین مقالات ۔ ابن بطریق اور حنین بن اسحاق نے اس کا ترجمہ کیا یا حنین نے ابن بطریق کے ترجمہ کی اصلاح کی۔

کتاب المناسبات۔

یحییٰ بن عدی کی تحریر کی رو سے کتاب فلاطن الی اقرطن فی النوامیس۔

یحییٰ بن عدی ہی کی تحریر کے مطابق - کتاب التوحید و قولہ فی النفس والعقل والجوہر والعرض۔

کتاب الحس واللذۃ :— ایک مقالہ۔

کتاب طیماوس - اس پر فلوطرخس نے نقد و کلام کیا

یحییٰ کی تحریر کی رو سے - کتاب سلسطس مسودریوس نے اس کا ترجمہ کیا۔

یحییٰ ہی کی تحریر کے مطابق کتاب تادیب الاحداث۔

علاوہ ازیں اس کے کچھ رسائل بھی دستیاب ہوتے ہیں۔

ثاون کہتا ہے ۔ افلاطون نے پڑھنے کی غرض سے اپنی کتابوں کو اس انداز سے ترتیب دیا کہ ہر ترتیب میں چار کتابیں آجائیں اور اس مجموعہ کو رابوع کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

اسحاق راہب کہتا ہے۔ افلاطون کی علمی سرگرمیوں کا چرچا اور اس کی عام شہرت اردشیر گشتاشت معروف بہ دراز دست کے زمانۂ حکومت میں ہوئی۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ یہ ایران کا بادشاہ تھا۔ اس میں اور افلاطون میں باہم کوئی ربط تعلق نہ تھا جس کی طرف زردشت گیا تھا وہ شاہ گشتاشب تھا۔ واللہ اعلم۔

کتاب غلاطن اصول الہندسۃ :- اس کا ترجمہ قسطا نے کیا۔

اخبار و حالاتِ ارسطو

اس کے معنی حکمت دوست، ایک قول کے مطابق فاضل کامل اور ایک قول کی رو سے التام الفاضل کے ہیں۔ یہ ارسطو بن نقوماخس بن ماخاون ہے اور طب یونانی کے موجد و بانی اسقلبیادس کی اولاد سے ہے۔

بطلیموس الغریب نے بیان کیا ہے کہ اس کی ماں کا نام افسیطیا تھا، جو اسقلبیادس کے حرم میں آئی۔

ارسطو یونان کے ایک شہر اسطاغاریا کا باشندہ تھا۔ اس کا باپ نیقوماخس سکندر کے باپ فیلپس کا طبیب اور افلاطون کا شاگرد تھا۔ بقول بطلیموس، افلاطون سے اس کی عقیدت کی بنیاد وہ الہام و اشارہ تھا، جو اسے اللہ کی طرف سے معبد دلفیون میں ہوا۔ وہ بیس سال اس کے زیر تعلیم رہا اور جب افلاطون روپوش ہو کر صقلیہ چلا گیا تو دار التعلیم میں ارسطو ہی کا جانشین اور خلیفہ بنا۔

کہا جاتا ہے کہ تیس سال کی عمر کے بعد اس نے فلسفہ کو موضوع فکر و نظر ٹھہرایا۔ [illegible] اور دیگر [illegible] یہ یونان کا عظیم دانشور، بلیغ، خوش گفتار اور جمیل القدر تھا۔ فلسفہ میں اس کا درجہ بہت بلند تھا اور بادشاہوں کے نزدیک بہت قدر و منزلت والا تھا۔ [illegible] اس کے مشورہ اور رائے سے سرانجام دیتا تھا [illegible] مسائل [illegible] [illegible] حیرت ہوتی ہے۔

"تیرے مناقب و فضائل سے جو تعجب آفرین کیفیت پیدا ہوئی، وہ یوں نہیں
پیدا ہوئی کہ تیرے فضائل و مناقب اس درجہ مسلسل اور متواتر ہیں کہ وہ ایک خاص
جانی بوجھی حقیقت بن کر رہ گئے ہیں اور ان میں وہ تازگی اور جدت نہیں رہی
جو تعجب کو ابھارتی ہے۔ تمہارے متعلق لوگوں کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تیری
مدح و ستائش کرنے والا دروغ گو نہیں ہو سکتا۔"

اسی رسالہ میں لکھا ہے:۔

"جب لوگ مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنے اصلاح حال کے لیے حرکت میں آ
جاتے ہیں اور جب آرام و راحت میں ہوتے ہیں تو حرص و آز کی طرف مائل ہو جاتے ہیں
اور اپنے چہرے سے شرم و حیا کے پردے اتار پھینکتے ہیں حالانکہ امن و راحت کے زمانہ
میں انہیں قانون و آئین کا زیادہ پابند رہنا چاہیے۔"

اس میں یہ بھی لکھا ہے:۔

"دشمنوں کے ساتھ سختی کا عہد و پیمان کرو۔ جو اظہار برائت و ندامت کرے اسے
معاف کر دو۔ جو اعتراف جرم کرے اس پر مہربانی کرو۔ دسیسہ کاروں کی مخالفت کرو۔
سرکشوں کی کھال کھینچ ڈالو۔ حاسدوں پر اظہار غیظ و غضب کرو۔ کم ظرفوں سے تحمل و بردباری
کا برتاؤ کرو۔ تندروؤں سے وقار کا انداز اختیار کرو۔ فتنہ پروروں کو حقیر جانو۔ طعن و تشنیع
کرنے والوں سے کنارہ کش رہو۔ پیچیدہ و مشتبہ امور کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھو۔
صاف اور واضح معاملات کو عزیمت اور بغیر تعب سے سرانجام دو۔ مشتبہ باتوں میں
غور و فکر سے کام لو۔ بادشاہوں کی مجلس میں رازداری، شائستگی، مدح و ستائش اور وابستگی
و اخلاص کا مظاہرہ کرو۔ کیونکہ بادشاہ اپنے لیے ان چیزوں کو اور رعایا کے لیے بندگی و عقیدت
کو پسند کرتے ہیں۔"

یہ باتیں بدرجہ غایت حکمت و بلاغت کی حامل ہیں۔ بہت سے معانی کو اپنے اندر سمیٹے
ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک زبان سے منتقل ہو کر دوسری زبان میں آئی ہیں۔ اندازہ کیجیے لکھنے
والے کی خود اپنی زبان میں یہ کس درجہ لطافت و کیفیت کی حامل ہوں گی۔

کہتے ہیں فیلبس کی موت کے بعد جب سکندر تخت بادشاہت پر متمکن ہوا، اور مختلف ملکوں سے برسرپیکار ہوا تو ارسطو نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور تمام امور سے دامن کش ہو کر علوم و معارف کے لیے یکسو ہو گیا۔ اور آثینہ چلا گیا۔ وہاں اس نے دار التعلیم قائم کر لیا اور یہی وہ جگہ ہے جس کی طرف فلاسفۂ مشائین منسوب ہیں۔ وہاں آکر اس نے لوگوں کے اصلاح احوال اور کمزوروں کی امداد و دستگیری کی طرف عنانِ توجہ مبذول کی اور اسطاغیرا میں ایک شہر تعمیر کرایا۔

ارسطو کے حالات و مناقب کثرت سے منقول ہیں۔ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کو بس خلاصہ سمجھو۔

ارسطو نے چھیاسٹھ سال کی عمر پا کر سکندر کے آخری عہد میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق وہ بطلیموس ارغوس کی بادشاہت کے ابتدائے عہد میں فوت ہوا، اور دار التعلیم میں اس کا جانشین ثاوفرسطس اس کا جانشین بنا۔

ارسطو کی وصیت

غریب یعنی بطلیموس غریب، کہتا ہے کہ ارسطو نے وقتِ مرگ [illegible] نے کہا۔ میں انطیفطرس کو [illegible] مقرر کرتا ہوں [illegible] جب تک نیقانور آ نہ جائے۔ ارسطومنس، طیمارخس، ابرخس، انیقرخس اور دیوطیلس کو چاہیے کہ جو چیز اس سے منسوب ہو اس کی دیکھ بھال کرنے کا اہتمام کریں۔ اسی طرح میرے خانوادہ، میرے خادم اربلیس [illegible] تمام لونڈی غلاموں اور جو کچھ میں نے چھوڑا ہے، ان سب کی دیکھ بھال کا منصب [illegible] اور [illegible] کے لیے ان سب کے ساتھ رہنا ممکن اور آسان ہو تو ان کے ساتھ ہی رہے۔

جب میری بیٹی سن بلوغ کو پہنچ جائے گی تو تمام مدت میں اس کا سرپرست و ولی نیقانور ہوگا۔ اگر وہ شادی سے پہلے [illegible] مر جائے تو نیقانور [illegible] بیٹے نیقوماخس [illegible] وہ سرپرست ہوگا [illegible] میں وصیت کرتا ہوں کہ [illegible] کی خواہش کے مطابق اور اس کے شایانِ شان بہتر [illegible] میں ہے۔ اگر میری بیٹی کی شادی سے

پہلے یا بعد بشرطیکہ وہ لاولد ہو، نیقانز کو حادثۂ موت پیش آجائے تو میں نیقانز کو وصیت کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے چھوڑا ہے اس کے بارے میں وصیت کر جائے وہ وصیت صحیح اور نافذ ہوگی۔ اگر نیقانز بغیر وصیت کیے مر جائے تو شاد فرسطس کے لیے آسان اور بہتر صورت یہ ہے کہ اگر وہ پسند کرے تو میرے بیٹے اور میرے ترکہ کا قائم مقام وصی بن جائے اور اگر وہ یہ پسند نہ کرے تو میرے تمام اوصیا جن کا میں تمام بنام ذکر کر چکا ہوں الفسطیرس کی طرف رجوع کریں اور میرے ترکہ سے متعلق وہی قدم اٹھائیں جس پر مشورہ کے بعد متفق الرائے ہو جائیں۔

اربلیس کے بارے میں اوصیا اور نیقانز میرے جذبات کا خیال رکھیں اور اس کی تمام ضروریات پورا کرنے کے لیے کوشاں رہیں میں سمجھتا ہوں جس طرح اس نے میری خدمت کی ہے اور میری قلبی مسرتوں سے ہم آہنگ ہو کر، میرے بارے میں جس مخلصانہ سعی واہتمام کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اس کے بدلے میں وہ صحیح طور پر اس کا استحقاق رکھتی ہے۔

اگر وہ شادی کی خواہاں ہو تو کسی فاضل آدمی کے سوا اسے کسی دوسرے شخص کے حوالے نہ کیا جائے اور اس کے اپنے مال کے علاوہ اس کو ایک نقرئی طالنطن بھی دیا جائے جو ایک سو پچیس رطل کے مساوی ہوتا ہے۔ اس کی ذاتی کنیزوں اور غلاموں کے علاوہ، اس کی خود اپنی پسندیدہ اور منتخب کردہ تین اور کنیزیں بھی اس کو دی جائیں۔

اگر وہ خلقیس میں رہائش رکھنا چاہے تو میرے اپنے مکان کے اس مہمان خانہ میں قیام کرے جو باغ کے کنارے واقع ہے۔ اور اگر وہ شہر اسطاغیرا میں سکونت پذیر ہونے کی متمنی ہو تو میرے آباؤ اجداد کے مکانات میں رہے۔ وہ جو مکان بھی پسند کرے، اوصیا کو چاہیے کہ اس کی ضرورت و احتیاج کی تکمیل کریں۔

رہے میرے اپنے اہل خانہ اور میری اولاد تو مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اوصیا کو ان کی حفاظت و نگہداشت کے لیے کسی قسم کی وصیت کروں۔

نیقانز کے [illegible] ضروری ہے کہ میرے ذہن میں [illegible] پورا خیال رکھے اور [illegible] کی حیثیت میں موجود ہے [illegible] اس کے تمام [illegible] وقت کے اس کو اس کے شوہر [illegible] کر دے۔

وہ میری لونڈی اماتیس کو آزاد کر دے اور اگر وہ آزادی کے بعد اس وقت تک میری بیٹی کی خدمت میں رہے جب تک کہ وہ نکاح نہیں کر لیتی تو اسے پانچ سو درہم مع اس کی اپنی لونڈی کے دیئے جائیں۔

بنالیس کو ایک وہ چھوٹی لڑکی دی جائے جو حال ہی میں ہم نے خریدی ہے اور ہمارے غلاموں میں سے ہے۔ علاوہ ازیں اسے ہزار درہم بھی دیئے جائیں۔

سیمس کو اپنے لیے ایک غلام خریدنے کی غرض سے اس کی قیمت دی جائے اور یہ قیمت اس قیمت کے علاوہ ہو گی جو اسے قبل ازیں غلام خریدنے کے لیے دی جا چکی ہے۔ علاوہ ازیں جیسے اذمیا جو جا ہیں، اسے دیا جائے۔

جب میری لڑکی شادی کرے تو میرے غلاموں — شابن، فیلن اور اربلیس — کو آزاد کر دیا جائے۔

نہ تو اربلیس کے بیٹے کو فروخت کیا جائے اور نہ میرے ان خادموں کے بچوں میں سے کسی کو فروخت کیا جائے جو میری خدمت میں رہتے ہیں۔ بلکہ وہ بالغ اور جوان ہونے تک برسر خدمت رہیں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں تو انھیں آزاد کر دیا جائے اور ہر ایک کو ان کے استحقاق و مرتبہ کے مطابق مال و متاع دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اسحاق کی تحریر اور قول کے مطابق ارسطو نے ۶۷ سال کی عمر پائی۔

منطقیات، طبیعیات، الٰہیات اور خلقیات کے موضوع سے متعلق تصنیفاتِ ارسطو کی ترتیب

اس کی ان کتابوں کے بارے میں گفتگو جو منطق سے متعلق ہیں، اور یہ آٹھ ہیں!

قاطیغوریاس ——— یعنی مقولات

باری ارمانیاس ـــــــــ یعنی عبارت

انالوطیقا ـــــــــ یعنی تحلیل القیاس

ابودقیطا جس کو انالوطیقا ثانی کہنا چاہیئے ـــــــــ برہان کے معنی میں ہے۔

طوبیقا ـــــــــ یعنی جدل

سوفسطیقا ـــــــــ یعنی مغالطہ

ریطوریقا ـــــــــ یعنی خطابت

ابوطیقا، اسے بوطیقا بھی کہتے ہیں ـــــــــ یعنی شعر،

کچھ قاطیغوریاس کے بارے میں

ترجمہ حنین بن اسحاق

جن لوگوں نے اس کی شرح و وضاحت کی وہ یہ ہیں :۔
فرفوریوس، اصطفن اسکندرانی، لینس، یحیٰی نحوی، امونیوس، ثامسطیوس، ثاوفرسطس، سنبلیقوس، ایک اور ثاون نامی شخص نے سریانی اور عربی میں شرح کی ہے اور سنبلیقوس کی شرح پر کچھ اضافے کیے ہیں۔ عجیب و غریب شروح میں سے وہ ٹکڑا ہے، جو املیخس کی جانب منسوب ہے۔
شیخ ابوزکریا کا کہنا ہے کہ اقوالِ سکندر کے ضمن میں میں نے جس قسم کی چیزیں دیکھی ہیں! ان کے پیش نظر اس بات کا احتمال ہے کہ یہ املیخس کی جانب محض منسوب ہی ہو۔
شیخ ابوسلیمان کہتا ہے، میں نے اس کتاب کا ترجمہ سکندر افرودیسی کی شرح کے ضمن میں نقل کیا ہے جو تقریباً تین سو ورق میں پھیلا ہوا تھا۔
اس کتاب کے شارحین میں ابونصر فارابی اور ابوبشر متی شامل ہیں۔ اس کتاب کے مجموعے بھی ہیں۔ اور تلخیصات بھی ہیں جو مشجر اور غیر مشجر دونوں میں انقسام پذیر ہیں۔ جن لوگوں نے یہ ترجمے کیے ہیں، ان میں ابن مقفع، ابن بہریز، کندی، اسحاق بن حنین، احمد بن طیب

اور رازی شامل ہیں۔

باری ارمینیاس کے بارے میں

حنین نے اسے سریانی کے اور اسحاق نے اسے عربی کے قالب میں ڈھالا۔ اس کے شارحین یہ ہیں:۔

سکندر۔ اس کی شرح نایاب ہے۔ یحییٰ نحوی۔ الیخنس۔ فرفوریوس۔ مجہولۃ المطعن اس پر جالینوس کی شرح نہایت نادر و عجیب ہے مگر نایاب ہے۔ قویری۔ متی ابوالبشر۔ فارابی۔ ثاوفرسطس۔

جن لوگوں نے اس کی تلخیصات کیں وہ یہ ہیں۔

حنین۔ اسحاق۔ ابن مقفع۔ کندی۔ ابن بہریز۔ ثابت بن قرہ۔ احمد بن طیب اور رازی۔

کچھ انالوطیقا اول کے بارے میں

تیاذورس نے اس کا عربی ترجمہ کیا۔ کہتے ہیں اس نے یہ ترجمہ حنین کو دکھایا اور اس نے اس کی اصلاح کی۔ حنین نے اس کے ایک ٹکڑے کا ترجمہ سریانی میں کیا اور باقی حصے کو اسحاق نے سریانی میں منتقل کیا۔ اس کے شارحین یہ ہیں:۔

سکندر نے اس کی دو شرحیں کیں۔ ایک بہ نسبت دوسری کے مکمل ترین ہے۔ ثامسطیوس نے اس کے پورے دو مقالوں کی شرح تین مقالوں میں کر دی۔ یحییٰ نحوی نے بھی حروف ابجد کی ترتیب سے شرح کی۔ قویری نے بھی تین مقالوں تک شرح کی۔ ابوالبشر متی نے پورے دو مقالوں کی شرح کی۔ کندی نے بھی اس کتاب کی تشریح کی۔

کچھ ابودیقطیقا کے بارے میں جو انالوطیقا ثانی ہے

یہ دو مقالوں پر مشتمل ہے جس کے کچھ حصے کو حنین نے سریانی میں ترجمہ کیا۔ مگر اسحاق

نے پوری کتاب کو سریانی میں منتقل کر دیا۔ متی نے اسحاق کے ترجمے کو عربی کا جامہ پہنایا۔
اس کے شارح یہ ہیں:۔

ثامسطیوس نے اس پوری کتاب کی شرح کی۔ سکندر نے بھی اس کی شرح کی لیکن وہ نایاب ہے۔ یحییٰ نحوی نے بھی شرح کی۔ ابو یحییٰ مروزی نے اس کتاب کو ہدفِ تنقید ٹھہرایا۔ یہ اس کو متی نے سنائی تھی۔ ابو بشر متی۔ فارابی اور کندی نے بھی اس کی تشریح کی۔

طوبیقا کے بارے میں

اسحاق نے اس کتاب کو سریانی میں منتقل کیا اور یحییٰ بن عدی نے اسحاق کے سریانی ترجمے کو عربی کا جامہ پہنایا۔ دمشقی نے اس کے سات مقالوں کا ترجمہ کیا اور آٹھویں کا ترجمہ ابراہیم بن عبد اللہ نے کیا۔ قدیم ترجمے بھی کہیں کہیں دستیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کے شارحین یہ ہیں:۔

یحییٰ بن عدی اس کتاب کی شرح کے آغاز میں کہتا ہے۔

سکندر کی شرح کے پہلے مقالہ کے بعض حصے اور پانچویں، چھٹے، ساتویں اور آٹھویں مقالے اور امونیوس کی شرح کے پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے مقالے کے سوا مجھے اس کتاب پر متقدمین کی اور کوئی شرح دستیاب نہیں ہوئی۔ میں نے اس شرح میں انہی شروح پر بھروسہ کیا ہے جو میں سکندر اور امونیوس کی شرح سے سمجھ سکا ہوں۔ میں نے ان دونوں شرحوں کے مترجمین کی عبارتوں کی اصلاح بھی کی ہے۔

اس کتاب کی جو تشریح یحییٰ نے کی ہے وہ تقریباً ہزار ورق پر پھیلی ہوئی ہے۔

یحییٰ کے علاوہ دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ امونیوس نے پہلے چار مقالوں کی شرح کی اور سکندر نے چار آخری مقالوں کی، بارھویں مقالہ تک اور آٹھویں مقالہ کے ایک مقام کی شرح کی۔ باقی مقامات کی شرح ثامسطیوس نے کی۔ فارابی نے اس کتاب کی تشریح بھی کی اور تلخیص بھی۔ متی نے اس کے مقالہ اول کی تشریح کی۔ امونیوس اور سکندر نے اس کتاب کے بعض حصے کی تشریح کی۔ اسحاق نے اس کا ترجمہ کر دیا۔ ابو عثمان دمشقی نے بھی

اس کتاب کا ترجمہ کیا۔

سوفسطیقا کے بارے میں

اس کے معنی حکمت و دانائی کے غلط استعمال اور مغالطہ میں ڈالنے کے ہیں۔ ابن ناعمہ اور ابو بشر متی نے اسے سریانی میں اور یحییٰ بن عدی نے تیوفیل سے عربی میں منتقل کیا۔ اس کے شارحین یہ ہیں :۔

قویری نے اس کتاب کی شرح لکھی اور ابراہیم بن بکوس عشاری نے ابن ناعمہ کے عربی ترجمہ کو بسلسلہ اصلاح ترجمہ کیا۔ کندی نے بھی اس کتاب کی شرح کی۔ کہتے ہیں اس کتاب کی جو تشریح سکندر نے کی، وہ موصل میں موجود ہے۔

ریطوریقا

اس کے معنی خطابت ہے۔ اس کا ایک پرانا ترجمہ دستیاب ہوا ہے۔ کہتے ہیں اسحاق نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔ ابراہیم بن عبد اللہ نے بھی اس کا ترجمہ کیا۔ ابونصر فارابی نے اس کی شرح لکھی۔ میں نے احمد بن حبیب کی تحریر میں دیکھا ہے کہ اس کتاب کا ایک قدیم ترجمہ تقریباً سو ورق پر مشتمل ہے۔

کچھ ابوطیقا کے بارے میں

اس کے معنی شعر ہے۔ ابو بشر متی نے اس کا سریانی سے عربی ترجمہ کیا۔ یحییٰ بن عدی نے بھی اس کا ترجمہ کیا۔ جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ثامسطیوس کے اقتباس کو بھی متضمن ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ثامسطیوس کی طرف محض منسوب ہے۔ کندی نے اس کتاب کی کچھ تلخیص بھی کی۔

کچھ کتاب السماع الطبیعی کے بارے میں

بتفسیر اسکندر

یہ آٹھ مقالات پر مشتمل ہے۔ محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ سکندر و فرفوریوس کی شرح کا جو حصہ

اس کی عربی سریانی کے پایہ کی نہیں ہے۔

الآثار العلویہ

اَمپیدورس نے اس کی ایک ضخیم شرح کی جس کا ابوبشر متی نے ترجمہ کیا، اور طبری نے متی کی طرف سے تعلیقات و حواشی لکھے۔ اسکندر نے بھی اس کی شرح لکھی جس کا ترجمہ عربی میں تو ہو گیا تھا لیکن سریانی میں نہیں ہوا تھا۔ بعد ازاں یحییٰ بن عدی نے اسے سریانی سے عربی میں منتقل کیا۔

کتاب النفس

اس کے تین مقالات ہیں۔ حنین نے اس پوری کتاب کو سریانی کے قالب میں ڈھالا۔ اسحاق نے بھی اس کا ترجمہ کیا۔ مگر تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کے بعد اسحاق نے دوسری مرتبہ نہایت عمدگی سے کل ترجمہ کر دیا۔ ثامسطیوس نے اس پوری کتاب کی شرح کی۔ یہ شرح پہلے مقالہ کی دو مقالات میں، دوسرے کی بھی دو میں اور تیسرے کی تین مقالات میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں نے یحییٰ بن عدی کی تحریر میں پڑھا ہے کہ امپیدورس نے اس کی ایک شرح سریانی زبان میں کی۔ سریانی میں اس کی ایک اور شرح بھی ہے جو بہترین شرح ہے اور سنبلیقیوس کی طرف منسوب سمجھتے ہیں۔ اس نے یہ شرح اثاولیس کے لیے لکھی تھی۔ اس کا عربی نسخہ بھی موجود ہے۔ اسکندرانیوں نے اس کتاب کی تلخیص کی جو تقریباً سو ورق میں ہے۔ ابن بطریق نے اس کا مجموعہ ترتیب دیا۔

اسحاق کہتا ہے: میں نے اس کتاب کے ایک نہایت ہی بد خط نسخے کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اس سے تیس سال بعد مجھے ملا ایک بہترین نسخہ جس سے میں نے پہلے ترجمہ کا مقابلہ کیا اور یہ ثامسطیوس کی شرح تھی۔

کتاب الحس والمحسوس

یہ کتاب دو مقالات میں ہے۔ اس کا کوئی قابل اعتماد و موثق ترجمہ دستیاب

نہیں ہوا۔ اس کتاب کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ابو بشر متی بن یونس کی طرف سے طبری نے اس پر مختصر سی تعلیقات لکھیں۔

کتاب الحیوان

یہ انیس مقالات پر مشتمل ہے۔ ابن بطریق نے اس کا ترجمہ کیا۔ اس کا ایک سریانی ترجمہ بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے جو عربی ترجمہ سے بہتر ہے۔

میں نے یحییٰ بن عدی کی فہرست کتب میں اس کی یہ تحریر پڑھی ہے کہ اس کتاب کے قدیم مجموعے بھی ہیں۔ نیقولاوس نے اس کی تلخیص کی۔ یحییٰ بن عدی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابو علی بن زرعہ نے اس کے عربی ترجمہ اور تصحیح کی طرح ڈالی تھی۔

کتاب الحروف جو الہیات کے نام سے معروف ہے

یہ کتاب یونانی حروف کی ترتیب کے مطابق مرتب کی گئی جس کا آغاز الف صغریٰ سے ہوتا ہے۔ اس کا ترجمہ اسحاق نے کیا جو حرف مو تک موجود ہے۔ ابو زکریا یحییٰ بن عدی نے بھی اس حرف کا ترجمہ کیا۔ یونانی زبان میں اسکندر نے جو شرح کی اس میں حرف نو موجود ہے۔ اسطاث نے ان تمام حروف کا کندی کے لیے ترجمہ کیا تھا۔ اور اس میں ایک واقعہ بھی پنہاں ہے۔ ابو بشر متی نے اس کتاب کے مقالہ لام کا — جو گیارھواں حرف ہے — مع سکندر کی شرح کے عربی میں ترجمہ کیا اور حنین بن اسحاق نے اس مقالہ کو سریانی میں منتقل کیا۔ ثامسطیوس نے بھی مقالہ لام کی شرح لکھی اور ابو بشر متی نے اس شرح کا ترجمہ کیا۔ شملی نے بھی اس کا ترجمہ کیا۔ اسحاق بن حنین نے اس کے چند مقالات کا ترجمہ کیا۔ سوریانوس نے مقالہ با کی شرح لکھی جس کا عربی ترجمہ موجود ہے۔

میں نے یہ چیز یحییٰ بن عدی کی فہرست کتب میں خود اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی ہے۔

یحییٰ بن عدی نے اپنی فہرست کتب میں ارسطو کی ان تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے۔

کتاب الاخلاق: فرفوریوس کی شرح سمیت بارہ مقالات پر مشتمل ہے۔ حنین بن اسحاق نے اس کا ترجمہ کیا۔ اس کتاب کے ثامسطیوس کی شرح والے چند مقالات، ابوزکریا کے پاس موجود تھے، جو اسحاق بن حنین کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے، اس کا سریانی نسخہ بھی دستیاب ہو گیا ہے۔

کتاب المرآۃ: ترجمہ حجاج بن مطر۔

کتاب اثولوجیا: کندی نے اس کی شرح کی۔

ثاوفرسطس

یہ ارسطو کا بھانجا تھا اور اس کے تلامذہ اور اوصیاء میں سے تھا۔ ارسطو نے اپنی وفات کے بعد اس کو دار التعلیم میں اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب النفس: ایک مقالہ۔

کتاب الآثار العلویۃ: ایک مقالہ

کتاب الادب: ایک مقالہ

کتاب الحس والمحسوس: چار مقالات۔ ابراہیم بن بکوس نے اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب ما بعد الطبیعۃ: ایک مقالہ۔ ابوزکریا یحییٰ بن عدی نے اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب اسباب النبات: ابراہیم بن بکوس نے اس کا ترجمہ کیا۔ اس کے مقالہ اولیٰ کے کچھ حصے کی تفسیر بھی مل گئی ہے۔ کتاب قاطیغوریاس کی شرح بھی اس کی طرف منسوب ہے۔

دیدوخس برقلس افلاطونی

یہ اطریہ کا باشندہ تھا۔ تصنیفات یہ ہیں: کتاب حدود، اوائل الطبیعیات

کتاب الثانی عشرۃ مسئلۃ :۔ یحییٰ نحوی نے اس پر نقض وارد کیا ہے اور مقالۂ اولیٰ پر مناقضہ کرتے ہوئے یحییٰ نحوی نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ دقلطیانوس قبطی کے زمانہ میں ہوا ہے۔ بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ تیسری صدی کے آغاز میں اس کے عہد حکومت میں ہوا۔

کتاب شرح قول افلاطون ان النفس غیر مائتۃ :۔ تین مقالات ۔

کتاب اثالوجیا :۔ یعنی ربوبیت ۔

کتاب تفسیر وصایا فیثاغورس الذہبیۃ :۔ تقریباً سو ورق میں ہے اور اس کا سریانی نسخہ بھی جو اس نے اپنی بیٹی کے لیے لکھا تھا، مل گیا ہے۔ ثابت اس کے تین ہی ورق کا ترجمہ کر پایا تھا کہ انتقال کر گیا اور یہ ترجمہ مکمل نہ ہو سکا۔

کتاب الجواہر العالیۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب برقلس فی العشر مسائل :۔ برقلس کو دیادوخس یعنی عقیب افلاطون کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں، کتاب الحیز الاول ۔ کتاب المسائل العشر المعضلات ۔ کتاب الجزء الذی لا یتجزیٰ ۔

کتاب فی المثل الذی قالہ افلاطون فی کتابہ المسمّی غورغیاس :۔ سریانی زبان میں ہے ۔

کتاب تفسیر المقالۃ العاشرۃ فی السیر :۔ یہ سریانی میں مل گئی ہے ۔

کتاب برقلس لما قالہ افلاطون فی کتابہ المسمّی بہ سطوخوسیس الصغریٰ :۔

کتاب برقلس فی تفسیر فاذن فی النفس :۔ یہ سریانی میں ہے ۔ ابو علی بن زرعہ نے اس کے تھوڑے سے حصہ کا عربی میں ترجمہ کیا۔

سکندر افرودیسی

یہ سکندر کے بعد ملوک الطوائف کے دور میں پیدا ہوا۔ اس نے جالینوس کو دیکھا اور اس کے ساتھ رہا۔ اس نے جالینوس کو رأس البغل کا لقب دے رکھا تھا اور ان میں ایک

دوسرے کے خلاف بحث و نزاع کی مجلسیں رہتی تھیں۔ اس نے ارسطو کی کتابوں کی جو شرح کی، اس کا تذکرہ ہم واقعات ارسطو کے ضمن میں کر چکے ہیں۔

ابوزکریا یحییٰ بن عدی کہتا ہے۔ میں نے ابراہیم بن عبداللہ ناقل نصرانی کی میراث میں پوری کتاب السماع اور کتاب البرہان پر سکندر کی شرح دیکھی ہے۔ مجھے دونوں شروح ایک سو بیس دینار میں پیش کی گئیں۔ میں دیناروں کی تلاش و طلب میں نکل کھڑا ہوا لیکن جب واپس لوٹا تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں شروح دیگر کتب سمیت ایک خراسانی کے ہاتھ تین ہزار دینار میں فروخت کی جا چکی ہیں، مجھے اس کے علاوہ ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ یہ کتابیں کو آسانی سے آستین میں رکھ کر اٹھالے جانا ممکن تھا۔

ابوزکریا کہتا ہے میں نے ابراہیم بن عبداللہ سے اسحاق کے ترجمہ والی فص سوفسطیقا، فص الخطابۃ اور فص الشعر پچاس دینار میں خریدنا چاہیں، اگر اس نے فروخت نہ کیں۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے انھیں جلا ڈالا۔

سکندر کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب النفس :- ایک مقالہ

کتاب الرد علی بامینوس فی النمو :- ایک مقالہ

کتاب الرد علی جالینوس فی الزمان والمکان :- ایک مقالہ

کتاب الابصار :- ایک مقالہ

کتاب [illegible] :- ایک مقالہ

کتاب عکس المقدمات :- ایک مقالہ

کتاب مبادی الکل علی رای ارسطالیس۔

کتاب فی ان الموجود لیس بجنس للمقولات العشر۔

کتاب العنایۃ :- ایک مقالہ

کتاب الفرق بین الہیولیٰ والجنس

کتاب الرد علی من قال انہ لا یکون شیء الا من شیء۔

کتاب فی ان الابصار لا یکون الا بشعاعات تنبث من العین والرد علی من قال بانبثاث الشعاع :- ایک مقالہ

کتاب اللون :- ایک مقالہ

کتاب الفصل علی رأی ارسطالیس :- ایک مقالہ

کتاب المالیخولیا :- ایک مقالہ

فرفوریوس

یہ سکندر کے بعد اور امونیوس سے پہلے ہوا ہے۔ شہر صور کا رہنے والا تھا۔ اس کا زمانہ جالینوس کے بعد کا ہے۔ جیسا کہ ہم نے ارسطو کے ذکر میں بیان کیا ہے۔ اس نے تصنیفاتِ ارسطو کی شرح کی، اس کے علاوہ اس کی اور بھی تصنیفات ہیں جو یہ ہیں :-

کتاب ایساغوجی فی المدخل الی الکتب المنطقیۃ۔

کتاب المدخل الی القیاسات الحملیۃ۔ ابو عثمان دمشقی نے اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب العقل والمعقول :- معہ ترجمۃ قدیم۔

کتاب الی انابوا۔

کتاب الرد علی نیرس فی العقل والمعقول :- یہ سات مقالات پر مشتمل ہے، اور سریانی میں ہے۔

کتاب الاسطقسات :- ایک مقالہ سریانی میں ہے۔

کتاب اخبار الفلاسفۃ :- میں نے اس کا چوتھا مقالہ دیکھا ہے جو کہ سریانی زبان میں ہے۔

امونیوس

اسحاق بن حنین نے اپنی تاریخ میں اس کا شمار جالینوس کے بعد کے فلاسفہ میں کیا ہے اس نے تصنیفاتِ ارسطو کی شرح کی اور ان پر ... سے جو کتابیں موجود ہیں، تصنیفاتِ ارسطو

کے ضمن میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب شرح مذاہب ارسطاطیس فی الصانع۔ کتاب فی اغراض ارسطالیس فی کتبہ۔
کتاب حجۃ ارسطالیس فی التوحید۔

ثامسطیوس

یہ لیولیانس کا منشی اور کاتب تھا، جو جالینوس کے بعد نصرانیت ترک کر کے مذہب فلسفہ میں شامل ہو گیا تھا۔ ارسطو کی جن کتابوں کی اس نے شرح کی، ان کے ضمن میں ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ یہ بھی اس کی تصنیفات ہیں۔
کتاب الی لیولیانس فی التدبیر۔ کتاب النفس —— یہ دو مقالات پر مشتمل ہے۔
رسالۃ الی لیولیانس الملک۔

نیقولاوس

یہ تصنیفات ارسطو کا شارح ہے ہم اس کی شروح کا ذکر اس کے اصل مقام پر کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب فی جمل فلسفۃ ارسطالیس فی النفس:۔ ایک مقالہ
کتاب النبات:۔ اس کے چند مقالے دستیاب ہوئے ہیں۔
کتاب الرد علی جاعل العقل والمعقولات شیئاً واحداً۔
کتاب اختصار فلسفۃ ارسطاطیس۔

فوطرخس

کتاب الآراء الطبیعیۃ:۔ یہ مسائل طبیعیات سے متعلق فلسفہ کے نظریات پر مشتمل ہے، اور پانچ مقالات پر مشتمل ہے۔ قسطا بن لوقا البعلبکی نے اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب الی موربالیا فیما دلہ علیہ من مداراۃ العدو والانتفاع بہ۔
کتاب الغضب۔
کتاب الریاضۃ :- یہ سریانی زبان میں ہے دو ایک مقالہ پر مشتمل ہے۔
کتاب النفس :- ایک مقالہ

امقیدورس

یہ تصنیفات ارسطو کا شارح ہے اور اس کے شروح کا تذکرہ ارسطو کے ضمن میں گذر چکا ہے۔ اس کے علاوہ کسی خاص موضوع پر اس کی کوئی کتاب نہیں ملی۔

دیافرطیس

یحییٰ بن عدی کی تحریر کے مطابق رسالۃ الی دمیتراطیس فی اثبات الصانع۔

اثافرودیطوس

یحییٰ بن عدی کی تحریر میں، جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس کے مطابق اس کی تصنیف یہ ہے :-
کتاب تفسیر کلام ارسطالیس فی الحالۃ وتوس قزن - ثابت بن قرہ نے اس کی [illegible]

ایک اور فذمسرخس

یہ کتاب [illegible] کی تصنیف ہے۔
کتاب [illegible] فیما [illegible] اثبات [illegible] وغیرہ کی۔
[illegible]
یحییٰ [illegible] ہیں [illegible] مصنف تھا، [illegible]

کے فرقہ یعقوبیہ کا پیرو تھا۔ بعد ازاں عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث سے دست کش ہو گیا، اس پر عیسائی علما جمع ہوئے اور اس سے مناظرہ کیا جس میں یہ ان پر غالب رہا۔ اب وہ اس سے نرمی اور شفقت سے پیش آنے لگے اور اس عقیدہ سے دست بردار ہونے اور اس سلسلہ میں اظہار و اعلان کو ترک کرنے کی التجا کی۔ لیکن یہ اپنے عقیدہ پر بدستور جما رہا اور رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر انھوں نے اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔

جب حضرت عمرو بن العاص نے مصر فتح کیا تو یہ زندہ تھا۔ چنانچہ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ اس سے عزت و تکریم کے ساتھ پیش آئے اور اس کے مقام و منزلت کے قائل ہوئے۔ یہ تصنیفات ارسطو کا شارح ہے اور اس کی شروح کا ہم اس کے اصل مقام پر ذکر کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الرد علی برقلس :- اٹھارہ مقالات

کتاب فی ان کل جسم متناھی فقوتہ متناھیتہ :- ایک مقالہ

کتاب الرد علی ارسطاطلیس :- چھ مقالے۔

کتاب تفسیر باری ارمیناس لثامسطیوس :- ایک مقالہ : اس میں نسطوریوں کی تردید کی گئی ہے۔

کتاب یرد فیہ علی قوم لایعترفون :- مقالتان ومقالۃ اخریٰ یرد فیھا علی قوم آخرین۔

اس نے جالینوس کی کچھ تصنیفات طب کی شرح بھی کی۔ اس کا ذکر ہم جالینوس کے تذکرہ میں کریں گے۔

یحییٰ نحوی نے کتاب السماع الطبیعی کے چوتھے مقالہ کی شرح کرتے ہوئے — تقدم فی الزمان — کی بحث میں بطور مثال کہا ہے کہ ہمارا سن ۳۴۳ دقلطیانوس قبطی کے مطابق ہے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہمارے اور یحییٰ نحوی کے درمیان کچھ اوپر تین سو سال کا فاصلہ ہے۔ ممکن ہے، اس نے اپنی کتاب کی [illegible] اپنے اوائل [illegible] لکھا ہے کہ وہ عمرو بن العاص کے زمانہ میں زندہ تھا۔

وہ فلاسفۂ طبیعیین

جن کے زمانے اور مرتبہ و مقام کی تعیین نہیں ہو سکی

ارسطن :۔ اس کی تصنیف کتاب النفس ہے۔

ہیلوالیس :۔ کتاب اسرار الطبیعۃ اس کی تصنیفات میں سے ہے اور ایک مقالہ میں ہے۔

طوربوس :۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب الرؤیا ہے جو ایک مقالہ ہے۔

ارطامیدورس :۔ صاحب کتاب الرؤیا، کتاب تعبیر الرؤیا بھی اس کی تصنیف ہے جو پانچ مقالات میں ہے۔ حنین بن اسحاق نے اس کا ترجمہ کیا۔

غرغوریوس :۔ اسقف نوسا۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب طبیعۃ الانسان ہے۔

بطلیموس الغریب :۔ یہ ارسطو کا دوست تھا اور اس کے محاسن کی نشر و اشاعت کرتا تھا۔ کتاب اخبار ارسطاطالیس و وفاتہ و مراتب کتبہ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ثاؤن :۔ افلاطون کا سخت حامی اور طرفدار تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب مراتب قراءۃ کتب فلاطن واسماء ما صنفہ ہے۔ میں نے ایک کتابچہ کی پشت پر بہت پرانے خط سے لکھی ہوئی یہ تحریر پڑھی ہے۔

جن لوگوں نے ارسطو کے فلسفہ و منطق کی کتابوں کی شرح کی ۔ ان کے نام جو ہمیں معلوم ہو سکے ہیں، یہ ہیں۔

ثاوفرسطس ۔ اودیمس ۔ ارمینس ۔ یوانیوس ۔ ابامبلخس ۔ اسکندر ۔ ثامسطیوس ۔ فرفوریوس ۔ سنبلیقس ۔ سوریانوس ۔ ماکسیمس ۔ اراسیس ۔ لوقیس

یحیٰی النحوی ۔

فوطیفس ۔

حالاتِ کندی

ابو یوسف یعقوب بن اسحاق بن صباح بن عمران بن اسمٰعیل بن محمد بن اشعث بن قیس کندی بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن کندہ۔ اور یہ ثور بن مرتع بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد بن زید بن ہمیسع بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب سے ہے۔

تمام علوم قدیمہ میں مہارت و معرفت کے اعتبار سے فاضلِ دوراں اور یگانۂ روزگار تھا، اسے فیلسوفِ عرب کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ مختلف علوم مثلاً منطق، فلسفہ، ہندسہ، حساب، ارثماطیقی، موسیقی اور نجوم وغیرہ متعدد علوم سے متعلق اس نے کتابیں تصنیف کیں۔ ویسے یہ ایک بخیل آدمی تھا۔ ہم نے فلاسفۂ طبیعیین کے گروہ میں اس کا ذکر اس بنا پر کیا ہے کہ مرتبۂ علم میں اسے تقدم و تفوق حاصل ہے اور اس سلسلے میں اس کا ایک مقام ہے۔ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ تمام علوم میں اس کی تمام تصنیفات کا ذکر کریں گے۔

فلسفہ سے متعلق اس کی تصنیفات

کتاب الفلسفۃ الاولیٰ فیما دون الطبیعیات والتوحید۔ کتاب الفلسفۃ الداخلۃ والمسائل المنطقیۃ والمقتاصۃ وما فوق الطبیعیات۔ کتاب رسالتہ فی انہ لاتنال الفلسفۃ الا بعلم الریاضیات۔ کتاب الحث علی تعلم الفلسفۃ۔ کتاب ترتیب کتب ارسطوطالیس۔ کتاب فی قصد ارسطالیس فی المقولات ایاہا قصد والموضوعۃ لہا۔ کتاب مائیۃ العلم واقسامہ۔ کتاب اقسام العلم الانسی۔ کتاب رسالۃ الکبریٰ فی مقیاسہ العلمی۔ کتاب رسالۃ الایجاز فی مقیاسہ العلمی۔ کتاب فی ان افعال الباری جل اسمہ کلہا عدل لا جور فیہا۔ کتاب فی مائیۃ الشیٔ الذی لانہایۃ لہ وبای نوع یقال الذی لانہایۃ لہ۔ کتاب رسالتہ فی الابانۃ انہ لا یمکن ان یکون جرم العالم بلانہایۃ وان ذلک انما ہو فی القوۃ۔ کتاب فی الفاعلۃ والمنفعلۃ من

فی انہ لا یمکن ان یکون جرم العالم بلا نہایۃ۔ کتاب رسالۃ فی المناظر الفلکیۃ۔ کتاب فی [illegible] الجرم الاقصی من الاستحالۃ۔ کتاب رسالۃ فی صناعۃ بطلیموس الفلکیۃ۔ کتاب رسالۃ فی تناہی جرم العالم۔ کتاب رسالۃ فی المعطیات۔ کتاب رسالۃ فی مائیۃ الفلک واللون اللازوردی المحسوس فی جہۃ السماء۔ کتاب رسالۃ فی مائیۃ الجرم الحامل بطباعہ للالوان من العناصر الاربعۃ۔ کتاب رسالۃ فی البرہان علی الجسم السائر ومائیۃ الاضواء والاظلام۔

طبیات کے بارے میں اس کی تصنیفات

کتاب رسالۃ فی الطب البقراطی۔ کتاب رسالۃ فی الغذاء والدواء المہلک۔ کتاب رسالۃ فی الابخرۃ المصلحۃ للجو من الاوباء۔ کتاب رسالۃ فی الادویۃ المشفیۃ من الروائح المؤذیۃ۔ کتاب رسالۃ فی کیفیۃ اسہال الادویۃ وانجذاب الاخلاط۔ کتاب رسالۃ فی علۃ نفث الدم۔ کتاب رسالۃ فی اشفیۃ السموم۔ کتاب رسالۃ فی تدبیر الاصحاء۔ کتاب رسالۃ فی علۃ بحران الامراض الحادۃ۔ کتاب رسالۃ فی نفس العضو الرئیس من الانسان والابانۃ عن القلب۔ کتاب رسالۃ فی کیفیۃ الدماغ۔ کتاب رسالۃ فی علۃ الجذام واشفیتہ۔ کتاب رسالۃ فی عضۃ الکلب الکلب۔ کتاب رسالۃ فی الاعراض الحادثۃ من البلغم وعلۃ موت الفجأۃ۔ کتاب رسالۃ فی وجع المعدۃ والنقرس۔ کتاب رسالۃ الی رجل فی علۃ شکاہا الیہ۔ کتاب رسالۃ فی اقسام الحمیات۔ کتاب رسالۃ فی علاج الطحال الیابس من الاعراض السوداویۃ۔ کتاب رسالۃ فی اجساد الحیوان اذا فسدت۔ کتاب رسالۃ فی قدر منفعۃ صناعۃ الطب۔ کتاب رسالۃ فی صنعۃ الاطعمۃ من غیر عناصرہا۔ کتاب رسالۃ فی تغیر الاطعمۃ۔

احکامیات سے متعلق اس کی تصنیفات

کتاب رسالۃ فی تقدمۃ المعرفۃ بالاستدلال بالاشخاص العالیۃ علی المسائل۔ کتاب رسالۃ الاولی والثانیۃ والثالثۃ الی صناعۃ الاحکام تقاسیم۔ کتاب رسالۃ فی مدخل الاحکام علی المسائل۔ کتاب رسالۃ فی المسائل۔ کتاب رسالۃ فی دلائل النحسین فی برج السرطان۔ کتاب

رسالۃ فی تقدمۃ معرفۃ الاختیارات۔ کتاب رسالۃ فی تقدمۃ معرفۃ صناعۃ الاحکام ومن الرجل المسمی منجما بالاستحقاق۔ کتاب رسالۃ المختصرۃ فی حدود المو الید۔ کتاب رسالۃ فی تحویل سنی المو الید۔ کتاب رسالۃ فی الاستدلال بالکسوفات علی الحوادث۔

جدلیات کے بارے میں اس کی کتابیں

کتاب رسالۃ فی الرد علی المنانیۃ۔ کتاب رسالۃ فی الرد علی الثنویۃ۔ کتاب رسالۃ فی الاحتراس من خدع السوفسطائیین۔ کتاب رسالۃ فی نقض مسائل الملحدین۔ کتاب رسالۃ فی تثبیت الرسل علیہم السلام۔ کتاب رسالۃ فی الفاعل الحق الاول التام واسم علی الشیٔ بالمجاز۔ کتاب رسالۃ فی الاستطاعۃ وزمان کونہا۔ کتاب رسالۃ فی الرد علی من زعم ان للاجرام فی ہویتہا فی الجو توقفات۔ کتاب رسالۃ فی بطلان قول من زعم ان بین الحرکۃ الطبیعیۃ والعرضیۃ سکون۔ کتاب رسالۃ فی ان الجسم فی اول ابداعہ لا ساکن ولا متحرک ظن باطل۔ کتاب رسالۃ فی التوحید بتفسیرات۔ کتاب رسالۃ فی بطلان قول من زعم ان جزأ لا یتجزأ۔ کتاب رسالۃ فی جواہر الاجسام۔ کتاب رسالۃ فی اوائل الجسم۔ کتاب رسالۃ فی افتراق الملل فی التوحید وانہم مجمعون علی التوحید وکل قد خالف صاحبہ۔ کتاب رسالۃ فی التجزی۔ کتاب رسالۃ فی البرہان۔

نفسیات سے متعلق اس کی کتابیں

کتاب رسالۃ فی ان النفس جوہر بسیط غیر داثر مؤثر فی الاجسام۔ کتاب رسالۃ فی ماہیۃ الانسان والعضو الرئیس منہ۔ کتاب رسالۃ فی خبر اجتماع الفلاسفۃ علی الرموز العشقیۃ۔ کتاب رسالۃ فی ان النفس ذکرہ وہی فی عالم العقل قبل کونہا فی عالم الحس۔ کتاب رسالۃ فی علۃ النوم والرؤیا وما یرمز بہ النفس۔

سیاسیات کے موضوع پر اس کی کتابیں

کتاب رسالۃ الکبری فی السیاسۃ۔ کتاب رسالۃ فی تسہیل سبل الفضائل۔ کتاب رسالۃ

فی دفع الاحزان - کتاب رسالتہ فی سیاسۃ العامۃ - کتاب رسالتہ فی الاخلاق - کتاب رسالتہ فی التنبیہ علی الفضائل - کتاب رسالتہ فی خبر فضیلۃ سقراط - کتاب رسالتہ فی الفاظ سقراط - کتاب رسالتہ فی محاورۃ جرت بین سقراط وارشیجانس - کتاب رسالتہ فی خبر موت سقراط - کتاب رسالتہ فیما جری بین سقراط والحرانیین - کتاب رسالتہ فی خبر العقل۔

احداثیات کے بارے میں اس کی تصنیفات

کتاب رسالتہ فی ان العلۃ القریبۃ للکون والفساد فی الکائنات الفاسدات - کتاب رسالتہ فی العلۃ التی یقال لہا ان العناصر والاجرام والارض ... لجمیع الکائنۃ الفاسدۃ وہی دائرۃ ما یستحیل بعضہا الی بعض - کتاب رسالتہ فی اختلاف الازمنۃ التی یظہر فیہا قوی الکیفیات الاربع - کتاب رسالتہ فی الضباب الزمانیۃ - کتاب رسالتہ فی علۃ اختلاف الاوزان السنۃ - کتاب رسالتہ فی ماہیۃ الزمان والحین والدہر - کتاب رسالتہ فی العلۃ التی لہا یبرد اعلی الجو ویسخن ما قرب من الارض - کتاب رسالتہ فی احداث الجو - کتاب رسالتہ فی الاثر الذی یظہر فی الجو ویسمی کوکبا - کتاب رسالتہ فی کوکب ذوذوابۃ - کتاب رسالتہ فی الکوکب الذی ظہر ورصد ایاما حتی اضمحل - کتاب رسالتہ فی علۃ البرد المسمی برد العجوز - کتاب رسالتہ فی علۃ کون الضباب واسباب الاحداث العلویۃ - کتاب رسالتہ فیما رصد من الاثر العظیم فی سنۃ اثنتین وعشرین ومائتین للہجرۃ۔

البعادیات کے بارے میں اس کی تصنیفات

کتاب رسالتہ فی ابعاد مسافات الاقالیم - کتاب رسالتہ فی المساکن - کتاب رسالتہ الکبری فی الربع المسکون - کتاب رسالتہ فی اخبار ابعاد الاجرام - کتاب رسالتہ فی استخراج بعد مرکز القمر من الارض - کتاب رسالتہ فی استخراج آلۃ وعملہا یستخرج بہا ابعاد الاجرام - کتاب رسالتہ فی عمل آلۃ یعرف بہا بعد المعاینات - کتاب رسالتہ فی معرفۃ ابعاد قلل الجبال۔

ذمہ داریوں کا حامل تھا، ان میں کے ایک ایک کو پکڑا لیکن احمد اپنی جگہ سے نہ ہلا اور وہیں بیٹھا رہا اور اس نے اسی کو وسیلۂ نجات سمجھا، لیکن اس کا اپنی جگہ بیٹھے رہنا ہی اس کی موت کا باعث بنا۔ معتضد نے قاسم کو حکم دیا کہ واجب القتل لوگوں کی فہرست تیار کی جائے تاکہ جن لوگوں کے بارے میں دل میں ایک کھٹک اور خلش سی پیدا ہو چکی ہے ان کی طرف سے اطمینان حاصل ہو جائے۔ چنانچہ قاسم نے ان کی فہرست تیار کر کے معتضد کو پیش کی اور معتضد نے اس پر مہر ثبت کر دی۔ قاسم نے ان لوگوں کی فہرست کے آخر میں احمد کا نام بھی شامل کر دیا تھا چنانچہ اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد معتضد نے قاسم سے احمد کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتلا دیا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے اور معتضد کی فہرست اس کے سامنے رکھ دی۔ معتضد نے اسے برا نہیں مانا۔ یہ حادثہ سنہ ۔ ۔ ۔ میں عمر کی اس منزل میں پیش آیا جب کہ وہ اپنے مقام و مرتبہ کے اعتبار سے آسمان کی رفعتوں پر پہنچ گیا تھا — اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب مختصر کتاب قاطیغوریاس۔ کتاب مختصر کتاب باریمیناس۔ کتاب مختصر کتاب انالوطیقا الاول۔ کتاب مختصر کتاب انالوطیقا الثانی۔ کتاب الاعشاش و صناعۃ الحسبۃ الکبیر۔ کتاب غش الصناعات والحسبۃ الصغیر۔ کتاب نزہۃ النفوس۔ یہ پوری دستیاب نہیں ہوئی۔ کتاب اللہو والملاہی :۔ یہ غناء، مغنیین، مصاحبت و مجالست اور مختلف شیریں و ملیح حکایات و واقعات پر مشتمل ہے۔

کتاب السیاسۃ الکبیر۔ کتاب السیاسۃ الصغیر۔ کتاب المدخل الی صناعۃ النجوم۔ کتاب الموسیقی الکبیر :۔ یہ دو مقالات میں ہے اور عمدگی و جلالت قدر کے لحاظ سے اس قسم کی کوئی کتاب اب تک معرض تصنیف میں نہیں آئی۔

کتاب الموسیقی الصغیر :۔

کتاب الارثماطیقی :۔ یہ اعداد اور جبر و مقابلہ کے موضوع سے متعلق ہے۔

کتاب المسالک والممالک۔ کتاب الجوارح والصید بہا۔

کتاب المدخل فی صناعۃ الطب :۔ اس میں حنین بن اسحاق پر نقد کیا

کا پیرو تھا۔ اس کا بھائی ابو العلاء علم ہندسہ کا شناور تھا۔ اس کا تذکرہ ہم اس کے اصل مقام پر کریں گے۔ بہر حال ابو احمد انتہا درجہ کا عالم و فاضل تھا اور قدیم علوم طبیعی میں اسے بدرجہ نہایت تبحر حاصل تھا۔ اس کی وفات سنہ . . . میں ہوئی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الرد علی ابی الحسن ثابت بن قرة فی نقیه وجوب وجود سکونین بین کل حرکتین متضادتین۔ کتاب مقالة فی الاجناس والانواع وھی الامور العامیة۔

فارابی

ابو نصر محمد بن محمد بن طرخان۔ یہ سرزمین خراسان کے ایک مقام فاریاب میں پیدا ہوا۔ علم منطق اور علوم قدیمہ میں اس کا شمار متقدمین میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب مراتب العلوم۔ کتاب تفسیر قطعه من کتاب الاخلاق لارسطاطالیس۔

فارابی نے ارسطو کی ان کتابوں کی شرح بھی کی جو لوگوں میں موجود اور متداول ہیں:

کتاب المقیاس تا طیغوریاس۔ کتاب البرہان انالوطیقا الثانی۔

کتاب الخطابۃ۔ ارطوریقا۔ کتاب المغالطین۔ سوفسطیقا :- یہ مجموعے کی شکل میں ہے۔

منطق کے موضوع سے متعلق اس کے لطیف مجموعے بھی ہیں۔

ابو یحییٰ مروزی

یہ وہ شخص ہے جس کے سامنے ابو بشر متی بن یونس نے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ سریانی کے فاضل لوگوں میں سے تھا۔ منطق اور دیگر علوم سے متعلق اس کا تمام سرمایہ علمی سریانی میں ہے۔ بحیثیت طبیب کے مدینة السلام (بغداد) میں اس کی بہت شہرت تھی۔

ایک اور ابویحیٰی مروزی

کتاب کے اس مقام کے تقاضا کے پیش نظر اس کا ذکر بھی میں نے یہیں کر دیا ہے یہ طبیب اور فن ہندسہ کا عالم تھا۔

مختلف مصنفوں کی ایک ایک کتاب

کتاب الا رب المنظم فی سر الخلیقۃ ۔کتاب روفس فی تدبیر المنزل از عروسوس ۔

متی بن یونس

ابو بشر متی بن یونس ۔یونانی ہے اور دیرقنی[۱۲] کا رہنے والا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جنھوں نے اسکول مرماری میں تربیت حاصل کی ۔قویری ، روفیل ، بنیامین ، اور احمد بن کرنیب سے پڑھا ۔سریانی سے عربی میں شرحیں کیں ۔اس کے زمانہ میں اہل منطق کی سربراہی و قیادت اسی کو حاصل تھی ۔اس کی شروح یہ ہیں :۔

کتاب تفسیر الثلاث مقالات الاواخر من تفسیر ثامسطیوس کتاب نقل کتب البرہان للفص ۔کتاب نقل سوفسطیقا الفص ۔کتاب نقل کتاب الکون والفساد بتفسیر الاسکندر ۔کتاب نقل کتاب الشعر الفص ۔کتاب نقل اعتبار الحکم وتعقب المواضع ثامسیوط ۔کتاب نقل کتاب تفسیر الاسکندر لکتاب السماء ۔ابو زکریا یحییٰ بن عدی نے اس کی اصلاح اور متی نے منطق کی چاروں کتابوں کی مکمل شرح کی ۔قرأت و مطالعہ میں لوگ انہی کتابوں پر انحصار کرتے ہیں ۔

یہ کتابیں بھی اسی کی تصنیف ہیں :۔

کتاب مقالۃ فی مقدمات ۔اس کے آغاز میں اس نے کتاب انالوطیقا کو درج کیا ہے ۔

کتاب المقاییس الشرطیۃ ۔

یحییٰ بن عدی

ابوزکریا یحییٰ بن عدی بن حمید بن زکریا منطقی ہمارے دور کا ہے۔ اس کے اقران و ہم عصر لوگوں کی قیادت علمی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے ابوبشر متیٰ، ابونصر فارابی اور ایک گروہ علما کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ یگانۂ روزگار ہے اور عیسائیوں کے فرقہ یعقوبیہ کا ہم خیال ہے۔ میں نے ایک روز جب کہ میں ۔ . . . . ۔ ۔ . . . . میں بیٹھا تھا، اس کے بہت زیادہ لکھنے پر اظہار ملامت کیا، اس نے مجھے کہا۔

"تم کس چیز پر متعجب اور حیران ہو؟ میرے صبر اور استقامت پر؟ میں نے اپنے ہاتھ سے تفسیر طبری کے دو نسخے لکھے اور انہیں اطراف و جوانب کے بادشاہوں کے پاس بھجوا دیا۔ میں نے متکلمین کی اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ دن رات میں کم و بیش سو ورق میں نے لکھے ہیں"

اس نے مجھے بتایا کہ میں سنہ . . . میں پیدا ہوا۔

اس نے سنہ . . . میں وفات پائی۔

اس کی تصانیف، شروح اور تراجم یہ ہیں:-

کتاب تفسیر کتاب طوبیقا ارسطالیس۔ مقالۃ فی البحوث الاربعۃ۔ کتاب رسالۃ فی نقض حجج کان انفذہا الرئیس فی نصرۃ قول القائلین بان الافعال للّٰہ تعالیٰ والاکتساب للعبد۔

ابوسلیمان سجستانی

ابوسلیمان محمد بن طاہر بن بہرام سجستانی۔ اس کا سن ولادت . . . ہے اور تصنیفات میں سے یہ کتاب ہے:-

مقالۃ فی مراتب قوی الانسان وکیفیۃ الانذارات التی ینذر بہا النفس مما یحدث فی عالم الکون۔

ابن زُرعہ

ابوعلی عیسیٰ بن اسحاق بن زرعہ بن مرقس بن زرعہ بن یوحنا۔ ہمارے زمانے کا آدمی ہے۔ علم منطق اور علوم فلسفہ میں بڑا دخل رکھتا ہے اور بہترین مترجموں میں سے ہے۔ ذی الحجہ ۳۳۱ھ بغداد میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب اختصار کتاب ارسطالیس فی المعمور من الارض :- ایک مقالہ

کتاب اغراض کتب ارسطالیس المنطقیة :- ایک مقالہ۔

کتاب معانی الیساغوجی :- ایک مقالہ

کتاب معانی قطعة من المقالة الثالثة من کتاب السماع :- ایک مقالہ

کتاب فی العقل :- ایک مقالہ ہے جو نایاب ہے۔

کتاب [illegible] :- ایک مقالہ جس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وہ کتابیں جن کا اس نے سریانی سے ترجمہ کیا

کتاب [illegible] ارسطالیس۔ کتاب منافع الاعضاء الحیوان بتفسیر یحیی النحوی۔ مقالة فی الاخلاق۔ اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔ کتاب خمس مقالات من کتاب نیقولاوس فی فلسفة ارسطالیس۔ کتاب سوفسطیقا للنص لارسطالیس۔

ابن خمّار

ابوالخیر حسن بن سوار بن بابا بن بہرام۔ ہمارا ہمعصر ہے۔ فضلائے منطقیین میں سے ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے یحییٰ بن عدی سے پڑھا۔ انتہائی ذکی ذہین ہے اور اپنے زمانے والے سب کے علوم سے بہت آگاہ اور باخبر ہے۔ ربیع الاول ۳۳۱ھ میں پیدا ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الہیولیٰ :- ایک مقالہ۔ کتاب الوفاق بین رأی الفلاسفة والنصاریٰ۔

تین مقالات ۔ کتاب تفسیر ایسا غوجی مشروح ۔ کتاب تفسیر ایسا غوجی مختصر ۔ کتاب التصدیق واسداثہ ۔ ایک مقالہ ۔ کتاب ہیئت الفیلسوف ۔ ایک مقالہ ۔ کتاب الحوامل ۔ طب کے موضوع پر ایک مقالہ ۔ کتاب فی و ابطال معناۃ التقطیر ۔ ایک مقالہ ۔ کتاب الآثار المخیلۃ فی الجو الحادثۃ عن البخار المائی وہی الہالۃ والقوس والضباب ۔ ایک مقالہ ۔

وہ کتابیں جن کا اس نے سریانی سے عربی میں ترجمہ کیا

کتاب الآثار العلویۃ ۔ ترجمہ ۔ کتاب النبض فی الکتب الدلیۃ فی المنطق المزدوجن لکہ ۔ کتاب مسائل ثاوفرسطس ۔ ترجمہ ۔ کتاب مقالۃ فی الاشتقاق ۔ ترجمہ ۔

عُوقی

ہرات کا باشندہ ہے اور ہمارے زمانہ کا آدمی ہے ۔ اس کا نام . . . ہے اور تصنیفات میں سے . . . ہے ۔

حواشی

۱ ؎ اصطخر ۔۔۔ بکسر ت ، سکون صاد ، فتح طا و سکون خا ، فارس کا ایک مشہور شہر ۔ کہتے ہیں کہ اس کا بانی اول فارس کا بادشاہ اصطخر بن طہمورث ہے ۔

(تفصیل کے لئے معجم البلدان میں دیکھئے)

۲ ؎ بوشنج ۔۔۔ (بفتح جیم) خراسان اور سیستان کے درمیان ایک قدیم اور مشہور شہر ۔ بعض لوگ اسے حدود خراسان میں شمار کرتے ہیں اور بعض حدود سجستان میں ۔ (یاقوت)

۳ ؎ سنبق یا رستاق ۔۔۔ نور سے پاس کیال کے نواح میں ایک شہر ۔ (یاقوت)

۴؎ جی — (بفتح جیم و تشدید یا)، یہ اصفہان کے نواح میں ایک پرانا شہر تھا جو بعد میں منہدم ہو گیا اور کھنڈر میں بدل گیا (معجم البلدان)، اسی شہر کے وسط میں قہندز (ایک پرانا قلعہ) تھا۔ قہندز (بفتح قاف و ہا، و سکون نون و فتح دال) کا اطلاق پرانے قلعہ پر ہوتا ہے (ایضاً)

۵؎ انطاکیہ — ہیثم بن عدی کا کہنا ہے کہ انطاکیہ کا معمار اوّل انطیخس بادشاہ ہے جو اسکندر کے بعد تیسرا بادشاہ تھا۔ یحییٰ بن جریر کی روایت کے مطابق اس کا پہلا بانی، نطیفونیا ہے اس نے سکندر کی وفات کے چند سال بعد اسے تعمیر کیا، لیکن نامکمل رہا۔ اس کی تکمیل سلوقس نے کی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی بانی روم بن الیفز بن سام بن نوح علیہ السلام کی بہن تھی۔ کہتے ہیں انطاکیہ اور حلب کے درمیان یک رات اور ایک دن کی مسافت ہے۔ عہد فاروقی میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حلب سے واپس لوٹتے ہوئے اس پر فوج کشی کی اور اہل انطاکیہ نے جزیہ ادا کرنے یا جلا وطنی اختیار کرنے کی شرط پر [illegible]۔ بعد میں باشندگان انطاکیہ نے عہد [illegible] دیا تو حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عیاض بن غنم اور حبیب بن مسلمہ کو ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا اور ان کے ہاتھوں یہ شہر صلح کے ساتھ فتح ہو گیا۔ (تفصیلات معجم البلدان میں دیکھیے)

۶؎ [illegible] سبعہ یا حکمائے سبعہ، وہ فلسفی تھے جن کا شمار [illegible] کے گرد و نواح میں ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں :-

بیاس دو پرین	BIAS DE PRIENE
شیلن دلاسدمون	CHILONS DE LASDEMONS
کلیبول دو لیندوز	CLEOBULE DE LINDCS
پریاندر دو کورینت	PERIADRE DE CORINTHE
پتیاکوس دو میتیلین	PITTACOS DE MITYLINE
سولن داتین	SOLON D'ATHEXES
تالس دو میلیت	THALIS DE MILIT

۷؎ آثینہ — ایتھنز۔ جو آج کل یونان کا دارالخلافہ ہے۔

۸ ایک نسخہ میں "اذی" کے بجائے "اذن" کا لفظ ہے۔

۹ درتمہ یونانی لفظ ہے جو پچیس دانق کے اور ایک دانق درہم کے چھٹے حصے کے برابر ہے۔ دانق فارسی منقلب
لفظ مشتبہ ہے۔ کجحان رسم الخط کو کہتے ہیں جو ایک چینی رسم الخط کا نام ہے۔

۱۱ صور — (بضم صاد و سکون واو) ایک مشہور شہر جو بحیرۂ شام کے کنارے واقع ہے۔ یہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں فتح ہوا۔ (معجم البلدان)

۱۲ احکامِ نجوم مراد ہیں۔

۱۳ دیر قُنّی — (بضم قاف و تشدید نون مقصور) دیر کا معنی اس عبادت خانے کو کہتے ہیں
جس میں رہبان اور تارک الدنیا لوگ عبادت کرتے ہیں اور یہ متعدد دیر تھے۔ مثلاً دیر عمان،
دیر سمعان، دیر طور سینا، دیر باشا وغیرہ۔ دیر قنی بھی انھیں میں سے ایک تھا، جو بغداد سے سولہ
فرسنگ کے فاصلے پر واقع تھا اور دجلہ سے ایک میل تھا اور دیر ماری مارح کے نام سے
معروف تھا۔ اسے دیر اسکول بھی کہتے ہیں۔ (معجم البلدان)

مقالۂ ہفتم

دوسرا فن

علما کے اخبار و واقعات اور ان کی تصانیف

یہ فن، اصحاب تعلیم میں سے ماہرین ہندسہ و ریاضی، ارباب موسیقی، حساب عارفان نجوم، سازندگان آلات اور اصحاب حیل و حرکت کی صنعت پر مشتمل ہے

اقلیدس

صاحب جومطریا، جس کا معنی ہندسہ ہے

اقلیدس بن نوقطرس بن برنیقس۔ یہ ہندسہ کا موجد اور اس میں نمایاں حیثیت کا مالک ہے۔ ارشمیدس وغیرہ سے بہت پہلے کا ہے اور اس کا شمار فلاسفۂ ریاضیین میں ہوتا ہے۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں جو اصول ہندسہ کے موضوع پر لکھی گئی

اس کا نام اسطروشیا ہے، جس کا معنی اصول ہندسہ ہے

حجاج بن یوسف بن مطر نے، اس کے دو ترجمے کیے۔ ایک ہارونی کے نام سے مشہور ہے اور یہ پہلا ترجمہ ہے، دوسرے کو مامونی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور

یہی معتمد علیہ ہے۔ اسحاق بن حنین نے بھی اس کا ترجمہ کیا جس کی ثابت بن قرہ نے اصلاح کی۔

ابو عثمان دمشقی نے اس کے چند مقالوں کا ترجمہ کیا۔ میں نے اس کا دسواں مقالہ بیت المؤصل، علی بن احمد عمرانی کے کتب خانہ میں اور اس کے ایک خادم ابو الصقر قبیصی کے پاس — جس سے ہمارے زمانہ میں لوگ مجسطی پڑھتے ہیں — دیکھا۔

ایرن نے اس کتاب کی شرح کی اور اس کے مشکل مقامات کو حل کیا۔ نیریزی نے بھی اس کی ایک شرح کی۔ کرابیسی نام کے ایک شخص نے بھی — جس کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا — اس کی تشریح کی۔

جوہری نے جس کا تذکرہ آگے آئے گا شروع سے آخر تک اس کتاب کی شرح لکھی۔ ماہانی نے اس کتاب کے پانچویں مقالہ کی شرح لکھی۔

نظیف المتطبب نے مجھے بتایا کہ میں نے اقلیدس کا دسواں مقالہ رومی زبان میں دیکھا جو عربی میں متداول ہے اس سے اس کی ایک سو شکلیں زیادہ ہیں۔ اس وقت جو لوگوں کے پاس موجود ہے اس کی ایک سو نو شکلیں ہیں۔ اس کا ارادہ اس کو عربی کے قالب میں ڈھالنے کا تھا۔

یوحنا قس کا کہنا ہے کہ مقالہ اولیٰ میں اس نے جس شکل کے ثابت ہونے کا دعویٰ کیا ہے، میں نے اس کو یونانی زبان میں دیکھا ہے۔ نظیف کا کہنا ہے کہ میں نے اس کو دکھایا تھا۔ ابو جعفر خازن خراسانی نے بھی کتاب اقلیدس کی شرح لکھی جس کا ذکر آگے آئے گا۔ ابو الوفا نے بھی اس کی شرح لکھی تھی لیکن وہ نامکمل رہی۔

دسویں مقالہ کی شرح ایک شخص ابن راہویہ ارجانی نے کی۔ ابو القاسم انطاکی نے پوری کتاب کی شرح لکھی اور وہ موجود ہے۔ سند بن علی نے بھی اس کی شرح کی جس کے نویں اور دسویں مقالہ کا کچھ حصہ ابو الوفا نے دیکھا۔ ابو یوسف رازی نے ابن عمید کے لیے اس کے دسویں مقالہ کی شرح لکھی جس سے وہ بہت عمدہ طرح واقف ہوا۔

کندی نے اپنے رسالہ میں جو اس نے کتاب اقلیدس کے اغراض کے بارے میں تصنیف کیا، کہا ہے کہ یہ کتاب ایک شخص ابلینیس نجار نے تصنیف کی تھی اور اس میں پندرہ اقوال لکھے تھے۔ جب اس کی تالیف پر ایک عرصہ گزر گیا اور یہ گوشۂ گمنامی میں چلی گئی تو اسکندریہ کے ایک بادشاہ کے دل میں علم ہندسہ کی طلب کے لیے تحریک اور تڑپ پیدا ہوئی۔ اقلیدس اس زمانہ میں زندہ تھا۔ بادشاہ نے اسے کہہ دیا کہ اس کتاب کی اصلاح اور تشریح کی جائے، چنانچہ اس نے اس کی تفسیر میں یہ کام انجام دیا اور یہ کتاب اسی کی طرف منسوب کر دی گئی۔ اس سے کچھ عرصہ بعد اقلیدس کے شاگرد [illegible] کو اس کے دو مقالے — یعنی چودھویں اور پندرھویں مقالے — دستیاب ہوئے جو اس نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیے اور یہ مقالے کتاب میں بڑھا دیے گئے۔ یہ سب کچھ اسکندریہ میں ہوا۔

یہ کتابیں بھی اقلیدس کی تصنیف کردہ ہیں:-

کتاب الظاہرات، کتاب اختلاف المناظر، کتاب المعطیات۔

کتاب النغم:- یہ موسیقی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا انتساب اس کی طرف صحیح نہیں۔

کتاب القسمۃ:- ثابت نے اس کی اصلاح کی۔

کتاب الفوائد:- اس کا انتساب بھی صحیح نہیں۔

کتاب القانون۔ کتاب الثقل والخفۃ۔

کتاب الترکیب:- یہ بھی منحول ہے۔

کتاب التحلیل:- یہ بھی غلطی سے اس کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔

ارشمیدس

مجھے ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ اہل روم نے ارشمیدس کی تصانیف میں سے کوئی پندرہ اونٹوں کے بوجھ کے برابر کتابیں نذر آتش کر دی تھیں۔ اس واقعہ کی تفصیل بڑی

غول ہے۔ اس کی تصانیف میں سے یہ کتابیں موجود ہیں :۔

کتاب الکرۃ والاسطوانۃ :۔ دو مقالے۔ کتاب تربیع الدائرۃ :۔ ایک مقالہ
کتاب تسبیع الدائرۃ۔ ایک مقالہ۔ کتاب الدوائر المماسۃ :۔ ایک مقالہ۔ کتاب المثلثات :۔ ایک مقالہ۔
کتاب الخطوط المتوازیۃ :۔ کتاب الماخوذات فی اصول الھندسۃ۔ کتاب المفروضات :
ایک مقالہ۔ کتاب خواص المثلثات القائمۃ الزوایا :۔ ایک مقالہ۔ کتاب آلۃ
ساعات الماء التی ترمی بالبنادق :۔ ایک مقالہ۔

ابسقلاوس

کتاب الاجرام والابعاد :۔ ایک مقالہ
کتاب المطالع :۔ یہ طلوع اور غروب کے موضوع سے متعلق ہے اور ایک
مقالہ ہے۔
کتاب اقلیدس کے مقالہ چہارم اور پنجم کی اصلاح۔

ابلونیوس

صاحب کتاب المخروطات

بنو موسیٰ کتاب المخروطات کے آغاز میں کہتا ہے کہ بلینوس اسکندریہ کا باشندہ
ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کی وہ کتاب جو مخروطات کے موضوع سے متعلق تھی، متعدد
وجوہ کی بنا پر نایاب ہو گئی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ کتاب مشکل تھی اس لیے
لوگوں نے اس کی تصحیح کی کوشش نہیں کی، دوسرے یہ کہ یہ کتاب بہت پرانی ہو چکی تھی اور
لوگ اسے بھول چکے تھے اور ان کے پاس اس کے بعض حصص کے سوا اور کچھ نہ تھا۔
بعد ازاں ان میں ایک شخص پیدا ہوا، جو اوطوقیوس کے نام سے معروف تھا۔ یہ شخص ہندسہ میں
نمایاں مقام کا حامل تھا۔ بنو موسیٰ مزید کہتا ہے کہ یہ شخص ہندسہ سے متعلق متعدد عمدہ

کتابوں کا مصنف بھی تھا۔ ان کتابوں میں سے ہمیں کوئی بھی کتاب دستیاب نہیں ہوسکی ان
سے کتاب کے جو حصص دستیاب ہوسکے ان میں سے چار مقالوں تک کی اصلاح کی۔ مانکہ
ابنوں بنو موسیٰ کے یہ کتاب آٹھ مقالات پر مشتمل تھی اور اس کے ساتویں مقالہ اور آٹھویں مقالہ کا
کچھ حصہ موجود ہے۔ ہلال بن ابو ہلال حمصی نے احمد بن موسیٰ کی نگرانی میں اس کے چار ابتدائی
مقالات کا اور ثابت بن قرہ حرانی نے تین آخری مقالات کا ترجمہ کیا، آٹھویں مقالہ کی چار
شکلیں مہیا ہوسکیں۔ یہ کتابیں بھی ابلونیوس کی تصانیف ہیں۔

کتاب المخروطات :۔ سات مقالات اور آٹھویں مقالہ کا کچھ حصہ۔

کتاب قطع الخطوط علی النسبۃ :۔ دو مقالات۔

کتاب فی النسبۃ المحدودۃ :۔ یہ دو مقالات پر مشتمل ہے۔ پہلے کی ثابت نے تصحیح
کی اور دوسرے کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس کو سمجھا نہیں جا سکا۔

کتاب قطع السطوح علی النسبۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب الدوائر المماسۃ :۔

ثابت بن قرہ کی روایت کے مطابق اس کی ایک کتاب یہ بھی ہے۔
مقالۃ فی ان الخطین اذا اخرجا علی اقل من زاویتین قائمتین یلتقیان۔

ہرمس

اس کا ذکر قبل ازیں ہوچکا ہے۔ علم نجوم کے بارے میں اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب شرح مفتاح النجوم الاول۔ کتاب طول مفتاح النجوم الثانی۔ کتاب تیہ کرب۔
کتاب قسمۃ تحویل سنی المولید من درجۃ درجۃ۔ کتاب المکتوم فی اسرار النجوم :۔ اسے تجیب الاسب
کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

ادطوقیوس

کتاب شرح المقالۃ الاولیٰ من کتب ارشمیدس فی الکرۃ والاسطوانۃ۔

کتاب فی الخطین :۔ اس میں تمام فلاسفہ مہندسین کے اقوال کی وضاحت کی گئی ہے۔ ثابت نے اس کا عربی میں نہایت عمدہ ترجمہ کیا۔
کتاب تفسیر المقالۃ الاولیٰ من کتاب بطلیموس فی القضاء علی النجوم۔

منالاوس

یہ شخص بطلیموس سے پہلے کا ہے اس لیے کہ بطلیموس نے اپنی کتاب المجسطی میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الاشکال الکریۃ۔
کتاب فی معرفۃ کمیۃ تمیز الاجرام المختلطۃ وغیرہ :۔ یہ اس نے بادشاہ دومطیانوس کے لیے تصنیف کی۔
کتاب اصول الہندسۃ :۔ ثابت بن قرہ نے اسے تین مقالوں میں ترتیب دیا۔
کتاب المثلثات :۔ اس کے تھوڑے سے حصے کا عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

بطلیموس

یہ المجسطی کا مصنف ہے۔ جو ادریانوس اور انطونینوس کے عہد کا ہے۔ انہی کے دور میں اس نے ستاروں کا معائنہ کیا اور ان دونوں میں سے ایک کے لیے کتاب المجسطی تصنیف کی۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے اسطرلاب کروی، آلاتِ نجومی، مقیاس اور معائنہ و رصد کی طرح ڈالی۔ واللہ اعلم۔
کہتے ہیں اس سے قبل بھی ایک گروہ نے ستاروں کے معائنہ و رصد کا کام انجام دیا تھا۔ جن میں ابرخس بھی شامل تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ بطلیموس کا استاذ تھا اور اسی سے اس نے یہ فن سیکھا۔
رصد و معائنہ کی تکمیل ایک سال کے عرصے تک ممکن نہیں لہٰذا مناسب یہی ہے کہ معائنہ کا آغاز کرنے والا ہی تکمیلِ رصد کا ساتھ بھی ہونا چاہیے۔

کچھ کتاب المجسطی کے بارے میں

یہ کتاب تیرہ مقالات پر مشتمل ہے اور یحییٰ بن خالد بن برمک پہلا شخص ہے جو
اس کی شرح اور عربی زبان میں ترجمہ کے لیے کوشاں ہوا۔ ایک جماعت نے اس کی شرحیں کر کے
اس کو پیش کیں، مگر وہ شرحیں عمدہ نہ تھیں اور یحییٰ ان سے خوش نہ ہوا۔ لہٰذا بعد ازاں
یہ کام ابو حسان اور بیت الحکمت کے نگران سلم کے سپرد کیا گیا۔ انھوں نے اسے نہایت عمدہ
طریقہ سے انجام دیا اور اس کی تصحیح سے متعلق پورے اہتمام اور سعی و کوشش کا ثبوت
بہم پہنچایا۔ ان دونوں حضرات نے یہ کام بہترین مترجموں کو اپنے پاس بلا کر کیا، اور پھر ان کے
ترجموں میں سے فصیح ترین اور صحیح ترین ترجمہ کو اختیار کیا۔

کہتے ہیں حجاج بن مطر نے بھی اس کا ترجمہ کیا، لیکن جو ترجمہ نیریزی نے کیا اور ثابت نے
جس کی اصلاح کی وہ پوری کتاب کا قدیم ترجمہ ہے۔ اسحاق نے بھی اس کتاب کا ترجمہ کیا
اور ثابت نے اس ترجمہ کی اصلاح کی مگر وہ بہتر ترجمہ نہ تھا۔ ہاں اس کی پہلی ... ج
البتہ بہتر تھی۔

کتاب المجسطی کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الاربعۃ۔ یہ کتاب اس نے اپنے شاگرد سوری کے لیے لکھی۔ ابراہیم بن
صلت نے اس کا ترجمہ کیا اور حنین بن اسحاق نے اس ترجمہ کی اصلاح کی۔ ادطوقیوس نے
اس کے مقالہ اولیٰ کی شرح کی اور ثابت نے اس مقالہ کی جمع و ترتیب کے فرائض بھی
سرانجام دیے اور اس کے معانی و نکات کی وضاحت و نشاندہی بھی کی۔ عمر بن فرخان،
ابراہیم بن صلت، نیریزی اور بتانی نے اس کی شرحیں لکھیں۔

کتاب المواليد۔ کتاب الحرب والقتال۔ کتاب اخراج السہام۔ کتاب تحویل سنی العالم۔
کتاب تحویل سنی المواليد۔ کتاب المرض وشرب الدوا۔ کتاب فی سیر السبعۃ۔ کتاب فی ... واجتماعہن
کتاب فی ... السعود و ... ۔ کتاب ... یفیع۔ کتاب ذوات الذوائب۔ کتاب
یعرف بالسابع۔ کتاب القرعۃ مجدول۔ کتاب اقتصاص احوال الکواکب۔

کتاب الثمرۃ :۔ احمد بن یوسف مصری مہندس نے اس کی شرح کی۔
کتاب جغرافیا فی المعمور وصفۃ الارض :۔ یہ کتاب آٹھ مقالات پر مشتمل ہے۔ کندی نے اس کا نہایت ہی خراب ترجمہ کیا۔ بعد ازاں ثابت نے عربی میں اس کا بہترین ترجمہ کیا۔ اس کتاب کا سریانی نسخہ بھی موجود ہے۔

اوطولوقس

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الکرۃ المتحرکۃ :۔ کندی کی اصلاح شدہ۔
کتاب الطلوع والغروب :۔ تین مقالات۔

سنبلیقیوس رومی

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب شرح صدر کتاب اقلیدس :۔ اسے علم ہندسہ کی کلید کہنا چاہیئے۔
کتاب شرح قاطیغوریاس لارسطالیس :۔ چوتھا مقالہ۔

ذورثیوسس

اس کی تصانیف میں سے ایک ضخیم کتاب شامل ہے جو متعدد کتابوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کتاب کا نام "کتاب الخمسہ" ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے، اس پر بعض چیزوں کا اضافہ بھی ہوا۔
کتاب الاول :۔ موالید کے موضوع سے تعلق رکھتی ہے۔
کتاب الثانی :۔ تزویج اور اولاد کے موضوع سے متعلق۔
کتاب الثالث :۔ ہیلاج اور کدخداہ کے موضوع پر مشتمل ہے۔
کتاب الرابع :۔ تحویل سنین موالید کے بارے میں ہے۔

کتاب الخامس :۔ ابتدائے اعمال سے متعلق ہے۔
کتاب السادس :۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
کتاب السابع :۔ مسائل اور موالید کے بارے میں ہے۔
اس کی کتاب السادس عشر بھی ہے جو سنین تحویل موالید کے بارے میں ہے۔ عمر بن فرخان طبری نے ان کتابوں کی شرح کی۔

ثاون اسکندرانی

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب العمل بذات الحلق۔ کتاب جداول زیج بطلمیوس المعروف بالقانون المسیر۔ کتاب العمل بالاسطرلاب۔ کتاب المدخل الی المجسطی :۔ بترجمۂ قدیم۔

فالیس رومی

کتاب المدخل الی علم صناعۃ النجوم۔ کتاب الموالید۔ کتاب المسائل۔ کتاب الزبرج۔ بزرجمہر نے اس کی شرح کی۔ کتاب المسائل الکبیر من کل نوع۔ کتاب السلطان کتاب الامطار۔ کتاب تحویل سنی العالم۔ کتاب الملوک۔

ثیودورس

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب ذکر :۔ تین مقالے۔ کتاب المساکن :۔ ایک مقالہ۔ کتاب اللیل والنہار :۔ دو مقالے۔

بلبس رومی

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔ کتاب تفسیر کتاب بطلمیوس فی تسطیح الکرۃ :۔ ثابت نے

اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔
کتاب تفسیر المقالۃ العاشرۃ من اقلیدس :۔ دو مقالوں پر مشتمل ہے۔

ایرن

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب حل شکوک اقلیدس۔ کتاب العمل بالاسطرلاب۔ کتاب شیل الاثقال۔ کتاب الحیل الروحانیۃ۔

ابرخس ... زنفنی

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب صناعۃ الجبر :۔ یہ الحدود کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ ابو الوفا محمد بن محمد حاسب نے اس کتاب کی اصلاح کی اور علل براہین ہندسیہ سے اس کی شرح کی۔
کتاب قسمۃ الاعداد۔

ذیوفنطس یونانی اسکندرانی

کتاب صناعۃ الجبر اس کی تصنیف ہے۔

ثاذنیس

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الطوفانات
اور
کتاب الکواکب المذنبۃ۔

ینقوماخس جہراسینی

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الارثماطیقی :۔ دو مقالے۔ کتاب الموسیقی الکبیر۔ اس کتاب کی مختصرات بھی ہیں۔

بادرو غوغیا

اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب استخراج المیاہ :۔ یہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب انتالیس اقوال پر، دوسرا باب چھتیس اقوال پر اور تیسرا باب تیس اقوال پر مشتمل ہے۔

تینکلوس بابلی

یہ ان سات دانشوروں میں سے ہے جن کو ضحاک نے وہ سات قصر دے دیئے تھے جو سات ستاروں کے ناموں پر بنائے گئے تھے۔ کتاب الوجوہ والحدود اس کی تصنیف ہے۔

طینغروس بابلی

یہ ان سات نوکروں اور کلید برداروں میں سے ہے جو ان بیوت کی دیکھ بھال کرتے تھے، میرے خیال میں یہ بیت مریخ کا نگران ہے، جیسا کہ بعض کتابوں میں میں نے دیکھا ہے! اس کی تصنیف کتاب الموالید علی الوجوہ والحدود ہے۔

مورطس

اسے مورسطس بھی کہتے ہیں۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں: کتاب فی الآلۃ المصوتۃ المسماۃ

بالارغن البوقی والارغن الزمری۔ کتاب آلۃ مصوتۃ تسمع علی ستین میلا۔

ساغاطس

اس کی تصنیفات میں سے کتاب الجلبل الصیاح ہے۔

ہرقل نجار

اس کی تصنیفات میں سے کتاب الدوائر والدوالیب ہے۔

تیطوار بابلی

یہ بیوت سبعہ کے سات دربانوں اور کلید برداروں میں سے ہے۔ کتاب صناعۃ النجوم اس کی تصنیف ہے۔

ارسطکاس

اس کا شمار علمائے موسیقی میں ہوتا ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب الریموز :- ایک مقالہ۔ کتاب الایقاع :- ایک مقالہ

مزابا

میں نے ابو معشر کی تحریر میں پڑھا ہے کہ یہ شخص بخت نصر کا منجم تھا۔ کتاب الملوک والدول والقرانات والتحاویل اس کی تصنیف ہے۔ لیکن میں نے یہ کتاب نہیں دیکھی۔

ارسطرخس یونانی اسکندرانی

کتاب جرم الشمس والقمر اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ایمون بطریق

میرے خیال میں یہ شخص ظہور اسلام سے تھوڑا عرصہ پہلے یا کچھ مدت بعد میں ہوا ہے۔ کتاب العمل بالاسطرلاب المسطح اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

کنکہ ہندی

اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب النمودار فی الاعمار۔ کتاب اسرار الموالید۔ کتاب القرانات الکبیر۔ کتاب القرانات الصغیر۔

جودر ہندی

کتاب الموالید اس کی تصنیف ہے جو عربی میں ہے۔

صنجہل ہندی

کتاب اسرار المسائل اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

نہق ہندی

کتاب الموالید الکبیر اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

بعض علمائے ہند

علم نجوم اور طب سے متعلق جن لوگوں کی تصنیفات ہمیں پہنچیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں :-

باکہ ، راحہ ، صکہ ، داہر ، آنکو ، زنکل ، اریکل ، جبہر ، اندی ، جباری ۔

مہندسین کا نوآموختہ گروہ
اور
اصحابِ حیل واعداد وغیرہ

بنو موسیٰ

محمد، احمد اور حسن، موسیٰ بن شاکر کے بیٹے تھے اور موسیٰ بن شاکر . . . نوزاد تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قدیم علوم طب کے حصول کے لیے سعی و کوشش کے آخری مرحلوں تک پہنچے، مال و دولت خرچ کیا، جان جوکھوں میں ڈالی، حصولِ علوم کے لیے لوگوں کو بلادِ روم بھیجا، کثیر مال دے دے کر ملک کے مختلف گوشوں اور کناروں سے مترجموں کو جمع کیا اور علم و حکمت کے بہترین و نادر نمونے منصۂ شہود پر لائے۔ ان لوگوں میں زیادہ تر علوم ہندسہ، حیل و حرکت اور موسیقی کا ذوق غالب تھا۔ نجوم سے ان کا لگاؤ نسبتاً کم تھا۔

محمد بن موسیٰ کی وفات ربیع الاول ۲۵۹ھ میں ہوئی۔ احمد بن موسیٰ کا ایک لڑکا تھا، جو مطہر کے نام سے موسوم تھا۔ وہ ادب میں کم مایہ تھا۔ اور معتضد باللہ کے ندماء میں سے تھا۔ بنو موسیٰ کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب بنی موسیٰ فی القرسطون۔

کتاب الحیل :- از احمد بن موسیٰ۔

کتاب الشکل المدور المستطیل :- از حسن بن موسیٰ۔

کتاب حرکۃ الفلک الاولیٰ :- ایک مقالہ از محمد۔

کتاب المخروطات۔

کتاب مثلث :- از محمد۔

کتاب الشکل الہندسی الذی بیّن جالینوس امرہ :- از محمد۔

کتاب الجزء :- از محمد۔

کتاب بیّن فیہ بطریق تعلیمی ومذہب ہندسی انہ لیس فی خارج کرۃ الکواکب الثابتہ کرۃ تاسعۃ:۔ از احمد بن موسیٰ۔

کتاب فی اولیۃ العالم:۔ از محمد۔

کتاب المسألۃ التی القاہا علی سند بن علی احمد بن موسیٰ۔

کتاب علی مائیۃ الکلام:۔ ایک مقالہ۔ از محمد۔

کتاب مسائل جربت ایضاً بین سند وبین احمد۔

کتاب مساحۃ الاکر وقسمۃ الزوایا بثلاثۃ اقسام متساویۃ ووضع مقدارین بین مقدارین لیتوالی علی قسمۃ واحد۔

ماہانی

ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ۔ اس کا شمار علمائے اعداد ومہندسین میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب رسالۃ فی عروض الکواکب۔ کتاب رسالۃ فی النسبۃ۔ کتاب فی ستۃ وعشرین شکلا من المقالۃ الاولی من اقلیدس التی لایحتاج فی شئی منہا الی الخُلف۔

عباس بن سعید جوہری

اس کا شمار رصد ومعائنہ کے استادوں میں ہوتا ہے۔ یہ دیگر علوم کی بہ نسبت علم ہندسہ کا زیادہ عالم تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب تفسیر کتاب اقلیدس۔ کتاب الاشکال التی زادہا فی المقالۃ الاولی من اقلیدس۔

ثابت بن قرہ اور اس کی اولاد

یہ ابوالحسن ثابت بن قرہ بن مروان بن ثابت بن کرایا بن ابراہیم بن کرایا بن مارینوس بن سلامویوس ہے۔ ۲۲۱ھ میں پیدا ہوا، اور شمسی حساب کے مطابق ستتر (۷۷) سال کی عمر

۲۸۸ھ میں فوت ہوا۔ یہ حران میں صراف تھا۔ محمد بن موسیٰ نے اس میں فصاحت کے جوہر دیکھے تو روم سے واپسی پر اپنے ساتھ بلا لایا۔

کہتے ہیں اس نے محمد بن موسیٰ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا تھا اور اسی کے گھر میں تعلیم پائی تھی۔ اس لیے اس پر اس کے کچھ حقوق بھی تھے۔ اسی بنا پر اس نے اسے معتضد کے پاس پہنچا دیا اور اس کے حلقۂ منجمین میں شامل کر دیا۔ ان بلاد میں صائبیوں کی جڑ اور مغز خرافات، ثابت بن قرہ ہی تھا۔

بعد ازاں ان کی حالت مضبوط و مستحکم ہو گئی، ان کے مراتب بلند ہوئے اور انھوں نے علوم و فنون میں کمال حاصل کیا۔ ثابت کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب حساب الاہلۃ۔ کتاب رسالۃ فی سنۃ الشمس۔ کتاب رسالۃ فی استخراج المسائل الہندسیۃ۔ کتاب رسالۃ فی الاعداد۔ کتاب الشکل القطّاع۔ ایک مقالہ۔ کتاب رسالۃ فی الحجۃ المنسوبۃ الی سقراط۔ کتاب الابطال الحرکۃ فی فلک البروج۔ ایک مقالہ۔ کتاب رسالۃ فی الحصی المتولدۃ فی المثانۃ۔ کتاب وجع المفاصل والنقرس۔ ایک مقالہ۔ کتاب رسالۃ فی السبب الذی من اجلہ جعلت میاہ البحار مالحۃ۔ کتاب رسالۃ فی البیاض الذی یظہر فی البدن۔ کتاب رسالۃ الی دانق۔ کتاب جوامع لکتاب جالینوس فی الادویۃ المفردۃ۔ کتاب رسالۃ فی الجدری والحصبۃ۔

اس کے چند شاگرد

عیسیٰ بن اسیّد نصرانی

ثابت اس کو سب سے مقدم گردانتا اور بہتر قرار دیتا تھا۔ عیسیٰ بن اسید نے ثابت کی نگرانی میں "کتاب جوابات ثابت لمسائل عیسیٰ بن اسید" کو سریانی سے زبانی کہہ کے لکھی ہیں۔

سنان بن ثابت

یہ مسلمان ہو کر فوت ہوا۔ اس کا ذکر طب کی بحث میں آئے گا۔ اس کا بیٹا ابوالحسن

تھا۔ اس کا ذکر بھی طب کے موضوع میں آئے گا۔

ابوالحسن حرّانی

اس کا تذکرہ طب کے باب میں آئے گا۔

ابراہیم بن سنان

اس کی کنیت ابواسحاق تھی، ثابت کا بیٹا تھا۔ نوعمری ہی میں اس کا انتقال ہوا۔
علم ہندسہ میں فضل و برتری کا حامل تھا۔ اس کے زمانہ میں کوئی شخص اس سے بڑھ کر ذکی و
فطین نہ تھا۔ سنہ . . . میں اس کی وفات ہوئی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب ما وجد من تفسیرہ للمقالۃ الاولیٰ من المخروطات۔ کتاب اغراض کتاب المجسطی۔

ابوالحسین بن کرنیب اور اس کا بیٹا ابوالعلاء

ان دونوں کا ذکر طبیعیین کے زمرہ میں ابواحمد بن ابوالحسین کے تذکرہ کے دوران میں
ہو چکا ہے۔
ابوالحسین اور ابوالعلاء کا شمار اصحاب علوم تعالیم اور ہندسہ میں ہوتا ہے۔ کتاب کیف
یعلم ما مضیٰ من النہار من ساعۃ من قبل الارتفاع المفروض۔ ابوالحسین کی تصنیفات
میں سے ہے۔

ابو محمد

حسن بن عبیداللہ بن سلیمان بن وہب۔
اس کی تصنیفات میں سے یہ کتاب ہے۔
کتاب شرح المشکل من کتاب اقلیدس فی النسبۃ ۔ ایک مقالہ

نو آموختہ لوگوں کا دوسرا طبقہ

فزاری

ابواسحاق ابراہیم بن حبیب فزاری۔ سمرہ بن جندب کی اولاد سے ہے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے عہدِ اسلام میں اسطرلاب بنایا اور اس کو مبطح و مسطح دونوں صورتوں میں پیش کیا۔ اس کی تالیفات یہ ہیں:۔

کتاب القصیدة فی علم النجوم۔ کتاب المقیاس للزوال۔ کتاب الزیج علی سنی العرب۔ کتاب العمل بالاسطرلاب وہو ذات الحلق۔ کتاب العمل بالاسطرلاب المسطح۔

عمر بن فرخان

ابوحفص عمر بن حفص بطلمیوس کی کتاب الاربعہ کا شارح ہے۔ اس کا ترجمہ اس کے لیے ابویحیٰی بن بطریق نے کیا۔ اس کی تالیفات یہ ہیں:۔

کتاب المحاسن۔ کتاب اتفاق الفلاسفة واختلافہم فی خطوط الکواکب۔

اس کا بیٹا ابوبکر

محمد بن عمر بن حفص بن فرخان طبری۔ اس کا شمار فضلائے منجمین میں ہوتا ہے اور تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المقیاس۔ کتاب الموالید۔ کتاب العمل بالاسطرلاب۔ کتاب المسائل کتاب المدخل۔ کتاب الاختیارات۔ کتاب المسائل النعیز۔ کتاب تحویل سنی الموالید۔ کتاب التسییرات۔ کتاب القرانات۔

کتاب تحویل سنی العالم۔

کتاب التسییرات فی الموالید۔

ماشاء اللہ بن اثری

ماشاء اللہ کا نام میشی یعنی میثرو ہے۔ یہ یہودی المذہب تھا۔ اس نے عہد منصور سے عہد مامون تک کا زمانہ پایا۔ ایک فاضل آدمی تھا اور علم احکام نجوم میں یگانہ عصر تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب المو الید الکبیر :۔ یہ چودہ کتابوں پر مشتمل ہے۔

کتاب الواحد والعشرین فی القرانات والادیان والملل۔ کتاب مطرح الشعاع۔ کتاب المعانی۔ کتاب صنعۃ الاسطرلاب والعمل بہا۔ کتاب ذات الحلق۔ کتاب الامطار والریاح۔ کتاب السہمین۔ کتاب المعروف بالسابع والعشرین الکتاب الاول، ابتداء الاعمال۔ الکتاب الثانی علی رفع التدبیر۔ الکتاب الثالث فی المسائل۔ الکتاب الرابع فی شہادات الکواکب۔ الکتاب الخامس فی الحدوث۔ الکتاب السادس فی تسییر النیرین وما یدلان علیہ۔ کتاب الحروف۔ کتاب السلطان۔ کتاب السفر۔ کتاب الاشعار۔ کتاب المو الید۔ کتاب تحویل سنی المو الید۔ کتاب الدول والملل۔ کتاب الحکم علی الاجتماعات والاستقبالات۔ کتاب المرضی۔ کتاب الصور والحکم علیہا۔

ابو سہل فضل بن نوبخت

یہ ایرانی نژاد ہے۔ ہم کتاب المتکلمین میں خاندان نوبخت کا سلسلۂ نسب بتفصیل بیان کر چکے ہیں۔ یہ ہارون الرشید کے خزانۃ الحکمت کا مہتمم و نگران تھا۔ اس نے فارسی زبان سے عربی میں ترجمے بھی کیے۔ اس کا تمام تر علمی دارومدار اہلِ فارس کی کتابوں پر ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب نہمطان فی المو الید۔ کتاب الفال النجومی۔ کتاب المو الید۔ یہ کتاب نہمطان اسی نام کی ہے۔ کتاب تحویل سنی المو الید۔ کتاب المدخل۔ کتاب التشبیہ والتمثیل۔ کتاب المنتحل من اقاویل المنجمین فی الاخبار والمسائل والمو الید وغیرہا۔

سہل بن بشر

ابو عثمان سہل بن بشر بن ہانی اسے ابا یہودی کہتے ہیں۔
طاہر بن حسین اعور اور اس کے بعد حسن بن سہل کا خادم رہا۔ ایک عالم فاضل شخص تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب مفاتیح القضاء و ہو المسائل الصغیر۔ کتاب السہمین۔ کتاب المواليد الكبير۔ کتاب تحویل سنی العالم۔ کتاب المدخل الصغیر۔ کتاب المدخل الکبیر۔ کتاب العقبة في علم الحساب۔ کتاب تحاویل سنی الموالید۔ کتاب المواليد الصغیر۔ کتاب المسائل الکبیر۔ کتاب الاختیارات۔ کتاب الاوقات۔ کتاب المفتاح۔ کتاب الامطار والریاح۔ کتاب المعانی۔ کتاب الطيلالج والکدخدا۔ کتاب الاعتبارات۔ کتاب الکسوفات۔ کتاب زیج کبیر۔
علاوہ ازیں اس کی ایک ضخیم تصنیف ہے۔ اور تیرہ کتابوں کو اپنے دامن صفحات میں سمیٹے ہوئے ہے اس میں اس نے اپنی کتابوں کا ذکر کیا ہے اور اسے کتاب العاشر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ کتاب اس نے خراسان میں لکھی۔
مجھے بتایا گیا ہے کہ اہل روم اس کی کتاب الجبر والمقابلہ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔

خوارزمی

اس کا نام محمد بن موسیٰ ہے۔ خوارزم کا باشندہ تھا۔ مامون کے خزانۃ الحکمت سے وابستہ تھا اور علمائے ہیئت میں شمار کیا جاتا تھا۔ رصدگاہ کے قیام سے پہلے بھی اور بعد میں بھی لوگ اس کے زائچہ اول اور زائچہ دوم پر اعتماد و انحصار کرتے تھے اور یہ دونوں زائچے سند ہند میں معروف تھے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الزیج :۔ اس کے دو نسخے ہیں۔ پہلا اور دوسرا۔
کتاب الرخامۃ :۔ کتاب العمل بالاسطرلابات۔ کتاب عمل الاسطرلاب۔ کتاب التاریخ۔

سند بن علی یہودی

اس کی کنیت ابوالطیب ہے۔ پہلے یہودی تھا پھر مامون کے ہاتھ پر شرف بہ اسلام ہوا، اور اس کے منجمین کے گروہ میں شامل ہو گیا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے باب الشماسیۃ کے عقب میں معزالدولہ کے حریم خانہ میں کلیسا تعمیر کیا اور رصد و معائنہ کے ماہرین کے ساتھ مل کر کام کیا۔ بلکہ اپنی تمام تر توجہ کو رصد ہی پر مرکوز رکھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب المنفصلات والمتوسطات۔ کتاب القواطع۔ اس کے دو نسخے ہیں۔ کتاب الحساب الھندی۔ کتاب الجمع والتفریق۔ کتاب الجبر والمقابلۃ۔

یحییٰ بن ابو منصور

میں اس کے اصل مقام پر اس کے متعلق تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں۔ یہ عہدِ مامون میں رصد و معائنہ کے ماہرین میں سے تھا اور شہر روم میں فوت ہوا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الزیج الممتحن۔ اس کے دو نسخے ہیں۔ پہلا اور دوسرا۔

کتاب مقالۃ فی عمل ارتفاع سدس ساعۃ لعرض مدینۃ السلام۔ کتاب یحتوی علی ارصاد۔ فن رصد کے موضوع پر کچھ لوگوں کے نام اس کے مکتوبات بھی ہیں۔

حبش بن عبداللہ مروزی

یہ محاسب تھا اس کا شمار فن رصد کے ماہرین میں ہوتا ہے۔ اس نے سو برس سے زائد عمر پائی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب الزیج الدمشقی۔ کتاب الزیج المامونی۔ کتاب الابعاد والاجرام۔ کتاب عمل الاسطرلاب۔ کتاب الرخائم والمقاییس۔ کتاب الدوائر الثلاث المماسۃ وکیفیۃ۔ کتاب عمل السطوح المبسوطۃ والقائمۃ والمائلۃ والمنحرفۃ۔

ابن حبش

ابوجعفر بن احمد بن عبداللہ بن حبش۔ کتاب الاسطرلاب المسطح اس کی تصنیف ہے۔

ابن نحّ

اس کا نام حسن بن ابراہیم ہے اور عہد مامون کا آدمی ہے۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الاختیارات:۔ یہ اس نے مامون کے لیے لکھی۔
کتاب المطر۔ کتاب المواليد۔

ایک حکایت ابن مکتفی کی تحریر سے

وہ کہتا ہے، میں نے ایک کتاب میں ابن جہم کی لکھی ہوئی یہ حکایت پڑھی۔
کتاب المدخل سند بن علی کی تصنیف ہے، جو اس نے ابومعشر کی نذر کر دی تھی اور ابومعشر نے اسے اپنی طرف منسوب کر لیا تھا۔ بات یہ ہے کہ ابومعشر نے علم نجوم کبرسنی میں حاصل کیا تھا۔ اور اس کی عقلی رسائی اس قابل نہ تھی کہ وہ اس قسم کی کتاب تصنیف کر پاتا، یا موالید سے متعلق مقالات تسعہ کو ذہن و فکر کی گرفت میں لا سکتا۔ یا قرانات کے بارے میں جو کتاب ابن بازیار کی طرف منسوب ہے اسے لکھ سکتا۔ یہ تمام چیزیں سند بن علی کی ہیں۔

حسن بن سہل بن نوبخت

کتاب الانواء اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن بازیار

محمد بن عبداللہ بن عمر بن بازیار، تلمیذ حبش بن عبداللہ۔ یہ علم نجوم میں فضل و برتری

کا حامل تھا۔ اس کی تالیفات یہ ہیں:۔
کتاب الاجوبۃ :۔ یہ انیس مقالات پر مشتمل ہے۔
کتاب الزیج :۔ کتاب القرانات وتحویل سنی العالم۔ کتاب الموالید وتحویل سنی الموالید۔

خرزاد بن دارشاد محاسب

سہل بن بشر کا غلام اور یہودی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الموالید۔ کتاب الاختیارات۔

بنو صبّاح

محمد، ابراہیم اور حسن۔ یہ وہ علمائے نجوم ہیں جو علوم ہیئت و احکام میں مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ ان کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب برہان صنعۃ الاسطرلاب۔ یہ کتاب محمد نے تصنیف کی جو نا تمام تھی۔ اسے ابراہیم نے مکمل کیا۔
کتاب عمل نصف النہار بتثبۃ واحدۃ بالہندسۃ :۔ اس کتاب کی تصنیف کا آغاز محمد نے کیا اور تکمیل حسن نے کی۔
کتاب رسالۃ محمد فی صنعۃ الرخامات۔

حسن بن خصیب

اس کا شمار ماہرین علم نجوم میں ہوتا ہے۔ اس کی تصنیفات میں سے ایک کتاب کا نام الکامہتر ہے، جو ان چار کتابوں پر مشتمل ہے:۔
کتاب المدخل الی علم الھیئۃ۔ کتاب تحویل سنی العالم۔ کتاب الموالید۔ کتاب تحویل سنی الموالید۔

خیاط

یہ ابو علی یحییٰ بن غالب ہے۔ ایک قول کے مطابق اسمٰعیل بن محمد ہے۔ یہ ماشاء اللہ کا شاگرد اور فضلائے علم نجوم میں سے ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب المدخل۔ کتاب المسائل۔ کتاب المعانی۔ کتاب الدول۔ کتاب المرالید۔ کتاب تحویل سنی الموالید۔ کتاب المنثور جو اس نے یحییٰ بن خالد کے لیے لکھی۔ کتاب تفسیر مذہب۔ کتاب تحاویل سنی العالم۔ کتاب النکت۔

عمر بن محمد مروروذی

یہ رصد بنانے والوں میں سے تھا اور بڑا فاضل تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب تعدیل الکواکب۔ کتاب صنعۃ الاسطرلاب المسطح۔

حسن بن صباح

ہیئت اور تمام علوم ہندسہ کا عالم تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الاشکال والمساحۃ۔ کتاب الکرۃ۔ کتاب العمل بذات الحلق۔

ابو معشر

ابو معشر جعفر بن محمد بلخی۔ ابتدا میں اصحاب الحدیث سے منسلک تھا اور باب خراسان کے مغربی جانب سکونت پذیر تھا۔ کندی سے کینہ و بغض رکھتا، لوگوں کو اس کے خلاف مشتعل کرتا اور علوم فلسفہ کی وجہ سے اسے مورد طعن و تشنیع ٹھہراتا تھا۔

کندی نے یہ چال چلی کہ ایک آدمی کو مقرر کیا جو اس کے دل میں حساب و ہندسہ کے علوم کے لیے شغف و شوق پیدا کرے۔ چنانچہ ابو معشر نے اس وادی میں قدم رکھا مگر ان علوم کی تکمیل نہ کر پایا۔ لہٰذا پھر علم احکام نجوم کو مطمح نظر قرار دیا، چونکہ اس علم میں

اس نے دسترس حاصل کرلی، اس لیے یہ کندی کی عداوت و عیب جوئی سے دستکش ہوگیا۔
کیونکہ اس کے علوم کی نوعیت بھی کندی ہی کے علوم کی سی تھی۔

کہتے ہیں، اس نے سینتالیس سال کی عمر سے متجاوز ہو کر نجوم کی تحصیل کی۔ یہ فاضل
شخص تھا جس کی پیشنگوئی صحیح ثابت ہوتی۔ چنانچہ مستعین نے اس کو اسی وجہ سے
کوڑوں کی سزا دی کہ اس نے ایک واقعہ کی پیشین گوئی کی جو صحیح ثابت ہوئی۔

یہ کہا کرتا تھا کہ میں نے ایک صحیح پیشین گوئی کی جس کی پاداش میں کوڑے کھائے۔
اس نے بدھ کے روز جب کہ رمضان کی دو راتیں باقی تھیں۔ ۲۷۲ھ کو سو سال سے
زیادہ عمر پاکر واسط میں وفات پائی۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب المدخل الکبیر :- آٹھ فصول پر مشتمل ہے۔

کتاب المدخل الصغیر :-

کتاب زیج الہزارات :- کچھ اوپر ساٹھ ابواب۔

کتاب المو الید الکبیر :- یہ کتاب نا تمام ہے، لیکن اس سے درج ذیل کتب بھی
دست یاب ہوئیں۔

کتاب ہیئۃ الفلک و اختلاف طلوعہ :- پانچ فصول۔

کتاب الکدخداہ، کتاب الہیلاج۔

کتاب القرانات :- یہ کتاب اس نے ابن بازیار کے لیے لکھی۔

کتاب تحاویل سنی العالم :- ملقب بہ نکت۔ کتاب الاختیارات علی منازل القمر۔

کتاب الالوف :- آٹھ مقالات۔

کتاب الطبائع الکبیر :- یہ پانچ اجزا میں ہے۔ خود ابو معشر نے اس کو اسی طرح جزا
جزا تقسیم کیا۔

کتاب السہمین واعمار الملوک والدول۔ کتاب الزائرجات والانتہاءات والممرات۔
کتاب اقتران النحسین فی برج السرطان۔ کتاب الصور والحکم علیہا۔ کتاب الصور والدرج
والحکم علیہا۔

کتاب تحاویل سنی الموالید :۔ آٹھ مقالات

کتاب المزاجات :۔ پہلے یہ انتہائی کمیاب تھی بعد میں ملنے لگی۔

کتاب الانوار۔ کتاب المسائل :۔ یہ ایک مجموعہ ہے۔

کتاب اثبات علم النجوم :۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو اس نے جمع کیا، لیکن نا تمام رہنے دیا۔ اس کا ارادہ یہ تھا کہ اس کا نام الکامل یا المسائل رکھا جائے۔

کتاب الجمہرۃ :۔ اس میں موالید کے بارے میں دوسرے لوگوں کے اقوال جمع کیے گئے ہیں۔

کتاب الاصول :۔ ابوالعنبس نے اس پر اپنی کتاب ہونے کا دعویٰ کیا ہے

کتاب تفسیر المنامات من النجوم۔ کتاب التوالج علی الهیلاجات۔

کتاب الموالید الصغیر :۔ تیرہ فصول پر مشتمل دو مقالات۔

کتاب زیج القرانات والاختلافات۔ کتاب الاوقات علی اثنی عشریۃ الکواکب۔

کتاب السهام :۔ یعنی ماکولات، ملبوسات، مشروبات اور ارزانی و گرانی کے حصے اور اس کے متعلق حکم۔ کتاب الاوقات۔

کتاب الامطار والریاح وتغیر الاہویۃ۔ کتاب طبائع البلدان ونزلۃ الریاح کتاب الملل فی تحویل سنی الموالید۔

ابومعشر، عبداللہ بن یحییٰ برکی اور محمد بن جہم برکی سے واقعات روایت کرتا اور علم میں ان کو سب سے افضل گردانتا تھا۔

عبداللہ بن مسرور نصرانی

یہ ابومعشر کا غلام تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب مطرح الشعاع۔ کتاب تحاویل سنی العالم والحکم علیها۔

کتاب تحاویل سنی الموالید۔

عطارد بن محمد

یہ ماہر حساب منجم اور عالم و فاضل شخص تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الجفر الهندی :۔ اس کی اپنی تشریح کے ساتھ۔
کتاب العمل بالاسطرلاب۔ کتاب العمل بذات الحلق۔ کتاب ترکیب الافلاک۔
کتاب المرایا المحرقة۔

یعقوب بن طارق

اس کا شمار فضلائے منجمین میں ہوتا ہے۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب تقطیع کردجات الجیب۔ کتاب ما ارتفع من قوس نصف النہار
کتاب الزیج محلول فی السند ہند لدرجة درجة۔ یہ دو کتابیں ہیں۔ ایک علم تعدیلات
کے موضوع سے متعلق اور دوسری علم الدول کے موضوع پر۔

ابو عنبس صیمری

گزشتہ صفحات میں اس کے بارے میں تصنیفات بیان ہو چکی ہیں۔ یہ منجم تھا اور
اس موضوع کے بارے میں اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الموالید۔ کتاب المدخل الی علم النجوم۔

ابن سمویہ

یہ یہودی تھا، اس کا نام۔ . . ہے۔ کتاب المدخل الی علم النجوم اور کتاب الامطار
اس کی تصنیفات میں سے ہیں۔

علی بن داود

یہ ایک بہتر اور فاضل منجم تھا۔ کتاب الامطار اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن اعرابی

ابوالحسن علی بن اعرابی کوفہ کا باشندہ تھا اور اپنے فن میں اس کو برتری اور کمال حاصل تھا۔ بنی شیبان میں رہتا تھا اس لیے شیبانی کے نام سے مشہور ہوا۔ کتاب المسائل والاختیارات اس کی تصنیف ہے۔

حارث منجم

یہ حسن بن سہل سے وابستہ تھا اور فاضل تھا۔ ابومعشر نے اس سے روایات علمی بیان کیں۔ کتاب الزیج اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

مصیصی

یہ ابوالحسن بن مصیصی ہے۔ کتاب القرانات اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن ابو قرّہ

اس کی کنیت ابوعلی ہے اور اس کا شمار علوی بصری منجمین میں ہوتا ہے۔
کتاب العلة فی کسوف الشمس والقمر اس کی تصنیفات میں سے ہے، جو اس نے موفق کے لیے لکھی۔

ابن سمعان

اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔ یہ ابومعشر کا غلام تھا۔ کتاب المدخل الی علم صناعۃ النجوم اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

فرغانی

اس کا نام محمد بن کثیر ہے۔ یہ ایک فاضل منجم تھا جس کو اپنے فن میں تقدم و برتری

فاضل تھا ۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الفصول اختیار المجسطی ۔ کتاب عمل الرخامات ۔

ابن ابی رافع

یہ ابوالحسن ہے ۔ فاضل آدمی تھا ۔ کتاب اختلاف الطلوع اس کی تصنیفات میں سے ہے ۔

اس کا بیٹا ابو محمد

عبداللہ بن ابوالحسن بن ابو رافع ۔ کتاب رسالۃ فی الہندسۃ اس کی تصنیفات میں سے ہے ۔

ابن ابی عبّاد

محمد بن عیسیٰ ۔ اس کی کنیت ابوالحسن ہے ۔ اس کے علاوہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا ۔ کتاب العمل بذات الشعبتین وغیرہا اس کی تصنیفات میں سے ہے جو ایک مقالہ پر مشتمل ہے ۔

نیریزی

ابوالعباس فضل بن حاتم نیریزی ۔ یہ وہ شخص ہے جس کی طرف علم نجوم بالخصوص ہیئت میں مہارت کی بنا پر لوگوں کی انگلیاں اُٹھتی تھیں ۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الزیج الکبیر ۔ کتاب الزیج الصغیر ۔ کتاب سمت القبلۃ ۔ کتاب تفسیر کتاب الاربعۃ لبطلیموس ۔
کتاب احداث الجو ۔ یہ اس نے معتضد کے لیے لکھی ۔ کتاب البراہین وتہیئۃ آلات یتبین فیہا الابعاد الاشیاء ۔

بتانی

ابوعبداللہ محمد بن جابر بن سنان رقی ۔ یہ حرّان کا باشندہ تھا اور صابی تھا۔ ابتدا میں اس نے رصد و مشاہدۂ فلک کا کام شروع کیا۔ جعفر بن مکتفی کا کہنا ہے کہ اس کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کام کا آغاز اس نے ۲۶۴ھ میں کیا اور ۳۰۶ھ تک جاری رکھا۔ اس نے ۲۹۹ھ کے زائچہ میں کواکب ثابتہ کا وجود ثابت کیا۔ وہ ان مظالم کی دادخواہی کے سلسلہ میں جو رقہ کے بنو زیات پر روا رکھے گئے ان کے ساتھ بغداد گیا۔ اور واپسی پر راستہ ہی میں قصر الجص کے نزدیک وفات پائی۔ یہ ۳۱۷ھ کا واقعہ ہے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الزیج :۔ اس کے دو نسخے ہیں۔ پہلا اور دوسرا۔ دوسرا نسخہ پہلے نسخے سے بہتر ہے۔
کتاب معرفۃ مطالع البروج فیما بین ارباع الفلک ۔ جو رسالہ فی تحقیق اقدار الاتصالات کے نام سے معروف ہے۔ یہ کتاب اس نے ابوالحسن بن فرات کے لیے لکھی۔

ابن اماجور

ابوالقاسم عبداللہ بن اماجور . . . وہ فرغانہ سے تھا۔ فاضل آدمی تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الحق ۔ کتاب زیج المعروف بالناس ۔ کتاب زاد المسافر ۔ کتاب الزیج المعروف بالمزنر ۔ کتاب الزیج المعروف بالبدیع ۔ کتاب زیج السند ہند ۔ کتاب زیج المریخ ۔

اس کا لڑکا ابوالحسن

. . . بن ابو القاسم ۔ اس کی تصنیفات . . . ہیں ۔

ہروی

اس کا نام یوسف بن . . . ہے ۔ کتاب الروق النجوی اس کی تصنیفات میں

سے ہے جو تقریباً تین سو ورق ہیں ہے۔

ابو زکریا

جزن بن عمر و بن یوحنا بن صلت۔ کتاب الاحتجاج فی صحۃ النجوم و بکار فیہا اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

سعید نائی

اس کا نام عبداللہ بن حسن ہے . . جادوان اور نجومی۔ تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب شرح کتاب محمد بن موسیٰ الخوارزمی فی الجبر۔ کتاب شرح کتابہ فی الجمع والتفریق۔
کتاب فی صنوف الضرب والقسمۃ۔

دندانی

یہ قدماء میں سے ہے۔ اس کا نام عبداللہ بن علی الفرائی اور کنیت ابوعلی ہے۔ کتاب تفسیر ابن
اس کی تصنیف ہے جو میں نے دیکھی ہے یہ بیس ورق میں تھی۔

متأخرین منجموں اور مهندسوں کا دوسرا طبقہ
جن کے جائے سکونت کا پتہ نہیں چل سکا

ادمی

ابو علی حسین بن محمد۔ کتاب الحر زت والغیقون وعلی اساعات اس کی تصنیفات میں
سے ہے۔

حبابی

اس کی کنیت ابوحفص اور نام . . . ہے۔ کتاب زیج الممتحن اس کی تصنیفات

میں سے ہے۔

ابن باغان

عباس بن باغان بن ذیبع - اس کی کنیت ابو ذیب تھا۔ علمائے ہیئت میں سے تھا۔ کتاب قسمۃ الا ... من الارض و ہیئۃ الدنیا اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن ناجیہ

س کا نام محمد بن . . . کاتب ہے۔ کتاب المساحۃ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابو عبد اللہ

محمد بن حسن بن اخو ہشام شطوی - اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب عمل الرخامۃ المنحرفۃ۔ کتاب عمل الرخامۃ المطبۃ و صنعۃ البنادق و عمل ... والسموات۔

اصحاب اعداد و حساب میں سے نئے لوگ

عبد الحمید

ابو الفضل عبد الحمید بن واسع بن ترک ختلی۔ علمائے حساب میں سے تھا۔ کہتے ہیں اس کی کنیت ابو محمد تھی۔ تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب الجامع فی الحساب :- یہ چھ کتابوں پر مشتمل ہے۔
کتاب المعادت۔

ابو برزہ

فضل بن محمد بن عبد الحمید بن واسع بن ترک ختلی۔ تصنیفات یہ ہیں۔

کتاب المعاملات۔ کتاب المساحۃ۔

ابو کامل

ابو کامل شجاع بن اسلم بن محمد بن شجاع محاسب مصر کا باشندہ تھا اور اس کا شمار فضلا و علمائے حساب میں ہوتا تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الفلاح۔ کتاب مفتاح الفلاح۔ کتاب الجبر والمقابلۃ۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الطیر۔ کتاب الجمع والتفریق۔ کتاب الخطائین۔ کتاب المساحۃ والہندسۃ۔ کتاب الکفایۃ۔

سنان بن فتح

باشندگان حران میں سے تھا۔ علم حساب و اعداد میں فوقیت رکھتا تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب التخت فی الحساب الھندی۔ کتاب الجمع والتفریق۔ کتاب شرح الجمع والتفریق۔ کتاب الوصایا۔ کتاب حساب المکعبات۔ کتاب شرح الجبر والمقابلۃ للخوارزمی۔

ابو یوسف مصیصی

اس کا نام یعقوب بن محمد محاسب ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الجبر والمقابلۃ۔ کتاب الوصایا۔ کتاب تضاعیف بیوت الشطرنج۔ کتاب الجامع۔ کتاب نسبۃ السبتین۔ کتاب جوامع الجامع۔ کتاب الخطائین۔ کتاب حساب الدور۔

رازی

نام یعقوب بن محمد اور کنیت ابو یوسف ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الجامع فی الحساب۔ کتاب التخت۔ کتاب حساب الخطائین۔ کتاب الشیئین المتساویۃ المخزینۃ۔

محمد

بن یحییٰ بن اکثم قاضی۔ کتاب المسائل الاعداد اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

کرابیسی

یہ احمد بن عمر ہے۔ فضلائے مہندسین اور علمائے اعداد و ریاضی میں سے ہے تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب تفسیر اقلیدس۔ کتاب حساب الدور۔ کتاب الوصایا۔ کتاب مساحۃ الحلقۃ۔ کتاب الهندی۔

احمد بن محمد

یہ عالم حساب تھا۔ اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب : الی محمد بن موسیٰ فی النیل۔ کتاب المدخل الی علم النجوم۔ کتاب الجمع والتفریق۔

مکی

جعفر بن علی بن محمد مہندس مکی۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب ہندسۃ۔ رسالۃ المکتب

اصطخری

عالم حساب تھا۔ اس کا نام . . . ہے۔
تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب الجامع فی الحساب۔ کتاب شرح کتاب ابی کامل فی الجبر۔

وہ شخص جو محمّد بن لرہ کے نام سے مشہور ہے

عالم حساب تھا اور اصفہان کا باشندہ تھا۔ کتاب الجامع فی الحساب اس کی تصنیف ہے۔

مہندسین، اصحاب اعداد اور منجمین کا وہ گروہ
جو
موت وحیات کے بارے میں ہمارا قریب العہد ہے

یوحنّا قسیس

اس کا نام یوحنّا ابن یوسف بن حارث بن بطریق قسیس ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن پر لوگ کتاب اقلیدس اور دیگر کتب ہندسہ پڑھتے تھے۔ اس نے یونانی زبان سے ترجمے بھی کیے۔ یہ ایک فاضل شخص تھا۔ اس کی وفات سنہ . . . میں ہوئی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب اختصار جدولین فی ہندسۃ کتاب مقالۃ فی البرہان علی انہ متی وقع خطا مستقیم علی خطین مستقیمین موضوعین فی سطح واحد صیّر الزاویتین الداخلتین اللتین فی جہۃ واحدۃ انقص من زاویتین قائمتین۔

ابن رشح نعابی

. . . .

ابو جعفر خازن

اس کا نام . . ہے۔ تصنیفات یہ ہیں: کتاب زیج الصفائح، کتاب المسائل العددیۃ

علی بن احمد عمرانی

یہ موصل کا باشندہ تھا اور فاضل آدمی تھا۔ بڑی کتابیں جمع کرتا تھا۔ لوگ دور دراز کے مقامات سے آکر اس سے پڑھتے تھے۔ ۳۴۴ھ میں فوت ہوا۔ کتاب شرح کتاب الجبر والمقابلہ ابی کامل اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابوالوفاء

محمد بن محمد بن یحییٰ بن اسماعیل بن عباس بدھ کے روز یکم رمضان ۳۲۸ھ کو نیشاپور کے ایک شہر بوزجان میں پیدا ہوا۔ اور علوم حسابیات وعددیات کی تحصیل اپنے چچا ابوعمرو مغازلی اور ماموں ابوعبداللہ اور محمد بن عنبسہ سے کی اور ہندسہ ابویحییٰ ماوردی اور ابوالعلاء بن کرنیب سے پڑھا۔ ۳۴۸ھ یعنی [illegible] میں عراق منتقل ہو گیا تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب ما یحتاج الیہ العمال والکتّاب من صناعۃ الحساب:۔ یہ سات منزلوں میں ہے اور ہر منزل سات ابواب پر مشتمل ہے۔ منزل اول نسبت، منزل دوم ضرب اور تقسیم، منزل سوم امور مساحات، منزل چہارم امور خراج، منزل پنجم مقاسمہ وحصہ بندی، منزل ششم صرف اور منزل ہفتم معاملات تجارت سے متعلق ہے۔

کتاب تفسیر کتاب الخوارزمی فی الجبر والمقابلہ۔ کتاب تفسیر کتاب ابرخس فی الجبر۔
کتاب [illegible] فی الجبر، کتاب [illegible]۔

کتاب [illegible] الارثماطیقی۔ کتاب البراہین علی القضایا التی استعمل دیوفنطس فی کتابہ وعلی ما استعملہ ہو فی التفسیر۔

کتاب استخراج ضلع المکعب بمال مال وما یترکب منہما۔ ایک مقالہ

کتاب معرفۃ الدائرۃ من الفلک:۔ ایک مقالہ

کتاب الکامل:۔ تین مقالات پر مشتمل ہے۔ مقالہ اولیٰ ان امور کو محیط ہے جن کا

علم حرکات کواکب۔ ۔ جاننا ضروری ہے اور مقالہ ثانی، حرکاتِ کواکب کے موضوع پر مشتمل ہے اور مقالہ ثالث ان امور کا احاطہ کئے ہوئے ہے جو حرکاتِ کواکب کے وقت پیش آتے ہیں۔

کتاب زیج الواضح :۔ تین مقالات ۔مقالہ اولی ان باتوں پر محتوی ہے جن کا حرکاتِ کواکب سے قبل جاننا ضروری ہے۔ دوسرا حرکاتِ کواکب سے متعلق ہے اور تیسرا ان مسائل کو گھیرے ہوتے ہے جو حرکاتِ کواکب کے دوران میں پیش آتے ہیں۔

اس کے چچا ابو سعید کی تصنیف کتاب مطالع العلوم للمتعلمین ہے۔ یہ تقریباً چھ سو ورق میں پھیلی ہوئی ہے۔

کوہی

ابو سہل ویجن بن رستم کوہستانِ طبرستان کا باشندہ تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب مراکز الاکر :۔ ناتمام

کتاب الاصول علی تحرکتاب اقلیدس :۔ جو کچھ اس سے دستیاب ہوا ہے وہ کتاب البر کار التام اور کتاب صنعۃ الاسطرلاب بالبراہین ہیں جو دو دو مقالات پر مشتمل ہیں۔

کتاب احداث النقط علی الخطوط ۔

کتاب علی المنطقیین فی توالی الحرکتین :۔ یہ ثابت بن قرہ کی تائید میں لکھی گئی۔

کتاب مراکز الدوائر علی الخطوط من طریق التحلیل دون الترکیب ۔

کتاب الزیادات علی ارشمیدس فی المقالۃ الثانیۃ ۔

رسالۃ فی استخراج الضلع المسبع فی الدائرۃ ۔

غلام زحل

ابو القاسم عبداللہ بن حسن ۔ ۔ ۔ کا باشندہ تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب التسیرات :۔ ایک مقالہ

کتاب الشعاعات :- ایک مقالہ
کتاب احکام النجوم۔
کتاب بتیرات والشعاعات :- یہ ضخیم کتاب ہے۔
کتاب الجامع الکبیر۔کتاب الاصول المجرّدۃ۔کتاب الاختیارات۔کتاب الانفعالات۔

صوفی

ابوالحسین عبدالرحمٰن بن عمر۔فاضل منجمین میں سے تھا۔عضدالدولہ کے شاذکوہ کے زمانۂ قیام میں یہ اس کا خادم تھا۔اس کی ولادت سنہ . . . اور وفات سنہ . میں ہوئی۔
کتاب الکواکب صوراس کی تصنیف ہے۔

انطاکی

اس کا لقب مجتبی اور نام . . . تھا۔۳۷۶ھ کے قریب فوت ہوا۔تصنیفات یہ ہیں :-
کتاب التخت الکبیر فی الحساب الہندی۔کتاب فی الحساب علی التخت بلامحو۔کتاب تفسیر الارثماطیقی۔کتاب استخراج التراجم۔کتاب تفسیر اقلیدس۔کتاب فی المکعبات۔

کلواذانی

ابونصر محمد بن عبداللہ کلواذانی ماہرِ حساب۔علم حساب کے فاضلوں میں سے ہے اور ہمارے زمانہ میں زندہ ہے۔کتاب التخت فی الحساب الہندی۔اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

قصرانی

اس کا نام . . . ہے۔

آلات اور اُن کے بنانے والے

زمانۂ قدیم میں اسطرلاب مسطح ہوتے تھے ۔ اس کا موجد اوّل بطلیموس ہے ۔ ایک روایت کے مطابق یہ بطلیموس سے قبل معرضِ وجود میں آچکے تھے ۔ اس باب میں کوئی تحقیقی رائے ظاہر کرنا مشکل ہے ۔

ابیون البطریق پہلا شخص ہے جس نے مسطح اسطرلاب بنایا ۔ اس طرح کے آلات شہر حرّان میں بنائے جاتے تھے ۔ یہیں سے یہ پھیلے اور ان کی اشاعت و ترویج ہوئی ۔ دولت عباسیہ کے زمانہ میں بکثرت سے بننے لگے ۔ آغاز مامون کے عہد سے ہوا ، اور اب تک جاری ہے ۔ مامون نے بسبب رصد یا معائنۂ افلاک کی خواہش ظاہر کی تو ابن خلف مروروذی کو طلب کیا ، ابن خلف نے اس کے لیے ذات الحلق اسطرلاب تیار کر دیا جو بعینہٖ ہمارے شہر کے بعض علماء کے پاس موجود ہے ۔ مروروذی نے بھی اسطرلاب بنایا ۔

بنانے والوں کے نام

ابن خلف مروروذی ۔

فزاری :۔ اس کا ذکر پہلے گذر چکا ۔

علی بن عیسیٰ ، غلام مروروذی ۔

خفیف :۔ غلام علی بن عیسیٰ ، جو اس سلسلے میں ماہر اور فاضل تھا ۔

احمد بن خلف ، غلام علی بن عیسیٰ ۔

محمد بن خلف :۔ یہ بھی علی کا غلام تھا ۔

احمد بن اسحاق حرانی ۔۔ ـــــ ربیع بن فراس حرانی ۔

قسطلوس :۔ غلام خفیف ۔

علی بن احمد مہندس :۔ غلام خفیف ۔

محمد بن شداد بلدی ۔

سی بن صر حرانی۔
شجاع بن . یہ سیف الدولہ کے پاس رہتا تھا اور بسطولس کا غلام تھا۔
ابن سلام :۔ غلام بسطولس۔
نجی اسطرلابی :۔ غلام بسطولس۔
عجلیہ :۔ یہ اس کی بیٹی تھی جو سیف الدولہ کے پاس رہتی تھی اور بسطولس کی شاگرد تھی۔

احمد اور محمد پسران خلف کے بعض غلام

جابر بن سنان حرانی۔ جابر بن قرہ حرانی۔ سنان بن جابر حرانی۔ فراس ابن حسن حرانی۔ ابو ربیع حامد بن علی جو علی بن احمد مہندس کا غلام تھا۔

بعض غلامان حامد بن علی

ابن بنجیہ، اس کا نام تھا۔ برقی، اس کا نام حسین تھا، لیکن بعد میں اسے عبدالصمد میں بدل لیا۔

کچھ اور آلات ساز لوگ

علی ابن یعقوب رقاص۔ علی بن سعید اقلیدسی۔ احمد بن علی بن عیسیٰ۔ یہ ہمارے قریب کے زمانہ کا شخص ہے۔

قرہ بن قمیطا حرانی

اس نے دنیا کا ایک نقشہ بنایا جسے ثابت بن قرہ حرانی نے اپنی طرف منسوب کر لیا۔ میں نے یہ نقشہ دیکھا ہے، جو ایک دبیز دبیقی کپڑے پر مرتسم تھا، اور مختلف مرمی رنگوں سے تیار کیا گیا تھا۔

حرکات کے موضوع سے متعلق تصنیف شدہ کتابیں

کتاب عمل الآلۃ التی تطرح البنادق :- از ارشمیدس -

کتاب الدوائر والدوالیب :- از ہرقل نجار -

کتاب فی الاشیاء المتحرکۃ من ذاتھا :- از ایرن -

کتاب آلۃ الزمر البوقی - کتاب الزمر الزمی -

کتاب الدوالیب :- از مورطس -

کتاب الارغنن -

کتاب الحیل :- از بنو موسیٰ منجم - یہ متعدد حرکات پر مشتمل ہے -

ابو یعقوب اسحاق بن حنین

فضل و بزرگی اور یونانی اور سریانی سے ترجمہ کرنے میں یہ اپنے باپ کا ہم پایہ تھا -
عربی خوب جانتا تھا - اس کو انہی خلفا کی خدمت کرنے کا اتفاق ہوا کہ جن کی خدمت کا
موقع اس کے باپ کو ملا تھا - آخری ایام حیات میں قاسم بن عبید اللہ سے وابستگی اختیار
کر لی تھی - قاسم اس کو مقدم گردانتا اور محرم اسرار سمجھتا تھا - ربیع الاول ۲۹۸ھ میں فوت
ہوا - قدیم کتابوں کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الادویۃ المفردۃ :- حروف کی ترتیب کے لحاظ سے -

کتاب کناش الخف -

کتاب تاریخ الاطباء -

حواشی

لہ ابن ندیم نے ثابت بن قرہ کی ولادت و وفات کے جو سن تحریر کئے ہیں . السس مر ــ

سے اس کی عمر ۷۱ سال بنتی ہے نہ کہ ۷۰ سال۔ ۷۷ سال مصنف الفہرست کا سہو یا کتابت کی غلطی ہے۔ ابن خلکان نے بھی اس کی عمر کے یہی سن لکھے ہیں، مگر کل عمر کی تعیین نہیں کی۔
(ملاحظہ ہو وفیات الاعیان - جلد اول، مطبوعہ مصر - صفحہ ۲۷۸)

فلوگل نے ایک اور نسخہ "عشر" کا بھی لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ولادت ۲۱۱ھ میں ہوئی۔ اس حساب سے اس کی عمر پورے ۷۷ سال بنتی ہے۔

۲ہ باب الشماسیہ — بغداد کا ایک محلہ۔

۳ہ باب خراسان — یہ مشرقی بغداد کے شمال میں ہے اور ان چار دروازوں میں سے ایک ہے جو عباسی خلیفہ منصور نے ۱۴۵ھ میں مدینۃ السلام بغداد میں تعمیر کیے۔

۴ہ قصر الجص — سامرا کے قریب یہ ایک نہایت مضبوط اور پر شکوہ محل تھا جو عباسی حکمران مامون الرشید نے اپنے لیے تعمیر کرایا تھا۔ (معجم البلدان)

۵ہ شاذکوہ — جرجان میں ایک مقام کا نام۔ (ایضاً)

۶ہ دبیق — مصر کا ایک شہر جو دبیق کے نام سے موسوم ہے اور اسی کی طرف دبیقی کپڑا منسوب ہے۔

مقالۂ ہفتم

تیسرا فن

علما کے احوال و اخبار اور ان کی تصنیفات کے نام

یہ فن نئے اور قدیم اطبا کے واقعات و حالات اور ان کے اسمائے کتب پر مشتمل ہے

طب کا آغاز

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ طب کا موجدِ اول اور پہلا طبیب کون ہے۔ اسحاق بن حنین اپنی تاریخ میں کہتا ہے کہ طب کے موجد اہلِ مصر ہیں۔ اس کا باعث ایک مصری عورت ہے جو اس درجہ شدید غم و اندوہ میں مبتلا ہوئی کہ اس کی وجہ سے اس کے دانت گرنے لگے، ساتھ ہی ضعفِ معدہ کا عارضہ لاحق ہو گیا، سینہ اخلاطِ ردیّہ سے بھر گیا اور حیض بند ہو گیا۔ اتفاقاً اس نے بربنائے اشتہا کچھ مقدار میں زنجبیل کھائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی تمام تکلیفیں رفع ہو گئیں اور وہ صحت یاب ہو گئی۔ پھر جو لوگ بھی اس عورت کی سی تکلیف میں مبتلا تھے انھوں نے اس کو استعمال کیا اور تکلیف جاتی رہی۔ لوگوں نے ہر نوع کے درد کے لیے تجربتہً بھی اسے استعمال کیا۔

کچھ اور لوگوں کا کہنا ہے کہ ہرمس جو تمام فنون اور فلسفہ کا موجد ہے، طب کا موجد و مخترع بھی وہی ہے۔ بعض لوگ باشندگانِ تریا تو وش کو اس کے موجد قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں ان ادویہ کو بطورِ دلیل کے پیش کرتے ہیں جو ایک دایہ نے بادشاہ کی بیوی کو اس کی بیماری کے دوران میں استعمال کرائی تھیں۔ بعض لوگ اس کی تخلیق و اختراع کو جادوگروں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کے بانی اہلِ بابل ہیں۔

قول کے مطابق اہلِ فارس، ایک قول کے مطابق اہلِ ہند، ایک قول کے مطابق اہلِ یمن اور ایک قول کے مطابق اہلِ حقلب ہیں۔

پہلا شخص جس نے مباحثِ طب کا آغاز کیا

یحییٰ نحوی کی رائے کے مطابق، جو اس کی تاریخ میں مذکور ہے عہدِ جالینوس تک فنِ طب کی قیادت جن لوگوں کے ہاتھ میں رہی وہ علی الترتیب یہ آٹھ شخص ہیں۔
اسقلبیوس اول۔ غورس۔ مینس۔ برمانیدس۔ فلاطن طبیب۔ اسقلبیوس ثانی۔ ابقراط ثانی، محافظِ انفوس اور جالینوس جس کے معنی آرام و سکون سے بہرہ مند کے ہیں۔
یحییٰ کا کہنا ہے کہ اسقلبیوس اول کے ظہور سے جالینوس کی وفات تک پانچ ہزار پانچ سو ساٹھ برس کا عرصہ بنتا ہے۔ اس عرصہ میں آٹھ قائدینِ طب میں سے ہر ایک کے درمیان سن و سال کی ایک طویل فطرت و مدت حائل ہے۔

اسقلبیوس اور غورس کے درمیانی عرصہ کے طبیب

سوربدس۔ ماہنوس۔ مناودیاس۔ مسبیناوس۔ سنرودس اول۔ اسفوس۔ سمرطس۔ افطیمیاغس افنطیران۔ اغاثیس۔ انتودبس طبیب۔

غورس اور مینس کے درمیانی عرصہ کے اطبّا

وہ کہتا ہے کہ غورس اور مینس کے درمیانی عرصہ میں یہ اطبا پیدا ہوئے۔
افیذرس۔ سنودیدوس ثانی۔ اخطیغون۔ اسخرلیس۔ وراوس۔ اسقلطس۔ [illegible] ابل طبیب۔ ابقراط اول۔

مینس اور برمانیدس کے درمیانی عرصہ کے اطبا

وہ مزید کہتا ہے کہ مینس اور برمانیدس کے درمیانی وقفہ میں یہ طبیب

پیدا ہوئے :۔

سیمانس ۔ساداریس ۔جوراطیمس ۔مورقس ۔سورانیدلیقوس ۔ساموس ۔میقلوسس ثانی ۔
فیطافلون ۔سوناخس ۔سونالوس ۔ماماشخس ۔برمانیدس ۔

برمانیدس اور فلاطن کے درمیانی وقفہ کے اطبّا

پھر برمانیدس اور افلاطون طبیب کے درمیانی وقفہ میں یہ طبیب تھے :۔
اقرن افراغیطی ۔سجیس ۔القلس ۔فنیس ۔اغافوطیس ۔اکسیدوس ۔میلسنس

فلاطن اول اور استقلبیوس ثانی کے درمیانی وقفہ کے اطبا

فلاطن اول اور استقلبیوس ثانی کے درمیانی عرصہ میں یہ طبیب پیدا ہوئے :۔
میلن افراغیطی ۔ثامسطیوس طبیب ۔اندروماخس قدیم ۔افلاغورس ۔ماخالس ۔فسطس ۔
میتیورس ۔غالوس ۔ماراطناس ۔افرقلس طبیب ۔فوثاغورس طبیب ۔ماجینس ۔فسلس ۔غالوس ۔
ماذامرموس ۔

اسحاق بن حنین کہتا ہے ، مذکورہ بالا حکماء و فلاسفہ کے زمانہ میں یہ لوگ پیدا ہوئے :۔
فوثاغورس ۔ودیوقیس ۔بارون ۔انباذقلس ۔اقلیدس ۔طیماثاوس ۔انکسیمانس ۔ساوری ۔
ثالسس ۔ویمقراطس ۔ یہ لبقراط اور اس کے استاد استقلبیوس سے وابستہ ہو گیا تھا ۔

شعرائے یونان

وہ مزید کہتا ہے کہ شعرائے یونان یہ تھے :۔

امیروس ۔نغنقس اور ماریس ۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اب تک ہم نے ان چند اطبّا کا ذکر کیا ہے جن کی نہ کوئی
تصنیف ہم تک پہنچی ہے اور نہ کوئی کتاب عربی میں منتقل ہوئی ہے ۔بجز ان کتابوں کے جو
اس دور تک ہمارے علم میں آسکی ہیں ۔اب ہم ان اطبّا کے تذکرہ کا آغاز کریں گے جو اصحاب

تصنیفات ہیں اور جن کی کتابیں ہمیں دستیاب ہوئی ہیں اور عربی میں منتقل ہو چکی ہیں۔ اس سلسلہ کا آغاز ہم رئیس الاطباء بقراط سے کرتے ہیں۔

بقراط، جسے ت تا کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں

بقراط بن ابراقلیس، اسقلبیوس ثانی کے تلامذہ میں سے تھا۔ اسقلبیوس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے ان تین شاگردوں کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ یعنی ——

۱ غارینس۔ دارخس اور بقراط کو۔!

ماغارینس اور دارخس کی موت کے بعد علم طب کی قیادت بقراط کو حاصل ہوئی یحییٰ نحوی کتاب ہے بقراط یگانۂ روزگار، فاضل کامل، نادر الکلام اور تمام علوم کا ایسا لائق استاذ و معلم تھا کہ اسے بطور ضرب المثل بیان کیا جاتا تھا۔ طبیب اور فلسفی تھا اور اس کے فضل وعلم کا سلسلہ یہاں تک پہنچ گیا تھا کہ لوگ اس کی پرستش کرنے لگے تھے۔ اس کے کردار و سیرت کی تفصیل بڑی طویل ہے۔ فن قیاس و تجربہ میں اس کو اس درجہ عجیب و غریب دسترس اور استطاعت ودیعت ہوئی تھی کہ کوئی ناقد و نکتہ چین اس موضوع سے متعلق اس پر لب کشائی کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے اجنبیوں اور ناواقفوں کو تعلیم طب سے آشنا کیا۔ اور ان کو اپنی اولاد کے برابر درجہ دیا، جیسا کہ اس نے اپنی کتاب عہد میں اجنبی اطباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا اور ان کو اس بنیادی نکتہ سے آگاہ کیا۔ یہ قدم اس نے اس خوف و اندیشہ کے پیش نظر اٹھایا تھا کہ علم طب کہیں کرۂ ارض سے نابود ہی نہ ہو جائے۔

یحییٰ کے علاوہ دوسرے لوگوں کا قول

قدیم تاریخوں میں مذکور ہے کہ بقراط بہمن بن اردشیر کے زمانہ میں ہوا ہے۔ بہمن بیمار پڑا تو بقراط کے شہر کے لوگوں سے استدعا کی کہ وہ بقراط کو اس کے پاس بھیج دیں۔ مگر ان لوگوں نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر بقراط کو ہمارے شہر سے لے جایا گیا تو ہم تمام باشندگان شہر نکل کھڑے ہوں گے اور اس کو یہاں رکھنے کے لیے جنگ کریں گے۔

بہمن اس سے متاثر ہوا، اور اس کو انہی کے پاس رہنے دیا۔

بقراط ۹۶ بخت نصر میں پیدا ہوا جو بہمن بادشاہ کا چودھواں سال تھا۔

اب ہم پھر قولِ یحییٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں

اسقلبیوس اوّل کے بعد یکے بعد دیگرے جو آٹھ مخترعین، طب گزرے، بقراط ان میں سے ساتواں اور جالینوس آٹھواں ہے، جس پر کہ اس فن کی قیادت و سیادت کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر بقراط سے جالینوس کی ملاقات نہیں ہوئی، کیونکہ ان دونوں کے درمیان چھ سو پینسٹھ سال کا فاصلہ حائل ہے۔

بقولِ یحییٰ بقراط نے پچانوے سال کی عمر پائی جس میں سولہ سال بچپن اور حصول علم میں گزرے اور ۷۹ سال عالم اور معلم رہا۔ بقراط نے وفات کے بعد تین اولادیں چھوڑیں جو یہ ہیں :-

ثاسلوس۔ دارقن اور ایک لڑکی جس کا نام مالاریسا ہے۔

یہ لڑکی اس کے لڑکوں سے زیادہ دانشمند اور عالمہ تھی۔ پھر اس کی اولاد کی اولاد سے بقراط بن ثاسلوس اور بقراط بن دارقن ہوئے۔

اسحاق کی تحریر کی رو سے بقراط نے نوّے سال کی عمر پائی۔

بقراط کے شاگرد جو اس کے خاندان اور دوسرے لوگوں سے تعلق رکھتے تھے

لاذن۔ ماسرجس۔ ساورنی۔ مکسانوس۔ فولس۔ یہ اس کے تلامذہ میں سب سے زیادہ جہالت و اہلیت کا حامل تھا۔ ماینسون۔ اسلاث۔ غورس۔ سنبلیقیوس۔ ثاثلس۔

تصنیفاتِ بقراط کے شارحین
جو اس کے بعد جالینوس کے دور تک گذرے

سنبلیقیوس۔ سالس۔ دیسقوردس اوّل۔ طیبادس فلسطینی۔ مانطیاس۔ اسطوراطس ثانی۔

قیاسی بلادیوس - یہ الفصول کا شارح ہے - اور جالینوس -

تصانیف بقراط، ان کے ترجمے اور شروح و تفاسیر

ان میں سے جو زبانِ عربی میں موجود ہیں

تفاسیر جالینوس

کتاب عہد بقراط، بتفسیر جالینوس - حنین نے اس کا سریانی میں ترجمہ کیا - اور اپنی طرف سے کچھ اضافے بھی کیے - حبیش اور عیسیٰ بن یحییٰ نے اسے عربی میں منتقل کیا - ایک مقالہ

کتاب الفصول بتفسیر جالینوس - حنین نے محمد بن موسیٰ [illegible] عربی میں ترجمہ کیا - سات مقالات -

کتاب تقدمۃ المعرفۃ بتفسیر جالینوس - حنین نے اس کے اصل متن کا ترجمہ عربی میں کیا - بعد ازاں عیسیٰ نے اس کی تفسیر کو عربی کا جامہ پہنایا -

کتاب الامراض الحادۃ، بتفسیر جالینوس - پانچ مقالات - عیسیٰ بن یحییٰ نے اس کے تین مقالات کو عربی میں ترجمہ کیا -

کتاب الکسر بتفسیر جالینوس - حنین نے محمد بن موسیٰ کے لیے اسے عربی کے قالب میں ڈھالا - چار مقالات -

کتاب ابیدیمیا - جالینوس نے اس کے مقالۂ اول اور دوم کی تین مقالات میں، اور تیسرے کی چھ مقالات میں شرح کی - چوتھے، پانچویں اور ساتویں کی شرح جالینوس نے نہیں کی - البتہ اس نے چھٹے کی شرح آٹھ مقالات میں کی جس کو عیسیٰ بن یحییٰ نے عربی میں منتقل کیا -

کتاب الغذاء بتفسیر جالینوس - تین مقالات - عیسیٰ بن یحییٰ نے احمد بن موسیٰ کے لیے اس کا عربی میں ترجمہ کیا -

کتاب فاطیطیون، بتفسیر جالینوس :۔ تین مقالات جنھیں حنین نے محمد بن موسیٰ کے لیے اس کو عربی کا جامہ پہنایا۔

کتاب الماء والهوا بتفسیر جالینوس :۔ تین مقالات اس کے اصل متن کا ترجمہ حنین نے عربی میں کیا اور تفسیر کا حبیش بن اسحاق نے کیا۔

کتاب طبیعة الانسان بتفسیر جالینوس :۔ تین مقالات حنین نے اصل متن کو اور عیسیٰ بن یحییٰ نے تفسیر کو عربی میں منتقل کیا۔

ارجیجانس

یہ جالینوس سے پہلے ہوا ہے اور اس نے اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کو موردِ اعتراض گردانا ہے۔ اس کی تصنیفات میں سے کتاب . . ہے۔

جالینوس

جالینوس کا ظہور بقراط کی وفات سے ۶۶۵ سال بعد ہوا، اور یہ اپنے زمانہ میں فنِ طب کی قیادت و سربراہی کے منصب پر فائز ہوا۔ یہ ان قائدینِ فن میں کا آٹھواں شخص ہے، جن میں کا پہلا شخص، موجد طب اسقلبیادس تھا۔

جالینوس کا استاد و معلم ارمینس رومی تھا۔ انطوقن سے بھی اس نے اخذ علم کیا اور اس نے اس کے لیے کچھ مقالات بھی لکھے اور ان دونوں کے درمیان مباحثے بھی ہوئے۔ جالینوس نے اپنی کتاب میں ـــ جو اخلاق کے موضوع سے متعلق ہے۔ ـــ مقالۂ اولیٰ میں اس کی وفاشعاری اور محاسن و مناقب کا ذکر کیا ہے اور ان لوگوں کے نام درج کیے ہیں جنھیں اپنے اس قائد و سربراہ کی گرفتاری کے بعد مصائب و مشکلات میں مبتلا کیا گیا اور اپنے رفقا کے معائب ظاہر کرنے پر مجبور کیا گیا، لیکن انھوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، اور شدید تکلیفیں انتہائی صبر و شکیب سے برداشت کرتے رہے۔

یہ واقعہ ۵۰۲ اسکندری کا ہے اور یہی وہ صحیح ترین بات ہے جو جالینوس اور

اس کے عہد و زمان کے بارے میں بیان کی جاتی ہے۔

ایک اور حکایت

جالینوس، دورِ ملوک الطوائف میں قباد بن شاپور بن اشغان کے زمانہ میں ہوا۔ اس طرح یحییٰ نحوی اور اسحاق بن حنین کے حساب کے مطابق ہمارے زمانہ تک اس کی وفات پر نوسو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

جالینوس بادشاہوں کے ہاں خاص قدر و منزلت کا حامل تھا اور ان کے ہاں اس کا بہت آنا جانا تھا۔ یہ گھومتا پھرتا رہتا اور لوگوں کے کام آتا۔ اس کا زیادہ تر سلسلۂ سفر شہر رومیہ میں رہتا، اس لیے کہ وہاں کا بادشاہ مرضِ جذام میں مبتلا تھا اور اسے اکثر اپنے ہاں بلا بھیجتا۔

جالینوس، اسکندر افرودیسی سے بہت زیادہ میل جول رکھتا تھا اور اسکندر نے اس کا سر بڑا ہونے کی وجہ سے اسے "رأس البغل" کا لقب دے رکھا تھا۔ جالینوس کی وفات بھی ملوک الطوائف ہی کے دور میں ہوئی۔ اس کے اور مسیح کے درمیان ستاون برس کا فرق ہے۔ مسیح علیہ السلام کا زمانہ اس سے پہلے کا ہے۔

جالینوس کی کتابیں، ان کے ترجمے اور شروح

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ حنین کی یہ خوش بختی ہے کہ حبیش بن حسن اعسم اور عیسیٰ بن یحییٰ وغیرہ نے جو عربی ترجمے کیے وہ حنین کی طرف منسوب کر دیے گئے۔

اگر ہم جالینوس کی اس فہرست تصانیف پر نظر ڈالیں، جو حنین نے علی بن یحییٰ کے لیے ترتیب دی، تو معلوم ہوگا کہ حنین کے بیشتر ترجمے سریانی میں تھے۔

البتہ اس نے کچھ دوسرے لوگوں کے عربی ترجموں کی اصلاح کی یا اس میں کچھ تغیر و تبدل کیا۔

اُن سولہ کتابوں کی فہرست جنھیں اطبّا بہ ترتیب پڑھتے تھے

کتاب الفرق :- ترجمہ حنین - ایک مقالہ

کتاب الصناعۃ :- ترجمہ حنین - ایک مقالہ

کتاب الی طوثرن فی النبض :- ترجمہ حنین - ایک مقالہ

کتاب الی اغلوقن فی التأنی لشفاء الامراض :- ترجمہ حنین - دو مقالے

کتاب المقالات الخمس فی التشریح :- ترجمہ حنین

کتاب الاسطقسات :- ترجمہ حنین - ایک مقالہ

کتاب المزاج :- ترجمہ حنین - تین مقالات

کتاب القوی الطبیعیۃ :- ترجمہ حنین - تین مقالات

کتاب العلل والاعراض :- ترجمہ حنین - چھ مقالات

کتاب تعرف علل الاعضاء الباطنۃ :- ترجمہ حبیش - چھ مقالات

کتاب النبض الکبیر :- ترجمہ حبیش - یہ سولہ مقالات ہیں جو چار حصوں میں منقسم ہیں۔ ان میں سے ایک مقالہ کا ترجمہ حنین نے عربی میں کیا۔

کتاب الحمیات :- ترجمہ حنین - دو مقالات

کتاب البحران :- ترجمہ حنین - تین مقالات

کتاب ایام البحران :- ترجمہ حنین - تین مقالات

کتاب تدبیر الاصحاء :- ترجمہ حبیش - چھ مقالات

کتاب حیلۃ البرء :- حبیش نے عربی میں ترجمہ کیا اور حنین نے پہلے مقالات [illegible] کی۔ یہ کتاب چودہ مقالات پر مشتمل ہے۔ اس کے آخری آٹھ مقالات کی اس نے محمد بن موسیٰ کی درخواست پر اصلاح کی۔

وہ تصنیفات جو سولہ کتابوں کے علاوہ ہیں

کتاب التشریح الکبیر :۔ پندرہ مقالات حنین نے اپنی فہرست میں اس کے عربی ترجمہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ میں نے اس کا وہ ترجمہ دیکھا ہے جو حبیش نے کیا۔

کتاب اختلاف التشریح :۔ عربی ترجمہ حبیش ۔ دو مقالات

کتاب تشریح الحیوان المیت :۔ عربی ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب تشریح الحیوان الحی :۔ عربی ترجمہ حبیش ۔ دو مقالات

کتاب فی علم بقراط بالتشریح :۔ ـــــ عربی ترجمہ حبیش ۔ پانچ مقالات

کتاب علم ارسطالیس فی التشریح :۔ ترجمہ حبیش ۔ تین مقالات

کتاب تشریح الرحم :۔ ترجمہ عربی از حبیش : ایک مقالہ۔

کتاب حرکۃ الصدر والرئۃ :۔ اصطفن بن بسیل نے اس کا عربی ترجمہ کیا اور اس کے ناقص حصوں کی حنین نے اصلاح کی ۔ تین مقالات

کتاب علل النفس :۔ اصطفن بن بسیل نے ترجمہ اور حنین نے اپنے لڑکے کے لیے اصلاح کی ۔ دو مقالات ۔

کتاب الصوت :۔ حنین نے محمد بن عبد الملک زیات کے لیے عربی میں ترجمہ کیا ۔ چار مقالات

کتاب حرکۃ العضل :۔ ترجمہ اصطفن اور اصلاح حنین ۔ دو مقالات

کتاب الحاجۃ الی النبض :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب الحاجۃ الی النفس :۔ ایک مقالہ ۔ اصطفن نے ترجمہ کیا اور حنین نے آدھے کا ترجمہ کیا۔

کتاب العادات :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب آراء بقراط وفلاطن :۔ ترجمہ عربی از حبیش ۔ دس مقالات

کتاب الحرکات المجہولۃ :۔ ترجمہ عربی از حنین ۔ ایک مقالہ

کتاب الامتلا :۔ ترجمہ اصطفن ۔ ایک مقالہ
کتاب منافع الاعضاء :۔ حبیش نے ترجمہ کیا اور حنین نے ناقص حصوں کی اصلاح کی۔ سترہ مقالات ۔
کتاب افضل الھیات :۔ ترجمہ از حنین بزبان سریانی اور عربی ۔ ایک مقالہ
کتاب خصب البدن :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ
کتاب سوء المزاج المختلف :۔ ترجمہ از حنین ۔ ایک مقالہ
کتاب الادویۃ المفردۃ :۔ ترجمہ از حنین ۔ گیارہ مقالات ۔
کتاب الاورام :۔ ترجمہ ابراہیم بن صلت ۔ ایک مقالہ
کتاب المنی :۔ ترجمہ حبیش ۔ دو مقالات
کتاب المولود لسبعۃ اشہر :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ
کتاب المرۃ السوداء :۔ ترجمہ اصطفن ۔ ایک مقالہ
کتاب رداءۃ التنفس :۔ حنین نے اپنے بیٹے کے لیے ترجمہ کیا ۔ تین مقالات
کتاب تقدمۃ المعرفۃ :۔ ترجمہ عیسیٰ بن یحییٰ ۔ ایک مقالہ
کتاب الفصد :۔ ترجمہ عیسیٰ بن یحییٰ اور ترجمہ اصطفن اور عیسیٰ
کتاب الذبول :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ
کتاب صفات الصبی یصرع :۔ ابن صلت نے سریانی اور عربی میں ترجمہ کیا ۔ ایک مقالہ
کتاب قوی الاغذیۃ :۔ ترجمہ حنین ۔ تین مقالات
کتاب التدبیر الملطف :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ
کتاب الکیموس :۔ ثابت اشلی اور حبیش نے عربی میں ترجمہ کیا ۔ ایک مقالہ
کتاب ارسطراطس فی مداواۃ الامراض :۔ ترجمہ حنین بن اسحاق
کتاب تدبیر بقراط للامراض الحادۃ :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ
کتاب ترکیب الادویۃ :۔ ترجمہ حبیش اعسم ۔ سترہ مقالات
کتاب الادویۃ المقابلۃ للادواء :۔ ترجمہ عیسیٰ بن یحییٰ ۔ دو مقالات

کتاب التریاق الی بسین :۔ ترجمہ یحییٰ بن بطریق ۔ ایک مقالہ

کتاب الی ثراسابولوس :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ

کتاب الریاضۃ بالکرۃ الصغیرۃ :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب الریاضۃ بالکرۃ الکبیرۃ :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب فی ان الطبیب الفاضل فیلسوف :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ

کتاب کتب لبقراط الصحیحۃ :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ

کتاب الحث علی تعلّم الطب :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب محنۃ الطبیب :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ

کتاب مایعتقدہ رأیا :۔ ترجمہ ثابت ۔ ایک مقالہ

کتاب البرہان :۔ یہ پندرہ مقالات میں تھی جس میں سے . . . موجود ہے۔

کتاب تعرّف المرء عیوب نفسہ :۔ ترجمہ توما اور اصلاح حنین ۔ ایک مقالہ

کتاب الاخلاق :۔ ترجمہ حبیش ۔ چار مقالات

کتاب انتفاع الاخیار باعدائہم :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب ماذکرہ فلاطن فی طیماوس :۔ اس میں سے بیس مقالات حنین کے ترجمہ کے موجود ہیں۔ باقی تین مقالات کا ترجمہ اسحاق نے کیا۔

کتاب فی ان قوی النفس تابعۃ لمزاج البدن :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب المدخل الی المنطق :۔ ترجمہ حبیش ۔ ایک مقالہ

کتاب المحرک الاوّل لایتحرک :۔ ترجمہ حنین ۔ ایک مقالہ ۔ عیسیٰ بن یحییٰ اور اسحاق نے بھی اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب مدد الاتقاء حبس :۔ ترجمہ اصطفن بن بسیل ۔ اسحاق نے بھی علی بن یحییٰ کے لیے اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب غیر الثانی من کتب ارسطالیس ترجمہ :۔ اسحاق بن حنین ۔ تین مقالات

روفس

یہ شہر افسس میں جالینوس سے پہلا ہوا ہے۔ فن طب میں فوقیت رکھتا تھا اور اہل افسس میں کوئی شخص اس سے بڑھ کر فاضل نہ تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب تسمیۃ اعضاء الانسان :۔ ایک مقالہ

کتاب فی العلۃ التی یعرض معہا الفزع من الماء :۔ ایک مقالہ

کتاب الیرقان والمرار :۔ ایک مقالہ

کتاب الامراض التی تعرض فی المفاصل :۔ ایک مقالہ

کتاب تنقیص اللحم :۔ ایک مقالہ

کتاب تدبیر من لا یحضرہ طبیب :۔ دو مقالے

کتاب الذبحۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب طب بقراط :۔ ایک مقالہ

کتاب استعمال الشراب :۔ ایک مقالہ

کتاب علاج اللواتی لا یحبلن :۔ ایک مقالہ

کتاب فی وصایا حفظ الصحۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب الصرع :۔ ایک مقالہ

کتاب التریاق :۔ ایک مقالہ

کتاب الحمی الربع :۔ ایک مقالہ

کتاب المرۃ السوداء :۔ دو مقالے

کتاب ذات الجنب وذات الرئۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب التدبیر :۔ دو مقالے

کتاب الباہ :۔ ایک مقالہ

کتاب الطب :۔ ایک مقالہ

کتاب فی الدلائل التی تعرض فی البیمارستانات :۔ ایک مقالہ

کتاب اللبن :۔ ایک مقالہ

کتاب الفرق :۔ ایک مقالہ

کتاب الباہ :۔ ایک مقالہ

کتاب فی الابدال :۔ ایک مقالہ

کتاب فی التین :۔ ایک مقالہ

کتاب فی تدبیر المسافر :۔ ایک مقالہ

کتاب فی البحر :۔ ایک مقالہ

کتاب فی القی :۔ ایک مقالہ

کتاب الادویۃ القاتلۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب علل الکلی والمثانۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب ان کثرۃ شرب الدواء فی الولادۃ نافع :۔

کتاب فی الاورام العضلیۃ :۔

کتاب فی الذکر :۔ ایک مقالہ

کتاب فی علۃ دیابیطس :۔ اس کا معنیٰ پیپ ہے۔ ایک مقالہ

کتاب الجراحات :۔ ایک مقالہ

کتاب تدبیر الشیخوخۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب وصایا الاطباء :۔ ایک مقالہ

کتاب الحقن :۔ ایک مقالہ

کتاب الولادۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب النبض :۔ ایک مقالہ

کتاب احتباس الطمث :۔ ایک مقالہ

کتاب الامراض المزمنۃ علی رائی بقراط :۔ ایک مقالہ

کتاب فی مراتب الادویۃ :۔ ایک مقالہ

فیلغریوس

اسحاق بن حنین نے تاریخ الاطباء میں اس کا ذکر نہیں کیا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ یہ کس زمانہ میں ہوا۔ عمرو بن فتح کی تحریر کے آخر میں ایک ٹکڑے پر میں نے جو کچھ لکھا ہوا دیکھا۔ اس کے مطابق اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب من لا یحضرہم طبیب :۔ ایک مقالہ

کتاب وجع النقرس :۔ ایک مقالہ

کتاب الحصاۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب المار الاصفر :۔ ایک مقالہ

کتاب وجع الکبد :۔ ایک مقالہ

کتاب القولنج :۔ ایک مقالہ

کتاب الیرقان :۔ ایک مقالہ

کتاب خناق الرحم :۔ ایک مقالہ

کتاب عرق النساء :۔ ایک مقالہ

کتاب السرطان :۔ ایک مقالہ

کتاب صنعۃ تریاق الملح :۔ ایک مقالہ

کتاب عضۃ الکلب :۔ ایک مقالہ

کتاب علامات الاسقام :۔ پانچ مقالات

کتاب فی القوبا :۔ ایک مقالہ۔ ابوالحسن حرانی نے اس کا ترجمہ کیا۔ لیکن نامکمل رہا۔

کتاب الی ... فی لعرض للثۃ والاسنان :۔ ترجمہ ابوالحسن حرانی۔

ادریباسیوس

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ جالینوس کے بعد ہوا یا پہلے۔ تاریخ الاطباء میں اس کا ذکر

نہیں ہے۔ تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب الی ابنہ اسلاث :- نو مقالات۔ ترجمہ حنین

کتاب الی ابیہ اوناغیس :- چار مقالات۔ ترجمہ حنین

کتاب تشریح الاحشاء :- ایک مقالہ

کتاب الادویۃ المستعفنۃ :- ترجمہ اصطفن بن بسیل

کتاب السبعین :- ایک مقالہ۔ حنین اور عیسیٰ بن یحییٰ نے سریانی میں ترجمہ کیا۔

اطبائے قدیم کا ایک گروہ

ان کی تصنیفات قلیل ہیں اور صحیح طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس زمانہ میں ہوئے۔

اصطفن۔ جاسیوس۔ انقیلاوس۔ ماربنوس۔

یہ لوگ اسکندرانی ہیں اور وہ ہیں جنھوں نے تصنیفات جالینوس بالخصوص اس کی سولہ کتابوں کی تشریح کی، ان کو جمع اور مختصر کیا اور اس کے اقوال کی تلخیص کی۔

اداناس

یہ شخص استقلیوس اور غورلیس کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہوا۔ کتاب العلل المهلكة اس کی تصنیفات میں سے ہے جو ایک مقالہ پر مشتمل ہے۔

افرطن

اس کو صاحب کی کتب میں منقول ہے کہ یہ جالینوس کے اساتذہ میں سے تھا۔ کتاب الثعی اس کی تصنیفات میں سے ہے۔ ایک مقالہ میں ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا ترجمہ کس نے کیا۔

ابیانس

یہ زمانہ جالینوس سے بہت پہلے تھا۔ کتاب الزینۃ النساء اس کی تصنیفات

میں سے ہے جو ایک مقالہ میں ہے۔

مغنس حمصی

یہ جالینوس سے پہلے کا ہے اور اس کا شمار بقراط کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔
کتاب البول اس کی تصنیفات میں سے ہے جو ایک مقالہ میں ہے۔

فولس اجانیطی

یہ قوابلی کے نام سے مشہور تھا۔ تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الکناش فی الطب ؛۔ ترجمہ حنین ۔سات مقالات
کتاب فی علل النساء۔

دیسقوریدس العین زربی

اس کو سیاحِ بلاد کہا جاتا ہے۔ یحییٰ النحوی نے اپنی کتاب التاریخ میں اس کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ لوگ اس پر اپنی جانیں نثار کرتے تھے۔ یہ پاکیزہ نفس تھا۔ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا اور خود تکلیفیں برداشت کرتا ۔۔ جنگلوں، جزیروں اور دریاؤں سے ادویہ مفردہ کے علم کی تحصیل کے لیے مختلف ملکوں میں گھومتا رہتا اور جڑی بوٹیوں کی تصویریں بناتا۔ قبل اس کے کہ ان کے عمل و فوائد کے بارے میں سوال کیا جاتا، ان کے فوائد کی تفصیلات بتانا شروع کر دیتا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الحشائش :۔ یہ پانچ مقالات پر مشتمل ہے اور اس پر چوپایوں اور سمیات کے بارے میں دو مقالوں کا اضافہ کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دو مقالے اس کی طرف منحول ہیں۔

اس کا ترجمہ حنین نے اور ایک روایت کے مطابق ابن جبیش نے کیا۔

اقرلیطون

یہ مزین کے نام سے مشہور ہے۔ جالینوس سے پہلے اور بقراط کے بعد ہوا۔ کتاب الزینۃ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

اسکندروس

یہ افرابیزوس کے نام سے معروف ہے اور یہی وہ اسکندر طبیب ہے جو جالینوس سے پہلے گزرا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب علل العین وعلاجہا:۔ یہ تین مقالات پر مشتمل ہے اور میں نے اس کا ایک قدیم ترجمہ دیکھا ہے۔

کتاب البرسام:۔ ابن البطریق نے یحییٰ کے لیے اس کا ترجمہ کیا۔

کتاب الصفر والحیات والدیدان التی تتولد فی البطن:۔ ایک مقالہ۔ قدیم ترجمہ۔

سنقلس

کتاب الرحم اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

سورنوس حکیم

اس کے موضع و مقام کا علم نہیں ہو سکا۔ کتاب الحقن اس کی تصنیفات میں سے ہے جس کو ترجمہ اصطاث نے کیا اور اس کی اصلاح حنین نے کی۔

بقراطہ ثابت کی تحریر کی روشنی میں

ثابت بن قرہ سے سوال کیا گیا کہ بقراط کتنے تھے؟ اس نے کہا سب کے سب جو نسل اسقلبیوس سے ہوئے، چار تھے۔ بقراط اول سے لے کر جو اغنوسودیقوس کا بیٹا تھا،

اسقلبیادس تک نو پشتیں ہیں پھر بقراط ثانی سے، جو ابیرقلیدس بن بقراط اول کا بیٹا تھا۔ اسقلبیوس تک نو پشتوں کا فاصلہ ہے۔ بقراط ثانی نے اپنے آخری دور حیات میں اس لڑائی کا زمانہ بھی پایا جو جنگ بولونیساس کے نام سے مشہور تھی۔ بقراط ثالث سے جو دراقن بن بقراط ثانی کا بیٹا تھا، اسقلبیوس تک گیارہ پشتوں کا فرق ہے۔ پھر بقراط رابع سے جو ثاسلوس بن بقراط ثانی کا بیٹا ہے، اسقلبیادس تک گیارہ پشتیں ہوتی ہیں۔ بقراط ثالث اور بقراط رابع دونوں چچا زاد تھے۔ اسی بنا پر ان کے اور اسقلبیوس کے درمیان گیارہ پشتوں کا فرق ہے۔ یہاں یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ ان چاروں بقارطہ میں سے ہر ایک کے باپ کے درمیان بقراط ثانی کا باپ ثاسوس بھی آتا ہے۔ اور یہ وہ پانچ شخص ہیں جو اگرچہ بعض امور میں ایک دوسرے پر افضلیت و تقدم کے مستحق ہیں، تاہم ان سب کو مرتبہ کے اعتبار سے عظمت و تکریم کے حامل سمجھا جاتا ہے اور ان کی تصنیفات پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ کون کتاب کس کی طرف منسوب ہے، دل میں ان کی تفسیر و تشریح کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔

کہتے ہیں جس شخص نے سب سے پہلے علم طب سررشتۂ تحریر میں منضبط کیا وہ بقراط اول ہے جو اغنوسودیقوس کا بیٹا تھا۔ اس نے دو کتابیں تصنیف کیں۔ ایک کتاب الکسر والخلع اور ایک کتاب المفاصل۔

بقراط ثانی نے چار کتابیں لکھیں جو یہ ہیں:-

کتاب تقدمۃ المعرفۃ۔ کتاب الفصول۔ المقالۃ الاولی من ابیذیمیا۔ المقالۃ الثالثۃ من ابیذیمیا۔

جالینوس نے اس کی کتابوں کی تعداد آٹھ بتائی ہے جن میں چھ بہترین کتابیں ہیں اور وہ یہ ہیں:-

کتاب [illegible] کتاب [illegible] کتاب [illegible] کتاب [illegible] مقالہ [illegible] اور مقالہ [illegible] ابیذیمیا [illegible] دو کتابوں کی حیثیت [illegible] کتابوں [illegible] ہے اور [illegible]

وجود ما۔ الشعیر کے نام سے موسوم ہیں۔

کہا جاتا ہے روئے زمین پر اسقلبیوس کے شاگردوں کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچتی ہے۔ اس نے طلبا کو بالمشافہ تعلیم طب سے آراستہ کیا۔ اولادِ اسقلبیاوس کو دوسرے سے وراثتاً فنِ طب حاصل کرتی جارہی تھی کہ بقراط کے زمانہ میں فنِ طب کا سلسلہ روبز وال ہوگیا اور اس نے محسوس کیا کہ اس کے خاندان اور معاونین و متعلقین میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے اور اس فن کے ختم ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر اس نے مختصر انداز کی تصنیفات کے سلسلہ کا آغاز کیا۔

یہاں ثابت کی بیان کردہ حکایت ختم ہوگئی۔

نئے اطبا

حنین

حنین بن اسحاق عبادی۔ کنیت ابو زید ہے۔ حیرہ کے عیسائیوں کو عباد کہا جاتا ہے۔ یہ فنِ طب کا فاضل تھا اور اس کا شمار یونانی۔ سریانی اور عربی کے فصحا میں ہوتا تھا۔ قدیم کتابوں کو جمع کرنے کے لیے متعدد شہروں میں گھومتا پھرا۔ روم بھی گیا۔ اس نے زیادہ تر ترجمے بنو موسیٰ کے لیے کیے اور منگل کے روز ۶ صفر ۲۶۰ھ کو جو کیم کانون الاول ۱۱۹۰ اسکندر رومی کے مطابق ہے اس نے وفات پائی۔ قدیم کتابوں کے ترجموں کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب احکام الاعراب علی مذاہب الیونانیین:۔ دو مقالے۔

کتاب المسائل فی الطب للمتعلمین:۔ اس کے شاگرد حبیش اعسم نے اس میں کچھ اضافہ کیا۔

کتاب الحمام:۔ ایک مقالہ

کتاب اللبن:۔ ایک مقالہ

کتاب الاغذیۃ :۔ تین مقالے۔

کتاب علاج العین :۔ یہ ایک لطیف تصنیف ہے، جو دس مقالات پر مشتمل ہے۔

کتاب تقسیم علل العین :۔ ایک مقالہ

کتاب اختیار ادویۃ علل العین :۔ ایک مقالہ

کتاب علاج امراض العین بالحدید :۔ ایک مقالہ

کتاب آلات الغذاء :۔ تین مقالے

کتاب الاسنان واللثۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب الباہ :۔ ایک مقالہ

کتاب تدبیر الناقہ :۔ ایک مقالہ

کتاب معرفۃ اوجاع المعدۃ وعلاجہا :۔ دو مقالے

کتاب فی المد والجزر :۔ ایک مقالہ

کتاب فی السبب الذی صارت میاہ البحر مالحۃ :۔ ایک مقالہ

کتاب الالوان :۔ ایک مقالہ

کتاب فی البول بصورت سوال وجواب :۔ ایک مقالہ

کتاب المولودین لثمانیۃ اشہر :۔ ایک مقالہ پر مشتمل ہے جو متوکل کی ام ولد کے لیے لکھی گئی۔

کتاب الترياق :۔ دو مقالے

کتاب العین :۔ بصورت سوال وجواب ۔ تین مقالے

کتاب ذکر ما ترجم من الکتب :۔ دو مقالے

کتاب فی تیفوریاس علی رای ثامسطیوس :۔ ایک مقالہ

کتاب رسالۃ الی الطیفوری فی ترس الورد۔

کتاب القزح وتولدہ۔ ایک مقالہ

کتاب الآجال :۔ ایک مقالہ

کتاب شرح مذاہب الیونانیین ۔ کتاب المدخل الی علم الہندسۃ ۔ کتاب رسالۃ فی الخضاب ۔ کتاب رسالۃ فی قوانین الاغذیۃ ۔ کتاب شکوک کتاب اقلیدس ۔ کتاب الفصد ۔ یہ اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے ۔ کتاب المدخل الی علم النجوم ۔ کتاب الحمام ۔ کتاب الفردوس فی التاریخ ۔ کتاب رسالۃ فی استخراج مسائل عددیات من المقالۃ الثالثۃ من اقلیدس ۔ کتاب تفسیر ثلاث مقالات ونصف من کتاب دیوفنطس فی المسائل العددیۃ ۔

یوحنا بن ماسویہ

ابوزکریا یحییٰ بن ماسویہ ۔ یہ ایک فاضل طبیب تھا ۔ بادشاہوں کے ہاں اس کو خاص مقام حاصل تھا اور عالم و مصنف تھا ۔ یہ مامون ، معتصم ، واثق اور متوکل کی خدمت میں رہا ۔

میں نے یحییٰ کی تحریر میں یہ لطیفہ پڑھا ہے کہ متوکل کے دربار میں ابن حمدون ندیم نے ابن ماسویہ پر حقارت آمیز انداز سے نکتہ چینی کی ۔ اس پر ماسویہ نے اس سے کہا ۔ اگر اس جہالت کے بجائے جس کے تم حامل ہو ، تم میں عقل ہوتی اور پھر اسے سو گوبریلوں پر تقسیم کیا جاتا تو ہر گوبریلا ارسطو سے زیادہ عقل مند ہوتا ۔

یحییٰ بن ماسویہ کی وفات سنہ . . . میں ہوئی ۔ تصنیفات یہ ہیں :۔

کتاب الکمال والتمام ۔ کتاب الکامل ۔ کتاب الحمام ۔ کتاب دفع مضار الاغذیۃ ۔ کتاب الاسہال ۔ کتاب علاج الصداع ۔ کتاب السدر والدوار ۔ کتاب ما امتنع الاطباء من علاج الحوامل فی بعض شہور حملہن ۔ کتاب محنۃ الطبیب ۔ کتاب مجسۃ العروق ۔ کتاب الصوت والبحۃ ۔ کتاب ذات [illegible] ۔ کتاب الفصد والحجامۃ ۔ کتاب المرۃ السوداء ۔ کتاب علاج النساء اللواتی لا یحبلن ۔

کتاب السواک والسنونات ۔

کتاب اصلاح الادویۃ المسہلۃ ۔

کتاب الحمیات مشجر ۔

کتاب القولنج ۔

یحییٰ بن سرافیون

اس کی تمام تر تصنیفات سریانی زبان میں ہیں۔ اس کا شمار رؤسائے حکومت میں ہوتا ہے۔ اس نے اپنی ان دو کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا جو طب سے متعلق ہیں۔

کتاب کناش الکبیر: یہ بارہ مقالات پر مشتمل ہے اور اس کا خود ہی ترجمہ کیا۔

کتاب الکناش الصغیر: یہ سات مقالات کو محیط ہے۔

علی بن زبل — باللام

ابوالحسن علی بن سہل طبری۔ مازیار بن قارن کا کاتب تھا۔ جب یہ معتصم کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا تو اس نے اس کو اپنے قریبی حلقہ میں داخل کر لیا اور اس کے دربار میں اس کے علم و فضل کے جوہر کھلے۔ ادب میں اس کا ایک خاص مقام تھا۔ متوکل نے اس کو اپنے ندیموں اور مصاحبوں کے حلقہ میں شامل کر لیا۔ تصنیفات یہ ہیں:

کتاب فردوس الحکمۃ: اس کو سات انواع میں ترتیب دیا اور یہ انواع تیس مقالات پر مشتمل ہیں اور یہ مقالات تین سو ساٹھ ابواب کو محیط ہیں۔

کتاب تحفۃ الملوک۔ کتاب کناش الحضرۃ۔ کتاب منافع الاطعمۃ والاشربۃ والعقاقیر۔

عیسیٰ بن ماسہ

یہ فاضل اطباء میں سے ہے۔ تصنیفات یہ ہیں:

کتاب قوی الاغذیۃ۔ کتاب من لا یحضرہ طبیب۔

جورجس

ابو بختیشوع۔ ارباب حکومت سے تعلق رکھتا تھا اور فضلاء میں سے تھا۔

کتاب الکمائش المعروف اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

سلمویہ ابن بنان

یہ ایک فاضل اور فائق تر شخص تھا۔ معتصم کی خدمت میں رہا اور اس سے بڑی درجہ وابستگی اختیار کر لی کہ اس کی وفات پر معتصم نے کہا:

میں جلد ہی اس سے جا ملوں گا۔ اس لیے کہ یہی میری زندگی کو قائم رکھے ہوئے تھا۔ اور یہی میرے جسم و جان کی تدبیر و اصلاح کرتا تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں: . . .

بختیشوع

اس کی کنیت ابوجبریل تھی اور باپ کا نام جبریل تھا۔ بہت مشہور و معروف تھا۔ بادشاہوں کے ہاں اس کو تقدم و برتری حاصل تھی۔ رشید، امین، مامون، معتصم، واثق اور متوکل کی خدمت میں رہا۔ طبابت سے اس نے اتنا کچھ کمایا تھا کہ کوئی اور اس بارے میں اس کا حریف نہیں۔ اپنے حرم کے معاملہ میں جب ان کے ہاں بچہ ہونے والا ہو خلفاء اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس کے واقعات مشہور ہیں۔ کتاب التذکرہ اس کی تصنیف ہے جو اس نے اپنے بیٹے جبریل کے لیے لکھی۔

مسیح دمشقی

اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ ابوالحسن ہے۔ اور اس کی تصنیفات . . . ہیں۔

ابن ابی قیس

اس کا شمار رؤسائے حکومت میں ہوتا ہے۔ اس نے اپنی کتاب [illegible] میں "سعید [illegible]

کی اور ماسرجیس نے اس کا ترجمہ کیا۔ کتاب الکناش اس کی تصنیف ہے جو اس نے تیس
مقالات میں ترتیب دی۔ اور ماسرجیس نے اس پر دو مقالوں کا اضافہ کیا۔

ماسرجیس

یہ طبیب تھا اور سریانی سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔ تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب قوی الاطعمۃ ومنافعہا ومضارہا۔
کتاب قوی العقاقیر ومنافعہا ومضارہا۔

سابور بن سہل

یہ جندی سابور کے شفاخانہ کا منتظم اعلیٰ تھا اور فائق تر فاضل و عالم تھا۔ اس کی
تصنیفات یہ ہیں:-
کتاب الاقراباذین: یہ بائیس ابواب پر مشتمل ہے اور تمام شفاخانوں اور دوا فروشوں
کی دوکانوں میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔
کتاب قوی الاطعمۃ ومضارہا ومنافعہا۔
سابور بن سہل نے مذہب نصرانیت پر وفات پائی اور [illegible] پیر کے دن ۲۱۔ ذی الحجہ
۲۵۵ھ کو فوت ہوا۔

ابن قسطنطین

اس کا نام عیسیٰ اور کنیت ابو موسیٰ ہے۔ فاضل طبیبوں میں سے تھا۔ کتاب البواسیر وعللہا
وعلاجہا۔ اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

عیسیٰ بن ماسرجیس

کتاب الالوان اور کتاب الروائح والطعوم اس کی تصنیفات میں سے ہیں۔

عیسیٰ بن علی

یہ حنین کے شاگردوں میں سے تھا اور فاضل آدمی تھا۔ کتاب المنافع التی تستفاد من اعضاء الحیوان اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

حبیش بن حسن اعسم

یہ عیسائی تھا۔ حنین کا شاگرد تھا اور سریانی سے عربی میں ترجمے کرتا تھا۔ حنین اس کو سب پر فوقیت دیتا، اس کی تعظیم و توصیف کرتا اور اس کے ترجمہ پر اظہار پسندیدگی کرتا تھا۔ ترجموں کے علاوہ کتاب الزیادۃ فی المسائل التی لحنین اس کی تصنیف ہے۔

عیسیٰ بن یحییٰ بن ابراہیم

اس کا شمار حنین کے شاگردوں اور بہترین مترجموں میں ہوتا ہے۔ ترجمہ کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔ کتاب . . .

طیفوری طبیب

حنین نے اس کے لیے طب کی چند کتابوں کا ترجمہ کیا۔ خلفا کی خدمت میں رہا۔ تقدم و برتری کا حامل اور فاضل شخص تھا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں . . .

سہل کی

یہ سہل بن ابو کثیر کے نام سے مشہور تھا۔ معتضد کے اطبا میں سے تھا۔
کتاب تدبیر الابدان النحیفۃ التی قد غلبت علیہا الصفراء اس کی تصنیفات میں سے ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو اس نے معتضد کے لیے قلم بند کیا۔

ابن صہار بخت

اس کا نام عیسیٰ تھا اور جندی سابور کا باشندہ تھا۔ کتاب قوی الادویۃ المفردۃ علی الحروف اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن ماہان

یہ یعقوب سیرانی کے نام سے معروف ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس زمانہ میں پیدا ہوا۔ کتاب السفر والحضر فی الطب اس کی تصنیفات میں سے ہے، اور بہت عمدہ ہے۔

حنین سے بعد کے لوگوں کا بالترتیب تذکرہ

جن لوگوں کا ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے [illegible] اقرب [illegible]
قریب تر ہونے کی بنا پر کیا ہے۔ اس سے آگے ان لوگوں کا ذکر کریں گے جو حنین [illegible]
پیوستہ ہیں۔ اس لیے کہ اپنے ابنائے جنس کی نیابت میں [illegible]

اسحاق بن حنین

ابو یعقوب اسحاق بن حنین علم و فضل اور یونانی و سریانی زبانوں کو صحت و درستی سے عربی میں منتقل کرنے کے باب میں اپنے باپ کا ہم پایہ تھا اور عربی میں بہت زیادہ فصاحت حاصل تھی۔ یہ خلفا و رؤسا کی خدمت میں رہے، اس کے باپ نے کی اس کو بھی ان کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔ یہ قاسم بن عبید اللہ سے وابستگی اور خاص تعلق رکھتا تھا۔ قاسم کے ہاں اس کو تقدم و برتری حاصل تھی۔ مزید برآں یہ کہ اپنے تمام راز و اسرار بھی اسے بتا دینے میں تامل نہ کرتا تھا۔ آخر عمر میں اسے فالج [illegible] ہو گیا تھا اور اسی سے ربیع الثانی ۲۹۸ھ میں فوت ہوا۔ قدیم کتابوں کے ترجموں کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب الادویۃ المفردۃ علی الحروف۔ کتاب الکناش اللطیف۔ کتاب تاریخ الاطبا۔

کتاب: الادویۃ المفردۃ المضیف، حروف کی ترتیب سے۔

ابوعثمان دمشقی

سعید بن یعقوب دمشقی۔ اس کا شمار ماہر اور بہترین مترجموں میں ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ وزیر علی بن عیسیٰ سے منسلک رہا۔ ترجموں کے علاوہ اس کی تصنیفات یہ ہیں:

ساہر

اس کا نام یوسف ہے۔ یہ مکتفی کے زمانہ میں ہوا۔ کتاب الکناش اس کی تصنیفات میں سے ہے جو اس کے نام کے ساتھ معروف اور اس کی طرف منسوب ہے۔

رازی

ابوبکر محمد بن زکریا رازی۔ رے کا باشندہ تھا۔ تمام علوم قدیمہ بالخصوص طب سے معرفت و آگاہی میں یگانۂ روزگار اور فرید العصر تھا۔ ہمیشہ مختلف شہروں کی سیر و سیاحت کرتا رہتا۔ اس کے اور منصور بن اسماعیل کے درمیان دوستانہ روابط تھے۔ اس کے لیے اس نے کتاب المنصوری تصنیف کی۔ محمد بن حسن وراق نے مجھے بتایا کہ میں نے رے کے ایک بڑے شیخ سے رازی کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا:

"یہ عمر رسیدہ اور بڑے سر والا بزرگ تھا۔ مجلس علم آراستہ کرتا تو سامنے اس کے اپنے شاگرد، ان کے پیچھے ان کے شاگرد اور ان کے پیچھے دوسروں کے شاگرد بیٹھتے۔ رازی کے پاس کوئی شخص آتا تو وہ ان لوگوں سے مسئلہ بیان کرتا جن سے سب سے پہلے سامنا ہوتا۔ اگر ان سے ٹھیک جواب بن جاتا تو فبہا، ورنہ ان سے آگے کے لوگوں سے پوچھا جاتا۔ وہ تسلی بخش جواب دیتے تو ٹھیک، ورنہ خود رازی اس موضوع سے متعلق زبان کو جنبش دیتا۔ وہ کریم و بزرگ تھا۔ لوگوں سے نیکی اور مروت کے ساتھ پیش آتا۔ فقیروں اور بیماروں سے انتہائی حسن سلوک کا مظاہرہ کرتا اور ان کی مدد و اعانت کے سلسلے میں کمی نہ کرتا

بڑی رقمیں عطا کرتا اور عیادت و مزاج پرسی کے لیے ان کے پاس خود جاتا۔"

اس نے مزید بتایا:۔

"یہ کسی وقت بھی قلم و کتاب کی صحبت کو ترک نہ کرتا۔ میں جب کبھی اس کے ہاں گیا اسے کتابت و تحریر میں مشغول پایا۔ یا تو مسوّدہ میں مصروف ہوتا یا مبیّضہ میں۔ زیادہ لوبیا کھانے سے آنکھوں میں رطوبت بہتی رہتی تھی اور آخر عمر میں بینائی جاتی رہی تھی۔ یہ کہا کرتا تھا کہ میں نے فلسفہ بلخی سے پڑھا۔"

بلخی کے فلسفہ کے بارے میں

یہ شخص رازی کے زمانہ کا ہے اور بلخ کا باشندہ ہے۔ ہمیشہ جہاں گردی اور مختلف شہروں کی سیاحت و سفر میں مشغول رہا۔ فلسفہ اور علوم قدیمہ اچھی طرح جانتا تھا۔ کہتے ہیں فلسفہ کے موضوع سے متعلق اس کی جو کتابیں ہیں، رازی ان کے بارے میں اپنی تصنیفات ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

میں نے بیشتر علوم میں اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اکثر چیزیں دیکھی ہیں۔ جو مسودوں اور تحریروں کی شکل میں ہیں، لیکن کوئی مکمل کتاب لوگوں کے پاس نہیں دیکھی گئی۔ کہتے ہیں اس کی کتابیں خراسان میں پائی جاتی ہیں۔

ایک شخص جو شہید بن الحسین کے نام سے معروف تھا

اس کی کنیت ابوالحسن تھی۔ علوم میں اپنا خاص فلسفہ رکھتا تھا۔ اس کی اپنی تصانیف ہیں۔ اس کے اور رازی کے درمیان اکثر بحثیں رہیں اور ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے پر نقد و طعن کیا۔

رازی کی تصنیفات جو خود اس کی فہرست سے منقول ہیں

کتاب البرہان، دو مقالات، مقالہ اول بارہ فصول پر اور مقالہ ثانی بارہ فصول پر مشتمل ہے۔

كتاب في السكر :- يہ دو مقالات پر مشتمل ہے۔

كتاب القولنج :- ایک مقالہ

كتاب السكنجبين :- ایک مقالہ

كتاب تفسير كتاب جالينوس لفصول بقراط ۔ كتاب الفصول ويسمى المرشد ۔ كتاب الابنية والعلل ۔ كتاب النقرس ۔ كتاب الزبد والمنصوري مع علته ۔ كتاب فيما يرد به على من يوجب الانبياء ۔ كتاب في ان للعالم خالقا حكيما ۔ كتاب في آثار الامام الفاضل المعصوم ۔ كتاب في الاوهام والحركات والشهوات ۔ كتاب في استخراج المعمين قبل الشعر ۔ كتاب الاوهام والمحققين ۔ كتاب خواص الاشياء ۔ كتاب كثرة الاشياء ۔ كتاب الاسرار الطبيعية ۔ كتاب ترتيب اكل الفواكه ۔ كتاب محنة الطبيب ۔ كتاب في صناعة الطب ۔ كتاب سيرة الفاضلة ۔ الشعر في علم الالهي ۔ كتاب الشكوك على ابي الشعر ۔ ؟ ۔ قصيدة في منطقيات ۔ قصيدة في العظة اليونانية ۔

وہ چیزیں جنہیں رازی رسالہ کے نام سے موسوم کرتا ہے

رسالة في التقسيم والتشجير ۔ رسالة في الترتيب ۔ رسالة في الجبر وكيف ينساق الى بدن من غير قصد ۔ رسالة فيما يعرض لما ينقص من البدن وان صغر ۔ وما يلحق من الجراحات وان كبر ۔ رسالة في ان الماء ليس مع تبريد الماء يجمع الثلج فيه ۔ رسالة في المنقي ۔ رسالة في تعيين السهك والعلة فيه ۔ رسالة في كيفية النحور ۔ رسالة في العلة التي لها يوجد شراب يفعل فعل الشراب الصحيح بالبدن ۔ رسالة في غروب الشمس والكواكب وان ذلك ليس من اجل حركة الارض بل حركة الفلك ۔ رسالة في ان الهيئة من رياضته برهان ان الارض كرية وان الناس حولها ۔ رسالة في نقض على من توهم ان الكواكب ليست في نهاية الاستدارة ۔ رسالة في البحث عن الارض الطبيعية على النبيين او الحجر ۔ رسالة في تثبيت الاستحالة ۔ رسالة في العشق والادوية المحرارة لذلك ۔ رسالة في العادة وانها تحول طبيعة ۔ رسالة في العلة التي من اجلها تضيق النواظر في النور وتتسع في الظلمة ۔ رسالة في العلة التي لها زعم بعض الجهال ان الثلج يعطش ۔ رسالة في الحمية المرضى ۔ كتاب ما استدرك من الفصل

طب سے متعلق فارسی کتابیں
شاہانِ عجم کے دور کے مشہور اصحاب التصانیف
جن کی کتابیں عربی میں منتقل ہو کر ہم تک پہنچیں

تیاذورس

یہ عیسائی تھا۔ شاپور ذوالاکتاف نے اس کے شہر میں اس کے سبب کلیسا تعمیر کر دیا تھا۔ ایک قول کے مطابق بہرام گور نے اس کے لیے کلیسا تعمیر کرایا تھا اور کتاب کناش تیاذورس کا اسی کے لیے اس نے عربی میں ترجمہ کیا۔

تیاذوق

یہ حجاج بن یوسف کا طبیب تھا جو بادشاہ [illegible] سے وابستہ ہوا۔

حواشی

سلہ [illegible] — بحر ابیض [illegible] ایک بندرگاہ [illegible]

سلہ [illegible]

سلہ نصیبین — [illegible] دیار ربیعہ [illegible] ایک شہر [illegible]

مقالۂ ہشتم

عُلما اور تمام علوم قدیم وجدید سے متعلق اُن کی تصنیفات

تین فنون

مسامرین[1] اور خرافہ گوؤں کے حالات واخبار اور

اسمار و خرافات کے موضوع پر کتابیں

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ خرافہ گوئی کو سب سے پہلے دورِ اوّل کے اہلِ فارس معرضِ تصنیف میں لاتے۔ اس موضوع کو انھوں نے کتابوں کی شکل میں ڈھالا اور اپنے خزانوں میں محفوظ کیا۔ ان میں سے بعض داستانوں کو انھوں نے حیوانات کی زبانی بیان کیا۔

ان کے بعد شاہانِ ایران کے تیسرے سلسلے نے جنھیں ملوک اشغانیہ کہا جاتا ہے۔ اس موضوع میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ پھر شاہانِ ساسانیہ کے دور میں اس میں مزید اضافہ اور وسعت پیدا ہوئی۔ عربوں نے اسے عربی میں منتقل کیا اور فصحا و بلغا نے اسے سلیقہ و ذوق سے آراستہ کیا اور اس نہج پر مزید کتابیں لکھیں۔ اس موضوع پر جو کتاب سب سے پہلے تصنیف کی گئی وہ کتاب ہزار افسانہ ہے جس کے معنی ہزار داستان کے ہیں۔

اس کتاب کا باعثِ تالیف یہ ہے کہ ان کے ایک بادشاہ کا دستور تھا کہ کسی عورت سے شادی کرتا تو ایک رات کی صحبت کے بعد دوسرے روز اسے قتل کر دیتا۔

اس نے اولادِ ملوک میں سے ایک باشعور اور سمجھدار لڑکی سے شادی کی۔ اس لڑکی

کا نام شہرزاد تھا۔ جب وہ لڑکی اس کے پاس آئی تو اس نے بادشاہ کو ایک داستان اور
کہانی سنانا شروع کر دی اور رات ختم ہونے تک اس کہانی کا سلسلہ اس طرح جاری رکھا کہ
بادشاہ نے اسے دوسری رات تک زندہ رکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اور دوسری رات اس
سے کہانی کا بقیہ حصہ مکمل کرنے کی فرمائش کی۔

یہ سلسلہ داستان گوئی ہزار راتوں تک جاری رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ظلمیت
زوجیت بھی ادا کرتا رہا اور نتیجتاً ان کو اس نے ایک بچہ عطا کیا۔ اب لڑکی نے بادشاہ کو
اپنی حکیمانہ تدبیر سے آگاہ کر دیا۔ بادشاہ نے اس کی عقل و فراست کی داد دی، اس کو مرکز
توجہ ٹھہرایا اور زندہ رکھا۔ بادشاہ کی ایک منتظمہ و قہرمانیہ جس کا نام دینازاد تھا۔ اس
سلسلہ میں لڑکی کی ہم راز اور معاون تھی۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کتاب بہمن کی بیٹی حُمانی کے لیے تصنیف کی گئی۔ اس سلسلے میں
لوگوں نے اور بھی قصے بیان کیے ہیں۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے اور ان شاء اللہ یہ صحیح ہے کہ پہلا شخص جس نے مسامرت کا
آغاز کیا، اسکندر ہے۔ اس نے کچھ ایسے لوگ مقرر کر رکھے تھے جو اسے ہنساتے اور قصے
سناتے تھے لیکن اس سے اس کا مقصد حصولِ لطف و لذت نہ تھا بلکہ اس سے مطلوب محض
اپنی حفاظت و حراست تھی۔ اس کے بعد بادشاہوں نے اسے ایک معمول بنا لیا۔

کتاب ہزار افسانہ، ہزار راتوں اور دو سو سے کم کہانیوں پر مشتمل ہے۔ ایک ہی کہانی
لمبا وقت کئی کئی راتیں لے لیتی تھی۔ یہ پوری کتاب کئی بار میری نظر سے گزری ہے حقیقت
یہ ہے کہ یہ کتاب غیر دلچسپ ہے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ کتاب الوزراء کے مؤلف ابوعبداللہ محمد بن عبدوس جہشیاری
نے ایک کتاب کی تالیف کا آغاز کیا جس میں اس نے عرب و عجم اور روم وغیرہ کی کہانیوں
سے ہزار کہانیوں کا انتخاب کیا۔ اس کا ہر حصہ ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے جس کا دوسرے
حصہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس نے افسانہ گویوں اور داستان سراؤں کو جمع کیا اور جو عمدہ
کہانیاں یا نوادر وغیرہ ان کے پاس تھا ان سے لے لیا۔ پھر قصہ گوئی اور داستان سرائی

کے موضوع سے متعلق جو کتابیں لکھی گئی ہیں، اُن کے جو حصے اسے پسند آئے منتخب کر لیے۔ یہ نامنسل آدمی تھا۔ اس کے پاس چار سو اسی راتوں کی کہانیاں تیار ہو گئیں۔ ہر رات کی کہانی کم و بیش پچاس ورق پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کو وہ ہزار کہانیوں میں مکمل کرنا چاہتا تھا، لیکن اس خواہش کی تکمیل سے قبل ہی اس کا انتقال ہو گیا۔

مجھے ابی الشافعی ابوالطیب کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اس کے چند اجزاء دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ انسانوں، پرندوں اور چوپایوں کی زبانی قصص و حکایات بیان کرنے والے لوگوں سے تعلق رکھتا تھا۔ ان لوگوں کی بھی خاصی تعداد ہے، جن میں ابن مقفع، سہل بن ہارون، زبیدہ کا کاتب علی بن داؤد وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام لوگوں اور ان کی تصانیف کا تذکرہ کتاب کے مناسب مقام پر کیا گیا ہے۔

رہی کتاب کلیلہ و دمنہ، تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ اہلِ ہند کی تصنیف ہے اور اس کے مقدمہ میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ شاہانِ اسکانیہ کی تصنیف ہے اور اہلِ ہند نے اس کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اہلِ فارس کی تصنیف ہے، جسے اہلِ ہند نے اپنی طرف منسوب کر لیا۔ ایک گروہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس کے کچھ اجزاء بزرجمہر حکیم نے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم

کتاب سندباد حکیم، دو نسخوں میں ہے۔ ایک نسخہ بڑا ہے اور ایک چھوٹا، لیکن اس میں بھی کلیلہ و دمنہ کی طرح اختلاف ہے۔ مگر گمانِ غالب اور زیادہ قرین صواب بات یہ ہے کہ یہ کتاب اہلِ ہند کی تصنیف ہے۔

تصنیفات اہلِ فارس

کتاب ہزار داستان۔ کتاب بوسفس و فیغورس۔
کتاب حمد خسرو۔ کتاب الدبین۔ کتاب خرافہ و نزہتہ۔
کتاب ادب و الشعب۔ کتاب روزبہ الیتیم۔ کتاب مسک زنانہ و شاہ زنان۔
کتاب نمرود ملک بابل۔ کتاب خلیل و دمند۔

تصنیفاتِ اہلِ فارس

سیرت و تاریخ اور اُن کے بادشاہوں کی صحیح حکایات و اسمار کے بارے میں

کتاب رستم و اسفندیار :- ترجمہ جبلہ بن سالم
کتاب بہرام شوس :- ترجمہ جبلہ بن سالم
کتاب شہریزاد مع ابرویز - کتاب الکارنامج فی سیرۃ انوشروان - کتاب ست ع وما کنت بہ بوکھم - کتاب دارا والصنم الذھب - کتاب اثنین نامہ - کتاب خدائی نامہ کتاب بہرام و نرسی - کتاب انوشروان -

تصنیفاتِ اہلِ ہند

افسانہ اسمار اور احادیث کے باب میں

کتاب کلیلہ و دمنہ :- یہ سترہ اور ایک قول کے مطابق اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ عبداللہ بن مقفع وغیرہ نے اس کی شرح کی - یہ کتاب اشعار کے قالب میں بھی ڈھالی گئی - ابان بن عبدالحمید بن لاحق بن عفیر رقاشی نے اس کا ترجمہ کیا اور علی بن داؤد نے اس کو اشعار کا جامہ پہنایا - بشر بن معتمد نے بھی اس کا ترجمہ کیا جس کا ایک حصہ دستیاب ہوا ہے - میں نے اس کا ایک ایسا نسخہ دیکھا ہے جس میں دو ابواب کا اضافہ ہے - یزدی شعرا نے یہ کتاب اشعار میں لکھی اور اس پہلوی سے فارسی زبان میں منتقل کیا - اس کتاب کے مجموعے اور منتخبات بھی ہیں جو ابن مقفع ، سہل بن ہارون - سلم ناظم بیت الحکمت اور مرید اسود نے مرتب کیے - مرید اسود کو اپنے زمانۂ خلافت میں متوکل نے ذرائع سے بلایا تھا -

یہ کتابیں بھی اہل ہند کی تصنیفات ہیں :- کتاب سندباد الکبیر - کتاب سندباد الصغیر -

کتاب البد۔ کتاب بوباسف دبوبر۔
کتاب بوباسف :۔ یہ مفرد کتاب ہے۔
کتاب ادب الہند والصین۔ کتاب بابن فی الحکمۃ۔ کتاب الہند فی قصۃ ہبوط آدم علیہ السلام۔ کتاب طرق۔ کتاب دبک الہندی فی الرجل والمرأۃ۔ کتاب حدود منطق الہند۔ کتاب ساد یرم۔ کتاب ملک الہند القتال والسباح۔ کتاب شاناق فی التدبیر۔ کتاب اطرف الاشربۃ۔ کتاب بیدبا فی الحکمۃ۔

تصنیفاتِ روم

اسمار و تواریخ کے موضوع سے متعلق

کتاب تاریخ الروم
کتاب سمسہ و دمن :۔ یہ کلیلہ و دمنہ کے انداز کی کتاب ہے۔ رومی زبان میں اس کتاب کا نام . . ہے۔ یہ بہت ہی ناقص اور ناقابل لذت تصنیف ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ کچھ نو پید لوگوں کی تالیف ہے۔
کتاب ادب الروم۔ کتاب موروبازس فی الادب۔ کتاب انطوس السارح وملک الروم۔ کتاب محاورۃ الملک مع محمہ خاربوس۔ کتاب دیلسون وراحیل المبکین۔ کتاب سماس العالم فی الامثال۔ کتاب العقل والجمال۔ کتاب خبر ملک ند۔ کتاب سطریونس الملک وسبب تزویجہ ببارادالفقتہ۔

ملوکِ بابل اور دیگر ملوک الطوائف اور ان کی احادیث و حکایات

کتاب ملک بابل الصالح والبلیس کیف احتال لہ واغواہ۔ کتاب نمرود ملک بابل۔ کتاب الملک الراکب التسعبۃ۔ کتاب یشیخ والفتی۔ کتاب اردشیر ملک بابل وادوبہ وزیرہ۔ کتاب . بح ابن ابان۔ کتاب الحکیم الناسک۔

کتاب حکم ونعم۔ کتاب عباد الغنی ونتک۔ کتاب شعوب وعفراق۔ کتاب احمد بن العصور۔
کتاب بشر المہلبی ولبابہ۔ کتاب ماشر وغلمان۔ کتاب ذوب وزخیم۔ کتاب احمد بن
قتیبہ وبانوجہ۔ کتاب سہل وسعیدہ۔ کتاب اناتب ومنی۔ کتاب ابی العتاہیہ وعتبہ۔
کتاب عباس وفوز۔ کتاب عاشق البترہ۔ کتاب عیسی وسراب۔ کتاب عثمان ودنینۃ۔ کتاب
مزید والزہرہ۔ کتاب حبیب اللہ بن المہذب وابن بنت المعمر۔

ان وقتوں سے رہنے والی محبوبائیں

کتاب ریاضہ وقرنفل۔ کتاب جنیہ وخدیجہ۔ کتاب مونس وذکیا۔ کتاب مسکینہ
والرباب۔ کتاب خطاء البزر والمدنیہ۔ کتاب ہند وابنۃ النعمان۔ کتاب عبدۃ العاتقۃ و
عبدۃ الغدارۃ۔ کتاب لؤلؤۃ وشاطرہ۔ کتاب نسیمۃ وزہرہ۔ کتاب سلمی وسعاد۔ کتاب خواب
وسرور۔ کتاب الدہا ونعمۃ

وہ عشاق جن کے واقعات افسانہ ہائے شب کی صورت اختیار کر گئے

کتاب صاحب بشر بن مروان وابنۃ عمہ۔ کتاب الکلبی وابنۃ عمہ۔ کتاب التمیمی
والتمیمیۃ الذین تعاہدوا۔ کتاب المدنی والمکیۃ۔ کتاب عبداللہ بن جعفر والشجرۃ المشکورۃ فیہما۔
کتاب الجنیۃ والاعرابی۔ کتاب اسماء بن خارجۃ الفزاری۔ کتاب مالک بن اسماء وجاریتہ العشق۔
کتاب عباس الخنثی والتی زوجہ۔ کتاب الجاریۃ ومولاہا عبداللہ بن عمر۔ کتاب عبدالرحمن
بن الحکم بن حسان الاسدی وسعدۃ بنی الغارۃ۔ کتاب الفتی والمرأۃ التی ہمت بالحسناۃ۔
کتاب الرباب وزوجہا الذین تعاہدا۔ کتاب سلیمان وعنوان وشیبون۔ کتاب سلیمان
بن عبدالملک والجاریۃ وابنہا۔ کتاب المرأۃ واخوتہا والرجل الذی زناہا۔

کتاب الاعرابی وابنۃ عمہ :۔ یہ ایک اور کتاب ہے۔

کتاب عبدالملک والکلبی صاحب خالد بن الولید۔ کتاب الزہری وابنۃ عمہ الذین
ساروا الی ہشام بن عبدالملک۔ کتاب دیار وظمیاء۔ کتاب مالک الاعمی وابنۃ عمہ۔ کتاب ابنۃ

داذ مہر وعمر والملک۔ کتاب الکر وحبینہ وابنۃ الکاہن۔ کتاب الاخوین العراقی والمدنی۔ کتاب بطلن وسینا۔ کتاب المتجرد فی النساء۔ کتاب بدن وشادن۔ کتاب حبیب العطار۔ کتاب حسن والنفس الاسرائیلی۔ کتاب حانیفۃ ابنۃ ہاشم الکندی۔ کتاب لؤلؤ بن اشرابیت والصورۃ ومنعون الجنی۔ کتاب عامر ودعد جاریۃ خالصۃ۔ کتاب عُروۃ بن عبدیالیل الطائی وابنۃ عمۃ۔ کتاب اخی العاشق وصاحبۃ۔ کتاب المخنث والفتاۃ التی عشقتہ۔ کتاب الفتی العاشق وہند المتمنعۃ۔ کتاب العاشق الست وذات الخال۔ کتاب الفتی الاحمق وشمسۃ عاشقتہ۔ کتاب العاشق المجنون وسلم وجاریتہا المخبیۃ۔

وہ آدم زاد جو جنات پر عاشق ہوئے اور

وہ جنات جو آدم زاد پر عاشق ہوئے

کتاب وعد والرباب۔ کتاب رناعۃ العبسی وسکر۔ کتاب سمیع وقمع۔ کتاب ناعم بن دارم ورحیم رشیدن التا ق۔ کتاب الاغنب والذباب۔ کتاب عفرغام وحودوروش۔ کتاب عمر ودقیانوس۔ کتاب الاغنب والذباب۔ کتاب الخزرجی المختال واسماء۔ کتاب حنین الجنس والجنیۃ۔ کتاب المدلفار واخوتہا والجنی۔ کتاب دعد الفزاریۃ والجنی وعمرو۔ کتاب عمرو بن سفیان السلمی والجنیۃ۔ کتاب عمرو بن المکشوح والجنیۃ۔ کتاب سعد بن عمیر والمغوار۔ کتاب ربیعۃ بن تیار والجنیۃ۔

محمد بن اسحٰق کا کہنا ہے کہ خلفائے بنو عباس، بالخصوص مقتدر کے دور میں افسانہ و اسمار سے متعلق بہت ہی شوق اور دلچسپی و رغبت کا اظہار کیا جاتا تھا۔ اسی بنا پر وراقین نے کتابیں تصنیف کیں اور دروغ گوئی سے کام لیا۔ ان میں سے ایک شخص ابن دلان کو جس کا نام احمد بن محمد بن دلان تھا، بڑی دسترس حاصل تھی۔ اسی طرح اس گروہ کا ایک اور شخص ابن عطار کے نام سے معروف تھا۔

جو لوگ حیوانات وغیرہ کی زبان میں افسانہ و اسمار بیان کرتے تھے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے وہ سہل بن ہارون، علی بن داؤد، عتابی اور احمد بن ابوطاہر تھے۔

عجائب بحر وغیرہ کے موضوع پر تصنیفات

ایک کتاب، اس سلسلہ میں کتاب سخر المغربی کے نام سے معروف ہے، جو . . .
کی تصنیف ہے اور تیس کہانیوں پر مشتمل ہے۔ دس کہانیاں عجائب بر، دس عجائب شجر اور دس عجائب بحر سے متعلق ہیں۔

کتاب واثلۃ بن الاسقع۔ کتاب السمیفع بن ذی ترحم الحمیری و العقوق بنت زید۔
کتاب الشیخ بن الشاب۔

حواشی

لے مسامرین۔ سمر سے ہے جس کے معنی د . . بشب کے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو رات کو قصے
لطائف اور شعر سنائیں۔

لیکن جادوگروں کا عقیدہ یہ ہے کہ قربانیاں دینے اور زنا اور ممنوعات کے مرتکب ہونے، مثلاً نماز، روزہ کو ترک کرنے، خونریزی کو جائز قرار دینے، محرمات کو نکاح میں لانے اور تمام اعمالِ بد کے مرتکب ہونے سے ــ کہ اللہ جن کے ترک کرنے سے اور شیاطین جن پر عمل پیرا ہونے سے خوش ہوتے ہیں ــ شیاطین ان کی عبودیت و تابعداری میں رہتے ہیں۔

یہ چیزیں جادو اور اس کے مشاغل میں عام ہیں اور اس سلسلہ میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، جو لوگوں میں متداول ہیں۔

سرزمین مصر کو جادوگروں کے بابل کی حیثیت حاصل ہے۔ ایک ایسے شخص نے جو ان مقامات کو دیکھ چکا ہے مجھ سے بیان کیا کہ ابھی تک وہاں جادوگر مرد اور عورتیں موجود ہیں اور تمام جھاڑ پھونک کرنے والوں اور جادوگروں کا عقیدہ ہے کہ ان کے پاس ایسی انگوٹھیاں، نقوش، منتر، مندل، آیات اور دھونیاں وغیرہ ہیں جنھیں وہ اپنے علوم میں زیرِ عمل لاتے ہیں۔

ایک اور حکایت

ہندیوں اور ستارہ پرستوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ ستاروں کی اطاعت کے ذریعے طلسماتی عمل انجام دیتے ہیں اور ان تمام عجیب و غریب کاموں کو بروئے کار لاتے ہیں جن کا تعلق جذبات کو برانگیختہ کرنے، محبت کے عواطف کو بے دار کرنے یا کسی جن کو کسی پر مسلط کرنے سے ہے۔ اپنے پاس نقش شدہ پتھر، مہرے اور نگینے رکھتے ہیں۔

یہ سب اہلِ ہند کے ہاں مشہور اور یقینی ہے۔

اہلِ ہند ان چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور عجیب و غریب عملیات و افعال کے حامل ہیں۔ باشندگانِ چین میں سحر و افسوں کے باب میں کچھ اور ہی طریقے رائج ہیں۔ اہلِ ہند خصوصیت کے ساتھ کرتب کے ماہر ہیں۔ اس موضوع سے متعلق ان کے ہاں کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض کتابوں کا عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

ترکوں میں بھی علم سحر پایا جاتا ہے چنانچہ ایک ایسے شخص نے جس کی علمی فضیلت پر میں اعتماد کرتا ہوں، مجھے بتایا کہ وہ فوجوں کو شکست دینے، دشمنوں کو قتل کرنے، پانیوں کو عبور کرنے اور لمبی مسافتوں کو کم عرصہ میں طے کرنے کے لیے اس علم سے کام لیتے ہیں۔

سرزمین مصر و شام میں سحر و طلسمات کا سلسلہ بہت زیادہ ہے اور وہاں اس فن کے ماہرین نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔ البتہ مرورِ ایام سے ان کے اثرات اور کارنامے ختم ہو گئے ہیں۔

تعویذ نویسی کے پسندیدہ طریقے

اللہ اعلم و احکم۔ کہا جاتا ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام پہلے شخص ہیں جنھوں نے جنات و شیاطین کو تسخیر کیا اور ان سے بڑے بڑے کام لیے۔

اہلِ فارس کے عقیدہ کے مطابق جمشید بن اونجہان پہلا شخص ہے جس نے ان کو اپنا مطیع بنایا۔

کہتے ہیں سلیمان بن داؤد کے لیے ان کا وزیر آصف بن برخیا عبرانی میں، یوسف بن یعصور عبرانی میں اور ہرمزان بن کردول فارسی اور عبرانی میں لکھا کرتے تھے۔

وہ عفریت جو حضرت سلیمان بن داؤد کے پاس آتے

یہ ستر عفریت تھے۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ سلیمان بن داؤد صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوتے اور جنوں اور شیطانوں کے قائد کو جس کا نام فقطش تھا، حاضر کیا اور اس نے دوسرے عفریتوں کو ان کے حضور پیش کیا۔ فقطش نے ایک ایک کا نام لے کر ان سب سے حضرت سلیمان کو متعارف کرایا اور اولادِ آدم میں ان کے عمل و حرکت اور سرگرمیوں کے بارے میں مطلع کیا۔ پھر ان سب سے ایک عہد اور میثاق لیا جب انھوں نے اس عہد و میثاق پر قائم رہنے کا حلف اٹھا لیا اور اسے تسلیم کر لیا تو واپس چلے گئے۔

یہ عہد و میثاق اللہ عزوجل کے اسمائے گرامی پر مبنی تھا۔ ان جنوں کے نام یہ ہیں:-

نقتس، عمرد، کیوان، شمرعال، یزوز، مہاقال، زمیزب، سیدوک، جندب، ستیار، زنبور، راتس، کوکب، جمران، داہ، قارون، شدد، صعصعہ، بکتان، ہرثمہ، علم، فروخ، ہرمز، ہمہمہ، بحیرا، مزاحم، مرہ، فترہ، ہبیرہ، ارہبہ، نبیشع، خلیفہ، دباج، زحس، ذولیعہ، محورکرا، ہیشب، طقعیان، دقاص، قدمنہ، منذش، ابرایل، نزار، شغطیل، دلید، انکرا، خنوفہ، تنکیوش، مستقر، تقادم، اشجع، قود، تیشامہ، عسار، ثعبان، نامان، نمرودکی، لمبابور، سامتون، عذافر، مرداس، ہنذوب، زعروش، حزعرم، خشرم، شاذان، حرث، حوریث، حزرہ، فقرون۔

وہ سات افراد جن کی بیعزیت اوراد تھے

ان میں کا سب سے پہلا ذہش ہے :- یوم اول

شاخیا :- یوم ثانی

مربیا :- یوم ثالث

عبرا :- یوم رابع

مسار :- یوم خامس

نمرودکی :- یوم سادس

بختش :- یوم سابع

ادیوس رومی

ادیوس بن جسنانوس بن لطلینس بدرشید توم" اس کا لقب تھا اور روم کے تعویذ نویس علما میں سے تھا۔ کتاب یذکر فیہ اولاد ابلیس وتزوجہم فی البدء و مایختص بہ من کل جنس منہم فی العمل والازدواج والاستملاکات والافعال وانساب الجن اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

دحتق

دحتق بن حرنج کا شمار قدما میں ہوتا ہے۔ کتاب علائق الجن ومواثیدہم ومواثیقہم والنادرات الستر

اس کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب ابن رومی کی کتاب سے زیادہ ضخیم ہے۔

ابن ہلال

اس کا شمار متاخرین میں ہوتا ہے۔ ابو نصر محمد بن ہلال کمیل اس کا نام ہے۔ ہلال کمین و دیندار تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے عہد اسلام میں اس سلسلہ کا آغاز کیا۔ جنات اس کے تابع فرمان تھے اور ان سے یہ باتیں بھی کرتا تھا۔ یہ عمدہ اور نیک اعمال کا حامل تھا۔ اس کے پاس عجیب انگوٹھیاں تھیں۔ تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الروح المتشبہۃ۔ کتاب المقدر فی الحساب۔ کتاب تنبیہ ما اتاہ شیاطین سلیمان بن داؤد صلی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ وما اخذ علیہم من العہود۔

ابن امام

یہ ابن امام کے نام سے معروف تھا اور ان تعویذ نویسوں میں سے تھا جو یہ کام اللہ جل اسمہ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ طریقۂ مذمومہ کا نہیں طریقۂ محمودہ کا حامل تھا۔ یہ شخص معتضد کے زمانہ میں ہوا ہے۔

عبداللہ بن ہلال، صالح مدیبری، عقبہ ازرقی اور ابو خالد خراسانی یہ سب طریقۂ محمودہ پر عامل تھے اور افعالِ حمیدہ و اعمالِ جمیلہ کے حامل تھے۔

ابن ابی رصاصہ

یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو ہم نے خود دیکھا اور جانچا پرکھا ہے۔ اس کو اپنے فن میں برتری حاصل تھی۔ ایک روز میں نے اس سے کہا:

"جو کام تم نے اختیار کر رکھا ہے، میں تمہیں اس سے بہت اونچا سمجھتا ہوں۔"

اس نے کہا: "سبحان اللہ! میں اسی برس سے زیادہ عمر کا ہو گیا ہوں۔ اس کام کو اگر صحیح نہ سمجھتا تو کبھی کا ترک کر دیا ہوتا۔ میں اس کی صحت کے بارے میں کسی قسم کے شک و شبہ میں مبتلا نہیں ہوں۔"

میں نے کہا:-

"بخدا تم کامیاب نہ ہو سکو گے۔"

یہ بہت سی کتابوں کا مصنف اور عمدہ ترین کارناموں کا مالک ہے اور اس فن کے عاملین اس کو برتر اور مقدم گردانتے ہیں۔ اس کا نام ابو عمرو بن ابی رصاعہ ہے۔

طریقۂ مذمومہ کے بارے میں

طریقۂ مذمومہ، جادوگروں کا طریقہ ہے۔ اس موضوع سے متعلق شناسا لوگوں کا کہنا ہے کہ ابلیس کی بیٹی، ایک قول کے مطابق ابلیس کے بیٹے کی بیٹی بیذخ کا سطح آب پر ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ جب کوئی شخص اس کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے تو اس کے ہاں اس کی رسائی ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ اس کی مراد پوری کر دیتی ہے۔ وہ اس سے کسی قسم کا پردہ نہیں کرتی۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو انسانوں اور حیوانوں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں اور فرائض ترک کر دیتے ہیں اور ان تمام افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہیں جنھیں عقل انسانی پسند نہیں کرتی۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود بیذخ ہی ابلیس ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بیذخ اپنے تخت پر بیٹھی ہے اس کے معتقدوں کے افراد کو اس کے پاس لایا جاتا ہے تاکہ وہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔

[illegible]

اس گروہ کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بیذخ حالت [illegible] اپنے تخت پر بیٹھی ہے اور جبلیوں کی طرح کے سیاہ [illegible] اس کے [illegible] ہوئی ہیں۔

[illegible]

یہ شخص ہمارے ہم زمانہ اور بہت بڑے جادوگروں میں سے ہے۔ اس کا نام [illegible]

ہے اور ابن زریق کا غلام ہے۔ یہ طشت کے نیچے سے اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔

خلف بن یوسف دستمیسانی

یہ بھی انہیں لوگوں میں سے ہے۔ اس کے بعض عقیدت مندوں کے قول یہ ابن قنان کے نام سے معروف ہے اور اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب . . .

حماد بن مرہ یمانی

یہ بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور اپنے عقیدہ کے مطابق زردشت جادوگری سے روایت کرتا ہے۔ کتاب الاتاثیل اس کی تصانیف میں سے ہے۔

تریری

یہ ابو القاسم فضل بن سہل بن فضل ہے جو سی زمرہ میں شامل ہے۔ کتاب المولدات [illegible] والعقد والادارات اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

ابن وحشیہ کلدانی

ابوبکر احمد بن علی بن مختار بن عبد الکریم بن جرثیا بن بدنیا بن برطانیا بن عالاطیا کسدانی صوفی۔ باشندہ کان قسینین میں سے ہے وہ جادوگر ہونے کا مدعی ہے۔ طلسمات پر عمل کرتا ہے اور کیمیا گر ہے۔ ہم کتاب کے آخر میں صنعت کیمیا کی بحث میں اس کی تصنیفات کا ذکر کریں گے۔ کسدانی کا معنی نبطی ہے۔ یہ وہی ساکنان ارض تھے جو [illegible] کی اولاد میں سے تھے۔

سحر و طلسمات کے موضوع پر اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب [illegible] — یہ [illegible] کے نام سے معروف ہے۔
کتاب السحر الکبیر۔ کتاب السحر الصغیر۔

کتاب دوار علی مذہب الحنیط :- یہ نو مقالات پر مشتمل ہے۔

کتاب مذاہب الکلدانیین فی الاصنام۔ کتاب الاشارۃ فی السحر۔ کتاب اسرار الکواکب۔

کتاب الفلاحۃ الکبیر والصغیر۔ کتاب طماطری اباعی الکسدانی فی النوع الثانی من الطلسمات :-

ابن وحشیہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

کتاب الحیات والموت فی علاج الامراض لراھطا بن سموطان الکسدانی کتاب الاصنام۔

کتاب القرابین۔

کتاب الطبیعۃ :- اس کی اپنی تصنیف ہے۔

کتاب الاسماء :- اس کی اپنی تصنیف ہے۔

کتاب مفاوضاتہ مع ابی جعفر الاموی وسلامۃ بن سلیمان الاخمیمی فی الصنعۃ والسحر۔

ابوطالب

احمد بن حسین بن علی بن احمد بن محمد بن عبدالملک زیات۔ یہ ابن وحشیہ کا مصاحب اور اس کی کتابوں کا راوی ہے۔ اب تک زندہ تھا — میرا خیال ہے کہ حال میں اس کا انتقال ہو گیا ہے۔

شعبدہ بازی، طلسمات اور نیرنگ کے بارے میں

دورِ اسلام میں پہلا شعبدہ باز عبید الکیس اور ایک اور شخص قطب الرحا تھا۔ اس موضوع سے متعلق ان کی کئی تصنیفات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں :-

کتاب الشعبذۃ :- عبید الکیس

کتاب الخفۃ والدک والنفث :- از قطب الرحا۔

کتاب بلع السیف والعقیب والحصی والسیخ واکل الصابون والزجاج والحیلۃ فی ذلک۔

کتاب المخرقۃ :- از عبید الکیس۔

اور وہ آخری شخص ہے جو ہاتھ کی صفائی کے فن میں مہارت رکھتا تھا، اور جیسے ہم نے دیکھا ہے منصور ابو المعجب تھا۔ یہ ایک سو پندرہ برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔
یہ کہا کرتا تھا کہ میں نے معتضد کے سامنے بھی ہاتھ کی صفائی کے فن کا مظاہرہ کیا۔

تنالشتالس

یہ قدیم لوگوں میں سے ہے۔ اس نے خواص اشیاء، نیرنگ اور طلسمات کو موضوع بحث ٹھہرایا۔ کتاب الباہرۃ فی النیرنجات والخواص اسی کی تصنیف ہے۔

بلیناس حکیم

یہ طوانہ کا باشندہ جو بلاد روم میں واقع ہے۔ کہتے ہیں یہ پہلا شخص ہے جس نے طلسمات کے موضوع سے متعلق مباحث کا آغاز کیا۔ اس سلسلہ میں اس کی ایک کتاب خود اس کے اپنے شہر اور تمام ملک میں مشہور و معروف ہے۔

ارسس رومی

کتاب النیرنجات اس کی تصنیفات میں سے ہے۔

سمسمہ ہندی

اس کا شمار قدما میں ہوتا ہے اور زیادہ تر منتروں کے بارے میں اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ہند کا ہے۔ اس کی ایک کتاب بھی ہے جس میں اس نے صاحب ترجمہ کے منتروں کی شرح کی ہے۔

منتروں، ان کے خواص اور طلسمات کے بارے میں ہرمس کی تصنیفات

کتاب ہرمس فی منتر النقادیہ وغیرہ وغیرہ۔

کتاب لبارلیطوس فی تیرنجات الاشجار والثمار والادہان والحشائش۔

کتاب فرلیقونیوس فی الاسماء والحفیۃ والقائم والعود: ۔ یہ کتاب حروف شمسی وقمری ستائیس پنجگانہ اور اسماء کے نو سطر پر مشتمل ہے۔

کتاب فرلیقونیوس فی الخواص: ۔ اس کو تین اجزا پر منقسم کیا ہے اور ہر جزا ایک معنی پر مشتمل ہے۔

حواشی

۱ قیبین — (بالضم ثوت و بکسر سین و تشدید) نواحی کوفہ میں ایک گاؤں۔ (معجم البلدان)

۲ سنحاریب — یہ بادشاہ تھا جو ۶۸۱ — ۷۰۵ قبل از مسیح ہوا۔ سرجون دوم کا بیٹا اور اس کا جانشین تھا۔

مقالہ ہشتم

تیسرا فن

احوال و اخبارِ علما اور ان کی تصنیفات کے نام

یہ فن

ان کتابوں کے ذکر پر مشتمل ہے جو گوناگوں علوم پر تصنیف کی گئیں اور ان کے مصنفین و مؤلفین کا پتہ نہ چل سکا

•

وہ داستانیں جو اسما و القاب سے مشہور ہیں

اس کے علاوہ ان کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا

کتاب شاکبندو۔ کتاب کعب سنب۔ کتاب صنم الدیر۔ کتاب ممحج۔ کتاب عاشق المنفرد۔ کتاب حرۃ الریح۔ کتاب معدۃ۔ کتاب حدیثہ۔ کتاب جبل مشق۔ کتاب ذو نقطہ۔ کتاب زنمد۔ کتاب سکن۔ کتاب خرم الطیہ۔ کتاب شیب۔ کتاب صیدۃ۔ کتاب تعنۃ ضرنج۔ کتاب برزر۔ کتاب زتی۔ کتاب عرازۃ۔ کتاب رخیہ۔ کتاب بزستق۔ کتاب قور۔ کتاب نبل۔ کتاب حبی وتمرہ۔ کتاب نجابذۃ۔

افسانوں سے متعلق کتابیں جن کے مصنفین کا پتہ نہیں چلا

کتاب حرشب الاسدی۔ کتاب عروۃ بن عبد اللہ۔ کتاب المعزی۔ کتاب بن اسحٰب

الخزومی۔ کتاب ابی عمر الاعرج۔ کتاب ضمضم المدینی۔ کتاب قلوص۔ کتاب ابی سکنہ۔ کتاب ہرمز۔ دوسی۔ کتاب ابی معن الغفاری۔ کتاب الدارمی۔ کتاب ابن احمر۔ کتاب عنزیط۔ کتاب حظی الدلال۔ کتاب ابی الحر المدینی۔ کتاب نند۔ کتاب ہبۃ اللہ۔ کتاب زومۃ الضحی۔ کتاب ابن الشونیزی۔

ہونقتوں کا ایک گروہ جن کے عجیب و غریب معاملات کے بارے میں کتابیں لکھی گئیں لیکن ان کے مصنفین کا پتہ نہ چل سکا

کتاب نوادر جحا۔ کتاب نوادر ابی ضمضم۔ کتاب نوادر ابن احمر۔ کتاب نوادر مورۃ ابی ال۔ کتاب نوادر ابن الفوسی۔ کتاب نوادر ابن یعقوب۔ کتاب نوادر ابی عبید الخزمی۔ کتاب نوادر ابی علقمہ۔ کتاب نوادر سیبفویہ۔

باہ کے بارے میں فارسی، ہندی، رومی اور عربی کی شہوت انگیز تصنیفات

کتاب بنیون دخت۔ کتاب بنیان نفس۔ کتاب بہرام دخت فی الباہ۔ کتاب مرتوس الرومی فی حدیث الباہ۔ کتاب الالفیۃ الکبیر۔ کتاب الالفیۃ الصغیر۔ کتاب بہ دان وحباحب الکبیر لابی حسان الکبیر۔ کتاب بردان وحباحب الصغیر۔ کتاب الحرۃ والامۃ۔ کتاب السحاقات والبغاسر لابی العبس۔

ایک اور کتاب حدیث بن المدنی کے نام سے معروف ہے جو ابن حاجب النون کی تصنیف ہے۔

کتاب عروبۃ الزنیۃ و حسین لوطی۔ کتاب الجواری المبائب۔

تجویات قلبی، حرکات مژگاں و ابرو، خال بدن شگونوں، فال ناموں اور پیشگوئیوں وغیرہ کے بارے میں اہل ایران، اہل ہند، اہل روم اور اہل عرب کی تصنیفات

کتاب منحول الفراسۃ :۔ از ارسطو

کتاب فراسۃ الفرس۔ کتاب زجر الفرس۔ کتاب زجر الروم۔ کتاب زجر الہند۔ کتاب زجر العرب۔

کتاب الفراسۃ :- از فیلیمون۔

کتاب الخیلان :- از میلنیس رومی

کتاب الشامات :- از میلنیس رومی

کتاب الفال لابن الفرس

کتاب غمز والکتف والنظر فی الید :- از اہل ہند

کتاب الاختلاج علی مذاہب الوجہ :- از اہل ایران

کتاب زجر الطیر والفال والعیافۃ والقیافۃ والکہانۃ :- از ہندی

کتاب الفال الفلکی :- از کندی

کتاب الاختلاج والزجر وما یری الرجل فی ثیابہ وجسدہ وخفقۃ الخیلان وطنین الاذن ومعرفۃ ما یدل علیہ الحیات۔ کتاب قرعۃ ابن المرتحل الکبیرۃ۔ کتاب قرعۃ ابن المرتحل الصغیرۃ۔ کتاب فیثاغورس فی القرعۃ التی یقترع بہا عند کل حاجۃ۔ کتاب قرعۃ ذی القرنین۔ کتاب قرعۃ الفقہاء المنسوبۃ۔ کتاب قرعۃ منسوبۃ الی دانیال۔ کتاب قرعۃ منسوبۃ الی الاسکندر بالسہام۔

شاہسواری، اسلحہ برداری، آلاتِ حرب اور ان کے بارے میں

تمام قوموں میں تدبیر و عمل کی مروجہ صورت کے متعلق تصنیفات

کتاب آئین الرمی :- یہ بہرام گور کی اور ایک قول کے مطابق بہرام چوبین کی تصنیف ہے۔ کتاب آئین الضرب بالصوالجۃ للفرس۔

کتاب تعبیۃ الحروب وآداب الاساورۃ وکیف کانت ملوک الفرس تولی ارابعۃ الثغور من الشرق والغرب والجنوب والشمال۔

کتاب البیطرۃ :- یہ سمرم کی تصنیف ہے اور اس کا ایک مقالہ موجود ہے۔
کتاب الخیل وما فی نعت وصفۃ شیتہ افرۃ ویکون من الخیل۔
کتاب ارتباط الخیل :- اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔
کتاب محمد اسحاق بن سلیمان مغرس فی معنی سائر الدواب : الخیل والبغل والحمیر والغنم والابل ومعرفۃ ثمنہا وسومہا۔
کتاب البیطرۃ تعسیمی :- اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔
کتاب البیطرۃ للروم ۔ کتاب البیطرۃ للفرس۔

مرغانِ شکاری اُن سے شکار کا کام لینے اور ان کے علاج سے متعلق

ایرانیوں، رومیوں، ترکوں اور عربوں کی تصنیفات

کتاب الجوارح :- تالیف محمد بن عبداللہ بن عمر بازیار۔
کتاب البزاۃ للفرس۔
کتاب البزاۃ للترک ۔ کتاب البزاۃ للروم ۔ کتاب البزاۃ للعرب۔
کتاب الجوارح واللعب بہا :- تالیف ابو یوسف نصر بن نصیر۔

مواعظ اور آداب و حکم سے متعلق اہلِ روم، اہلِ ہند، اور اہلِ عرب کی تصنیفات چاہے ان کے مصنف معلوم ہوں یا غیر معلوم ہوں

کتاب زادان فرّخ :- اپنے بیٹے کی تادیب کے لیے لکھی۔
کتاب مہادر حسیس الموبذان الی بزرجمہر البختکان :- اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے :- "انہ لم یتنازع رأی فتنازعان احدھم مخطئ ورغم مصیب"

یعنی کوئی بھی دو آدمی کسی مسئلہ میں اس طرح کا اختلاف نہیں رکھتے کہ ان میں کا ایک برسرِ غلط ہو اور دوسرا صحیح ہو۔

کتاب بنزوس فی الادب۔ کتاب بروسن فی تدبیر المنزل۔ کتاب ابراہیم بن زیاد فی الادب للمہدی۔ کتاب محمد بن اللیث الی الرشید لیعظہ۔ کتاب محمد بن اللیث الی یحیی بن خالد۔

کتاب الرد علی الزنادقہ :۔ مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

کتاب عہد کسری الی ابنہ ہرمز یوصیہ حین اصطفاہ الملک وجواب ہرمز ایاہ۔ کتاب ملک من الملوک الخالیۃ الی ابنہ فی التادیب۔ کتاب عہد کسری الی من ادرک التعلیم من بنیہ۔ کتاب ملک صالح من الملوک فیہ جماع رؤس امور الملوک التی علیہا تدور سیاستہا۔ کتاب عہد اردشیر بابکان الی ابنہ سابور۔ کتاب موبذان موبذ فی الکلام الجوامع والادب۔ کتاب عہد کسری انوشروان الی ابنہ الذی یسمی عین البلاغۃ۔ کتاب مسائل استرعاہا من العالم والجواب عنہا۔ کتاب الملک ذی الشیبۃ وما جری بینہ وبین وزرائہ واہل مملکتہ من المحاورۃ۔ کتاب ما کتب بہ کسری الی المرزبان واجابتہ ایاہ۔ کتاب حدیث بیاس والرجل والمحاورۃ التی جرت بینہما۔ کتاب الملک والمراۃ التی صنعہا بین السماء والارض یستظل تحتہا الف فارس۔ کتاب المسائل التی انفذہا ملک الروم الی انوشروان علی ید بقراط الرومی۔ کتاب رسائل ملک الروم الفلاسفۃ الی ملک الفرس یسالہ عن اشیاء من الحکمۃ۔ کتاب الفیلسوف الذی بلی بالحب ربیبۃ قیصر وحدیث الفلاسفۃ فی امرہا۔ کتاب الملک الذی اشار علیہ احد وزرائہ بالنوم والآخر بالیقظۃ۔ کتاب ما امر اردشیر باستخراجہ من خزائن الکتب التی وضعہا الحکماء فی التدبیر۔ کتاب حدیث السمع والبصر۔ کتاب الملک والفتیین والوزراء۔ کتاب امراتی الملک احداہما تفضل الغدر والاخری الجواری وکلام الفلاسفۃ فی ذلک۔ کتاب الہند بین الجواد والبخیل واحتجاج کل منہما ونفسہا ملک الہندی فی ذلک۔ کتاب سیرۃ شیرویہ بن ... ولد ہرمز بن کسری ورسالۃ کسری الی ... وجوابہا۔ کتاب کسری الی زعماء الرعیۃ فی الشکر۔ کتاب ادب ... وذکر ... ما تکلمت بہ من الحکمۃ۔ کتاب زادان ... ميمون بن ميمون فی الادب۔ کتاب ثمرۃ

بن حنیف فی سیرۃ ذی الیمینین ۔ کتاب ادب مسمّٰۃ الکاتب ۔ کتاب العرمی فی الادب نوادر و شعر ۔ کتاب آداب عافیۃ بن یزید القاضی ۔ ... ابی اسحاق بن عیسیٰ بن علی الہاشمی ۔ کتاب آداب ابراہیم بن المہدی ۔ کتاب آداب کلثوم بن عمرو العتابی ۔ کتاب آداب عبداللہ بن المعتز ۔

کتاب شاناق الہندی فی الآداب :۔ پانچ ابواب

کتاب سیرت نامہ :۔ یہ حداجود بن فرخزاد کی تصنیف ہے اور روایت پر مشتمل ہے ۔

کتاب علی بن زین النصرانی فی الآداب والامثال علی مذاہب الفرس والروم والعرب ۔

کتاب ترتیم :۔ نوادر اہل الشریعۃ و نوادر سائر الناس و نوادر الفلاسفۃ و ذوی ضعفاء ۔

تعبیر رؤیا سے متعلق تصنیفات

کتاب ارطامیدورس فی تعبیر الرؤیا :۔ پانچ مقالات

کتاب النوم والیقظۃ :۔ از ارسطو

کتاب ابی سلیمان المنطقی فی الانذارات النومیۃ

کتاب لنہ ابراہیم بن بکوس فی الرؤیا :۔

کتاب تعبیر الرؤیا :۔ از ابن سیرین

کتاب تعبیر الرؤیا :۔ از کرمانی

کتاب تعبیر الرؤیا :۔ یہ جریانی کی تصنیف ہے اور ایک واقعہ پر مشتمل ہے ۔

کتاب تعبیر الرؤیا :۔ از ابن قتیبہ ۔

کتاب تعبیر رؤیا علی مذہب اہل البیت علیہم السلام ۔

کتاب تعبیر رؤیا اہل البیت :۔ یہ تصنیف لطیف ہے ۔

وہ کتابیں جو عطریات کے بارے میں لکھی گئیں

کتاب العطر :- یحییٰ بن خالد کے لیے لکھی گئی۔

کتاب العطر :- از ابراہیم بن عباس

کتاب العطر :- از کندی

کتاب کیمیاء العطر :- از کندی

کتاب العطر :- مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

کتاب آخر مجہول فی العطر والترکیبات۔

کتاب العطر :- از حبیب عطار

کتاب العطر واجناسہ :- از مفضل بن سلمہ

کتاب العطر واجناسہ ومعادنہ :- یہ ایک کوہستانی کی تصنیف ہے، جس کا نام . . . ہے۔

طبیخ سے متعلق کتابیں

کتاب الطبیخ :- از حارث بن بسخر

کتاب الطبیخ :- از ابراہیم بن مہدی

کتاب الطبیخ :- از ابن ماسویہ

کتاب الطبیخ :- از ابراہیم بن عباس صولی

کتاب الطبیخ :- از علی بن یحییٰ منجم

کتاب الطبیخ :- از مجزہ

کتاب الطبیخ :- از احمد بن طیب

کتاب الطبیخ :- از جحظہ

کتاب السکباج :- یہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔

کتاب الطمۃ المرضی :۔ از رازی
کتاب الطبیخ :۔ یہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔

سمیات اور دواسازی سے متعلق کتابیں

رنطارع

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ متاخرین سے تعلق رکھتا ہے یا قدما سے۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں:۔
کتاب السمومات وترکیبہا واصولہا :۔ تقریباً پچاس اوراق
کتاب السمومات :۔ از ابن البطریق
کتاب السمومات :۔ از اہل ہند
کتاب السمومات و دفع مضرہا :۔ از کندی
کتاب السمومات ودفع مضارہا :۔ از قسطا بن لوقا
کتاب اجناس الحیات :۔ یہ ایک ہندی مترجم کی تصنیف ہے۔
کتاب اجناس الحشرات :۔ از ابن البطریق
کتاب الصیدنۃ :۔ از زاوق دواساز
کتاب الصیدنۃ :۔ از رازی

تعویذات اور جھاڑ پھونک سے متعلق تصنیفات

کتاب الہیاکل السبعۃ۔ کتاب الخواتیم السبعۃ۔ کتاب الجواب السبعۃ۔ کتاب المنازل السبعۃ۔
کتاب الرقی والتعاویذ :۔ از ابن وحشیہ
کتاب الرقی والتعاویذ :۔ از احمد بن ہلال

کتاب سفر آدم :۔ اس میں فرشتوں کے نام اور ان کے ناموں سے جو عملیات کیے جاتے ہیں۔ ان کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے مصنف کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ ان کی کتاب ہے۔

کتاب الهیاجات والعطوف والعول والربط :۔ اس کا مصنف گم نام ہے۔

مفردات سے متعلق کتابیں اور ان کے مصنفین

کتاب الجوہر واصنفہ :۔ محمد بن شاذان جوہری نے معتضد کے لیے لکھی۔

کتاب التلاویح :۔ تالیف یحییٰ بن محمد زجاج

کتاب السیوب والمعجونات والغضار الصینی :۔ تالیف جعفر بن حسین

کتاب النداء علی الاشیاء مسجع :۔ اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔

کتاب الهلیلجة :۔ اس کے مصنف کا علم نہیں ہو سکا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صادق رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے۔ لیکن یہ ناممکن بات ہے۔

کتاب اجناس الرقیق والدم حلبہ :۔ یہ مصر کے ایک شخص نے ابن طلما کے لیے لکھی تقریباً سو ورق پر مشتمل ہے۔

کتاب الکنوز المبنیة :۔ اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔

کتاب دفائن البیوت :۔ اس کے مصنف کا علم نہیں۔

کتاب المعدن والمطالب والکنوز :۔ اہل مصر کی تصنیف ہے۔

کتاب مزاجات الجواہر المعدنیة وعمل الفولاذ والطالیقون والحماحن والمعقر وغیر ذلک :۔ اس کتاب کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔

جزوِ نہم از کتاب الفہرست

علما کے حالات اور اُن کی کتابوں کے ناموں کے بارے میں

تالیف

محمد بن اسحاق

المعروف

اسحاق بابی یعقوب وراق

مقالہ مذاہب واعتقادات

مقالۂ نہم

پہلا فن

احوال و اخبار علما اور ان کی تصنیفات کے نام

یہ فن

کلدانی حرنانیہ معروف بہ صابیہ اور کلدانی ثنویہ کے مذاہب کی تفصیل و تعریف پر مشتمل ہے

ان لوگوں سے متعلق یہ حکایت احمد بن طیب نے اپنے خط میں کندی سے نقل کی

یہ گروہ اس بات پر متفق ہے کہ عالم کی ایک ازلی علت ہے جو وحدت و یکتائی کے ساتھ متصف ہے۔ اس میں کثرت نہیں اور معلولات کی کوئی صفت بھی اس میں پائی نہیں جاتی۔ اس نے اپنے اصحاب عقل و تمیز بندوں کو اپنی ربوبیت کے اقرار کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ حق کا راستہ ان کے لیے واضح کیا ہے۔ ان کی رہنمائی اور اتمام حجت کے لیے پیغمبر بھیجے ہیں اور ان کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کو اللہ کی رضا جوئی کی دعوت دیں اور اس کے غضب سے ڈرائیں۔ ان پیغمبروں نے اس کی اطاعت کرنے والوں کو لازوال نعمتوں کی نوید سنائی ہے ورنہ نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی دی ہے جو بقدر استحقاق کے ہوگا اور پھر منقطع ہو جائے گا۔

ان کے بعض لوگوں سے منقول ہے کہ ثواب نو ہزار دور تک مذہب میں مشہور رہے گا اور

پھر انھیں اللہ کے سایۂ رحمت میں لے آئے گا اگرچہ وہ اس گروہ سے وابستہ ہوں جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا اور دینِ حقیقی کی طرف دعوت دیتا ہو جس کے وہ گرویدہ ہیں۔ ان کے مشہور اور جلیل القدر حضرات اورانی، اغاثاذیمون اور ہرمس تھے۔ بعض نے افلاطون فلسفی کے نانا سولون کو بھی اسی زمرہ میں شمار کیا ہے۔

ان سب کی ایک ہی دعوت تھی اور سنن وشرائط میں یہ ایک دوسرے سے کوئی اختلاف نہ رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنا ایک ہی قبلہ قرار دیا جو سفرِ عقل کی رو سے نسب شمالی متعدد سے ان کا مقصد حکمت و دانائی کو پانا اور خلافِ فطرت چیزوں کی مخالفت کرنا ہے۔ وہ اپنے میں فضائلِ چہارگانۂ نفس کا التزام کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے اور بڑی بڑی فضائل کے بھی پابند ہیں اور چھوٹی چھوٹی ناشائستہ باتوں سے اجتناب کے بھی قائل ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ آسمان بربنائے اختیار وعقل حرکت کناں ہے اور نماز روزانہ تین وقت فرض ہے۔

پہلی نماز طلوعِ آفتاب سے نصف ساعت یا زیادہ پہلے شروع ہو کر طلوعِ آفتاب کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ اس نماز کی آٹھ رکعت ہیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہیں۔

دوسری زوالِ آفتاب کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی پانچ رکعت ہیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہیں۔

تیسری نماز دوسری نماز ہی کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ یہ غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔

نماز کے یہ اوقات اوقاتِ ثلاثہ کی رعایت سے مقرر کیے گئے ہیں جو وقتِ مشرق، وقتِ وسط السماء اور وقتِ مغرب کہلاتے ہیں۔ ان میں کے کسی شخص نے وقتِ ارض کی جہت سے فرضیتِ نماز کا ذکر نہیں کیا۔

ان کے نقطۂ نظر سے نفلی نماز کے التزام کی وہی حیثیت ہے جو مسلمانوں کے نزدیک نمازِ وتر کی ہے۔ وہ روزانہ تین مرتبہ ادا کرنی چاہیے۔ پہلی رات کی دوسری ساعت میں

وقت استقبال۔

ستائیسواں دن — اور

اٹھائیسواں دن

ان کی عیدوں میں سے ایک کا نام عید فطر السبعہ اور ایک کا فطر الشہر ہے۔ کہتے ہیں۔ فطر التابعین بھی ان کی ایک عید ہے۔ جو دو روز منائی جاتی ہے۔ یہ فطر کے ایک عید پانچ روز اور ایک اٹھارہ روز بعد مہینے کی چھبیس تاریخ کو منائی ہوتی ہے۔ عید [illegible] تشرین اول کی چھبیس کو، اور عید المیلاد کانون اول کی تیئیسویں کو آتی ہے۔ ایک عید اکتوبر کی تیئیسویں کو منائی جاتی ہے۔

ان کے ہاں جنابت سے غسل کرنا اور کپڑے بدلنا۔ حائضہ کو چھونے سے کپڑے بدلنا اور غسل کرنا ضروری ہے۔ حائضہ کو ہر چیز سے دور رہنا بھی ضروری ہے۔ جنابت سے [illegible] کو ہاتھ لگانے سے پانی [illegible] غسل کرنا چاہئے۔

ان کے نزدیک ذبیحہ انہی حیوانات کا ہو سکتا ہے جن میں چیر پھاڑ [illegible] ہو۔

ان کے ہاں ان چیزوں کا کھانا ممنوع ہے۔

اونٹ،

جن کا تزکیہ نہ کیا گیا ہو۔

ہر وہ جانور جس کے دونوں جبڑوں میں دانت نہ ہوں۔ مثلاً خنزیر، کتا، گدھا۔

کبوتر کے علاوہ تمام ذی مخلب پرندے۔

نباتات میں سے باقلا اور لہسن ممنوع ہیں۔ بعض ممنوعات کی تعداد کو دیگر، قنبیط، چقندر، اور مسور تک بڑھا دیا ہے۔

اونٹ سے کراہت [illegible] تو یہ اس درجہ افراط سے کام لیتے ہیں کہ ان کا کہنا ہے کہ جو شخص اونٹ کی مہار کے نیچے سے گذرا اس کی صحت روبہ [illegible] نہ ہوگی۔

جس کو برص، جذام اور دیگر متعدی بیماریاں لاحق ہوں، اس سے یہ اجتناب کرتے ہیں۔

یہ ختنے نہیں کرتے، کیونکہ طبعی اور فطری معاملہ میں یہ کسی نئے عمل و اختراع کے

قائل نہیں۔

شادی بیاہ میں ان کے ہاں گواہ ضروری ہیں، لیکن گواہ ایسے نہیں ہونا چاہئیں جو زیادہ قربت والے ہوں۔

وراثت کے باب میں یہ مرد اور عورت کو یکساں حیثیت دیتے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ جب تک بے حیائی واضح اور ثبوت یقینی نہ ہو، طلاق نہیں دی جا سکتی اور طلاق کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا۔

بیک وقت دو عورتوں سے شادی نہیں ہو سکتی۔

مجامعت صرف اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہی کی جا سکتی ہے۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ثواب و عقاب کا تعلق صرف روح سے ہے۔ اس پر کسی مدت معلومہ تک کے لیے تاخیر نہیں ہو سکتی۔

ان کا کہنا ہے کہ نبی کے لیے ضروری ہے کہ نفسی کمزوریوں سے پاک، آفات بدنی سے مبرا اور تمام اوصاف حمیدہ میں درجۂ کمال پر فائز ہو، کسی سوال کا صحیح صحیح جواب دینے میں کسی نوع کے عجز و قصور کا اظہار نہ کرتا ہو اور وہم و خیال کی سطح پر ابھرنے والی باتیں بتا دیتا ہو۔ نزول بارش اور نباتات و حیوانات سے دفع آفات کے سلسلے میں مستجاب الدعوات ہو، اس کا مذہب موجب اصلاح عالم اور باعث ازدیاد عمران و آبادی ہو۔

ہیولیٰ و عنصر، صورت و عدم، زمان و مکان اور حرکت کے باب میں یہ لوگ انہی تصورات کے حامل ہیں، جن کا ارسطو نے سمع الکیان میں اظہار کیا ہے۔

آسمان کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ یہ طبیعۂ خامسہ ہے۔ عناصر اربعہ سے ترکیب پذیر نہیں اور اضمحلال اور فساد و خلل سے محفوظ ہے، جیسا کہ ارسطو نے کتاب السماء میں ذکر کیا ہے۔

طبائع اربعہ اور [illegible] حرث و نسل کے قالب میں ان کے ڈھلنے کے بارے میں ان کا وہی نقطۂ نظر ہے، جو کتاب الکون و الفساد میں مذکور ہے۔

آثار علویہ اور تحت الثریٰ رونما ہونے والے حوادث کے بارے میں ان کا وہی

نے قبائیں پہن رکھی تھیں اور سنان بن ثابت کے دادا قرہ کی زلفوں کی طرح ان کے لمبے لمبے بال تھے۔ مامون نے ان کے اس طرز کے لباس اور ہیئت کذائی کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور پوچھا :-

"تم کون ہو؟ ذمی ہو؟"

انھوں نے جواب دیا "ہم حرانی ہیں"

اس نے سوال کیا "تم نصرانی ہو ؟"

انھوں نے کہا "نہیں"

اس نے پھر سوال کیا "تو کیا تم یہودی ہو؟"

انھوں نے جواب دیا "نہیں"

اس نے کہا "پھر کیا مجوسی ہو؟"

انھوں نے کہا "نہیں"

اس نے دریافت کیا "تمھارا کوئی نبی یا کوئی کتاب ہے؟"

اس سوال پر انھوں نے زبان منہ میں کچھ کہا جیسے کچھ نہ جانتے ہوں۔ اس پر مامون نے کہا۔

"اچھا تو تم وہ بت پرست زنادقہ ہو جو میرے والد رشید کے عہد میں اصحاب الراس کہلاتے تھے اور تمھارا خون حلال ہے، اور تمھاری حفاظت کی کوئی ذمہ داری ہم پر نہیں ہوتی۔"

انھوں نے کہا "ہم جزیہ ادا کرتے ہیں۔"

مامون نے جواب دیا "جزیہ ان لوگوں سے لیا جاتا ہے جو ان ادیان و مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو اسلام کے مخالف ہیں اور جن کا اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور وہ جو اہل کتاب ہوں اور مسلمانوں سے انھوں نے جزیہ دینے کی شرط پر صلح کی ہو۔ تمھارا شمار نہ تو ان لوگوں میں ہوتا ہے اور نہ ان لوگوں میں۔ اب دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر لو۔ یا تو خود کو اسلام کی طرف منسوب کر دو یا ان ادیان میں سے کسی ایک دین کو

قبول کر لو جن کا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے، ورنہ میں تمہارے آخری فرد تک کو قتل
کر ڈالوں گا۔ میں اپنے اس سفر سے واپسی تک تمہیں مہلت دیتا ہوں۔ اگر تم مشرف بہ
اسلام ہو گئے یا ان مذاہب میں سے کسی مذہب سے وابستہ ہو گئے جو اللہ کی
کتاب میں مذکور ہیں تو بہتر، ورنہ میں تمہارے قتل و استیصال کا حکم صادر
کر دوں گا۔"

یہ کہہ کر مامون روم کو روانہ ہو گیا اور انہوں نے اپنی ہیئت بدل لی۔ بال منڈوا لیے
قبائیں پہننا ترک کر دیں اور اکثر نے عیسائیت قبول کر لی اور زنار پہن لیے
نیز ایک گروہ اسلام میں داخل ہو گیا اور بہت کم لوگ اپنی پہلی حالت پر
قائم رہے اور پریشانی و اضطراب میں مبتلا ہو گئے تا آنکہ حران کا ایک فقیہ شیخ ان
کے پاس آیا اور کہا۔ میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جس پر عمل کر کے تم نجات پا
سکتے ہو اور قتل سے بچ سکتے ہو۔ چنانچہ ہارون رشید کے عہد سے اب تک جو مال کسی آڑے وقت
کے لیے وہ بیت المال میں جمع کرتے رہے تھے اس کا ایک عظیم حصہ لے کر اس کی خدمت
میں حاضر ہو گئے۔

مزید برآں شیخ نے ان کے لیے اس سلسلہ کی تمام تدبیرات بیان کرتے ہیں۔
شیخ نے کہا جب مامون اپنے سفر سے واپس آئے تو تم اس سے یہ کہو کہ ہم صابی ہیں:
یہ ایک مذہب کا نام ہے جس کا اللہ جل اسمہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے، تم خود کو اس مذہب
کی طرف منسوب کر لو۔ اس نام سے تم نجات حاصل کر لو گے۔

تقدیر الٰہی سے مامون اپنے اس سفر میں بذندون کے مقام پر وفات پا گیا۔ اور
اس گروہ نے اس وقت سے اپنے لیے صابی کا لقب اختیار کر لیا۔ اس لیے کہ اس وقت
حران اور اس کے گرد و نواح میں کوئی گروہ صابیہ کے نام سے موسوم نہ تھا۔

جب ان کو مامون کی وفات کی خبر پہنچی تو ان میں سے جو لوگ عیسائی ہو گئے تھے ان
کی بیشتر تعداد نے دوبارہ مذہب حرنانیہ قبول کر لیا اور بال بڑھا لیے اور جو حالت مامون
کی آمد سے قبل زمانہ صابیت میں تھی اس کو پھر اختیار کر لیا لیکن مسلمانوں نے ان کو

استوار رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے سے عشق و محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ بیزدو نجس کا سبب بھی
بنتے ہیں اور سعادت و خیر کا بھی !

ابوسعید وہب کی تحریر جو ہم قید تحریر میں لائے ہیں یہاں ختم ہوئی ۔ !

اُن کے بارے میں اور لوگوں کی تحریریں

ہرنانیوں کے آلہہ ریتاؤں [illegible] سے یہ آلہہ ہیں۔

ان کے آلہہ میں سے ایک رب الارباب اندائے کورا ہے جو مرتاج ہے اور یہ
شہریار اور بدروح ہے۔

نیتی ——— شیخ عزت و وقار

نسفر ——— جبر کامل

ذسیر ——— شیخ برگزیدہ۔ کوآنب و کامگران و محافظ

درت ——— دختر درویشی جس نے ان آلہہ کو جنم دیا

سباب ——— فارسی عورت جو ان سب کی ماں ہے۔ یہ بڑی شریر ہے۔ اور
مردوں کی سردار رہتی اور ان کو ساحل دریا کی طرف روانہ کرنا اس کے دائرہ اختیار
میں تھا۔

بودہ ——— یہ شل کی دیوی ہے جس نے تمورا کو قبول کیا۔

خدائے آرز ———

دیوی میشی : ———

دیوی شل ——— یہ ان قوی احترام مویشیوں کی نگہداری و پاسبانی
کرتی ہے جنہیں فروخت نہیں کیا جاتا، بلکہ صرف قربانی کے لیے ذبح کیا جاتا ہے عام
عورتوں کو نہ ان کی قربانی کرنے کی اجازت ہے اور نہ ان کے قریب جانے کی۔

سندرالی ما : ——— یہ پانی کا بت (جل دیوتا) ہے، جو اسد و رجونیتوں کے لیے
میں مرتبۂ الوہیت سے آیا۔ اس کے متعلق یہ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ ہندوستان

جانے کے ارادہ سے بھاگ نکلا تھا۔ لوگ اس کی تلاش میں نکلے اور اس سے جلد واپس جانے کی التجا کی لیکن اس نے ان سے کہا:۔

"میں اب ہرگز شہر حران میں داخل نہیں ہوں گا بس یہیں تک آؤں گا۔"

سریانی میں "ھھنا" کا معنی "کاذا" ہے، اور یہ وہ مقام ہے جو حران کے مشرقی جانب واقع ہے۔

اس نے کہا "میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے اہل شہر اور اہل فضل کا ہر حال خیال رکھوں گا۔"

چنانچہ آج تک ماہ نیسان کی بیسویں کو، تمام زن و مرد باہر نکلتے ہیں اور یہاں داخل ہوتے ہیں اس مقام کو کاذا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ان کی کچھ دلچسپ باتیں

ان کے نر آلہہ (دیوتاؤں) کے استھانوں پر جو چوزے بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں ان کے بائیں جانب کے پر دل کو یہ لوگ بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں۔ ان کے رگ و ریشہ کو بدقت تمام حاصل کرتے ہیں اور بچوں کی گردنوں میں آویزاں کرتے ہیں۔ ان کے ہار بنا کر خواتین کی گردنوں میں ڈالتے اور حاملہ عورتوں کی کمر میں باندھتے ہیں۔ وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ ان کے تحفظ اور نگہداشت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ زمانۂ قدیم میں ان لوگوں میں متعدد عقیدے و بدعات رواج پذیر تھیں۔ معلوم نہیں اب یہ چیزیں ان میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کا ایک گروہ روفسیین کے نام سے موسوم تھا۔ اس کی عورتیں کپڑے، سونے کے زیور اور سرخ موزے نہیں پہنتیں۔ وہ سال میں ایک مرتبہ سور (خنزیر) کو قتل کرتے اور اپنے الٰہہ کے بھینٹ چڑھاتے اور اس کا جس قدر گوشت میسر آئے کھا جاتے۔

ان میں سے ایک گروہ کا مذہب یہ تھا کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے اور

یا چونے سے سر منڈاتے ۔ ان کی عورتیں بھی شادی کے بعد مردوں کی طرح سر منڈواتیں ۔

رؤسائے صابئین کی تاریخ

وہ حرانی، جو دورِ اسلام میں، عبدالملک بن مروان کے عہدِ حکومت یعنی ۱۰۰۲ اسکندری سے مسندِ قیادت پر متمکن ہوتے، یہ ہیں:-

ان کا پہلا شخص ثابت بن اَدَسا ہے۔ اس کا زمانۂ قیادت چوبیس سال۔

ثابت بن طیران :-	مدت قیادت	،	سولہ سال
ثابت بن قرنیا :-	،	،	سترہ ،
ثابت بن الیلیا :-	،	،	بیس ،
قرہ بن ثابت بن الیلیا :-	،	،	اکیس ،
جابر بن قرہ بن ثابت :-	،	،	دس ،
سنان بن جابر بن قرہ بن ثابت بن الیلیا :-		،	نو ،
عموس بن طیبا :-	،	،	سترہ ،
میخائیل بن ابربن بلتر ادریس :-	،	،	تیرہ ،
نعتین بن تعصرونا :-	،	،	پانچ ،
مغلس بن طیبا :-	،	،	پانچ ،
عثمان بن مالی :-	،	،	چوبیس ،
قرہ بن اشتر :-	،	،	نو ،
قاسم بن قرقائی :-	،	،	نو ،

یہ شخص یعنی قاسم سیر و سیاحت کے سبب چلا گیا تھا۔ واپس آنے کے بعد چار سال قیادت کی۔

قسطاس بن یحیٰی بن زونق نے بیالیس سال قیادت کی۔

اس گروہ کے بعد ان میں ایسے لوگ پیدا ہوئے، جو مسندِ قیادت پر متمکن تو نہیں

ہوئے، اگرچہ علم و فن اور ماہرانہ روزی کے اعتبار سے ان کا مقام رؤسا و قائدین ہی کا سا تھا، وہ
وہ سعدان بن خیران اور حکیم بن یحییٰ تھے جو بنی برمکیس میں سے تھے۔

ان کے بارے میں ایک اور حکایت

ان کی ترجمہ شدہ کتابوں میں سے ایک نسخہ دستیاب ہوا ہے جو ان کے ... پر مشتمل ہے۔ اس کے نمبر اول کا ایک ورق مفقود ہے۔ بالفاظ مترجم اس کے آخری کلمات یہ ہیں:۔

جس طرح برہ ریوڑ میں، بچھڑا گایوں میں اور نوجوان پختہ عزم، رہنماؤں میں ہوتا ہے بغداد اور یمن میں بھیجے گئے ہوں۔ ہمارا خدا قاہر ہے اور ہم اسے خوش رکھتے ہیں۔

اوّل نمبر ثانی:

یہ نمبر شیاطین اور جنوں سے متعلق ہے۔ ان کی زبان سے کاہن ایک غلام سے کہتا ہے:۔

جو کچھ تو نے مجھے دیا، کیا وہی کچھ تو نے اس کو نہیں دیا اور جو کچھ میرے سپرد کیا، وہی اس کے سپرد نہیں کیا۔

پھر اس کے جواب میں خود ہی کہتا ہے۔

یہ کتوں، کوّوں اور کیڑے مکوڑوں کے لیے ہے۔

وہ پوچھتا ہے۔

کتوں، کوّوں اور کیڑے مکوڑوں کے بارے میں ہمارے فرائض کیا ہیں۔

پھر خود ہی جواب میں کہتا ہے۔

نہ کر، یہ ہمارے بھائی ہیں اور خدا قاہر ہے۔ ہم اسے خوش رکھیں گے۔

آخر نمبر ثانی:

یہ بھی اسی طرح ہے، جس طرح برہ ریوڑ میں، گائے کا بچھڑا گایوں میں اور ... نوجوان زبردست اور بزرگوں میں جو قافلہ بغداد اور یمن میں داخل ہوں۔ وہ خدا نے قاہر ہے

اور ہم اس کو خوش رکھیں گے۔

اوّل ستر ثالث :

وہ یہ بھی کہتا ہے :۔

تم جو بوندا بن کے بیٹے ہو۔ کیا قول وقسم رکھتے ہو۔

جو وہاں موجود ہوتا ہے، وہ اس کی پشت کی جانب سے جواب دیتا ہے۔

ہم خاموش ہیں۔

آخر ستر ثالث :

یہاں بھی ایک دوسرے سے اسی طرح ہم کلام ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ اوپر مذکور ہے یعنی پرہ کی مانند جو ریوڑ میں ہو، بچھڑے کی مانند جو گایوں کے ریوڑ میں ہو اور نوجوان کی طرح جو خانۂ بوندابین میں آتے جاتے ہوں۔ ہمارا رب تو ہر ہے اور ہم اس کو خوش رکھیں گے۔

اوّل ستر رابع ،

اس کے بعد کاہن کہتا ہے۔

اے ہم بوندابین کان لگا کر سنو!

جو وہاں موجود ہوتا ہے، وہ پیچھے سے جواب دیتا ہے۔

ہم خاموش ہیں۔

کاہن پھر پکارتا ہے۔

خوش رہو۔

یہ جواب دیتے ہیں۔

ہم سب خوش رہتے ہیں۔

آخر ستر رابع :

اے خانۂ بوندابین میں آنے جانے والو! ہمارا رب تو ہر ہے اور ہم اس کو خوش رکھیں گے۔

اوّل سِترِ خامس :

کاہن کہتا ہے۔

اے بزبوندار سیین کان لگا کر سنو!

وہ جواب دیتے ہیں۔

ہم راضی ہیں۔

وہ پھر کہتا ہے۔

خاموش ہو جاؤ۔

وہ جواب دیتے ہیں۔

ہم سُن رہے ہیں۔

پھر وہ اپنی بات شروع کرتا ہے۔

دائے! جو کچھ میں جانتا ہوں، بتارا ہبل اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہا۔

آخر سِترِ خامس :

خانۂ بزندار سیین کی طرف متوجہ ہونے والو! ہمارا رب قاہر ہے اور ہم اسے خوش رکھتے ہیں۔

صاحبِ کتاب کہتا ہے:۔

اس گھر سے متعلق، ان سات دنوں میں، کاہنوں سے بہتیں قسم کے کلمات منقول ہیں، جو حکایت و افسانہ کے انداز سے پڑھے اور آواز و آہنگ او ترنم سے گائے جاتے ہیں۔ جو جوان لڑکے اس گھر میں داخل ہونے کے مجاز ہیں وہ اس میں سات روز قیام کرتے اور اکل و شرب میں مشغول رہتے ہیں۔ ان سات دنوں میں کوئی عورت ان کو نہیں دیکھ سکتی۔ وہ قطار میں پڑے ہوئے سات پیالوں سے شراب پیتے ہیں، جسے وہ "بیسورا" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور یہ شراب وہ اپنی آنکھوں پر رکھتے ہیں اور کاہن لب کشائی کرنے اور کوئی لفظ زبان سے نکالنے سے قبل، ان کو ان پیالوں، روٹی کے ٹکڑوں اور چوزوں سے نان و نمک کھلاتے ہیں اور پھر ساتویں روز یہ سب کچھ کھا ڈالتے ہیں۔ اس

گھر کے ایک گوشے میں شراب کا ایک اور پیمانہ بھی رکھا ہے جس کا نام "فانج" ہے۔ وہ اپنے پیشوا اور رئیس سے کہتے ہیں:

تمہارے لیے کون سا کام بہتر ہے، اے ہمارے بزرگ!

وہ جواب میں کہتا ہے:

پیالوں کو شراب سے لبالب بھر لیا جائے، اور پھر تھوڑی تھوڑی پی جائے۔

یہی وہ مترسبعہ ہے کہ جس کو مغلوب نہیں کیا جا سکتا۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے، ان اسرار خمسہ کا مترجم اظہار و بیان پر قدرت نہیں رکھتا اور غیر فصیح عربی لکھتا ہے یا پھر اس طرح کے ناقص اور مہمل ترجمہ سے اس کا مقصد سچائی اور دیانتداری کے ساتھ انہی الفاظ کو بعینہٖ باقی رکھنا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے کلام کو اسی طرح بے ربط رہنے دیا ہے جیسا کہ وہ اصل میں ہے۔

ہارون بن ابراہیم بن حماد بن اسحاق قاضی کو جس زمانہ میں کہ وہ حران اور مضافاتِ حران کے عہدۂ قضا پر متمکن تھا، سریانی زبان کی ایک کتاب دستیاب ہوئی جس میں ان کے مذہب اور عبادت کا ذکر تھا۔ اس نے سریانی اور عربی کے ایک فصیح اللسان شخص کو بلایا جس نے بغیر کسی کمی بیشی کے اس کا ترجمہ کر کے اس کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہ کتاب لوگوں میں متداول ہے۔ میرا گمان ہے کہ ہارون بن ابراہیم نے یہ کتاب ابو الحسن علی بن عیسیٰ کے پاس بھیج دی۔ اس کتاب میں ان کے عقاید و احکام پوری تفصیل سے درج ہیں، اس کا مطالعہ کرنے والے کو، وہ اس موضوع کے سلسلے کی تمام کتابوں سے بے نیاز کر دے گی۔

مذاہبِ منانیہ

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ مانی بن فتق بابک بن ابو برزام حسکانیہ سے تعلق رکھتا تھا، اس کی ماں کا نام میس تھا۔ ایک قول کے مطابق اوتاخیہ اور ایک قول کے مطابق مرمریم تھا۔

یہ خاندان اشغانیہ سے تھا۔ کہتے ہیں مانی کی اور عزبان کا اسقف اور باشندگان جوخی میں سے تھا اور مضافات بادرایا اور باکسایا میں رہائش پذیر تھا۔ اس کے پاؤں میں کجی تھی۔

منقول ہے کہ اس کا باپ، اصلاً ہمدان کا باشندہ تھا جو بابل چلا گیا تھا اور مدائن کے اس مقام پر اقامت گزین ہو گیا تھا، جو طیسفون کے نام سے موسوم ہے اور جہاں ایک بت خانہ تھا۔ دوسرے لوگوں کی طرح فتق بھی اس بت خانہ میں حاضری دیتا تھا۔ ایک روز اس نے بت خانہ سے ایک صدائے ہاتف سنی، جو اس سے کہہ رہی تھی:-

اے فتق! گوشت نہ کھا، شراب نہ پیو، کسی بشر کو اپنے حبالۂ عقد میں نہ لاؤ۔

یہ آواز مسلسل تین روز تک بار بار اس کے کانوں سے ٹکراتی رہی۔ فتق نے یہ صورت حال دیکھی تو ایک گروہ سے وابستہ ہو گیا جو نواحی دشت میسان میں مغتسلہ کے نام سے معروف تھا۔ اس گروہ کے بقیہ لوگ اب تک اس نواح اور انہی وادیوں میں موجود ہیں اور اسی مذہب کے حامل ہیں جس کو اختیار کرنے کا حکم فتق کو دیا گیا تھا۔ ان دنوں فتق کی بیوی حاملہ تھی اور مانی اس کے پیٹ میں تھا۔

کہتے ہیں مانی کی پیدائش کے بعد اس کی ماں اپنے اس بیٹے کے بارے میں اچھے خواب دیکھا کرتی۔ وہ حالت بیداری میں دیکھتی کہ گویا کوئی شخص مانی کو پکڑ کر آسمان کی طرف اڑا لے جا رہا ہے اور پھر اسے واپس لے آتا ہے۔ بسا اوقات وہ ایک یا دو دن اسے وہاں روکے رکھتا ہے اور پھر واپس لے آتا ہے۔

اس کے باپ نے ایک شخص کو بھیج کر اسے اپنے پاس بلا لیا اور اس کے پاس رہ کر اس کے مذہب کے مطابق اس کی تربیت ہوئی۔ مانی صغر سنی ہی میں حکمت و دانائی کی باتیں کرتا تھا اور جب اس کے بارہ سال پورے ہوئے تھے کہ فرشتہ جنان النور سے جو کہ خدا ہے۔ اس پر وحی نازل ہوئی۔ جو فرشتہ اس کے پاس وحی لے کر آیا، نبطی زبان میں اس کا نام توم ہے جس کا معنی قرین ہے۔ اس نے اس سے کہا۔

"تم اس ملت سے کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تم ان میں سے نہیں ہو۔ تمہارے لیے ضروری ہے کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور شہوات کو ترک کر دو، تمہارے ظاہر ہونے کا وقت ابھی نہیں آیا، کیونکہ فی الحال تم کمسن ہو۔"

پھر جب یہ چوبیس برس کا ہوا، تو التوم اس پر نازل ہوا، اور اس نے کہا:-

"اب وقت آگیا ہے کہ تم نکلو، اور اپنی دعوت کا اعلان کرو۔"

التوم نے مانی سے کہا

تم پر سلامتی ہو، اے مانی! میری طرف سے بھی اور اس رب کی طرف سے بھی جس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا اور تمہیں رسالت کے لیے چنا۔ اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم حق کی طرف بلاؤ، اور خدا کی طرف سے لوگوں کو حق کی بشارت سناؤ اور اس راہ میں، ہر طرح کی جد و جہد اختیار کرو۔

مانویوں کا کہنا ہے کہ اردشیر کا بیٹا سابور تخت پر بیٹھا تو اس نے اس کو بلایا اور اپنا تاج اس کے سر پر رکھا۔ یہ واقعہ یک شنبہ کے روز ماہ نیسان کے اوائل میں رونما ہوا اس وقت آفتاب برج حمل میں تھا اور اس وقت تک اس کے صرف دو ہی پیرو کار تھے، شمعون اور زکوا، جو اس کے ہم رکاب تھے۔ اس کا باپ اس کے ساتھ تھا، جو دیکھ رہا تھا کہ اس کے بیٹے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ مانی غالوس رومی کی بادشاہت کے دوسرے سال ظاہر ہوا اور مرقیون نے، اس سے تقریباً سو سال پیشتر طوس انطونیانوس کی بادشاہی کے پہلے سال ظہور کیا اور مرقیون سے تقریباً تیس سال بعد ابن دیصان ظاہر ہوا۔ اس کو ابن دیصان کے نام سے اس لیے موسوم کیا جاتا ہے کہ اس کی ولادت ایک نہر کے کنارے ہوئی تھی جسے نہر دیصان کہا جاتا ہے۔

مانی اپنے آپ کو وہی فارقلیط قرار دیتا ہے جس کے ظہور کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت دی گئی تھی۔ مانی نے اپنا مذہب، مجوسیت اور نصرانیت سے اخذ کیا۔ اسی طرح

جس رسم الخط سے اس کی دینی و مذہبی کتابیں ضبط تحریر میں آئیں، وہ سریانی اور فارسی سے مستخرج تھا۔

شاپور کے سامنے آنے سے قبل مانی تقریباً چالیس سال مختلف بلاد و امصار میں گھومتا رہا پھر اس نے شاپور کے بھائی فیروز کو اپنے دین کی خوشخبری سنائی۔ اس نے اسے اپنے بھائی شاپور کے ہاں پہنچا دیا۔

مانانیہ کہتے ہیں، جب مانی، شاپور کے پاس گیا تو اس کے دونوں کندھوں پر چراغ کی مانند، نور چمک رہا تھا۔ شاپور نے اس کو دیکھا تو اس کی بہت تعظیم کی۔ اس کی نظر میں وہ ایک عظیم و بزرگ شخصیت قرار پایا، حالانکہ وہ اس کو سزا دینے اور قتل کرنے کا عزم کیے ہوئے تھا لیکن جب وہ اس سے ملا تو اس پر ہیبت طاری ہو گئی اور وہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ آنے کی وجہ پوچھی، مانی نے کہا وہ دوبارہ اس کے پاس آئے گا۔

مانی نے اس کے سامنے اپنی کچھ ضروریات پیش کیں۔ مثلاً یہ کہ اس شہر میں اور تمام بلادِ مملکت میں اس کے پیروؤں کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھا جائے اور وہ جن شہروں میں آنا جانا چاہیں آزادی سے آجا سکیں۔

شاپور نے اس کے تمام مطالبات تسلیم کر لیے۔ اور مانی نے ہند، چین اور خراسان میں اپنی دعوت پہنچائی اور ہر ہر جگہ اپنا ایک نائندہ مقرر کیا۔

اللہ تعالیٰ کی صفتِ قدم، تخلیقِ کائنات اور نور و ظلمت کی باہمی آویزش کے بارے میں مانی کے اقوال و تصورات

مانی کہتا ہے، مبداء عالم، دو چیزیں ہیں۔ ایک نور اور ایک ظلمت ــ یہ دونوں ایک دوسرے سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہیں۔

[illegible] ازل سے ہے، جو حد و شمار کی گرفت سے باہر ہے۔ وہ اعلیٰ و فرشتہ [illegible] ان عناصر خمسہ پر مشتمل ہے۔

حلم۔ علم۔ عقل۔ غیب اور فطنت

اس کے ساتھ پانچ اور اعضا وابستہ ہیں۔ جو یہ ہیں۔

محبت۔ ایمان۔ وفا۔ مروت اور حکمت

مانی کا کہنا ہے کہ یہ نور اپنی صفت کے ازلی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اور بھی ازلی ہیں۔

ایک آسمان — اور

دوسرے زمین،

مانی کہتا ہے کہ آسمان کے پانچ اعضا ہیں۔

حلم۔ علم۔ عقل۔ غیب اور فطنت

اور زمین کے اعضا یہ ہیں۔

نسیم۔ ہوا۔ نور۔ پانی اور آگ

دوسری چیز یعنی اندھیرا جو ظلمت سے تعبیر ہے وہ بھی اعضائے خمسہ رکھتا ہے۔

بخارات۔ حریق۔ سموم۔ سم اور ظلمت

مانی کہتا ہے۔ وہ نور نیرا اور ہستی تاباں ہستی ظلمت کے ساتھ ہمقران ہے اور ان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔ نور کا ایک حصہ بہ نسبہ ظلمت سے پیوستہ ہے لیکن علاوہ یمین و یسار کے لحاظ سے، نور بے پایاں ہے۔

ظلمت بھی بے پایاں ہے مگر سفل کے لحاظ سے یا یمین و یسار کے لحاظ سے۔

مانی کہتا ہے شیطان اسی ارض ظلمت سے بنا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنی ذات کے اعتبار سے ازلی ہے، البتہ اس کے عناصر ہیں جو جوہر تھے وہ اپنے اندر ازلیت لیے ہوئے ہیں۔ اس کے انہی عناصر نے جمع ہو کر شیطان کی صورت اختیار کرلی۔ اس کا سر شیر کے سر کی طرح ہے، جسم اژدہے کے جسم کی مانند ہے، پر پرندے کے پروں کی مانند ہیں، دم مچھلی کی دم کی مانند ہے اور چاروں پاؤں چوپایوں کی مانند ہیں۔ جب یہ شیطان ظلمت سے عالم وجود میں آیا اور ابلیس قدیم کے نام سے موسوم ہوا تو اس

نے تمام چیزوں کو منہ میں نگلا، چبایا اور خراب کیا اور دائیں بائیں گھوما اور عالم سفلی میں
اُترا، اور ہر جگہ تباہی مچادی اور جو بھی مقابلہ پر آیا اس کو نیست و نابود کر ڈالا۔ پھر اس نے
عالم بالا کا رخ کیا۔ وہاں نور کی ضوفشانیاں دیکھیں اور نہ مانا۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ یہ نور
اوپر کو اٹھتے چلے جا رہے ہیں تو لرزا اور تھما اور رہا آخر اپنے عنصر کی طرف واپس لوٹ گیا۔
بعد ازاں جو عالم بالا کا قصد کیا تو زمینِ تاباں نے شیطان کے مقصد اور ارادہ جنگ
فساد کو بھانپ لیا اور جب زمینِ تاباں نے ان عزائم کو جان لیا تو عالم ظلمت پر بھی یہ بات
آشکار ہوئی۔ پھر عالم علم، عالم غیب، عالم عقل اور عالم حلم پر یہ حقیقت کھلی اور اس کے بعد
اس کا علم فرشتۂ جنان النور کو ہوا۔ تو اس نے اس کو مغلوب کرنے اور شکست دینے کے
اسباب وحیل پر غور کیا۔ اگرچہ اس کا لشکر اس کو مغلوب کرنے کی طاقت رکھتا تھا لیکن
اس نے خود ہی اس کام کو سرانجام دینے کی ٹھانی۔ چنانچہ اس نے اپنے روح کی برکت،
عالم خمسہ اور عناصر دوازدہ گانہ کے ذریعے ایک مولود کو پیدا کیا اور یہی انسان قدیم ہے
اور اسی کو ظلمت کے ساتھ جنگ وپیکار کے لیے آمادہ کیا۔

وہ کہتا ہے۔ انسان قدیم نے اپنے آپ کو اجناس خمسہ، جو آلہ خمسہ ہیں، یعنی
نسیم، ریح، نور، پانی اور آگ سے آراستہ کیا اور ان کو اپنے لیے سپر و سلاح
قرار دیا۔

پہلی چیز جو اس نے زیب تن کی نسیم ہے اور اس نسیم عظیم کے اوپر نور فیروزی کی چادر
اوڑھی گئی اور اس نور پر گرتے ہوئے پانی کا لباس پہنایا گیا اور باد تن میں چھپ گیا۔

پھر ڈھال اور نیزے کی طرح آگ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اس تیزی سے جنت سے
نیچے گر کر لڑائی جھگڑے کی زمین پر آ رہا۔

ابلیس قدیم بھی اپنے اجناس خمسہ — دخان، حریق، ظلمت، سموم اور ضباب — کی
طرف متوجہ ہوا، اور اس نے اپنے لیے اس کو سپر اور پناہ گاہ بنایا اور انسانِ قدیم کے مقابلہ
پر آیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرصہ دراز تک یہ ایک دوسرے سے لڑتے رہے اور ابلیس قدیم،
انسان قدیم پر غالب آگیا اور اس کے نور کا کچھ حصہ نگل گیا اور اس کے اجناس وعناصر

سمیت اس کو گھیرے میں لے لیا۔ فرشتۂ جنان النور نے دوسرے خداؤں کی معیت میں اس کا پیچھا کیا اور اسے نجات دلائی اور ظلمت پر غلبہ حاصل کیا۔

جو اس انسان کے بعد نیچے اترا اور جس نے انسانِ قدیم کو جہنم سے نجات دلائی اور ارواحِ ظلمت کو پکڑ کر قید کیا۔ وہ حبیب الانوار کہلاتا ہے۔

مانی کہتا ہے، اس کے بعد بہجت اور روح الحیات اس زمین پر آئیں اور جہنم کے نچلے طبقہ کی آخری گہرائی تک نظر دوڑائی اور دیکھا کہ انسان قدیم اور ملائکہ کو ابلیس اور اس کے شریر ساتھیوں اور حیاتِ مظلمہ نے گھیر رکھا ہے تو روح حیات نے انسانِ قدیم کو برق آسا تیزی کے ساتھ بآوازِ بلند پکارا۔ نتیجہ یہ ہوا، کہ ایک الٰہ فوراً نمودار ہو گیا۔

مانی کہتا ہے، جب ابلیسِ قدیم، انسانِ قدیم سے لڑائی کرتے ہوئے گتھم گتھا ہوا تو نور کے اجزائے خمسہ ظلمت کے اجزائے خمسہ سے آمیختہ ہو گئے۔

دخان، نسیم میں مل گیا اور یہ نسیم ممزوج اسی سے عالم وجود میں آئی۔ لہٰذا جو لذت و آسائشِ نفس اور حیاتِ حیوانی ہے، وہ اسی نسیم کی رہینِ منت ہے اور اس میں جو ہلاکت و تکلیف پائی جاتی ہے، وہ اس دخان کا نتیجہ ہے۔

حریق، آگ میں مل گئی۔ اور یہ آگ اسی کا نتیجہ ہے۔ اس میں جو سوز، ہلاکت اور فساد ہے، وہ حریق کا ثمرہ ہے اور جو درخشندگی اور ضو ہے، وہ آگ کی بدولت ہے۔

نور ظلمت سے خلط ملط ہو گیا اور یہ اجسامِ کثیفہ، مثلاً سونا چاندی وغیرہ اسی سے معرضِ وجود میں آئے۔ اس میں جو صفائی و زیبائی اور نظافت و منفعت ہے، وہ نور کی رہینِ منت ہے اور جو میل کچیل، تیرگی اور غلظت و قساوت ہے، وہ ظلمت کا نتیجہ ہے۔

سموم، ریح و باد میں آمیختہ ہو گئی اور یہ ریح و باد اسی سے ہے۔ اس میں منفعت و لذت کی جو مقدار پائی جاتی ہے، وہ ریح کے طفیل ہے اور جو کچھ کرب و تکلیف کا موجب اور مضرت کا باعث ہے، وہ سموم کی وجہ سے ہے۔

ضباب، پانی سے مل گیا اور یہ پانی اسی سے ہے۔ اس میں جو صفائی و عذوبت

اور لوگوں کے لیے ملامت، نرمی پائی جاتی ہے۔ وہ پانی کے باعث ہے اور جو زق کرنے
دم گھٹنے اور ہلاکت اور ثقالت و فساد کے وجوہ ہیں ان کا باعث ضباب ہے۔

مانی کہتا ہے، جب ظلمت کے ابنائے خمسہ نور کے اجناس خمسہ سے مختلط ہوئے تو
انسان قدیم انتہائی گہرائی میں آ گیا اور اجناس ظلمت کو بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالا تاکہ ان میں
مزید اضافہ نہ ہو سکے۔ پھر وہ اوپر کو چڑھا اور محاذ جنگ تک پہنچ گیا۔ پھر بعض فرشتوں
کو حکم دیا کہ ارض ظلمت کے جو حصے انوار سے ملے ہوئے ہیں، انھیں کھول دیں اور
آسمان پر معلق کر دیں۔ پھر ایک اور فرشتے کو حکم دیا کہ وہ یہ مخلوط اجزا اس کے
سپرد کر دے۔

مانی کہتا ہے، فرشتہ عالم نور نے اپنے بعض فرشتوں کو حکم دیا کہ ان مخلوط اجزا
سے اس عالم کی تخلیق و تعمیر کا کام سر انجام دیا جائے تاکہ اجزائے نوریہ اجزائے ظلمیہ سے
الگ ہو جائیں۔ چنانچہ اس نے دس آسمان اور آٹھ زمینیں بنائیں۔ ایک فرشتے کو آسمانوں
کے اور ایک کو زمینوں کے اٹھانے پر مامور کیا۔ ہر آسمان کے دہلیزوں سمیت بارہ بڑے
بڑے دروازے بنائے، ہر دروازے کو ایک دوسرے کے بالمقابل اور
سامنے رکھا۔ ہر دہلیز پر دو کواڑ بنائے۔ ہر دروازے کی دہلیز پر چھ زینے لگائے۔ ہر زینے
پر تیس مشجر راستے بنائے۔ ہر راستہ بارہ صفوں کا ہے۔ یہ دہلیزیں، راستے اور صفیں آسمانوں
کی بلندیوں تک مرتفع ہیں۔

مانی کہتا ہے فضائے آسمانی کے ڈانڈے پائین زمین سے ملے ہوئے ہیں
اور اس عالم کے اردگرد ایک خندق کھودی گئی تاکہ وہ ظلمتیں جو نور سے علیحدہ کی گئی ہیں
اس میں پھینک دی جائیں۔ اس خندق کے عقب میں ایک دیوار تعمیر کی گئی تاکہ جو ظلمت
نور سے الگ کی گئی ہے، اس کا کوئی حصہ بھی واپس نہ جا سکے۔

مانی کہتا ہے۔ بعد ازاں اس ساری روشنی کو دیکھ کر صاف کرنے کے لیے سورج اور چاند
کو پیدا کیا گیا۔ سورج نے اس روشنی کو پاکیزہ کر دیا ہے جو گرمی کے شیطانوں کی وجہ سے
مکدر ہو چکی ہے اور چاند نے اس نور کو صاف کیا جس میں سردی کے شیطانوں کے

باعث تکدر پیدا ہو گیا ہے اور یہ سب ایک ستون کی صورت میں تسبیحات وتقدیسات اور کلماتِ طیبات واعمالِ صالح کو لیے ہوئے اوپر کی طرف صعود کرتا ہے اور اس کو سورج کے حوالے کر دیتا ہے پھر سورج اس کو اس نور کے سپرد کر دیتا ہے جو اس سے اوپر عالمِ تسبیحات میں موج زن ہے اور اس سلسلے سے وہ اعلیٰ و خالص نور کی طرف چلا جاتا ہے۔ یہ عمل برابر جاری رہتا ہے حتیٰ کہ نور میں سے ایک حصہ ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس کو پاکیزہ و اجلا کرنے پر سورج اور چاند قدرت نہیں رکھتے۔ اس وقت زمینوں کو اٹھانے والا فرشتہ الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا فرشتہ آسمانوں کو جذب و کشش کے سلسلے سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اس طرح اعلیٰ و اسفل باہم ٹکرا جاتے ہیں اور پھر ان سے آگ بھڑک اٹھتی ہے اور اس وقت تک بھڑکتی رہتی ہے، جب تک کہ اس میں سے نور کی ہر مقدار تحلیل ہو کر پاکیزہ نہیں ہو جاتی۔

۲۶۴

مانی کہتا ہے، آگ بھڑکنے کی یہ کیفیت ایک ہزار چار سو اڑسٹھ سال تک باقی رہتی ہے۔ جب تدبیر کا یہ دور ختم ہوتا ہے تو ہمامہ دیکھتی ہے کہ روشنی اور نور رستگاری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، فرشتوں کا لشکر چلا گیا ہے اور محافظ ملائکہ نرم پڑ گئے ہیں تو اس وقت یہ جنگ و قتال کے درپے ہوتی ہے، لیکن نور کی حفاظت پر مامور عساکر اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر پیچھے ہٹا دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں کہ یہ اپنی قبر کی طرف لوٹ جائے جو اس کے لیے پہلے سے تیار ہوتی ہے۔ پھر یہ قبر اس پتھر سے بند کر دی جاتی ہے جو مقدار و ضخامت میں پوری دنیا کے برابر ہے۔ یہ پتھر اس کو سختی کے ساتھ اس قبر میں بند کر دیتا ہے اور اس تدبیر سے نور ظلمت کی چیرہ دستیوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

مانویہ کے فرقہ ماسیہ کا عقیدہ ہے کہ نور کی کچھ نہ کچھ مقدار ظلمت میں بھی باقی رہتی ہے۔

نسلِ انسانی کا آغاز مذہبِ مانی کی رُو سے

مانی کہتا ہے، اس کے بعد ارکنہ و نجوم، زجر، حرص اور شہوت و معصیت

میں اختلاط ہوا اور اس سے انسانِ اوّل جو کہ آدمؑ ہے معرضِ وجود میں آیا اور یہ کام
دو ارکون — مرد و زن — نے انجام دیا۔ اس کے بعد ان میں باہم میل جول ہوا جس
کے نتیجہ میں ایک خوب رو عورت حوّا، عالمِ وجود میں آئی۔ پھر جب پانچوں فرشتوں
نے اللہ کے اس نور اور خوشبو کو دیکھا، جس کو حرص نے اسیر کر کے ان دونوں کی فطرت
میں ودیعت کر دیا تھا۔ تو انھوں نے بشیر، ام الحیات، انسانِ قدیم اور روح الحیات
سے استدعا کی کہ اس مولودِ قدیم کی طرف کسی ایسی ہستی کو بھیجا جائے جو اس کو اس
حرص و آز سے آزاد کرائے اور اس کے سامنے علم اور نیکی کی وضاحت کرے اور
اس کو شیاطین کی گرفت سے نجات دلائے۔

وہ کہتا ہے۔ انھوں نے عیسیٰ کو ایک الٰہ کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ دونوں ارکون
کے پاس گئے اور ان کو قید کر لیا اور دونوں نومولودوں کو نجات دلائی۔ پھر عیسیٰ نے
اس نومولود آدم سے گفتگو کی اور اس کے سامنے، جنان، آلہہ، جہنم، شیاطین، زمین و
آسمان اور آفتاب و ماہتاب کی وضاحت کی اور اسے حوّا کے بارے میں خوفزدہ کیا
اور بتایا کہ یہ تمہیں نقصان پہنچائے گی۔ لہٰذا اس کے قریب جانے سے اس کو روکا۔ آدم
نے یہ بات سنی اور اس پر عمل کیا

پھر ارکون اپنی بیٹی حوّا کے پاس آیا اور اس شہوت کی وجہ سے جو اس کے اندر
موجود تھی، اس سے مقاربت کی جس کے نتیجہ میں ایک بدشکل سرخ رنگ کا بچہ پیدا ہوا۔
اس کا نام قاین یعنی مردِ شعر تھا۔ اس بچے نے اپنی ماں سے مباشرت کی اور ایک
سفید رو بچہ پیدا ہوا جس کا نام ہابیل یعنی مردِ سفید رو تھا۔

قاین نے پھر اپنی ماں سے مواصلت کی اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ایک کا نام
حکیمۃ الدہر اور دوسری کا بنت الحرص ہوا۔ بنت الحرص کو قاین نے بیوی بنا لیا اور حکیمۃ الدہر
کو ہابیل کے حوالے کر دیا، جس کو اس نے بیوی بنا لیا۔

وہ کہتا ہے، حکیمۃ الدہر، اللہ کے نور اور اس کی حکمت سے بہرہ ور تھی اور
بنت الحرص ان اوصاف سے محروم تھی۔ اس کے بعد حکیمۃ الدہر کے پاس ایک فرشتہ

اور کہا۔

"اپنے آپ کو محفوظ رکھ۔ کیونکہ تجھ سے دو ایسی لڑکیاں جنم لیں گی جو اللہ کی مسرت کی تکمیل کریں گی۔"

بعد ازاں اس نے اس سے مقاربت کی اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ایک کا نام فریادا اور دوسری کا فرفریادر رکھا گیا۔

جب ہابیل کو اس بات کا علم ہوا تو وہ سخت غضب ناک ہوا اور غصہ نے اس پر غلبہ پالیا۔ اس نے پوچھا۔

"یہ دونوں بچے کہاں سے لائی ہو؟ میرے خیال میں یہ قائن کے بچے ہیں جس نے تم سے اختلاط کیا ہے۔"

اس نے فرشتہ کا واقعہ بیان کیا۔ اور اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر وہ اپنی ماں حوا کے پاس گیا اور قائن کی اس حرکت کے بارے میں شکایت کی اور کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس نے میری بہن اور بیوی کے ساتھ کیا کیا ہے۔"

اس شکایت کی اطلاع قائن کو ہوئی تو وہ ہابیل کے پاس گیا اور ایک پتھر اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا جس سے وہ مر گیا اور حقیقۃ الدہر کو اپنی بیوی بنا لیا۔

مانی کہتا ہے۔ بعد ازاں زراکنہ اور دو شمہ بد اور حوا قائن کے اس فعل سے سخت غمگین ہوئے۔ اور شمہ بد نے حوا کو [illegible] کے بول سکھائے تاکہ وہ آدم کو جادو سے رام کرے چنانچہ وہ آگئی [illegible] نام [illegible] دیا اور اپنے ساتھ درخت کے پھولوں کا تاج پہنے گئی۔ آدم نے اس کو دیکھا تو شہوت سے مغلوب ہو کر اس پر جا گرا۔ وہ حاملہ ہو گئی اور ایک حسین و جمیل بچے کو جنم دیا۔

یہ بات شمہ بد کو معلوم ہوئی تو اسے بڑا افسوس ہوا۔ اور وہ بیمار پڑ گیا اور حوا سے کہنے لگا یہ مولود ہماری ذات نہیں ہے یہ اجنبی ہے۔

حوا نے اس مولود کو قتل کر دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن آدم نے اس کو پکڑ لیا اور حوا سے کہا میں اس کی تربیت گائے کے دودھ اور درخت کے پھلوں سے کروں گا۔ چنانچہ اس

کو پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا۔

صندید نے اراکنہ کو روانہ کیا کہ وہ درخت اور گائے کو اٹھا لائیں اور انھیں آدم سے دور رکھیں۔ مگر جونہی آدم نے یہ صورتِ حال دیکھی، زمرلود کو پکڑ لیا اور اس کے اردگرد تین دائرے کھینچ ڈالے۔ پہلے دائرے پر ملک الجنان کا، دوسرے پر انسانِ قدیم کا اور تیسرے پر روح الحیات کا ورد کیا اور اللہ جل اسمہ سے الحاح و عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

"اگر میں نے کوئی جرم کیا ہے تو میں ذمہ دار ہوں۔ اس زمرلود کا کیا گناہ ہے؟"

اس کے بعد ان تینوں (یعنی اقانیم ثلاثہ) میں سے ایک، ہاتھ میں اکلیلِ جلال لئے ہوئے تیزی کے ساتھ آدم کے پاس آیا۔ صندید اور اراکنہ نے اسے دیکھا تو یہاں سے چل دیئے۔

وہ کہتا ہے: اس کے بعد آدم کے سامنے نطیس نام کا ایک درخت نمودار ہوا۔ اس درخت سے دودھ جاری ہوا، جو بچے کو وہ بطور غذا کے دیتا رہا اور اس کا نام اسی کے نام پر رکھ گیا لیکن بعد ازاں اس کو شاتل کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اس کے بعد یہ صندید آدم اور اس کی اولاد کا مخالف ہو گیا۔ اس نے حوا سے کہا: آدم کے پاس جاؤ۔ شاید تم اس کو ہماری طرف واپس لا سکو۔ چنانچہ وہ گئی اور اس نے آدم کو بہکایا اور اس نے شہوت سے مغلوب ہو کر اس سے اختلاط کیا۔ شاتل نے اس کو دیکھ کر نصیحت اور سرزنش کی اور کہا:-

"آؤ مشرق کی جانب چلیں جہاں اللہ کے نور اور حکمت کا دور دورہ ہے۔"

چنانچہ وہ اس کے ساتھ چل پڑا اور وہیں اقامت اختیار کر لی تا آنکہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور جنت میں چلا گیا۔ پھر شاتل، فریاد، فرفریاد اور ان دونوں کی ماں حکیمۃ الدہر تا حیات ایک ہی انداز اور منہج سے صدیقیت میں رہے اور حوا، قاین اور ابنۃ الحرص جہنم میں پہنچے۔

صفتِ ارضِ نور اور آسمانِ نورانی

یہ دونوں آلہ نور کے ساتھ ازلی ہیں

مانی کہتا ہے: ارضِ نور کے پانچ اعضا ہیں۔ نسیم، ریح، نور، پانی اور آگ۔!

سمانِ نور کے بھی پانچ اعضا ہیں — حلم، علم، عقل، غیب اور فطانت — !
یہ دس اعضا، زمین اور آسمان کی عظمت ہیں۔
وہ کہتا ہے، یہ ارضِ نور، شاداب و مسرت انگیز اور درخشندہ و تاباں جس کی تابانی، اس کی پاکیزگی اور حسن کی ضامن ہے اور ایک ایک صورت، ایک ایک خوبی، ایک ایک بیاض، ایک ایک صفا، ایک ایک بہجت، ایک ایک نور، ایک ایک ضیا، ایک ایک منظر، ایک ایک غیب و جمال اور ایک ایک باب اور ایک ایک برج اور مسکن اور منزل ہیں — اور اسی طرح ایک ایک باغ و درخت اور شاخ میں، جو ٹہنیوں اور خوش منظر پھول اور بے شمار رنگ کے شاندار ثمرے جو ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ اور چمکدار ہیں، ضیا پاش ہے — یہی نہیں، ابر و سحاب اور ایک ایک سایہ میں جلوہ فگن ہے — اور یہ خدائے تاباں ہمیشہ سے اس زمین پر ہے اور ہمیشہ اس زمین پر رہے گا۔
وہ کہتا ہے، اس زمین میں خدا کی بارہ عظمتیں ہیں، جن کو ابکار کہتے ہیں۔ ان کی صورتیں اسی کی صورت کی مانند ہیں۔ ان سب میں علم و تعقل پایا جاتا ہے۔ یہ وہ عظمتیں ہیں، جو مضبوط دائمی کارکنوں کے نام سے موسوم تھیں اور نسیم، حیات عالم ہے۔

صفتِ ارضِ ظلمت اور اس کی حرارت

مانی کہتا ہے، ارضِ ظلمت، گہرائیوں، غاروں، قطروں، بندوں، جوہڑوں اور جنگلوں سے پُر ہے۔ یہ زمین مختلف حصوں میں منتشر اور کٹی پھٹی ہے۔ اس میں گڑھے کوڑے ہیں؛ اس سے دھوئیں کے چشمے اُبلتے ہیں، جو ایک شہر سے دوسرے شہر میں اور ایک بند سے دوسرے بند کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے آگ کے چشمے پھوٹتے ہیں، جو ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتے ہیں۔ نیز اس سے ظلمت کے چشمے نمودار ہوتے ہیں، جو شہر شہر بہتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض بلند ہیں اور بعض اسفل۔ اس سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ زہرِ موت کی حیثیت رکھتا ہے اور عمیق اور گہرے چشموں سے نکلتا ہے اس کی جڑیں ایسی مٹی میں پیوست ہیں جو دبنیت لیے ہوئے ہے، اس میں آگ کے عناصر

تیرہ و تار ہوا کے عناصر اور ثقیل پانی کے عناصر شامل ہیں۔ یہ ارضِ ظلمت اس ارضِ نورانی سے ملی ہوئی ہے جو عالمِ علوی میں واقع ہے اور یہ عالمِ سفلی میں ہے۔ ان میں سے کسی کی بھی جہتِ علو میں اور ارضِ ظلمت کی جہتِ سفلی میں حد و انتہا نہیں۔

انسان کو اس دین میں کس طرح داخل ہونا چاہیئے

مانی کہتا ہے جو شخص اس دین میں داخل ہونے کا خواہاں ہو اسے اپنے حالت کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اگر وہ دیکھے کہ شہوت، حرص، گوشت خوری، مے نوشی، نکاح، ایذا رسانی، پانی، آگ، جادو اور ریاکاری کے ترک پر قادر ہے تو اسے اس دین میں داخل ہونا چاہیئے اور اگر وہ ان تمام چیزوں کو نہیں چھوڑ سکتا تو اسے اس دین میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں۔

اگر اس دین سے تو اس کو محبت ہے مگر شہوت و حرص کو ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو دین و صدیقین کی محافظت ہی کو مغتنم گردانا جائے گا۔ اس صورت میں اسے چاہیئے کہ افعالِ قبیحہ کے مقابلہ میں نیکی کے لیے، شب زندہ داری کے لیے اور اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے، گڑگڑانے اور آہ و زاری کے لیے بھی کوئی نہ کوئی وقت مخصوص کرے۔ یہ چیز اس کو دنیا و آخرت میں بے نیاز کر دے گی اور حشر کے روز اس کی صورت دوسرے درجہ کی ہوگی۔ اس کا ہم آگے ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

مانی کی شریعت اور اس کے مقرر کردہ فرائض

مانی نے اپنے تابع سماعین پر دس فرائض کی انجام دہی کو فرض ٹھہرایا اور اس کے بعد تین کا اور اضافہ کیا، جنھیں خواتیم کہا جاتا ہے۔ اور بالالتزام سات روزے رکھنے کو ضروری قرار دیا۔

فرائض و واجبات مقاماتِ اربعہ پر ایمان لانے سے عبارت ہے اور وہ ہے، اللہ، اس کا نور، اس کی قوت اور اس کی حکمت۔!

اسد بل اسمٰہ فرشتۂ جنان النور ہے۔ اس کا نور آفتاب و ماہتاب۔ اور اس کی قوت
دائمہ خمسہ یعنی نسیم، رنگ، نور، پانی اور آگ ہے۔ اور اس کی حکمت دین مقدس ہے،
جس میں پانچ معانی ہیں۔

معلمین فرزندانِ علم۔
مشمسین فرزندانِ علم
قسیسین فرزندانِ عقل۔
صدیقین، فرزندانِ غیب — اور
سماعین، فرزندانِ ظلمت۔

فرائض عشرہ یہ ہیں :-
ترک بت پرستی۔
ترک کذب۔
ترک بخل۔
ترک قتل۔
ترک زنا۔
ترک سرقہ۔
علل اور جادوگری کی تعلیم۔
دو امور مبہمہ پر قائم رہنا — جن میں سے
ایک دین کے معاملہ میں شک — اور دوسرے عمل میں ڈھیلاپن اور سستی ہے۔

چار یا سات نمازوں کی فرضیت

نمازیں اس ترتیب سے ادا کی جائیں۔
جاری یا کھڑے پانی سے مسح کرے اور نیرِ اعظم (آفتاب) کی طرف رُخ کر کے
کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کرے اور سجدہ میں یہ الفاظ کہے۔

"ہمارا رہنما فارقلیط باعث برکت ہے۔ وہ پیغمبرِ نور ہے۔ اس کے مانند فرشتے مبارک ہیں اور اس کے جنود نیرّہ تسبیح خواں ہیں۔"

یہ الفاظ سجدہ میں کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دوسرا سجدہ کیے بغیر کھڑا ہو جائے۔ پھر دوسرے سجدہ میں یہ الفاظ کہے۔

"تیری تسبیح بیان کی جاتی ہے، اے مانی! تو نور کو پیدا کرنے والا ہے اور ہمارا ہادی ہے، تو اصلِ نور اور شاخِ حیات ہے اور وہ شجرۂ عظیمہ ہے، جو تمام تر شفا ہے۔"

تیسرے سجدہ میں یہ کہے۔

"میں قلبِ پاک اور زبانِ صادق کے ساتھ اس خداوند کو سجدہ کرتا ہوں اور اس کی تسبیح کرتا ہوں، جو پدرِ انوارِ عنایہ ہے۔ تو پاک اور مبارک ہے، تیری عظمت بھی پاک ہے، اور تمام عالم مبارک ہیں کہ تو نے خود انھیں بنایا، تیرے جنود، تیرے ابرار، تیرا کلمہ اور تیری عظمت و رضوان سب تسبیح کناں ہیں، اس لیے کہ تو ہی وہ خدا ہے جو پیکرِ حق و حیات اور سراپا پاکی ہے۔"

پھر چوتھے میں یہ الفاظ کہے۔

"تسبیح بیان کرتا ہوں اور سجدہ کرتا ہوں، ان تمام خداؤں اور تمام فرشتوں کو جو نور افشاں ہیں، جو تیرے زیر سایہ تھے اور ان تمام انوار اور تمام جنود کو جو اس خدائے بزرگ و برتر سے تعلق رکھتے ہیں۔"

پانچویں میں یہ الفاظ کہے۔

"سجدہ کرتا ہوں اور تسبیح بیان کرتا ہوں، عظیم اور بزرگ جنود کی جو نور افشاں ہیں جنھوں نے اپنی حکمت سے ظلمت کو نیست و نابود اور ختم کر دیا۔"

چھٹے میں یہ الفاظ کہے۔

"سجدہ ادا کرتا ہوں اور تسبیح بیان کرتا ہوں، اس پدرِ عظمت کی جو عظیم ہے اور نور افشاں ہے اور علمین سے آیا ہے۔"

بارہویں سجدہ تک اسی طرح کہتا جائے۔

جب ان دس نمازوں سے فارغ ہو جائے تو دوسری نماز کا آغاز کرے اس میں بھی کچھ تسبیحات ہیں، جن کو بیان کرنے کی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

پہلی نماز، زوال کے وقت، دوسری نماز زوال اور غروب آفتاب کے درمیان، پھر غروب آفتاب کے بعد نمازِ مغرب، پھر مغرب سے تین ساعت بعد نمازِ عتمہ یعنی (نمازِ عشاء) پڑھی جاتی ہے — ان تمام نمازوں اور سجدوں میں اسی طرح کیا جائے جس طرح پہلی — نمازِ بشیر — میں کیا گیا۔

روزہ اس طرح رکھا جاتا ہے۔

جب آفتاب برجِ قوس میں چلا جاتا ہے اور ماہتاب پورے کا پورا نور ہو جاتا ہے تو دو دن، دو روزے رکھے جاتے ہیں جن کے درمیان افطار نہیں ہوتا، پھر جب نئے چاند کی رؤیت ہوتی ہے تو دو دن روزے رکھے جاتے ہیں ان کے درمیان بھی افطار نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد جب چاند نور ہو جاتا ہے اور برجِ جدی میں چلا جاتا ہے تو دو روزے رکھے جاتے ہیں۔ پھر جب نیا چاند ہوتا ہے اور آفتاب برجِ دلو میں چلا جاتا ہے تو مہینے کے آٹھ دن گزرنے کے بعد تیس دن روزے رکھے جاتے ہیں اور ہر دن غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کیا جاتا ہے۔

یک شنبہ کو عام مانیہ اور دوشنبہ کو خواص مانیہ معظم و محترم گردانتے ہیں۔

مانی نے اس کو ان پر اسی طرح ضروری قرار دیا ہے۔

مانی کے بعد مانویہ میں مسئلہ امامت سے متعلق اختلاف

مانویہ کہتا ہے کہ جب مانی جنان النور کو پرواز کر گیا تو پرواز سے قبل اس نے سیس کو اپنا جانشین مقرر کیا اور وہ تادم واپسیں اللہ کے دین کے قیام و طہارت کے لیے سرگرم عمل رہا۔ اس کے بعد تمام پیشوا یکے بعد دیگرے بلا اختلاف اسی نہج سے پیروی دین میں مصروف رہے۔ تا آنکہ ان میں دیناوریہ کے نام سے ایک گروہ ظہور پذیر ہوا۔ ان لوگوں نے اپنے امام کو ہدف طعن ٹھہرایا اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے کنارہ کشی

نیا تو لوگوں نے اس سے اپنا قائد و امام مقرر کر دینے کی درخواست کی۔ اس نے کہا کہ یہ مقلاص ہے۔ تم اس کے مقام و مرتبہ سے واقف ہو۔ میں اسے برگزیدہ سمجھتا ہوں اور اعتبار سے معاملات سے متعلق اس کے حسنِ تدبیر سے مطمئن ہوں اور اس کی توثیق کرتا ہوں۔ چنانچہ جب زاد ہرمز چل بسا تو وہ لوگ مقلاص کی امامت و پیشوائی پر متفق ہو گئے۔

مانویہ کے دو فرقے ــــ مہریہ اور مقلاصیہ

مقلاص نے اس دین سے متعلق کئی باتوں میں جماعت مانویت سے اختلاف کیا، جن میں سے ایک مسئلۂ وصالات ہے۔ حتیٰ کہ ابو جعفر منصور کے زمانہ میں افریقہ سے ابو ہلال دیجوری آیا اور مانویہ کے منصب قیادت پر فائز ہوا۔ وصالات کے بارے میں مقلاص نے جو دستور نافذ کیا تھا، اس نے مقلاصیہ کو اس کے ترک کرنے کا حکم دیا جو انھوں نے تسلیم کر لیا۔

اسی زمانہ میں مقلاصیہ میں ایک اور شخص پیدا ہوا جو بزرمہر کے نام سے متعارف تھا۔ ان میں کا ایک گروہ اس کی طرف مائل ہو گیا۔ اس نے اپنی طرف سے کچھ نئی چیزیں داخلِ مذہب کیں۔

یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تاآنکہ ان کی قیادت ابو سعید رحا کے ہاتھ آئی۔ اس نے وصالات کے باب میں پھر ان کو عقیدۂ مہریہ کی طرف لوٹا دیا۔ اس عقیدہ کے تابعین وصالات کو ضروری ٹھہراتے اور اس پر عمل پیرا رہتے تاآنکہ مامون کے زمانۂ خلافت میں ایک شخص ظاہر ہوا جس کا نام میرے خیال میں یزدان بخت تھا۔ اس نے بعض امور میں مخالفت کی اور لوگوں کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔ اس کو ان کے صرف ایک حصے سے جتھے نے مرکزِ توجہ ٹھہرایا۔

مہریہ پر مقلاصیہ کے الزامات

ان کا کہنا ہے کہ خالد قسری نے مہر کو خچر پر سوار کیا اور اسے چاندی کی انگوٹھی پہنائی

اور ریشمی کپڑے کا خلعت زیب تن کیا۔

مامون اور معتصم کے عہد میں مقلاصہ کا قائد یزدان بخت ابو علی سعید تھا۔ اس کی موت کے بعد اس کا کاتب نصر بن ہرمز سمرقندی اس کا جانشین ہوا۔ یہ اپنے پیروان مذہب اور اس میں شامل ہونے والوں کے لیے ایسی چیزوں کو جائز ٹھہراتے تھے جو ان کے مذہب کی رو سے جائز نہ تھیں۔ یہ بادشاہوں سے میل جول رکھتے اور ان کے ساتھ اکل وشرب کی محفلوں میں شریک ہوتے۔ ان کے قائدین میں سے ایک شخص ابوالحسن دمشقی تھا۔

مانی بہرام بن شاپور کی حکومت میں قتل کیا گیا۔ قتل کے بعد اس کے دو ٹکڑے کیے گئے۔ ایک ٹکڑے کو ایک دروازے پر اور دوسرے کو جندی ساپور کے دوسرے دروازے پر تختہ دار پر کھینچ گیا۔ ان دونوں مقامات کو مارِ اعلیٰ اور مار اسفل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ شاپور کے قید خانہ میں محبوس تھا۔ شاپور کی موت کے بعد بہرام نے اس کو قید خانہ سے باہر نکالا۔ یہ بھی منقول ہے کہ قید خانہ ہی میں اس کی موت واقع ہوئی۔ صحیح بات یہ ہے کہ اسے سولی پر چڑھایا گیا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کے دونوں پاؤں ٹیڑھے تھے بعض کہتے ہیں، صرف دایاں پاؤں ٹیڑھا تھا۔

مانی نے اپنی کتابوں میں تمام انبیاء (علیہم السلام) کی مخالفت اور عیب جوئی کی ہے اور انھیں متہم بالکذب ٹھہرایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ان پر شیاطین نے غلبہ پایا تھا اور وہی ان کی زبان سے بات کرتے تھے، بلکہ بعض مقامات پر تو اس نے اپنی کتابوں میں خود انبیاء ہی کو شیاطین قرار دیا ہے۔ (معاذ اللہ)

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو جو ہمارے اور نصاریٰ کے ہاں مشہور شخصیت ہیں، اس نے شیطان تصور کیا ہے۔ (نعوذ باللہ)

منانیہ کا تصورِ معاد

مانی کہتا ہے، صدیق کا وقت موت آتا ہے تو انسان قدیم، حکیم، ہادی کی شکل

میں الٰہہ نیّرہ کو اس کے پاس بھیجتا ہے جس کے ساتھ تین اور آلہہ نیّر ہوتے ہیں۔ ان کے
پاس کوزۂ آب، لباس، عمامہ، قلادۂ شاہی اور نور سے مزین تاج ہوتا ہے۔ صدیق کی
شکل سے مشابہ ایک جوان بھی ان کے ساتھ آتا ہے۔ شیطان حرص و شہوت اور دیگر
شیاطین بھی اس کے سامنے آتے ہیں۔ صدیق ان کو دیکھتا ہے تو عظیم کی شکل کے اله
اور تین دوسرے آلہہ سے فریاد کرتا ہے اور وہ اس کے قریب آجاتے ہیں۔ جب
شیاطین ان کو دیکھتے ہیں تو بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ اس صدیق کو قلادۂ شاہی، تاج
اور لباس پہناتے ہیں اور کوزۂ آب اس کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں۔ اور اس کو عمود قمر
کے ستون تسبیح میں، انسان قدیم اور منبۂ ام الاحیاء کے پاس لے جاتے ہیں اور یہاں یہ
جنان النور میں پہلے کی طرح رہنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا جسد اسی طرح پڑا رہتا ہے اور
شمس، قمر اور آلہہ نیّرہ اس کے قوا کو جو پانی، آگ اور نسیم سے تعبیر ہے، جذب کر لیتے
ہیں۔ پھر اس کو آفتاب میں لے جایا جاتا ہے اور وہاں وہ اله ہو جاتا ہے اور اس کے
باقی جسد کو جو کہ ظلمت محض ہے جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے۔

لیکن جب ستیزہ کار انسان کا وقت موت آتا ہے، جس نے دین اور خیر کو قبول کیا اور ان
دونوں کی اور صدیقین کی حفاظت و نگاہداری کی تو بھی آلہہ مذکور اس کے پاس آتے
ہیں اور ساتھ ہی شیاطین بھی حاضر ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ دست سے فریاد کرتا ہے جو
سے اور نیک اعمال اور دین و صدیقین کی جو وہ حفاظت کرتا رہا ہے اس کا وسیلہ
تلاش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کو شیاطین سے نجات دلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ اس عالم میں
اس آدمی کی طرح رہتا ہے جو خواب میں خوف و ہراس کی مختلف شکلوں کو دیکھتا ہے اور
کیچڑ اور مٹی میں غوطہ زن رہتا ہے۔ تا آنکہ اس کا نور اور روح صاف و خالص ہو جاتے
ہیں اور وہ صدیقین سے ملنے اور ان سے وابستہ ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور عرصہ
دراز تک اس حالت تردد میں رہنے کے بعد وہ ان کا لباس زیب تن کر لیتا ہے۔

مگر جب اس مرد گناہگار کا ہنگام موت آتا ہے، جس پر حرص و شہوت کا غلبہ و
استیلا رہا ہو، تو شیاطین حاضر ہوتے ہیں جو اسے پکڑ لیتے ہیں اور مبتلائے عذاب

اور دشمنوں سے دوچار کرتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ آلہ جس وہی ابلیس سے گرا جاتے ہیں اور گنہگار انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اس کی مخلصی اور نجات کے لیے آتے ہیں حالانکہ ان کی آمد کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی زجر و توبیخ کی جائے اور اس کے اعمالِ بد کی یاد دہانی کرائی جائے اور امانت صدیقین سے جو دست کش ہوا ہے، اس سلسلہ میں اس پر اتمامِ حجت کی جائے۔ پھر وہ عاقبت تک اسی عالم عذاب و عقوبت میں گرفتار رہتا ہے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے۔

مانی کہتا ہے، یہ ہیں وہ تین راستے جن میں ارواحِ انسانی کو تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

ایک جنت کا ہے، جو صدیقین کے لیے ہے۔

دوسرا عالم اہوال کا ہے جو محافظین دین اور معاونین صدیقین کے لیے ہے۔

تیسرا جہنم کا ہے جو اثیم و گنہگار انسان کے لیے ہے۔

فنائے عالم کے بعد کیفیتِ معاد اور صفتِ جنت و جہنم کیا ہے؟

مانی کہتا ہے، پھر انسانِ قدیم، عالم جدی (شمال) سے، بشیر مشرق سے، بنائے کبیر یمن سے اور روح الحیات جانب مغرب سے آتے ہیں اور اس عظیم عمارت پر جو جنت جدید کے نام سے موسوم ہے، کھڑے ہو جاتے ہیں اور جہنم کو دیکھتے ہیں اور اس کو گھیر لیتے ہیں۔ اس کے بعد جنت سے صدیقین اس نور کی طرف آتے ہیں اور اس میں بیٹھ جاتے ہیں۔ بعد ازاں تیزی سے آدم کے مجمع میں چلے جاتے ہیں اندر جہنم کے اور گرد دکھ سے ہو کر ان گنہگاروں پر نظر ڈالتے ہیں، جو اضطراب اور پریشانی و بے تابی کی حالت میں جہنم میں پڑے نالہ و فریاد کر رہے ہوتے ہیں۔

جہنم، صدیقین کو تکلیف پہنچانے پر قادر نہیں، جب گنہگار صدیقین کو دیکھتے ہیں تو ان سے ملتجی اور فریاد کناں ہوتے ہیں اگرچہ وہ زجر و توبیخ کے سوا انھیں کوئی ایسا جواب نہیں دیتے جو ان کے لیے مفید ہو۔ اس سے گنہگاروں کی ندامت و افسوس، دکھ درد اور بڑھ جاتا ہے۔

یہ کیفیت ان پر ابدالآباد تک طاری رہتی ہے۔

مانی کی تصنیفات

مانی کی سات کتابیں ہیں۔ ان میں سے ایک فارسی زبان میں ہے اور چھ سوری میں، جو کہ سوریا زبان میں ہیں اور وہ کتابیں یہ ہیں:۔

کتاب سفر الاسرار۔ یہ چند ابواب پر مشتمل ہے۔ جو یہ ہیں:۔

باب ذکر الدیصانیین۔ باب شہادۃ یستاسف علی الحبیب۔ باب شہادۃ ... علی نفسہ یعقوب۔

باب ابن الارملۃ۔ مانی کے نزدیک یہی وہ مسیح مصلوب ہے، جس کو یہودیوں نے صلیب دی۔

باب شہادۃ عیسیٰ علی نفسہ فی یہودا۔ باب ابتداء شہادۃ الیمین بعد غلبۃ۔ باب الارواح السبع۔ باب القول فی الارواح الاربع الزوال۔ باب الضحکۃ۔ باب شہادۃ آدم علی عیسیٰ۔ باب السقاط من الدین۔ باب قول الدیصانیین فی النفس والجسد۔ باب الرد علی الدیصانیین فی نفس الحیاۃ۔ باب الحی وقی الخندقۃ۔ باب حفظ العالم۔ باب الایام الثلاثۃ۔ باب الانبیاء۔ باب القیامۃ۔

یہ وہ ابواب ہیں جنہیں کتاب سفر الاسرار اپنے دامن صفحات میں سمیٹے ہوئے ہے۔

کتاب سفر الجبابرۃ:۔ یہ . . . پر مشتمل ہے۔

کتاب فرائض السماعین:۔ باب فرائض المجتبین۔

کتاب الشابرقان:۔ یہ باب انحلال السماعین۔ باب انحلال مجتبین اور باب انحلال الخطاۃ پر مشتمل ہے۔

کتاب سفر الاحیاء:۔ یہ . . . پر مشتمل ہے۔

کتاب فرقماطیا:۔ یہ . . . پر مشتمل ہے۔

مانی اور اس کے بعد کے پیشواؤں کے رسائل

رسالۃ الاصلین۔ رسالۃ الکبراء۔ رسالۃ ہند العظیمۃ۔ رسالۃ فی البر۔ رسالۃ فضا العدل۔

رسالہ کسکر۔ رسالہ فتق العظیمۃ۔ رسالہ ارمینیۃ۔ رسالہ امولیا الکافر۔ رسالہ جیسفون فی اوتیہ۔
رسالہ الکلمات العشر۔ رسالۃ المعلم فی الوصالات۔ رسالہ رحمن فی خاتم العم۔ رسالہ تبرات
فی التعزیتہ۔ رسالہ خبرات فی . . . رسالہ امہسم الطیسونیۃ۔ رسالہ یحییٰ فی العطر۔ رسالہ
خبرات فی . . . رسالہ طیسفون الی السماعین۔ رسالہ خانی۔ رسالہ الہدی العسیرۃ۔ رسالہ
سیلس ذات الوجہین۔ رسالہ بابل الکبیرۃ۔ رسالہ سیس وفتق فی الصور۔ رسالہ الجنۃ۔
رسالہ سیس فی الزمان۔ رسالہ سیرسس فی العشر۔ رسالہ سیس فی الرہون۔ رسالہ التدبیر۔
رسالہ ابا فی النبیذ۔ رسالہ الربی الی الرہا۔ رسالہ ابا فی الحب۔ رسالہ میسان فی النہر۔ رسالہ
ابالی . . . رسالہ نخرابا فی الحول۔ رسالہ ابا فی ذکر الطیب۔ رسالہ عبدیسوع فی العصرات
رسالہ نخرابا فی الوصالات۔ رسالہ شابل بسکنی۔ رسالہ ابا فی الزکوات۔ رسالہ عدانا فی المماتۃ۔
رسالہ افتونا فی الزمان۔ رسالہ زکوفی الزمان۔ رسالہ سہراب فی العشر۔ رسالہ الکرج والعراب۔ رسالہ سہراب
فی الدرس۔ رسالہ ابراحیا۔ رسالہ ابی لیسام المہندس۔ رسالہ ابراحیا الکافر۔ رسالہ المعمودیۃ۔
رسالہ یحییٰ فی الدراہم۔ رسالہ افند فی الاعشار الاربعۃ۔ بعدازاں۔ رسالہ افند فی سعد بیل
رسالہ موفی ذکر الوسائد۔ رسالہ یوحنا فی تدبیر الصدقۃ۔ رسالہ السماعین فی اسم بند۔ رسالہ بیسام
فی الندر الکبری۔ رسالہ الاہواز فی ذکر الملک۔ رسالہ السماعین فی تبریز بن بخت۔ رسالہ
مینق الف رسالۃ الاولیٰ۔ رسالہ مینق الثانیۃ۔ رسالہ سلم وعفرا۔ رسالہ حطا۔ رسالہ خبرات فی منف۔
رسالہ ابراحیا فی الاعمار والمرضی۔ رسالہ اردو فی الدواب۔ رسالہ اجا فی الخلفات۔ رسالہ تمدن
المدینۃ۔ رسالہ ماتا فی التصلیب۔ رسالہ مہر السماع۔ رسالہ فیروز ورامیسن۔ رسالہ عبدیسوع
فی سفر الاسرار۔ رسالہ سمعون ورمین۔ رسالہ عبد ابل فی الکسوۃ۔ رسالہ خسر الصدقات۔ رسالہ تدبیر

منانیہ کے حالات اور مختلف بلاد وامصار میں ان کی نقل وحرکت اور

اُن کے قائدین ورؤسا کے بارے میں چند باتیں

سمنیہ کے علاوہ مختلف اہل مذاہب میں سے جو لوگ سب سے پہلے بلاد ماوراء النہر

میں داخل ہوتے وہ مشانیہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسریٰ نے مانی کو قتل کرنے اور تختہ دار پر کھینچ دینے کے بعد اپنے باشندگانِ مملکت پر اس دین کے بارے میں مباحثہ و مجادلہ کو ممنوع قرار دے دیا اور پیروانِ مانی جہاں پائے جاتے، انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ وہاں سے بھاگ گئے اور نہر بلخ عبور کر کے مملکتِ خان میں داخل ہونے اور سکونت اختیار کرنے لگے۔ خان، ان کی زبان میں بادشاہانِ ترک کا لقب ہے۔

حکومت فارس کے منتشر ہونے اور عربوں کی قوت و شوکت کے مضبوط ہونے تک مانیہ دوبارہ انھیں میں اقامت پذیر رہے۔ اس کے بعد وہ اپنے پہلے شہروں میں واپس چلے گئے۔ ان کی واپسی کے اس سلسلے نے خصوصیت کے ساتھ اہل ایران کے زمانۂ فتنہ و فساد اور ملوکِ بنو امیہ کے دور میں زور پکڑا، کیونکہ خالد بن عبد اللہ قسری ان کا خاص طور پر خیال رکھنے والا تھا اور اس دیار میں ان کی سیادت و پیشوائی کا اصل مرکز بابل ہی تھا اور ان کے متعلق تمام فیصلے وہیں تشکیل پاتے تھے اور وہیں سے ان کا رئیس و قائد اس شہر میں جانے کا فیصلہ کرتا جہاں وہ زیادہ امن و تحفظ دیکھتا۔ وہاں سے ان کا آخری قافلہ مقتدر کے عہد حکومت میں نکلا۔ یہ لوگ خطرہ کے پیش نظر خراسان چلے گئے اور جو باقی رہ گئے انھوں نے اپنے آپ کو چھپائے رکھا اور مختلف شہروں میں منتقل ہو گئے۔ ان میں سے تقریباً پانچ سو افراد سمرقند میں جمع ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی باتیں پھیل گئیں اور والیٔ خراسان ان کو قتل کر دینے پر آمادہ ہو گیا۔ مگر اس کو بادشاہ چین نے — جو میرے خیال میں صاحب تغزغز تھا — پیغام بھیجا کہ تیرے شہروں میں جتنی تعداد میں میرے ہم مذہب مقیم ہیں، اس سے کہیں زیادہ تعداد میں مسلمان میری قلمرو میں آباد ہیں۔ میں حلفیہ کہتا ہوں اگر ان میں سے ایک شخص کو بھی قتل کیا گیا تو اس کے بدلے میں تمام مسلمانوں کو تہہ تیغ کر دیا جائے گا۔

اس نے بعد ازاں مسجدیں ویران کر دیں اور مسلمانوں کی حفاظت و نگرانی سے دست کش ہو گیا اور قتل عام کا حکم دے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ والیٔ خراسان ارادۂ قتل سے رک گیا اور ان سے جزیہ لینا شروع کر دیا۔

مقاماتِ اسلامیہ میں ان کی تعداد بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے مدینۃ السلام (بغداد) میں معزالدولہ کے عہد میں ان کی تعداد تقریباً تین سو تھی لیکن اب ہمارے زمانہ میں پانچ آدمی بھی نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو اب اجاری کہا جاتا ہے اور یہ رستاق سمرقند، صغد اور بالخصوص نونجکث کے قصبات و دیہات میں پائے جاتے ہیں۔

دورِ عباسیہ اور اس سے قبل کے مانوی قائدین کے نام اور ان کا تذکرہ

جعد بن درہم جس کی طرف مروان بن محمد کو منسوب کیا جاتا ہے اور اسے مروان جعدی کہا جاتا ہے۔ یہ شخص مروان اور اس کے لڑکوں کا معلم تھا جس نے اس کو حلقۂ زندقہ میں شامل کر لیا تھا۔ جعد کو ہشام بن عبدالملک نے اپنے عہدِ خلافت میں ایک طویل مدت تک قید و بند میں رکھنے کے بعد خالد بن عبداللہ قسری کے ہاتھوں قتل کرا دیا تھا۔

کہتے ہیں خاندانِ جعد نے ہشام کی خدمت میں جعد کے متعلق ایک عرضداشت پیش کی جس میں اس کی کمزوری اور طولِ حبس و قید کا شکوہ کیا۔ اس کے جواب میں ہشام نے کہا:۔

"کیا وہ ابھی تک زندہ ہے؟"

اور خالد کو اس کے قتل کر دینے کے لیے لکھا۔ چنانچہ اس نے منبر پر چڑھ کر ہشام کا حکم سنایا اور اس کے بعد عید الاضحیٰ کے روز اس کو قتل کر دیا اور کہا۔

"یہ عید کی قربانی ہے"

حالانکہ خالد خود متہم بزندقہ تھا اور اس کی ماں نصرانیہ تھی۔

مروان جعدی کا شمار بھی زنادقہ میں ہوتا ہے۔

ان کے وہ رؤسائے متکلمین جو بظاہر مسلمان اور بباطن زندیق تھے

یہ ابن طالوت، ابو شاکر، ابو شاکر کا بھتیجا، ابن اعدی حریزی، نعمان بن ابو العوجاء

صالح بن عبدالقدوس ہیں۔ انھوں نے ثنویت اور اس پر مشتمل مذاہب کے حامیوں کی تائید میں کتابیں لکھیں اور اس موضوع سے متعلق متکلمین کی بہت سی تصانیف پر تنقید وارد کی۔

ان کے شعراء میں سے بشار بن برد، اسحاق بن خلف، ابن سیابہ، سلم الخاسر، علی بن خلیل اور علی بن ثابت ہیں۔

اس مذہب سے انسلاک رکھنے والے گروہ کے دورِ آخر کے مشاہیر میں سے ابو عیسیٰ وراق، ابوالعباس ناشی اور جیہانی محمد بن احمد ہیں۔

وہ ملوک و رؤسا جو متہم بزندقہ تھے

کہا جاتا ہے، بجز محمد بن خالد بن برمک کے تمام برامکہ زندیق تھے۔ فضل اور اس کے بھائی حسن کے بارے میں بھی منقول ہے۔

مہدی کا کاتب محمد بن عبیداللہ بھی زندیق تھا جس کا اس نے اعتراف کر لیا تھا اور مہدی نے اس کو قتل کر دیا تھا۔

میں نے اس مذہب سے وابستگی رکھنے والے بعض لوگوں کی یہ تحریر پڑھی ہے کہ مامون بھی اسی گروہ میں شامل تھا۔ لیکن یہ کذب بیانی ہے۔

کہتے ہیں محمد بن عبدالملک زیات بھی زندیق تھا۔

دولتِ عباسیہ میں اس مذہب کے رؤسا و قائدین

ابو یحییٰ رئیس، ابو علی سعید، ابو علی رجا، یزدان بخت۔ یہ وہ شخص ہے جس کو امان دے کر مامون نے رے سے بلایا۔ جب بحث و مناظرہ کرنے والوں نے اس کو لاجواب کر دیا تو مامون نے اس سے کہا۔

"یزدان بخت! اسلام قبول کر لو۔ اگر یہ امان نامہ، جو تمہیں ہم دے چکے ہیں درمیان میں حائل نہ ہوتا تو ہمارا اور تمہارا معاملہ دوسری نوعیت کا ہوتا۔"

یزدان بخت نے جواب دیا۔

"اے امیر المؤمنین! آپ کی نصیحت مسموع اور آپ کا فرمان مستور۔ لیکن آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جو لوگوں کو ترک مذہب پر مجبور کرتے ہیں"

مامون نے کہا۔

"ہاں! تمہاری یہ بات صحیح ہے"

لوگوں کے فتنہ و فساد کے ڈر سے مامون نے اس کو ایسی جگہ ٹھہرایا جہاں کوئی شخص نہ جا سکتا ہو اور اس خطرہ کے پیش نظر کہ کوئی اسے قتل نہ کر دے اس کے لیے محافظ مقرر کر دیئے تھے۔

یزدان بخت فصیح انسان اور سخن پرداز شخص تھا۔

ہمارے زمانہ میں ان کے قائدین مذہب

ہمارے زمانہ میں ان کی قیادت کا مرکز سمرقند میں منتقل ہو گیا ہے۔ اب وہیں ان کا [illegible] رہتا ہے۔ جب کہ اس سے پہلے ان کی سربراہی و قیادت کے فیصلے بابل کے [illegible] در کہیں بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے تھے۔

آج کل ان کے رئیس . . . ہیں۔

دیصانیہ

اس گروہ کو دیصانیہ کے نام سے اس لیے موسوم کرتے ہیں کہ ان کا قدیم مذہب دیصان کے کنارے پیدا ہوا [illegible] سے پہلے گزرا ہے۔ یہ دونوں مذہب باہم جتنے میں ان میں اختلاف نور ظلمت کے ساتھ اختلاط نور کے نظریہ سے متعلق ہے۔ اس وجہ سے خود دیصانیہ بھی دو فرقوں میں منقسم ہیں۔

ایک فرقہ اس عقیدہ کا حامل ہے کہ نور اپنے اختیار و ارادے سے ظلمت سے [illegible] ہوا تاکہ اس کی اصلاح کرے۔ جب اس نے ظلمت میں جگہ پیدا کر لی وہ [illegible]

آنا چاہا تو یہ اس کے لیے ناممکن ہو گیا۔ اور وہ اس پر قادر نہ ہو سکا۔

ایک فرقہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب نور کو ظلمت کی خشونت و بدبو کا احساس ہوا اور اس نے ظلمت کو ہٹا کر اس سے باہر نکلنا چاہا تو بغیر کسی ارادہ کے اس میں گڈمڈ ہو کر رہ گیا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے کسی دلدار اور تیز شئی کی گرفت میں انسان آجائے اور جوں جوں اس کو دور کرنے اور اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے اسی نسبت سے وہ اس میں اور دھنستی چلی جائے۔

ابن دیصان کا عقیدہ یہ تھا کہ نور ایک جنس ہے اور ظلمت ایک جنس۔

بعض دیصانیہ کہتے ہیں کہ ظلمت ہی اصل نور تھی۔

وہ کہتا ہے، نور زندہ، حساس اور عالم ہے اور ظلمت اس کے برعکس عاری غیر حساس و غیر عالم ہے اور اسی بنا پر وہ ایک دوسرے سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہیں۔

ابن دیصان کے پیرو، زمانۂ قدیم میں مضافاتِ بطائح[۲۲] میں پائے جاتے تھے، چین اور خراسان میں بھی ان کے کچھ گروہ موجود تھے لیکن وہاں یہ لوگ انتشار اور پراگندگی کی حالت میں تھے اور ان کا کوئی صومعہ و معبد نہ تھا۔ منانیہ البتہ وہاں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ابن دیصان کی تصنیفات یہ ہیں:۔

کتاب النور والظلمۃ۔ کتاب روحانیۃ الحق۔ کتاب المتحرک والجماد۔

علاوہ ازیں یہ اور بھی بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ ان کے قائدین مذہب نے بھی اپنے عقیدہ و افکار اور مذہب سے متعلق کتابیں تصنیف کیں مگر وہ ہمیں دستیاب نہیں ہوئیں۔

مرقیونیہ

پیروانِ مرقیون، دیصانیہ سے پہلے ہوئے ہیں۔ یہ نصاریٰ ہی کا ایک فرقہ ہے جو منانیہ اور دیصانیہ سے قریب تر ہے۔

مرقیونیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نور اور ظلمت دو قدیم اصل ہیں اور ان کے علاوہ

ایک اور کون باوجود بھی ہے، جو ان سے مختلط ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو شر سے منزہ قرار دیتے ہیں، لیکن اس کی تخلیقات کو شر سے تہی نہیں جانتے۔ البتہ اس شر سے اللہ کی ذات بالا ہے۔

مگر یہ کونِ ثالث کیا ہے۔؟ اس سے متعلق یہ مختلف رجحانات رکھتے ہیں۔

ایک فرقہ اسے حیات یا عیسیٰ سے تعبیر کرتا ہے۔

ایک گروہ عیسیٰ کو اس کونِ ثالث کا پیغمبر گردانتا ہے اور کونِ ثالث کو اپنے امر و قدرت کی بنا پر تمام اشیا کا صانع قرار دیتا ہے۔

مگر اس کے باوجود یہ سب اس پر متفق ہیں اور کسی قسم کے شک وشبہ میں مبتلا نہیں کہ عالم حادث ہے اور اس میں صنعت واضح و بیّن ہے۔

ان کا عقیدہ ہے کہ جو شخص بدبودار اور نشہ آور چیزوں سے کنارہ کش رہتا ہے، ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور روزے رکھتا ہے، وہ شیطان کے پھندوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

اس گروہ سے گوناگوں اور پیچ در پیچ متعدد حکایات منقول ہیں۔

مرقیونیہ ایک خاص اندازِ کتابت رکھتے ہیں جس میں یہ اپنی مذہبی کتابیں ضبطِ تحریر میں لاتے ہیں۔ خود مرقیون بھی ایک کتاب کا حامل ہے جس کو یہ . . . کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

مرقیون کے متبعین کی بہت سی کتابیں ہیں جو نایاب ہیں اور اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ کہاں ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو عقاید نصرانیت کے پردہ میں چھپا رکھا ہے۔ ان کی زیادہ تر آبادی خراسان میں ہے اور ان کے عقاید مانیہ کی طرح ظاہر و واضح ہیں۔

ماہانیہ

یہ لوگ مرقیونیہ ہی کا ایک فرقہ ہیں۔ بعض باتوں میں یہ ان کے مخالف ہیں اور

جس پر موافق ہے!

یہ نکاح اور ذبائح کے سوا تمام چیزوں میں مرقیونیہ کے ہم خیال ہیں۔ ان کے عقیدہ کی رو سے مسیح کو نور و ظلمت کے درمیان معدل کی حیثیت حاصل ہے۔
علاوہ ازیں ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

جنجیتین

یہ لوگ جنجی جوخانی کے پیروکار ہیں۔ پہلے یہ شخص بت پرست تھا اور بت خانہ میں گھڑیاں بجاتا تھا۔ پھر اس نے یہ مذہب ترک کر کے ایک اور مذہب اختیار کر لیا جس کا یہ خود ہی بانی تھا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ نور اور ظلمت سے پیشتر یہاں ایک شئی موجود تھی اور یہ کہ ظلمت میں دو شکلیں پائی جاتی تھیں۔ ایک مذکر اور ایک مؤنث!
وہ کہتا ہے، یہ مذکر ظلمت میں اپنی زوجہ کے ساتھ فرو کش تھا، جس کے نتیجہ میں مؤنث میں نور معرض ظہور میں آیا اور اس نور کا کچھ حصہ عالم احیا نے سرقہ کر لیا جو کرم کی طرح حرکت کناں ہوا۔ نور نے اس کا بوسہ لیا اور اپنے نور کی کچھ مقدار اس کو پہنا دی۔ بعد ازاں یہ کرم نور سے جدا ہو گیا اور اس سے نور کا کچھ حصہ سرقہ کر کے اپنے مقام پر واپس چلا گیا۔
نور کی اس مسروقہ مقدار سے جو نور کی طرف سے اس کو پہنائی گئی تھی، آسمان، پہاڑ، زمین اور باقی چیزوں کی تخلیق کی گئی۔
ان کے عقیدہ کی رو سے آگ مکۂ عالم ہے۔ یہ دیگر معتقدات کے بھی حامل ہیں۔ جن کے تذکرہ سے ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی کسی کتاب کا علم نہیں ہو سکا۔

خسرو آرزوشتان کا عقیدہ

اس کا شمار بھی باشندگان جوخی سے ہوتا ہے، جو نہروان کے کنارے ایک قریہ ہے اس کے پیرو لباس فاخرہ پہنتے تھے اور ان کو اس کا یہی حکم تھا۔ اس کا عقیدہ ہے کہ نور زندہ شئی ہے۔ وہ کہتا ہے، نور محو خواب تھا کہ ظلمت نے اس کو ڈھانپ لیا اور اس

سے نور کی کچھ مقدار چھین کر واپس اپنی جگہ چلی گئی۔ نور نے، اپنے ایک پیدا کردہ الٰہ سے جس کا نام ابن الاحیا تھا، کہا کہ تم ظلمت کے پاس جاؤ اور نور کی جو مقدار وہ مجھ سے چھین کر لے گئی ہے، اسے واپس میرے پاس لاؤ۔

ابن الاحیا ظلمت کے پاس پہنچا تو ظلمت اس سے ٹکرائی، اس کے نتیجے میں اس سے نور کی ایک ایسی طاقت پیدا ہوئی کہ جس سے دو وجود عالم ظہور میں آئے۔

ایک مذکر — اور

ایک مؤنث۔

اب وہ نور کے پاس، جو معدنِ حیات و نفوس ہے، واپس گیا اور اس سے نور کی کچھ مقدار لی اور ان دو نومولودوں کو پہنا دی۔

وہ کہتا ہے اسی پانی سے جو اس ٹکراؤ سے نمودار ہوا، ارض و سماء اور جو کچھ ان میں ستارے، سمندر، دریا اور پہاڑ ہیں، پیدا کیے گئے۔

یہ حضرت عیسیٰ کو موردِ طعن گردانتا تھا اور ان کو عاجز و ناتواں سمجھتا تھا، یہ اپنے مذہب کو پوشیدہ رکھتا تھا اور اس کی اشاعت نہیں کرتا تھا۔ یہ کسی کتاب کا حامل نہیں۔ اس کے اور اس کے رفقاء و متبعین کے کلام میں سے جو کچھ لوگوں کے دلوں میں محفوظ ہے، وہ یہ ہے۔

"ہم ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے کائنات میں نقب لگائی اور اس سے بہت بڑی دولت کو چرا لینے میں کامیاب ہوئے، پھر ہم مکان میں سکونت پذیر ہوئے اور نہر کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی سیاہی کو سفیدی سے بدل دیا، جس سے ان میں چمک اور روشنی پیدا ہوئی ہے"

اس کلام کو یہ لوگ خوب لحن و ہم آہنگی اور موزونیت سے گاتے ہیں۔

ان عقائد و تصورات کی روشنی میں ان کا مذہب، مذہب حرمیہ سے ملتا جلتا ہے۔

زنبیتین

ان کا عقیدہ ہے کہ ظلمت کے سوا اور کوئی چیز موجود نہ تھی، اس کے جوف میں پانی

تھا، پانی کے جوف میں ہوا تھی، ہوا میں رحم تھا، رحم میں حبل تھی، حبل میں بیضہ تھا، بیضہ میں روح تھا اور روح میں ابن الاحبار مشیم تھا۔ وہ اوپر کو اٹھا اور صحرا، اشیا، آسمان، زمین اور آلہہ کی تخلیق کی۔

وہ کہتے ہیں، اس کا باپ غفلت تھا جو اس سارے معاملہ سے بے خبر تھا۔

اس کے بعد وہ واپس نیچے لوٹ آیا۔

مہابجریین

یہ لوگ بپتسمہ، قربانیوں اور ہدایا کے قائل ہیں۔ ان کے مخصوص تہوار بھی ہیں۔ یہ اپنی عبادت گاہوں میں گائیں، بکریاں اور خنزیر ذبح کرتے ہیں۔ یہ اپنی عورتوں کو اپنے پیشواؤں کے ہاں جانے اور ان کے ساتھ میل جول رکھنے سے منع نہیں کرتے۔ زنا کو یہ بہت برا سمجھتے ہیں۔

کشطبیین

یہ قربانی، شہوت رانی، حرص اور مفاخرت کے قائل ہیں۔ ان کے عقیدہ کی رو سے ہر شئی سے قبل ایک حی عظیم تھا جس نے اپنے نفس سے ایک بیٹا پیدا کیا اور اس کا نام نجم الضیاء رکھا۔ اس کو یہ حی ثانی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں کرنے، ہدیئے اور اچھی چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

مغتسلہ

یہ لوگ زیادہ تر مضافات بطائح میں آباد ہیں اور ان کا شمار بطائح کے صابیین میں ہوتا ہے۔ یہ اغتسال کے قائل ہیں اور تمام ماکولات کو پانی سے دھوتے ہیں۔ ان کا قائد حسیح کے نام سے معروف ہے اور یہی اس مذہب کا بانی ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ دو عالم، مذکر اور مؤنث سے مرکب ہیں۔ بقولات شعر مذکر سے اور اشجار شعر مؤنث

شریعتِ مؤنث سے تعلق رکھتی ہیں اور دونتوں کو اس کے رگ و ریشہ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اس قبیل کے عقائد کے حامل ہیں جو خرافات کے ضمن میں آتے ہیں۔
ان کے شاگرد کا نام شمعون ہے۔
یہ لوگ ثنویت میں مانویہ کے ہم آہنگ ہیں، لیکن بعد میں ان کے راستے جدا جدا ہو گئے۔ اب تک ان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو نجوم و کواکب کی تعظیم کرتے ہیں۔

صابئینِ بطائح کے بارے میں ایک اور حکایت

یہ لوگ قدیم نبطیوں کے مذہب کے پیروکار ہیں اور ستاروں کی تعظیم کے قائل ہیں۔ یہ نقوش و اصنام رکھتے ہیں اور ان کا تعلق صابئی عوام سے ہے۔ انھیں حرنانیین کہا جاتا ہے بعض لوگوں کی رائے میں ان کا شمار صابئینِ حرنانیہ میں نہیں ہوتا۔ نہ مجموعۃً نہ تفصیلاً۔

عقائد ای وتملکما

ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ موجودات واکوان چار ہیں، جو ایک دوسرے سے کوئی مشابہت نہیں رکھتے۔ پہلے کو یہ جو سلطت سنعیر سے، دوسرے کو دیان سے، تیسرے کو وردو ردو الحیۃ الانثیٰ سے اور چوتھے کو ابن جین کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ چیزیں زمین اور آسمان وغیرہ تمام اشیاء سے پہلے ہی اس عالم میں موجود تھیں۔
وجوداتِ ثلاثہ نے سوسنت کو اپنا قائد و پیشوا بننے کی دعوت دی۔ بعد کو ان میں اختلاف رونما ہو گیا اور اس اختلاف کی وجہ سے شر و فساد و معاصی پیدا ہوئے۔

عقاید شیلیین

شیلی معتقدین سے تھے مگر ان سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔ یہ مومنا جو لوشیفتا تھے، وہ

مدد فراک کہا تا تھا۔ مذہبِ یہود کی طرف میلان رکھتا تھا اور اس پر عامل تھا۔

عقیدۂ خولانیتین

یہ گروہ مسیح خولانی کا پیرو ہے اور مسیح، بابک بن بہرام کا شاگرد تھا اور بابک شیبی کا شاگرد اور ہم نوا تھا، لیکن اپنے آپ کو یہود کی طرف منسوب کرنے میں توقف کرتا تھا۔

ماریین اور تستیتین

ان کا قائد ماری اسقف تھا یہ لوگ ثنویت سے قریب تر ہیں۔ خنسر باتی کو حرام نہیں قرار دیتے۔

رشتی، ماری کے پیروکاروں میں سے تھا مگر بعد میں اس سے اختلاف پیدا ہو گیا۔

اہل خیفۃ السماء

ان کا تعداد ابدی تھا اور طیسفون اور بہر سیر میں رہائش پذیر تھا۔ یہ صاحب ثروت آدمی تھا۔ اس نے ایک یہودی کو یہ فریب دیا کہ اس کے لیے اس نے انبیاؑ وحکما کی کتابیں لکھی ہیں۔ اس نے خود ایک مذہب کی بنیاد ڈالی اور لوگوں کو اس کی دعوت دی — نواحی طیسفون میں اس کے پیروان مذہب موجود ہیں۔

اسوریین

ان کے رئیس و پیشوا کو ابن ستیلی بن اسوری کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ڈھور ڈنگر چراتے تھے اور محنت مزدوری کرتے تھے۔ بعض چیزوں میں یہودیوں کے ہمنوا اور بعض میں مخالف تھے اور اپنے آپ کو دینِ عیسیٰ کے پیروکار ظاہر کرتے تھے۔

مغابیہ اور وحیلین

یہ لوگ دریا کی تعظیم کرتے ہیں۔ ان کے عقیدہ کی مدد سے دریا کا وجود بہرشی سے تدبیر اور

پہلے تھا جب یہ متلاطم ہوا تو اس سے جھاگ نمایاں ہوئی اور ہوا نے اس کو دیکھا تو اس میں مسکن بنالیا اور اس میں سکونت اختیار کرلی اور اس میں سات انڈے دیئے، ان سات انڈوں سے سات آلہہ پیدا ہوئے۔ ان میں کے ایک الٰہ کا نام نشابہ ہے۔ اس کو نشابہ ز تیر، اس لیے کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ اس نے دریا میں غوطہ لگایا اور پھر تیر کی سی تیزی کے ساتھ دریا سے باہر نکل آیا۔ کوثر کا جو ثل کے نام سے معروف ہے خالق یہی ہے۔ اس ثل میں ایک بہت بڑی نہر رواں ہے، جسے فراتِ عظیم کہا جاتا ہے۔ اسی ثل پر اس نے سدرہ کو اگایا۔

وہ کہتے ہیں' ان سات انڈوں میں سے، ایک سے نشابہ، دوسرے سے مریاش (؟)، تیسرے سے استبرق، چوتھے سے تاج، پانچویں سے سیدۃ العالم، چھٹے سے فتی اور ساتویں سے لیل ونہار پیدا ہوئے۔ پھر تاج مریاش کے ہاں اُترا اور اس کو اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ پھر اس نے تمام عالم کو مع ان چیزوں کے جو اس میں پائی جاتی ہیں، پیدا کیا۔

یہ لوگ دریا کو لائقِ تعظیم گردانتے ہیں اور اس کو الٰہِ عظیم قرار دیتے ہیں۔

کہتے ہیں، اس عقیدہ کے بہت سے حاملین سواحلِ دریا پر فروکش ہیں لیکن ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا، یہ عجیب وغریب عقاید کے حامل ہیں، جن کی حیثیت محض خرافات کی سی ہے۔ کتاب کی طوالت کے ڈر سے ہم نے ان کو تذکرہ اسی پر ختم کر دیا ہے۔

ان فرقوں کے نام جو حضرتِ عیسٰی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی زمانہ میں پائے جاتے تھے

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ قطبی نے ردِ نصاریٰ کے ضمن میں اس دوران کے درج ذیل فرقوں کا ذکر کیا ہے:۔

ملکیہ، نسطوریہ، یعقوبیہ، جنامیہ، کتشانیہ، ابہانیہ، الیانیہ، مامرونیہ، سالیہ، اربوسیہ، منانیہ، دیصانیہ، مرقیونیہ، ابرجانیہ، مقدانوسیہ، ماتی دونیہ، یماسہ، غزلیہ، فولیہ، اربا غوسیہ، معدحریہ،

جیلانیہ ، باکرلیہ . برلقانیہ ، محرانیہ ، سوردانیہ ، سادرمیہ ، علانشیہ . افخاریہ ، یوتانیہ ، حادثیہ ، انسیہ کرارکیہ ، بقالیہ ، دردویہ ، عولیہ ، اطربیونیہ ، لوعانیہ ، قیراطسیہ ، سمغسانیہ ، اثربیہ ، ارطماسیہ ، سابالسیہ ، بارنسطیہ ، ابحاقیہ ، سمانیہ ، مارونیہ ، مولیانیہ ، اتولیبا رسطیہ ، ادطاخیہ ، الوالنظریہ ، ابقالوسیہ ، مرسیہ ، طوریہ ، باتوریہ ، آدمیہ ، نفسطوریہ ، عنزونیہ ، نفسانیہ ، حسبیہ ، دیلقطانیہ ۔

مذاہبِ خرمیہ[۲۵] اور مزدکیہ

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ خرمیہ دو گروہوں میں منقسم ہیں۔

خرمیہ اول ۔ جو محمرہ کے نام سے موسوم ہیں اور اطرافِ کوہستان میں آذربائیجان ، ارمینیہ ، بلادِ دیلم ، ہمدان ، دینور ، اصفہان اور بلادِ اہواز میں بکھرے ہوئے ہیں — یہ لوگ دراصل مجوسی تھے ، جنھوں نے اس مذہب کو اپنا لیا اور لقطہ کے نام سے مشہور ہوتے ۔ ان کا قدیم رہنما مزدک اول تھا جس نے ان کو لذات سے بہرہ مند ہونے ، شہوات میں منہمک رہنے ، کھانے پینے میں جول اختیار کرنے اور استبداد کو ترک کرنے کا حکم دیا ۔ یہ لوگ اس حد تک باہمی اختلاط کے حامی تھے کہ ان کو دوسروں کے حرم تک سے تعلقات استوار کرنے میں کوئی باک نہ تھا ۔ لیکن اس کے باوجود یہ اعمالِ خیر ، ترکِ قتل اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے محترز رہنے کے قائل تھے ۔ آدابِ مہمان نوازی میں ان کا انداز سب سے نرالا تھا جو اور کہیں نہیں پایا جاتا ۔ یہ اپنے ہاں کسی کو مہمان ٹھہراتے تو اس کو کسی بھی چیز کے حصول سے نہ روکتے ۔ چاہے وہ کچھ بھی ہو ۔

مزدک ثانی بھی جو قباد بن فیروز کے عہد میں گزرا ہے ، انھیں امور کا حامل اور اسی طریق پر گامزن تھا ۔ اس کو اور اس کے متبعین کو انوشیروان نے قتل کرا دیا تھا ۔ اس کے واقعات و اخبار بڑے مشہور ہیں ۔

بلخی نے کتاب عیون المسائل والجوابات میں خرمیہ کے حالات ، ان کا مذہب طور طریقے ، شراب نوشی ، لذت و شہوت رانی اور اسلوبِ عبادت کے بارے میں تمام تفصیلات جمع کی ہیں اور ہم اس کے تذکرہ کی اس بنا پر ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ ہم سے پہلے دوسروں

نے یہ سب باتیں بیان کر دی ہیں۔

احوال واخبار بابکی خرمیہ

بابکی خرمیہ کا قائد بابک خرمی ہے جس شخص کو وہ گمراہ کرنا چاہتا، اس کے سامنے اپنی ربوبیت کا دعویٰ کرتا۔ اس نے مذاہبِ خرمیہ میں قتل و غصب، جنگ و قتال اور مثلہ کو جائز قرار دے دیا تھا، حالانکہ اس سے پیشتر خرمیہ میں اس قسم کی باتیں نہیں پائی جاتی تھیں۔

اس کے اسبابِ پیدائش، خروج و سرکشی، جنگ وقتال اور اس کا مقامِ قتل

واقد بن عمرو تمیمی جس نے بابک کے حالات جمع کیے ہیں، کہتا ہے۔

بابک کا باپ مدائن کا باشندہ تھا اور روغن بیچتا تھا۔ وہ سرزمین آذربائیجان میں گیا اور میمذ کے دیہات میں سے ایک گاؤں — بلال اباذ — میں سکونت پذیر ہوا۔ وہ روغن کا شیشہ کندھوں پر اٹھائے گاؤں گاؤں گھومتا۔ اس اثنا میں اس نے ایک کانی عورت کو — جو بابک کی ماں تھی — اپنے دامِ محبت میں گرفتار کر لیا اور ایک عرصہ تک اس سے ناشائستہ حرکات کا ارتکاب کرتا رہا۔ اسی دوران ایک مرتبہ وہ دونوں بستی سے دُور ایک جنگل میں تنہائی کی فضا میں باہم مشغولِ نازونوش تھے کہ بستی کی کچھ عورتیں جنگل کے چشمے سے پانی پینے کے لیے آئیں اور نبطی زبان کی ایک مترنم آواز ان کے پردۂ سماعت سے ٹکرائی۔ وہ اس طرف کو چل پڑیں اور ان دونوں پر جا ہجوم کیا۔ وہ بندۂ خدا تو بھاگ گیا مگر انھوں نے بابک کی ماں کو بالوں سے پکڑا اور بستی میں لے آئیں اور وہاں اس کو رسوا و ذلیل کیا۔

واقد کہتا ہے، اس واقعہ کے بعد یہ روغن فروش درخواستِ نکاح لے کر اس عورت کے باپ کے پاس پہنچا۔ باپ نے اس کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا اور اس سے بابک پیدا ہوا۔

کچھ عرصہ بعد وہ جبل سبلان کی طرف ایک سفر پر روانہ ہوا۔ وہاں اس کا سامنا ایک ایسے

شخص سے ہوا جو اس کی تلاش اور ٹوہ میں تھا۔ اس نے اس کو اتنا زخمی کر دیا کہ ایک مدت کے بعد یہی زخم اس کی موت پر منتج ہوئے۔ اب بابک کی ماں کی یہ حالت ہوئی کہ لوگوں کے گھروں میں جاتی اور ان کے بچوں کو اُجرت پر دودھ پلاتی تا آنکہ بابک دس سال کی عمر کو پہنچ گیا۔

کہتے ہیں ۔ جب بابک کچھ لوگوں کی گائیں چراتا تھا، ایک روز وہ بابک کی تلاش میں نکلی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک درخت کے نیچے برہنہ حالت میں سویا ہوا ہے اور اس کے سینے اور سر کے ہر ہر بال کے نیچے خون نمایاں ہے۔ وہ نیند سے بیدار ہوا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ماں کی نظروں کے سامنے اب دوسری کیفیت نمودار ہوئی۔ یعنی جو خون اس نے دیکھا تھا، اب وہ نظر نہیں آتا۔ وہ بولی معلوم ہوتا ہے، میرے بیٹے کو کوئی بہت بڑا اور اہم واقعہ پیش آنے والا ہے۔

واقد کہتا ہے۔ بابک، سراۃ نامی ایک گاؤں میں شبل بن منقی ازدی کے پاس، اس کے چوپاؤں کی نگرانی کے سلسلے میں مقیم تھا۔ وہاں اس کے ملازموں اور خادموں سے اس نے طنبورہ بجانا سیکھا۔ پھر وہ آذربائیجان کے ایک شہر ۔ تبریز ۔ میں چلا گیا۔ وہاں تقریباً دو سال محمد بن رواد ازدی کی خدمت میں رہا۔ پھر وہ واپس اپنی ماں کے پاس آکر اقامت پذیر ہو گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔

واقد بن عمرو کہتا ہے۔ کوہستانِ بذ میں دو طاقتور اور دولت مند آدمی سکونت پذیر تھے۔ جو کہ کوہستان بذ میں اقامت رکھنے والے خرمیہ پر مسلط ہونے کے لیے باہم برسرِ پیکار رہتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک، اس علاقہ پر قابض ہونے کا خواہاں تھا۔ ان میں سے ایک کا نام جاویدان بن سہرک تھا اور دوسرا اپنی کنیت ۔ ابو عمران ۔ سے معروف تھا۔ ان کے درمیان گرمیوں میں معرکہ کارزار گرم ہوتا اور جاڑوں میں ان میں برف حائل ہو جاتی۔

جاویدان جو بابک کا استاد تھا، اپنے شہر سے دو ہزار بکریاں لے کر سرزمین قزوین کے ایک سرحد زنجان کو روانہ ہوا، وہاں جا کر بکریاں فروخت کیں اور کوہستان بذ کی راہ لی۔ قصبہ میمذ میں اس کو برف نے گھیر لیا اور دقت آپڑی۔ سو استمداد کرتا ہوا قریہ بلال آباد میں چلا گیا۔ وہاں اس نے گاؤں کے سربراہ سے رہائش کے لیے درخواست کی۔ اس نے جاویدان کو تحقیراً بابک کی ماں کے ہاں ٹھہرا دیا جو کہ غربت و

تنگدستی کا شکار تھی اور سوائے آگ کے، جو ان کے لیے اس نے جلادی اور کسی شے کی مالک نہ تھی۔

بابک اس کے مویشیوں اور چوپایوں کی خدمت کے لیے اٹھا اور انھیں پانی پلایا۔ جاویدان نے اس کو اکل و شرب کا سامان اور چوپایوں کے لیے چارہ خریدنے کو بھیجا اور اس کے ساتھ گفتگو کی تو اس کو معاشی بدحالی کا شکار پایا۔ اس کی فارسی زبان کو سمجھنے میں اسے بڑی دشواری پیش آئی اور اس نے دیکھا کہ یہ اگرچہ غربت کی وجہ سے گندا اور غلیظ ہے تاہم بہادر اور چوکس ہے۔

جاویدان نے اس کی ماں سے کہا۔

"اے خاتون! میں کوہستان بذ کا خوش حال اور دولت مند شخص ہوں مجھے تیرے اس بچے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا تو اس کو میرے سپرد کر دے تاکہ میں اس کو اپنے ساتھ لے جاؤں۔ میں اس کو اپنے مال و دولت کا محافظ بناؤں گا اور ہر مہینے پچاس درہم کی اجرت تمھیں بھیجتا رہوں گا۔"

خاتون نے جواب دیا۔

"تم بھلے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ تم پہ آثارِ ثروت بھی ہویدا ہیں اور میں تمھاری طرف سے مطمئن ہوں۔ جب تم یہاں سے جاؤ تو اس کو اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔"

کچھ عرصہ بعد ابو عمران اپنے پہاڑ سے جاویدان کی طرف نکل کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ لڑائی شروع کر دی اور مغلوب ہوا۔ جاویدان نے ابو عمران کو قتل کر دیا اور واپس اپنے پہاڑ پر آگیا۔ لیکن جو زخم اس کو پہنچے تھے، انھوں نے اس کو ندھال کر دیا اور مکان پر پہنچنے سے تین روز بعد موت کی آغوش میں چلا گیا۔

جاویدان کی بیوی نے، جو بابک سے اظہارِ عشق و محبت کرتی تھی اور وہ اس کے ساتھ ناشائستہ افعال کا مرتکب ہوتا رہتا تھا، جاویدان کی موت کے بعد بابک سے کہا۔

"تم بہادر اور مضبوط آدمی ہو۔ جاویدان مر چکا ہے۔ میں اس کی موت کی خبر اس کے متبعین میں سے کسی کو بھی نہیں ہونے دوں گی۔ تم تیار رہو۔ میں کل ان سب کو تمہارے سامنے لاؤں گی

اور کہوں گی کہ جاویدان نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آج رات مر جاؤں گا۔ میری روح میرے قالب سے نکل کر بابک کے قالب میں چلی جائے گی اور اس کی روح سے مل جائے گی اور اس طرح وہ خود اپنا اور تمہارا درجہ اتنا بڑھا دے گا کہ جس تک نہ کوئی پہنچ سکا ہے اور نہ پہنچ سکے گا۔ وہ زمین کا مالک بن جائے گا۔ سرکشوں کو موت کے گھاٹ اتار دے گا اور مذہب مزدک کو زندہ کر دے گا تم میں کے ذلیل لوگوں کو اصحاب عزت و وقار بنا دے گا اور کمزوروں کو سربلند کر دے گا۔

اس کی اس بات سے بابک کے دل میں طمع و حرص کے جذبہ نے کروٹ لی۔ اس کو ایک خوشخبری اور نیک فال گردانا اور اپنے آپ کو اس کے لیے آمادہ و تیار کیا۔ صبح کو جاویدان کے لشکری اور سپاہی جب اس عورت کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے کہا۔

ہمیں کیوں نہیں بلایا گیا اور جاویدان نے کیوں ہمارے لیے کوئی وصیت نہیں کی۔؟

اس نے جواب دیا۔ اس میں صرف رکاوٹ یہ تھی کہ تم اپنے دیہات کے مختلف اور الگ الگ مقامات میں منتشر اور بکھرے ہوئے تھے۔ ان حالات میں اگر وہ تمہیں پیام بھیجتا اور جمع کر لیتا تو بات پھیل جاتی اور وہ تمہیں عربوں کی شرارت سے محفوظ نہ رکھ سکتا۔ لہٰذا اس نے میرے ذمہ یہ فرض عاید کیا کہ میں تمہیں یہ بات پہنچا دوں اور تم اس کو منظور کر لو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

انھوں نے جواب دیا۔ اس نے تم پر جو ذمہ داری عاید کی ہے وہ ہمیں بتا دو جب ہم نے اس کی زندگی میں اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی تو اس کی موت کے بعد بھی نہیں کریں گے۔

اس نے کہا، مجھے اس نے بتایا کہ میں آج شب کو موت سے ہمکنار ہونے والا ہوں اور میری روح، میرے قالب سے نکل کر اس لڑکے کے قالب میں، جو میرا خادم ہے، داخل ہو جائے گی۔ اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کو اپنے متبعین کا قائد و پیشوا مقرر کر دوں۔

اس نے مجھے حکم دیا کہ میری موت کے بعد تم ان کو اس بات سے مطلع کر دو۔ جو شخص اس باب میں میری نافرمانی کرے گا وہ بے دین قرار پائے گا اور اپنے لیے ایسی چیز کو پسند کرے گا جو میری پسند کے برعکس ہو گی۔

انھوں نے جواب دیا۔ اس لڑکے سے متعلق جو عہد اس نے تم سے لیا ہے، ہم اسے قبول کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس عورت کے حکم سے ایک گائے لائی گئی۔ اسے قتل کرکے اس کی کھال کھینچی گئی اور اسے زمین پر بچھایا گیا اور اس کھال پر شراب سے بھرا ہوا ایک بڑا سا طشت رکھ دیا گیا۔ اس طشت میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھ دیئے گئے۔ بعد ازاں ان ٹکڑوں کو اس عورت نے طشت کے اردگرد رکھا۔ پھر ہر ہر شخص کو ایک ایک کرکے بلایا اور حکم دیا کہ اس کھال پر اپنا پاؤں رکھو اور ایک ایک ٹکڑا اٹھا کر شراب میں بھگوؤ اور اسے کھا لو۔ اور یہ الفاظ زبان سے ادا کرو۔

"اے روح بابک! میں تم پر اسی طرح ایمان لایا جس طرح کہ روح جاویدان پر ایمان رکھتا"

پھر ہر شخص کو حکم دیا کہ بابک کا ہاتھ پکڑو۔ اس پر جھک کر تعظیم بجا لاؤ اور اس کو بوسہ دو۔

کھانا تیار ہونے تک انھوں نے یہ کام سرانجام دیا پھر اس عورت نے ان کے دستور کے مطابق، کھانا اور شراب پیش کیا۔ اس نے بابک کو فرش پر بٹھایا اور خود جیدو کھول کر بابک کے پہلو میں بیٹھی۔ جب ان میں سے ہر ایک شراب کے تین تین جام پی چکا تو عورت نے بابک کو ریحان کا ایک گلدستہ پیش کیا جو بابک نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا۔ یہ ان کی رسم نکاح تھی!

اس کے بعد سب لوگ کھڑے ہوئے اور دونوں کی شادی پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے تعظیم بجالائے۔ حتیٰ کہ عرب اور ان کے موالی نے بھی اس میں شرکت کی۔

وہ مذاہب جو دورِ اسلام میں، خراسان میں مجوس اور خرمیہ سے عالم وجود میں آئے

دولتِ عباسیہ کے آغاز اور ابوالعباس سے قبل ایک شخص ظاہر ہوا جس کا نام بہ فرید تھا۔ اور ابرشہر کے ایک گاؤں روہی کا باشندہ تھا۔ یہ مجوسی تھا اور قبلہ سے بائیں جانب بت کرکے پانچ نمازیں ادا کرتا تھا۔ یہ شخص فال گر اور کاہن تھا۔ مجوسیوں کو اپنے مذہب کی دعوت دیتا تھا

اور بہت سے لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا تھا۔

ابومسلم نے شبیب بن واج اور عبداللہ بن سعید کو اس کے پاس بھیجا، انھوں نے اس کو اسلام کی دعوت دی، اس پر یہ اسلام لے آیا اور اپنا ایک مقام بھی پیدا کر لیا، لیکن بعد میں اس کی کہانت و غول گرفتگی کے باعث اس کے اسلام کی پذیرائی نہ کی گئی اور اسے قتل کر دیا گیا۔ خراسان میں اب تک اس کے پیروانِ مذہب کی ایک جماعت موجود ہے۔

یہ بات ابراہیم بن عباس صولی نے کتاب الدولۃ العباسیہ میں ذکر کی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

مسلمیہ

جو عقائد بعد از اسلام خراسان میں پیدا ہوئے مسلمیہ کا شمار انھیں میں سے ہوتا ہے۔ یہ لوگ ابومسلم کے پیرو اور اس کی امامت و پیشوائی کے قائل ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور اسے رزق پہنچایا جاتا ہے۔

جب منصور نے ابومسلم کو قتل کر دیا تو اس کے تمام دعاۃ بالخصوص معدنین بلاد و امصار میں بھاگ گئے۔ ان میں سے ایک شخص اسحاق ترک تھا جو ترکستان اور بلادِ ماوراء النہر کی طرف چلا گیا اور وہاں ابومسلم کے داعی کی حیثیت سے کام کرنے لگا۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ ابومسلم ری کے پہاڑوں میں محبوس ہے اور وقت معینہ پر جسے وہ خود ہی جانتے ہیں گے ظہور کرے گا۔— یہ وہی عقیدہ ہے جو محمد بن حنفیہ کے بارے میں کیسانیہ کا ہے۔

اس حکایت کے بیان کرنے والے کا کہنا ہے کہ میں نے ایک جماعت سے پوچھا کہ اس شخص کو اسحاق ترک کے نام سے کیوں موسوم کرتے ہیں۔؟

انھوں نے بتایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خود ترکستان میں گیا اور وہاں لوگوں کو ابومسلم کی دعوت پہنچائی۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اسحاق علویوں میں سے تھا۔ لیکن اس مذہب کا لبادہ اوڑھ کر ان کے پاس آیا۔ یہ یحییٰ بن زید بن علی کی اولاد سے تھا جو بنو امیہ کے ڈر سے بھاگ گیا تھا۔

اور پھر بلاد ترکستان میں گھومتا پھرتا رہا۔

کتاب اخبار ماوراء النہر کا مصنف، جو خراسان کا باشندہ ہے، لکھتا ہے کہ ابو اسحاق محمد نے — جو مسلمیہ سے متعلق بہت سی معلومات رکھتا ہے — مجھے بتایا کہ اسحاق باشندگانِ ماوراء النہر میں سے تھا اور اَن پڑھ تھا۔ جنات اس کے تابع فرمان تھے۔ جب کسی مسئلہ میں اس سے کچھ پوچھا جاتا تو ایک رات کے بعد اس کا جواب دیتا۔

جب ابومسلم کے ساتھ وہ معاملہ ہو، جو ہوا، تو اس نے لوگوں کو اس کی دعوت دینا شروع کر دی۔ یہ شخص عقیدہ رکھتا تھا کہ اس کو زردشت کی طرف سے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ یہ اس بات کا مدعی تھا کہ زردشت مرا نہیں، زندہ ہے اور اس کے پیرو بھی اسی عقیدہ کے حامل تھے کہ وہ مرا نہیں ہے، زندہ ہے۔ وہ ظاہر ہوگا اور اس دین کی اقامت کرے گا۔ یہ عقیدہ اسرار مسلمیہ میں سے ہے۔

بلخی کہتا ہے بعض لوگ مسلمیہ کو حرمدینیہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور میں نے سنا ہے ہمارے ہاں بلخ میں ان کی ایک جماعت خرماد نامی ایک گاؤں میں موجود ہے۔ یہ لوگ بیم و رجا کی کیفیت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

مذاہب سمنیہ

میں نے خراسان کے ایک شخص کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب "اخبار خراسان فی القدیم وما آلت الیہ فی الحدیث" میں پڑھا ہے اور اس حصہ کو ان کا دستور کہنا چاہیئے جس میں وہ کہتا ہے کہ سمنیہ کا پیغمبر بوداسف ہے۔

اسلام سے قبل زمانہ قدیم میں ماوراء النہر کے زیادہ تر لوگ اسی مذہب کے پیرو تھے۔ سمنیہ سمنی کی طرف منسوب ہیں۔ یہ لوگ روئے زمین کے تمام باشندوں اور تمام مذاہب سے زیادہ سخی اور فیاض ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پیغمبر بوداسف کی تعلیم ہے کہ وہ بہت بڑی شی جو کسی صورت میں جائز نہیں اور جس پر کسی بھی شخص کو اعتقاد نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ عمل کرنا چاہیئے۔ کلمۂ "لا" ہے۔ (یعنی نفی) چنانچہ قول و فعل میں ان

عمل اسی عقیدہ پر مبنی ہے۔ یہ لوگ کلمہ کا کو شیطانی قرار دیتے ہیں۔ جب کہ ان کا مذہب شیطان کو دور کرتا اور ہٹاتا ہے۔

حواشی

---

۱ روم کے دو مہینے کانون کے نام سے موسوم ہیں۔ ایک کانونِ اوّل اور دوسرا کانونِ ثانی۔ معلوم نہیں اس سے کون سا کانون مراد ہے۔

۲ سولوجسموس۔ یہ لفظ (SYLLOGISM) کی تعریب ہے یعنی استدلال میں صغریٰ وکبریٰ استعمال کرنا۔

۳ دیارِ مضر:۔ حران اور رقہ کے قریب فرات کے مشرقی جانب واقع ہے۔ (معجم البلدان)

۴ بذندون:۔ بفتح با و دال وسکون ذال وبضم دال ثانیہ وسکون واو طرسوس کے قریب ایک گاؤں اسی گاؤں میں عباسی خلیفہ مامون الرشید نے وفات پائی اور پھر اس کی میت کو طرسوس لاکر دفن کیا گیا۔ طرسوس کے ایک دروازے کا نام باب بذندون ہے جس کے قریب مامون الرشید مدفون ہے۔ (ایضاً)

۵ ترعوز:۔ یہ لفظ اصل میں ترع عوز ہے۔ جس کو بعد میں حرانیہ ترعوز کے نام سے موسوم کرنے لگے۔ یہ حران میں ایک گاؤں تھا جو صابیئین نے تعمیر کیا۔ اس میں ان کا ہیکل تھا۔ جس کا نام زہرہ تھا اور یہ لوگ کوکب کے نام پر اپنے ہیکل تعمیر کرتے تھے۔ صابیئین کی زبان میں ترع عوز کا معنیٰ باب الزہرہ ہے۔ (ایضاً)

۶ سلمسین:۔ (بفتح سین ولام وسکون میم وکسر سین ثانی) حران کے قریب ایک قریہ پہلے اس کا نام "سلم سین" تھا جس کا معنیٰ "چاند کا بت" ہے۔ (ایضاً)

۷ سراشال:۔ یہ ان کی ایک نوع کی عبادت ہے۔

۸ تشمیس:۔ یہ بھی عبادت کا ایک انداز ہے۔

۹؎ دستوریہ یا دستبویہ :۔ ایک چھوٹی سی بوٹی جس کا رنگ خربوزے کے رنگ سے مشابہت ہے۔
(برہانِ قاطع)

۱۰؎ بنات الماء :۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس سے پانی کا بت زحل دیوتا مراد ہے۔

۱۱؎ عربی الفاظ یہ ہیں۔ "وفی ثلاثین یوم منسلخہ رأس شہر" اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ کانونِ اول اکتیس روز کا ہوتا ہے اور لفظ "رأس" عربی میں "آخری" کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس روز گزر جانے کے بعد آخری دن۔ یعنی اکتیس کو۔

۱۲؎ عربی الفاظ "ولکنی اجیئی ھھنا" ہیں۔

۱۳؎ مسکانیہ :۔ یہ لوگ نیشاپوریوں کے ایک گروہ کی اولاد میں سے تھے (منتہی الارب)

۱۴؎ جوخی :۔ بغداد کے نواح میں ایک بہت بڑا شہر۔ (معجم البلدان)

۱۵؎ بادرایا اور باکسایا :۔ بغداد اور واسط کے درمیان دو چھوٹے چھوٹے شہر۔ (ایضاً)

۱۶؎ طیسفون :۔ بغداد سے تین فرسنگ کے فاصلے پر ایک شہر ایوانِ کسریٰ اسی شہر میں تھا۔ یہ اصل میں طوسفون تھا۔ جس کو عربوں نے طیسفون بنا دیا۔ (ایضاً)

۱۷؎ اراکنہ :۔ ارکون یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی رئیس عظیم کے ہوتے ہیں اور ارکنہ اس کی جمع ہے۔ (البستان)

۱۸؎ سدلیقیت :۔ مانویہ کی ایک پرستش گاہ کا نام ہے۔

۱۹؎ خرلخ :۔ نہر جیحون کے بلخ سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (معجم البلدان)

۲۰؎ جدی :۔ ایک ستارہ ہے، جو قطب کے قریب ہے، جس سے سمتِ قبلہ کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ یہ ستارہ بناتِ نعش کے ساتھ چکر لگاتا ہے اور اسے جدی فرقد کہا جاتا ہے۔ جدی، آسمان کے ایک برج کا نام بھی ہے، جو دلو سے متصل ہے۔ (اقرب الموارد)

۲۱؎ تغزغز :۔ ترکوں کے قبائل میں سے ایک قبیلہ، جسے عرب تغزغز کے نام سے موسوم کرتے تھے غالباً یہ قرقز قوم تھی۔ اصل میں قوم قرقز وہ تھی جو ترکوں کی صحرا نورد اقوام میں سے ایک قوم تھی۔

۲۲؎ رستاق :۔ ایران کا ایک شہر، جو نواحی کرمان میں واقع ہے۔ (معجم البلدان)

۳۳ زنکت :۔ اس نام کا کوئی مقام نہیں مل سکا۔ البتہ اس سے ملتے جلتے چند مقامات معجم البلدان میں مذکور ہیں۔ مثلاً ایک زوکذک ہے، جو صغد وسمرقند میں ایک گاؤں ہے۔ ایک زکند ہے، جو سمرقند کے نواح میں ایک بستی ہے اور ایک زنجکث ہے، جو ماوراء النہر میں ایک شہر کا نام ہے۔ (ایضاً)

۳۴ بطائح :۔ واسط اور بصرہ کے درمیان واقع ہے۔ (ایضاً)

۳۵ خرمیّہ :۔ کتاب میں حرمیہ (حا) کے ساتھ مذکور ہے، لیکن یہ دراصل خرمیّہ (خا) کے ساتھ ہے لہٰذا ہم نے اسے خرمیہ بنا دیا ہے۔

۳۶ میمد :۔ (بکسرِ میم اول وسکون یا وفتح میم ثانی) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آذربائیجان میں ایک شہر کا نام ہے۔ (تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو معجم البلدان)

۳۷ براة :۔ نہاوند کے کنارے ایک گاؤں۔ (ایضاً)

۳۸ بذ (بتشدید ذال) آذربائیجان اور اران کے درمیان ایک گاؤں ہے اور یہ وہی گاؤں ہے جہاں سے عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے زمانہ میں بابک خرمی نے ظہور کیا۔ (ایضاً)

۳۹ ابرشہر :۔ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور کا قدیم نام (فرہنگ نفیسی)

۴۰ خرماد :۔ بلخ کا ایک گاؤں۔ (معجم البلدان)

مقالۂ نہم

دوسرا فن

جو

مذاہب و اعتقادات پر مشتمل ہے

علما کے احوال و اخبار اور ان کی تصنیفات کے نام

مذاہب ہند

میں نے ایک تحریر کے مقدمہ میں پڑھا ہے، کتاب فیہ ملل الہند و ادیانہا اور جس نسخہ سے میں نے نقل کیا ہے، وہ جمعہ کے روز ۳۔ محرم ۲۳۹ھ کا لکھا ہوا ہے، مجھے نہیں معلوم، اس حکایت کا بیان کرنے والا کون ہے۔ البتہ میں نے یہ دیکھا کہ اس کا ایک ایک حرف یعقوب بن اسحاق کندی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس مقدمہ کے تحت جو حکایت درج ہے، وہ بالفاظِ کاتب یہ ہے۔

بعض متکلمین کا بیان ہے کہ یحییٰ بن خالد برمکی نے ایک شخص کو اس غرض سے ہندوستان بھیجا کہ وہ اس کے پاس وہ جڑی بوٹیاں لے کر آئے جو وہاں پائی جاتی ہیں اور یہ کہ وہاں کے لوگوں کے مذاہب کے بارے میں اس کے لیے معلومات ضبطِ تحریر میں لائے چنانچہ اس نے یہ کتاب تالیف کی۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ سلطنتِ عرب میں کے جن لوگوں نے عقاید ہند کے بارے میں معلومات فراہم کرنے اور وہاں کے علمائے طب اور حکما کو اپنے ہاں لانے کے لیے سعی

کوشش کی وہ یحییٰ بن خالد اور برامکہ کی جماعت ہے۔

بلادِ ہند کے ان مقامات کے نام جہاں عبادت خانے ہیں اور ان کی کیفیت اور مجسّموں اور بتوں کی تفصیلات

وہاں کا سب سے بڑا عبادت خانہ مانکیر میں ہے، جو تین میل لمبا ہے ۔ مانکیر راجہ دھب رائے کا دار الخلافہ ہے۔ یہ شہر لمبائی میں چالیس فرسنگ تک پھیلا ہوا ہے یہ ساگوان بید اور مختلف قسم کے درختوں کی لکڑی سے اس کے مکانات اور معابد کی تعمیر ہوئی ہے۔ کہتے ہیں وہاں کے عام لوگوں کے پاس لاکھوں ہاتھی ہیں۔ بادشاہ کے اصطبل میں ساٹھ ہزار ہاتھی ہیں۔ اور رتو اور وہاں کے دھوبیوں کے پاس بھی ایک لاکھ بیس ہزار ہاتھی ہیں۔

یہاں کے بت خانے میں تقریباً بیس ہزار بدھ کے مجسمے ہیں۔ جو گوناگوں اور قیمتی جواہر مثلاً سونا، چاندی، لوہا، پیتل، ہاتھی دانت وغیرہ سے مرصع ہیں۔ بادشاہ کی سواری سال میں صرف ایک مرتبہ اس بت خانہ میں جاتی ہے۔ بادشاہ اس بت خانہ میں گھر سے پیدل چل کر آتا ہے اور واپسی پر سوار ہو کر جاتا ہے۔ اس میں سونے کا ایک بت ہے جو سطح زمین سے بارہ ہاتھ اونچا ہے۔ یہ بت سونے کے تخت پر، سونے کے گنبد کے وسط میں نصب ہے اور سفید پتھر، سرخ، زرد، نیل گوں اور سبز یاقوت سے مرصع ہے۔ ایک مقرر و معین دن میں جو ان کے ہاں معروف ہے یہ لوگ اس بت پر چڑھاوے چڑھاتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

ایک بت خانہ ملتان میں ہے۔ کہتے ہیں یہ سات بڑے بت خانوں میں سے ایک ہے۔ اس میں لوہے کا سات ہاتھ لمبا ایک بت ہے، جو گنبد کے وسط میں واقع ہے۔ اس بت کو تمام اطراف سے یکساں طور پر سنگِ مقناطیس نے گھیر اور روک رکھا ہے۔ کہتے ہیں یہ بت کسی آفت کی زد میں آگیا تھا اس لیے یہ ایک طرف کو جھک گیا ہے۔ یہ بت خانہ پہاڑ کے پہلو میں واقع ہے اور ایک گنبد کی شکل میں ہے جو ایک سو اسی ہاتھ کی بلندی تک پہنچا

جاتا ہے۔ اہلِ ہند جنگلوں اور دریاؤں کو عبور کرکے دور دراز علاقوں سے اس کی زیارت (یاترا) کے لیے جاتے ہیں۔

بلخ سے ملتان کو بالکل سیدھا راستہ جاتا ہے۔ کیونکہ ملتان کی آبادیاں بلخ سے قریب تر اور پیوستہ ہیں۔

پہاڑ کی چوٹی اور نشیب میں بجسا۔ بدھ اور تارکِ دنیا لوگوں کے لیے الگ مکانات بنے ہوئے ہیں۔ یہاں قربانیوں اور چڑھاووں کے لیے بھی ایک جگہ مقرر ہے۔ کہتے ہیں یہاں ایک ساعت بھی زیارت کرنے والوں کے ہجوم سے خالی نہیں رہتی۔

یہاں دو بت ہیں۔ ایک کو جنبکت اور دوسرے کو زنبکت کہا جاتا ہے۔ ان کو ایک عظیم وادی کے دونوں جانب سے پہاڑ کے پتھروں سے تراشا گیا ہے۔ ان میں سے ہر بت اسّی ہاتھ بلند ہے جو بہت دور سے دکھائی دیتا ہے اور اہلِ ہند قربانیاں عطر اور دھونیاں وغیرہ ساتھ لیے ان کی زیارت کو جاتے ہیں اور جب دور سے ان کی نظر ان پر پڑتی ہے تو ہر شخص احترام و عقیدت سے نگاہیں نیچی کر لیتا اور سر جھکا لیتا ہے۔ اگر بے ارادہ کے نظریں ان کی طرف اٹھ جائیں یا ان میں سے کسی کا سامنا ہو جائے تو اس صورت میں زائر پلٹ کر واپس اس مقام پر چلا جاتا ہے جہاں سے انھیں دیکھا نہ جا سکتا ہو، پھر وہ وہیں سے احتراماً سر جھکائے ان کی طرف چلنا شروع کر دیتا ہے۔

جس شخص نے ان دونوں بتوں کو دیکھا ہے اس نے مجھے بتایا کہ ان کے قدموں میں اس کثرت سے خون بہایا گیا ہے کہ اس پر کسی صورت میں بھی "تعین" کے لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس شخص نے یہ خیال ظاہر کیا کہ بہت ممکن ہے پچاس ہزار یا اس سے بھی زیادہ لوگوں نے اپنے آپ کو ان کے بھینٹ چڑھا دیا ہو۔ واللہ اعلم

ایک بت خانہ ہندوستان کی اونچی سرحدوں پر جو سجستان سے ملی ہوئی ہیں بامیان کے مقام پہ واقع ہے۔

یعقوب بن لیث جب ہندوستان کو فتح کرنے کے ارادے سے نکلا تو یہاں تک پہنچا تھا۔ فتح کے بعد بامیان کے اس مقام سے جو مورتیاں اس کو دستیاب ہوئیں۔ وہ

اُس نے مدینۃ السلام (بغداد) بھیج دی۔ یہ بہت بڑا بت خانہ ہے۔ جہاں عابد اور زاہد لوگ آتے اور قیام کرتے ہیں۔ یہاں بے شمار بت ہیں جو بے انداز سونے سے مرصع ہیں۔ اہل ہند دور دراز کے شہروں اور صدقوں سے دریاؤں اور صحراؤں کو عبور کر کے ان کی یاترا کو آتے ہیں۔

———————— فرخ بیت الذہب کے بارے میں لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ پتھر کا بت خانہ ہے، جس میں گوتم بدھ کے مجسمے نصب ہیں۔ اس کو بیت الذہب (سونے کا بت خانہ) اس لیے کہا جاتا ہے کہ حجاج کے زمانہ میں جب عربوں نے اس مقام کو فتح کیا تو وہاں سے ان کو سو بہار سونا دستیاب ہوا۔

مجھے ایک بہت بڑے سیاح ابو دلف ینبوعی نے بتایا۔

جو بت خانہ "بیت الذہب" کے نام سے موسوم ہے، وہ یہ بت خانہ نہیں، بلکہ وہ ہندوستان کے بیابانوں میں سرزمین کران و قندھار میں کہیں واقع ہے، وہاں ہندوستان کے عابد و زاہد لوگوں کے علاوہ کسی کی رسائی نہیں۔

وہ سونے سے بنا ہوا ہے۔ اس کا طول و عرض سات سات ہاتھ اور بلندی بارہ ہاتھ ہے۔ گونا گوں جواہر سے مرصع ہے۔ اس کے بت یاقوت احمر اور موتیوں سے مرصع شاندار قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے ہیں۔ اس کا ایک ایک موتی چڑیا کے انڈے کے برابر یا اس سے بھی بڑا ہے

ابو دلف نے ایک ثقہ ہندی کے حوالہ سے بتایا۔

اس بت خانہ کو بارش کے چھینٹے نقصان نہیں پہنچاتے، کیونکہ یہ اوپر سے کترا کر نکل جاتے ہیں اور دائیں بائیں جانب کہیں جا گرتے ہیں۔ اسی طرح سیلاب اس کو اپنی زد سے بچاتا ہوا، دائیں بائیں جانب کو مڑ جاتا ہے۔

اس نے بعض اہل ہند کی روایت کا حوالہ دیتے ہوئے مزید بتایا۔

اگر کوئی مریض اس کو دیکھ لے، اگرچہ وہ کسی بھی مرض میں مبتلا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو صحت یاب کر دیتے ہیں۔

ابودلف نے یہ بھی بتایا کہ :۔

میں نے جب اس سے متعلق زیادہ تفتیش و تفحص سے کام لیا تو اس میں لوگوں کو مختلف الرائے پایا۔ بعض برہمنوں نے مجھے بتایا کہ یہ بت زمین اور آسمان کے درمیان بغیر کسی سہارے اور ستونوں کے معلق ہے۔

ابودلف کا بیان ہے :۔

اہل ہند کا ایک بت خانہ قمار میں ہے۔ اس کی دیواریں سونے کی ہیں اور چھت ہودِ ہندی کی ہے جس کی کڑی کا طول پچاس ہاتھ یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں بت، محراب اور مراکز عبادت بہترین موتیوں اور بیش قیمت یواقیت سے آراستہ ہیں۔

ابودلف کا کہنا ہے :۔

مجھے بعض ثقہ لوگوں نے بتایا کہ شہر صنف میں بھی اہل ہند کا ایک صنم کدہ ہے جو اس بت خانہ کے علاوہ ہے۔ یہ ایک قدیم بت خانہ ہے۔ اس کے تمام بت اپکاریوں سے باتیں کرتے اور ان کے سوالات کے جواب دیتے ہیں۔

ابودلف کہتا ہے :۔

ہندوستان میں میرے زمانہ قیام کے وقت صنف پر جہین نامی بادشاہ حکمران تھا۔ لیکن راہب بخرانی نے بتایا کہ اب اس کا بادشاہ لقیبین ہے جس نے صنف پر چڑھائی کرکے اس کو کھنڈروں میں بدل دیا اور اس کے باشندوں پر تسلط پا لیا۔

کچھ بدھ کے بارے میں

کندی کی کتاب کے علاوہ

اس سلسلہ میں اہل ہند مختلف نظریات رکھتے ہیں۔ ایک گروہ اس کو باری تعالیٰ کا اوتار قرار دیتا ہے اور دوسرا اسے اللہ کا پیغمبر گردانتا ہے۔ یہاں پھر ان میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ وہ فرشتوں کی جماعت میں سے ایک فرشتہ تھا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے :۔

ایک بشر اور انسان ہے۔ ایک اور گروہ اس کو بہت بڑا دیو قرار دیتا ہے۔ ایک کے نزدیک وہ بوداسنف حکیم کا مجسمہ ہے جو ان کی جانب اللہ جل اسمہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اس کی عبادت و تعظیم کے متعلق ان میں کا ہر گروہ اپنا اپنا الگ ایک انداز اور طریق رکھتا ہے۔

جن لوگوں نے اس بارے میں خود ان سے تصدیق کی، ان کا بیان ہے کہ ان میں کے ہر گروہ کے نزدیک بدھ کا ایک الگ مجسمہ ہے، جس کی طرف وہ رجوع کرتے اور اس کی عبادت و تعظیم کے فرائض بجالاتے ہیں۔

بدھ اسم جنس ہے اور بت اس کی ایک نوع ہے۔ بدھ اعظم کی صنعت اور ہیئت کذائی یہ ہے کہ وہ ایک انسان ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔ چہرہ دن اور بالوں سے خالی ہے۔ ٹھوڑی جھکی ہوئی ہے اور چادر میں لپٹا ہے۔ ہونٹوں پر گویا تبسم ہے اور ہاتھ سے تیس کا عقد انامل بنائے ہوتے ہے۔

اسی ثقہ شخص کا کہنا ہے کہ اس کا مجسمہ ہر مقام پر ہر قسم کی اشیا سے بنایا گیا ہے اور انسان کی شکل و صورت میں ڈھالا گیا ہے یا تو وہ سونے سے بنایا گیا ہے جو گونا گوں جواہر سے مرصع ہے، یا چاندی، پیتل، پتھر اور لکڑی سے تراشا گیا ہے۔ جس طرف سے اس کا ان سے سامنا ہوتا ہے وہ اس کی تعظیم بجالاتے ہیں۔ چاہے وہ مشرق کی جانب ہو چاہے مغرب کی جانب۔ مگر وہ زیادہ تر اس کی پشت مشرق کی طرف رکھتے ہیں، تاکہ اس کی طرف رخ کرتے وقت ان کی توجہ بجانب مشرق رہے۔

کہتے ہیں اس مجسمہ کو اس طرح چہار پہلو بنایا گیا ہے اور اس کی بناوٹ میں اس طرح ریاضیاتی انداز اور دقیق ہنرمندی سے کام لیا گیا ہے کہ جس طرف سے بھی اس کا سامنا ہوگا، اس کا پورا اور صاف چہرہ نظر آتے گا اور کوئی پہلو بھی ان کی نظروں سے اوجھل نہیں رہنے پائے گا۔

کہتے ہیں ملتان میں اس کا جو بت نصب ہے وہ اس شکل و صورت کا ہے۔

(ابن ندیم نے یہاں اس کی شکل نہیں دی)

یہ سب کندی کی تحریر سے نقل کیا گیا ہے۔

مہاکالیہ

ان کے ایک بت کا نام مہاکال ہے۔ جس کے چار ہاتھ ہیں۔ رنگ آسمانی ہے۔ منہ پر بہت بال ہیں مگر گھنگریالے نہیں۔ دانت باہر کو نکلے ہوئے ہیں اور پیٹ کھلا ہے۔ پیٹھ پر ہاتھی کی کھال ہے۔ جس سے خون ٹپک رہا ہے۔ ہاتھی کی ٹانگوں کی کھال اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان بندھی ہوئی ہے ایک ہاتھ میں ایک بہت بڑا اژدہا ہے جو منہ کھولے ہوئے ہے۔ دوسرے میں عصا اور تیسرے میں انسان کا کاسۂ سر ہے چوتھا ہاتھ اوپر کو اٹھا ہوا ہے۔ کانوں میں آویزوں کی بجائے دو سانپ لٹک رہے ہیں۔ جسم پر دو بڑے بڑے اژدہے ہیں، جو اس پر لپٹے ہوئے ہیں۔ سر پر کھوپڑی کی ہڈیوں کا تاج ہے اور انہیں کا ہار ہے۔

اس کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک شیطانی عفریت ہے اور اس لیے عبادت و تعظیم کا مستحق ہے کہ نیکی اور بدی دونوں کا مالک ہے۔ وہ دیتا بھی ہے اور دینے میں رکاوٹ بھی ڈالتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بھی کرتا ہے اور برا سلوک بھی روا رکھتا ہے اور شدائد و مصائب سے رستگاری عطا کرنے والا ہے۔

حاملینِ مذہب دینکیتیہ

یہ لوگ سورج کی پوجا کرتے ہیں جس کا ایک گردونہ پر بت بنا ہوا ہے جس کے چار پاؤں گھوڑے کے ہیں۔ بت کے ہاتھ میں آتشیں رنگ کے جواہر ہیں۔ ان کے عقیدہ کی رو سے سورج، فرشتوں کا بادشاہ ہے۔ جو عبادت و سجدہ کا مستحق ہے۔ یہ لوگ اس بت کو سجدہ کرتے اور دھونیوں اور ساز و طنبور کے ساتھ اس کے گرد چکر کاٹتے ہیں۔ اس بت کے نام پر زمینوں اور اناج کی بہت بڑی مقدار وقف ہے۔ اس کے پروہت اور محافظ مقرر ہیں جو اس جائداد کی دیکھ بھال اور نگرانی کرتے ہیں۔ دن میں تین مرتبہ اس کی عبادت ہوتی ہے جس میں یہ لوگ کچھ کلمات (منتر) پڑھتے ہیں۔ وہاں جذام، برص، اندھا پن اور دیگر متعدد بدترین بیماریوں میں مبتلا مریض آتے، قیام کرتے اور کئی کئی راتیں بسر کرتے۔ اس کے

سامنے سجدہ ریز ہوتے، آہ و زاری کرتے اور اس سے صحت و عافیت کے لیے ملتجی ہوتے ہیں۔ اس اثنا میں وہ کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں اور اس بت کے لیے روزے رکھتے ہیں۔ مریض اسی کیفیت میں رہتا ہے۔ تا آنکہ وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک شخص اس سے کہہ رہا ہے۔

"تو صحت یاب ہو گیا اور اپنی مراد کو پہنچ گیا۔"

یہ بھی کہتے ہیں کہ حالت خواب میں خود بت اس کے ساتھ برطا ہوتا ہے، جس کے بعد وہ صحت پاتا ہے اور تندرستی سے دوبارہ ہمکنار ہو جاتا ہے۔

تیسرا مذہب جندر بھکتیہ

یہ لوگ چاند کے پرستار ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چاند ایک فرشتہ ہے جو تعظیم اور عبادت کا مستحق ہے۔ ان کا طریق عبادت یہ ہے کہ وہ چاند کا بت بنا کر گردونہ پر رکھ دیتے ہیں جس کو چار مرغابیاں کھینچ رہی ہیں۔ اس بت کے ہاتھ میں ایک جوہر ہے جسے جندر گیت کہا جاتا ہے۔ ان کے مذہب کی رو سے ضروری ہے کہ یہ چاند کے سامنے سجدہ ریز ہوں اور اس کی پوجا کریں اور ہر مہینے کے نصف روزے رکھیں اور طلوع قمر تک افطار نہ کریں۔ افطار کے بعد کھانے پینے کی مختلف چیزیں اور دودھ لے کر بت کے سامنے جائیں اور ان چیزوں کا چڑھاوا چڑھائیں اور چاند کی طرف دیکھتے اور اس سے مراد طلب کرتے ہیں۔

جب مہینہ کا آغاز ہوتا اور چاند نظر آجاتا ہے تو چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں، دھونیں جلاتے ہیں اور چاند دیکھ کر دعا مانگتے ہیں، اور پوری توجہ سے اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ پھر چھتوں سے اتر کر کھانے پینے اور خوشیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور چاند کو ہمیشہ اچھے انداز میں دیکھتے ہیں۔

مہینہ کے نصف میں افطار سے فارغ ہونے کے بعد چاند اور بت کے سامنے رقص، کھیل کود اور باجا بجانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

ان میں سے کچھ لوگ مذہب الشنیہ کے حامل ہیں

یعنی وہ لوگ جو کھانے پینے سے باز رہتے ہیں

حاملینِ مذہب بکرنتینیہ

ان میں سے کچھ لوگ مذہب بکرنتینیہ کے حامل ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑ لیتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق سر اور ڈاڑھی مونچھ منڈاتے اور شرم گاہ کے سوا سارا جسم ننگا رکھتے ہیں۔ ان کا آئینِ مذہبی یہ ہے کہ نہ وہ کسی کو کچھ سکھاتے اور تعلیم دیتے ہیں اور نہ کسی سے بات چیت کرتے ہیں۔ جو لوگ ان کے حلقۂ مذہب میں داخل ہوتے ہیں، ان کو یہ صدقات و خیرات دینے کی تعلیم دیتے ہیں تاکہ ان میں تواضع کا جذبہ پیدا ہو۔ ان کے مذہب میں داخل ہونے والے کسی شخص کو اس وقت تک لوہے کی زنجیر نہیں پہنائی جاتی جب تک وہ اس مقام تک نہیں پہنچ جاتا کہ جہاں اس کا استحقاق پیدا ہوتا ہے۔ وہ جسم کے درمیانی حصہ سے سینے تک اپنے آپ کو لوہے میں جکڑے رکھتے ہیں تاکہ کثرتِ علم و دانش اور غلبۂ فکر سے کہیں پیٹ نہ پھٹ جائے۔

ان میں کا گنگایاتری گروہ

یہ لوگ ہندوستان کے تمام شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی بہت بڑا گناہ کرے، دور یا نزدیک کی مسافت طے کر کے آئے اور اس مخصوص نہر میں غسل (اشنان) کرے تو گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

ان میں سے ایک گروہ راتمرنیہ (راجپونیہ) ہے

یہ لوگ بادشاہوں کے مددگار گروہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے مذہب کی رو سے ان کی حمایت و اعانت کے یہ مکلف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو پادشاہت

عن کی ہے۔ اگر ہم ان کی طاعت دفرمانبرداری میں مارے جائیں گے تو جنت میں جائیں گے۔

ایک اور مذہب کے حامئین

یہ لوگ سر کے بالوں کو بڑھاتے اور ان کو بٹ کر اس طرح چہروں پر لٹکاتے ہیں کہ ہر طرف سے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کے بال سر کے ہر طرف برابر اور ایک ہی انداز کے ہوتے ہیں۔ یہ اپنے آئینِ مذہبی کی روشنی میں شراب نوشی نہیں کرتے۔ ان کا ایک پہاڑ ہے، جس کا نام ۔۔ نورعن ۔۔ ہے۔ یہ اس کی زیارت (یاترا) کو جاتے ہیں۔ زیارت سے واپسی پر ان آبادیوں میں داخل نہیں ہوتے، جو جاتے ہوئے ان کے راستہ میں پڑیں۔ عورت دکھائی دے تو بھاگ جاتے ہیں۔ جس پہاڑ کی یہ زیارت کو جاتے ہیں، اس پر ایک بڑا مندر ہے جس میں ان کا ایک بت ہے۔

مذاہب اہلِ چین اور ان کے بارے میں چند باتیں

یہ وہ حکایت ہے جو نجرانی راہب نے جو کہ ۳۷۰ھ میں بلادِ چین سے واپس آیا، مجھ سے بیان کی۔

یہ شخص نجران کا باشندہ ہے۔ اس کو جاثلیق نے تقریباً سات سال قبل پانچ دیگر نصرانیوں کے ساتھ بلادِ چین میں بھیجا تا کہ وہ دین کے رسوم و عوائد کی اقامت کے فرائض انجام دیں۔ یہ راہب اور ایک دوسرا شخص اس جماعت کے بخیر ہی چھ سال کے بعد واپس آئے۔ میری اس سے دارالروم میں کلیسا کے عقب میں ملاقات ہوئی۔ میں نے اس کو دیکھ کر خوش وضع جوان ہے اور اتنا کم گو ہے، کہ جب تک اس سے کچھ پوچھا نہ جاتے زبان کو حرکت نہیں دیتا۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اس سفر سے کیا حاصل ہوا، اور وہ اتنے عرصہ تک وہاں کیوں رہے؟ جواب میں اس نے وہ واقعات بیان کیے جو اسے راستہ میں پیش آئے اور تکلیف کا باعث

بنے۔ اس نے بتایا کہ بلادِ چین میں جو نصرانی اقامت گزین تھے وہ ایسے حادثات کی زد میں آئے کہ سب موت و ہلاکت کا لقمہ بن گئے اور پوری مملکت میں ان میں سے ایک شخص کے سوا کوئی زندہ نہ رہا۔ اس نے بتایا کہ وہاں ان کا ایک کلیسا تھا، وہ بھی برباد ہو گیا۔ اس نے کہا، جب مجھے ایک بھی ایسا شخص نظر نہ آیا جس کے لیے میں دینی مراسم کی تکمیل کروں تو میں جتنے عرصہ کے لیے گیا تھا، اس سے بہت کم مدت گزار کر واپس آ گیا۔

اس نے اپنے واقعات کے سلسلے میں بتایا کہ بحری راستے بالکل بدل گئے اور سفر کے امکانات ختم ہو گئے۔ اور اس سفر کے بارے میں حقیقتِ حال سے باخبر بہت ہی کم لوگ باقی رہ گئے۔ نیز اس راہ میں اس درجہ خوف و خطر اور آلام و آفت پیدا ہو گئے اور جزیروں نے اس طرح آبی راستوں کو منقطع کر دیا کہ اب وہی شخص سفر کی جرأت کر سکتا ہے جو ان خطرات کو مول لے سکے اور ان سے عہدہ برآ ہو سکے۔

اس نے بتایا کہ جس شہر میں بادشاہ فغفور رہتا ہے اس کا نام طاجویہ ہے۔ یہ مملکت دو شخصوں سے متعلق تھی۔ ان میں سے ایک ہلاک ہو گیا اور دوسرا زندہ ہے۔

اس نے کہا۔ وہ قیمتی چیز جو دوسرے بادشاہوں کے خدام باریابی کے وقت اپنے ساتھ رکھتے ہیں "نشان" ہے۔ یہ کسی جانور کے سینگ کے ٹکڑے ہیں جو طبعی انداز سے منقش معلوم ہوتے ہیں اور ہر اوقیہ کی قیمت پانچ من سونے کے برابر ہے۔ لیکن موجودہ بادشاہ نے اس حکم کو منسوخ کر کے یہ حکم جاری کر دیا ہے کہ باریابی کے وقت لوگ سونے یا اس قسم کا ایک کمربند پہنے ہوئے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اب اس سینگ کی قیمت کم ہو گئی ہے اور ہر اوقیہ کی قیمت ایک اوقیہ سونا یا اس سے بھی کم رہ گئی ہے۔

راہب کہتا ہے۔ میں نے اس سینگ کے بارے میں دریافت کیا تو چین کے حکماء نے مجھے بتایا کہ جس حیوان کا یہ سینگ ہے، جب وہ بچہ جنتا ہے تو بچہ کے رحمِ مادر سے باہر آتے ہی جس چیز پر اس کی پہلی نظر پڑتی ہے، اس سینگ میں اسی کی شکل مرتسم ہوتی ہے۔

اس نے بتایا کہ اس میں زیادہ تر مچھر اور مچھلی کی شکل منقش ہوتی ہے۔

میں نے کہا لوگ اس کو گینڈے کا سینگ کہتے ہیں۔

اس نے کہا: یہ بات نہیں۔ یہ تو اس ملک کا ایک جانور ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ ہندوستان کا ایک جانور ہے اور یہی صحیح ہے۔

اس نے بتایا: چین کے ہر شہر میں چار امرا ہیں۔ ان میں سے ایک کو لانجون کہتے ہیں جس کے معنی امیر الامرا کے ہیں۔ دوسرے کا نام صراعبہ (؟) ہے جس کا مطلب رئیس الجیش ہے دو جہاں ان کا سب سے بڑا بت نصب ہے، ہوتا ہے۔ وہ بت بغبور کا مجسمہ ہے۔ بغبور میں ہے اور یہ جگہ ملک خانقون میں واقع ہے۔ جنجون، سیبران اور جنبون چین کے شہر ہیں۔

چینی زبان میں بغبور کا معنی فرزند آسمان کے ہیں یعنی آسمان سے نازل شدہ۔ یحییٰ چینی نے بھی ۳۵۶ھ میں مجھے اسی طرح بتایا تھا۔

راہب سے میں نے ان کے مذہب کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا، ان کی اکثریت ثنویہ اور سمنیہ پرستی ہے اور وہاں کے عوام بادشاہ کی پرستش کرتے ہیں اور اس کے مجسمہ کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

شہر بغبور میں ان کا ایک بہت بڑا بت خانہ ہے۔ جو تقریباً دس ہزار مربع ہاتھ کے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے اور مختلف قسم کے پتھروں، پیتل اور سونے چاندی کا بنا ہوا ہے۔ کوئی بیا شخص وہاں چلا جائے جو اس کی کیفیت اور اس کی بناوٹ یا ساخت سے واقف نہ ہو تو اندر داخل ہوتے ہی اس کے بوقلموں بتوں، گوناگوں مجسموں، مختلف تصویروں اور ان کے تخیلاتی اور نادر نمونوں کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب جائے۔

اس راہب نے مجھ سے کہا۔ اے ابو الفرج! بخدا اگر تم میں سے کوئی عیسائی یہودی اور مسلمان اللہ جل اسمہٗ کی اتنی تعظیم کرے جتنی یہ لوگ اپنے بادشاہ کے مجسمہ و تمثال کی ـ قطع نظر اس کی ذات کے ـ تعظیم کرتے ہیں تو اللہ اس پر اپنی رحمت کی بارش کر دے۔ یہ لوگ بادشاہ کے مجسمہ کو دیکھتے ہیں تو ان پر اس درجہ لرزہ، کپکپی اور گریہ طاری ہو جاتا ہے کہ کئی لوگ کئی کئی دن کے لیے عقل و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔

میں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے شہروں کے باشندوں اور عوام پر شیطان نے

تابو پالیک ہے جو اللہ کی راہ سے دور رکھنے کے لیے ان کو گمراہ رکھتا ہے۔ راہب نے کہا ہو سکتا ہے ایسی بات ہو۔

راہب کے علاوہ ایک اور حکایت

ابو دلف ینبوعی کہتا ہے جس شہر میں پادشاہ اعظم فروکش ہے، اس کا نام حمدان ہے اور جو تجارت و اموال کا مرکز ہے۔ اسے خانقو کہتے ہیں۔ اس کا طول چالیس فرسخ ہے، لیکن بقول راہب کے اس سے بہت کم ہے۔

اس کے علاوہ ایک دوسرے شخص کا بیان ہے کہ چین کے تین سو شہر ہیں جو سب کے سب آباد ہیں۔ شاہِ فغفور کی طرف سے ہر پچاس شہروں پر ایک بادشاہ مقرر ہے۔ زنغوا و بنغوا بھی چین کے شہر ہیں۔ ایک شہر کا نام ارمائیل ہے جس سے بانصوا تک دو مہینے کی مسافت ہے۔ بانصوا، تبت، ترک اور تغزغز کے کناروں سے جا ملتا ہے اور یہ لوگ ان سے اچھے روابط رکھتے ہیں۔

تبت سے خراسان اور ساحلِ چین تک یعنی ان کے گرداگرد تین ہزار فرسخ کا فاصلہ ہوگا۔

بلادِ چین میں سے ایک شہر "سیلا" ہے۔ یہ شہر تمام شہروں سے عمدہ اور بڑا ہے۔ اس میں سونا بھی سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

چین میں نہریں، تنگ وادیاں، پہاڑ اور بیابان پھیلے ہوئے ہیں۔ اس میں ایک پہاڑ ہے جس کے عقب سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

مجھے اندلس کے کچھ لوگوں نے بتایا کہ ان کے اور بلادِ چین کے درمیان بے آب و گیاہ صحرا کا ایک سلسلہ حائل ہے۔ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ چین کو وسیع تر سرزمین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اندلس اس کے شمال میں واقع ہے۔ اسی بنا پر وہ من جانبِ مشرق سورج، دریا و چین سے قریب ہے۔

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارا اور چین کا کوئی شخص چینی عادتوں کے لیے لازم سفر ہوتا

ہے تو اپنا نام و نسب، حلیہ، عمر، سامانِ سفر، رفقاوں اور ساتھیوں کے نام لکھ لیتا ہے۔ اور جب تک اپنی منزلِ مقصود اور جائے امن میں نہیں پہنچ جاتا، یہ سب باتیں بصورتِ تحریر اپنے پاس رکھتا ہے۔ یہ وہ اس خطرہ کے پیشِ نظر کرتا ہے کہ کہیں بادشاہ کے ملک میں کسی حادثہ کا شکار نہ ہو جائے اور بادشاہ کے لیے شرم و ندامت کا باعث بنے۔

ان میں کا کوئی مر جاتے تو اس کو اس کے مکان میں پورا ایک سال لکڑی کے تابوت میں رکھتے ہیں۔ پھر اس کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے جس میں لحد نہیں ہوتی۔ اس کے اہل و عیال اور پسماندگان تین سال تین ماہ تین روز اور تین ساعت اس کا سوگ مناتے ہیں۔ اگر کوئی سوگ نہ منائے تو اس کے سر پر لکڑی کی چھڑی مارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تم ہی نے اس کو قتل کیا ہے پھر اس مردہ کو اسی مہینے، اسی دن اور اسی وقت دفن کیا جاتا ہے، جب اس کی ولادت ہوئی تھی۔ اگر ہمارا کوئی شخص وہاں کی کسی عورت سے شادی کرے اور اپنے وطن واپس آنا چاہے تو اس سے وہ لوگ کہتے ہیں کہ

"زمین یہیں رہنے دو، ورنہ یہ الٹ جائے گی"

اگر پوشیدہ طور سے کوئی اپنی بیوی کو ساتھ لے جائے اور یہ لوگ اس کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو [illegible] اس پر عائد کیا جاتا ہے، جو ان کے نزدیک مقرر ہے اور اسے زنداں میں ڈال دیا جاتا ہے اور بسا اوقات اسے پیٹا بھی جاتا ہے۔

بادشاہ، چالیس سال سے کم عمر کے کسی شخص کو حاکم اور عامل مقرر نہیں کرتا۔ ان کے ہاں چونکہ [illegible] میں عدل و انصاف کی [illegible] ہے۔

اس وقت تک نہ کوئی وہاں جا سکتا ہے اور نہ وہاں سے باہر نکل سکتا ہے جب تک کہ مسافت سفر کی مناسبت سے اس کو سو یا اس سے زیادہ مقامات کے بارے میں علم نہ ہو۔

جس دن مردے کو قبرستان میں لے جایا جاتا ہے تو اس کی حیثیت اور مقام و مرتبہ کے مطابق قبر تک راستے کو رنگا رنگ دیباج و حریر سے آراستہ کیا جاتا ہے اور وہیں پر وہ لوگ ان کو لوٹ لیتے ہیں جو ان کے پیچھے پیچھے گئے تھے۔

اہلِ چین کا دعویٰ ہے کہ وہ تغزغز سے تعلق رکھتے ہیں اور مملکت تغزغز چین کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔

تبت اور چین کے درمیان ایک ایسی وادی حائل ہے جس کی گہرائی اور عمق کا کسی کو علم نہیں، یہ انتہائی وحشت انگیز اور ہولناک مقام ہے۔ مشرقی جانب سے غربی جانب تک تقریباً پانچ سو ہاتھ میں ہے۔ چین کے دانشمندوں اور کاریگروں نے اس پر رسی کا ایک پل بنایا ہے، جو وہاں تک چوڑا ہے۔ اس پر سے اس وقت تک چوپائے اور مویشی نہیں گزر سکتے جب تک کہ انہیں باندھ کر نہ کھینچا جائے کیونکہ یہ پل ہموار نہیں ہے، اس لیے اس پر حیوانات کے پاؤں جم نہیں سکتے۔ اس موقع پر زیادہ تر لوگ چوپایوں اور انسانوں کو زنبیل کی قسم کی ایک شئی میں ڈال لیتے ہیں اور جو لوگ اس پل پر سے لوگوں کو گذارنے کی باقاعدہ مہارت رکھتے ہیں اور انھوں نے اسکا ذریعہ سیکھا ہے، وہ ان کو کھینچ کر پل عبور کرا دیتے ہیں۔

چینی باشندوں کی اکثریت بادشاہ کی تعظیم و پرستش کی قائل ہے، لیکن خود بادشاہ اور وہاں کے اکابر شمنی اور سمنی مذہب کے حامل ہیں۔

حواشی

۱ ناہیر — ہندوستان کے شہر نگر کی معرب ہے۔

۲ بامیان — (بکسر میم) ایک چھوٹا سا شہر، جو بلخ اور غزنہ کے درمیان واقع تھا۔ (معجم البلدان)

۳ بہار — ایک بہار چار سو رطل کے برابر ہوتا ہے۔ (منتہی الارب)

۴ قمار — (بفتح قاف و کسرہ) یہ ہندوستان میں ایک جگہ جہاں کا عود بہت مشہور اور عمدہ ہوتا تھا۔ بعض عرب شعراء نے اپنے کلام میں اس کی تعریف کی ہے۔ (معجم البلدان)

۵ صنف (بفتح صاد و کسرِ نون)، بعض لوگ اسے ہندوستان کا اور بعض چین کا شہر قرار دیتے ہیں۔

۶ یہ چندر بھگت کی تعریب ہے۔ (ایضاً)

۷ چندر بھگت کی تعریب۔

۸ دارالروم — یہ بغداد کا ایک محلہ تھا۔ اس کو دارالروم اس لیے کہا جاتا ہے کہ خلافت
مہدی میں (۱۵۸-۱۶۹ھ) اسیرانِ روم کو اسی مقام پر ٹھہرایا گیا تھا اور ان کے لیے وہاں
ایک کلیسا تعمیر کیا گیا تھا۔ جسے دارالروم کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

جزوِ دہم

جو

تمام قدیم و جدید علوم کے ماہرین کے واقعات و اخبار

اور

اُن کی مصنّفات کے ناموں پر مشتمل ہے

•

یہ محمد بن اسحاق ندیم معروف بہ اسحاق ابو یعقوب وراق کی اس کتاب

کا آخری جزء ہے

•

مقالہ دہم

جو

فلاسفہ میں سے کیمیا گر اور اہلِ صنعت کے اخبار و واقعات پر محتوی ہے

اس میں قدیم و جدید دونوں داخل ہیں

محمد بن اسحاق ندیم معروف بہ ابی یعقوب وراق کا کہنا ہے کہ کیمیا گروں یعنی ان لوگوں کا جو بغیر معادن کے سونا چاندی تیار کرتے ہیں، خیال ہے کہ پہلا شخص جس نے کیمیا گری کو موضوع بحث ٹھہرایا، حکیم ہرمس بابلی ہے۔ جب لوگ بابل سے نکل کر منتشر ہو گئے تو یہ شخص مصر چلا گیا اور وہاں کے تختِ حکومت پر متمکن ہو گیا۔ یہ وہ حکیم فلسفی تھا جس نے صنعت کیمیا میں دستگاہ حاصل کی اور اس موضوع سے متعلق متعدد کتابیں لکھیں۔ اس نے خواص اشیاء اور روحانیات کا گہرا مطالعہ کیا اور کیمیا گری کے بارے میں اپنی کدوکاوش اور جستجو میں کامیاب رہا۔ اس نے علم طلسمات سے بھی آگاہی حاصل کی اور اس موضوع پر بہت سی کتابیں ضبطِ تحریر میں لایا۔ اس ضمن میں کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ صنعت ہرمس سے کئی ہزار سال پیشتر متقدمین کے وضع کردہ اصولوں کی روشنی میں معرضِ وجود میں آچکی تھی۔

ابوبکر رازی یعنی محمد بن زکریا کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جب تک کیمیا گری میں مہارت حاصل نہیں کر لیتا، فلسفہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ اس پر عالمِ فلسفی کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اس علم کی بدولت وہ سب سے بے نیاز اور مستغنی ہو جاتا ہے اور سب اس

کے علم و فن سے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

کیمیا گروں کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس فن کی اہمیت و صلاحیت رکھنے والوں کو اللہ نے بذریعہ وحی اس سے مطلع فرمایا۔

کچھ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ فن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ بن عمران اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام پر وحی کے ذریعے نازل کیا گیا۔ انھوں نے قارون کو اس کا منتظم و منصرم مقرر کیا۔ لیکن جب قارون نے سونے چاندی کے خزائن و کنوز کو سمیٹ لیا اور اللہ نے دیکھا کہ فراوانی مال سے اس میں نخوت و غرور پیدا ہو گیا ہے تو موسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے اس کو ہلاک کر دیا۔

رازی ایک دوسرے مقام پر اپنی تصنیفات میں رقم طراز ہے کہ گروہ فلاسفہ مثلاً: فیثاغورس، دیمقراطیس، افلاطون، ارسطو اور آخر میں جالینوس، یہ تمام لوگ صنعت کیمیا میں مہارت رکھتے تھے۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس صنعت سے متعلق یہ دونوں گروہ تصنیفات و معلومات رکھتے ہیں اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور ہم ان کو نقل کرنے کے سلسلے میں اپنے آپ کو عیب و خطا کی ذمہ داریوں سے بری سمجھتے ہیں۔

تذکرۂ ہرمس بابلی

اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ان سات پجاریوں میں سے ایک تھا جو بیوت سبعہ کی حفاظت و نگہبانی پر متعین تھے۔ بیت عطارد کا انتظام اسی کے سپرد تھا اور یہ نام اسی کے نام پر رکھا گیا۔ اس لیے کہ عطارد کو کلدانی زبان میں ہرمس ہی کہتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بعض اسباب کی بنا پر مصر چلا گیا تھا اور وہاں کا حکمران ہو گیا تھا اور اس کی بہت سی اولادیں تھیں جن میں طاط، صا، اشمن، اتریب اور قفط شامل ہیں۔ یہ اپنے دور کا حکیم و دانشور تھا۔ وفات کے بعد اس عمارت میں مدفون ہوا جو مصر میں ابو ہرمس کے نام سے مشہور ہے اور جسے عوام ہرمین کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایک قبر اس کی

ہے اور دوسری اس کی بیوی کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ایک قبر اس کے بیٹے کی ہے جو
اس کی موت کے بعد اس کا جانشین مقرر ہوا تھا۔

ہرمین کے بارے میں ایک قصہ

واللہ اعلم۔ ایک کتاب میں جو کہ زمین کے احوال و اخبار، اس کے عجائب، عمارات،
ممالک اور اس کی مختلف اقوام و ملل کے حالات پر مشتمل ہے اور خاندان ثوابہ کے کسی شخص کی طرف
منسوب ہے جسے میں نے پڑھا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مجھے احمد بن محمد اشمونی نے بتایا کہ مصر کا
ایک حکمران یہ معلوم کرنے کی آرزو رکھتا تھا کہ ان ہرمین میں سے ایک کی بالائی چوٹی پر کیا ہے،
اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے اس نے ادھر خصوصیت سے توجہ کی اور ہر تدبیر کو آزمانے
کا تہیہ کیا۔ آخر ایک ہندی شخص اسے مل گیا جس کو کچھ دے دلا کر اس کی چوٹی پر جانے کے
لیے اس نے راضی کر لیا۔ اس کا کہنا ہے کہ انسان اس کی چوٹی تک اس لیے نہیں پہنچ سکتا
کہ جونہی وہ اوپر چڑھتا ہے، ہول اور ہیجان کا شکار ہو جاتا ہے اور اپنے گرد و پیش کو دیکھ کر
گھبرا جاتا ہے۔

وہ کہتا ہے، اس عمارت کا طول ۴۶۰ شاہی ہاتھ ہیں جو ۴۸۰ ہاتھ کے برابر ہوتے ہیں۔
یہ وضع میں مخروطی ہے۔ چنانچہ انسان جب اس کے بالائی حصہ پر پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کی
سطح کی مقدار ہندسہ کے اعتبار سے چالیس مربع ہاتھ رہ گئی ہے۔ جو ہندی شخص اوپر چوٹی تک
پہنچا اس نے واپس آ کر بتایا کہ اس کی سطح پر چالیس خراسانی اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اس
کے وسط میں ایک خوبصورت قبہ ہے اور قبے کے اندر قبر کی مانند ایک چیز بنی ہوئی ہے۔ قبر کے
سرہانے بہت صاف ستھرے پتھر کے دو چبوترے ہیں جو بہت سے رنگوں سے آراستہ ہیں:
ایک پر پتھر کی مردانہ اور دوسرے پر زنانہ مورتی بنی ہوئی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے
آمنے سامنے واقع ہیں۔ مرد کے ہاتھ میں ایک لوح ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے اور عورت کے
ہاتھ میں ایک آئینہ اور ایک طلائی آلہ ہے جو منقاش کی طرح ہے۔ دونوں سنگی چبوتروں کے
درمیان پتھر کا ایک پیالہ ہے جس کا سرپوش طلائی ہے۔ میں بڑی کوشش کے بعد اسے دور

ہٹانے میں کامیاب ہوا تو دیکھا کہ اس میں روغن قیر رکھا ہے جو سوکھ گیا ہے، اس کے اندر ہاتھ ڈالا تو اس میں سے ایک طلائی ڈبہ نکلا۔ اسے کھولا تو اس میں تازہ خون تھا جو ہوا لگنے کے بعد وہ اس طرح جم گیا تھا کہ جس طرح عام خون جم جاتا ہے چنانچہ میرے نیچے اترنے تک وہ سوکھ چکا تھا۔ وہ قبر پتھر کی تھی، جسے بڑی محنت سے میں نے کھولا تو اس میں ایک مرد کو چت لیٹے ہوئے پایا۔ اس کا جسم ہر طرف سے صحیح سالم اور خشک تھا۔ اس کا پورا پیکر نظر آ رہا تھا اور بال تک محفوظ تھے۔ بالکل اسی طرح کی ایک عورت اس کے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی۔ قبر کی سطح تقریباً قد آدم گہری تھی اور اس میں پتھر کے لمبے لمبے ٹکڑے کیلوں کی طرح جڑے ہوئے تھے جن پر تصویریں اور مورتیاں وغیرہ بنی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کچھ یونہی پڑی ہوئی تھیں اور کچھ ایستادہ تھیں۔ یہ غیر معروف و نامعلوم دیوتاؤں کی شکلیں تھیں۔ واللہ اعلم۔

مصر میں کچھ اور عمارتیں بھی ہیں جن کو "برابی" کہتے ہیں۔ ان کی تعمیر میں بڑے بڑے پتھر استعمال کیے گئے ہیں۔ بربا کا مطلب ایسے مکانات ہیں جو مختلف شکلوں کے بنے ہوئے ہیں۔ اور کئی قسم کی چیزوں کو کوٹنے، پیسنے، گلانے، باہم ملانے، جدا کرنے اور جوہر کھینچنے کے لیے استعمال میں آتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کیمیا سازی کے لیے بنائے گئے تھے۔ ان عمارتوں میں کلدانی اور قبطی زبانوں کی ایسی تحریریں کندہ ہیں جن کا مطلب نہیں سمجھا جا سکا۔ ان میں زیر زمین کچھ ایسے خزانے بھی ہیں، جن میں یہ علوم لکھے ہوئے ہیں اور یہ علوم گورخری، نازک جھلی اور تانبے کی تھالی پر، جسے تیر انداز تیر سازی کے لیے استعمال کرتے ہیں؛ سونے اور چاندی کی پتروں پر اور پتھر پر کندہ و مرقوم ہیں۔

ہرمس کی کئی کتابیں، نجوم، نیرنجات اور روحانیات کے موضوع سے متعلق بھی ہیں۔

کیمیا گری سے متعلق ہرمس کی تصنیفات

کتاب ہرمس الی ابنہ فی الصنعۃ۔ کتاب المذہب للسائل۔ کتاب الی طاطی فی الصنعۃ۔ کتاب عمل العنقود۔ کتاب الاسرار۔ کتاب اخارلیطوس۔ کتاب المغاطیس۔ کتاب اسطاخس کتاب الہیدرہ۔ کتاب ارمنیس تلمیذ ہرمس۔ کتاب بنیادس تلمیذ ہرمس فی رأی ہرمس۔ کتاب دانخس کتاب ذو نزہرہ۔

اسطانس

اسطانس رومی، اسکندریہ کا باشندہ تھا۔ اس کا شمار صنعتِ کیمیا کے فلاسفہ اور مشاہیر میں ہوتا ہے۔ یہ صاحبِ تصنیف شخص ہے۔ جیسا کہ اس کے بعض رسائل میں مذکور ہے یہ ہزار کتب و رسائل کا مصنف ہے اور ہر کتاب اور رسالہ کسی نام سے موسوم ہے۔ ان لوگوں کی کتابیں رمز و الغز پر مبنی ہیں۔ اسطانس کی تصنیفات میں سے ایک کتاب مخدورة اسطانس تدبیر ملک الہند ہے۔

ذیسموس

اس گروہ کا ایک شخص ذیسموس ہے۔ یہ بھی اسطانس کے پایہ کا ہے۔ کتاب المفاتیح فی الصنعة اس کی تصنیف ہے، جو بہ ترتیب اول، دوم، سوم، متعدد کتب و رسائل پر مشتمل ہے اور سبعین رسالة کے نام سے معروف ہے۔

اُن فلاسفہ کے نام جنھوں نے کیمیاگری کو موضوعِ بحث ٹھہرایا

وہ یہ لوگ ہیں۔ ہرمس، اغاذیمون، انطوس، بلینوس، افلاطن، ذیسموس، اسطوس، دیمقراطیس، اسطانس، ہرقل، بورس، ماریہ، وساورس، فراغسوس اطفانس، اسکندروس، کیمس، جاماسب، دراسطوس، ارخلاوس، مرقونس، بنتاس، بیناس، اروسم، فوس، مسعود، دیدوس، مریانس، غبلس، ہمدارس، قرة دانس، سفیرس، کاہن، ارطی، آرس نقس، خالد بن یزید، الطغرائی، جابر بن حیان، یحییٰ بن خالد بن برمک، خاتمت الہندی، الافریخی ذوالنون مصری، سالم بن فروخ، ابو عیسیٰ اعور، حسن بن تدامہ، ابو قران بونی، سجادہ، رازی، بسنک علوی، ابن وحشیہ اور اقری۔

یہ لوگ ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس فن کے ماہر اور کامل اکسیر ساز تھے۔ مگر ان کے بعد جن لوگوں نے اس کام پر ہاتھ ڈالا، ان کو عجز و درماندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

ان کو جنگل کی جڑی بوٹیوں کے خواص تو معلوم ہوئے مگر علم کیمیا تک رسائی نہ حاصل ہوئی۔ اس قسم کے ناکام افراد کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان میں سے بعض کا تذکرہ ہم کتاب کے اصل مقام پر کریں گے۔ انشاء اللہ

خالد بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان

اسلامی دور کا نووارد

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ صنعت کیمیا کے موضوع سے متعلق قدماء کی تصنیفات کو پردۂ خمول سے نکالنا اور منظر عام پر لانا خالد بن یزید کے مقاصد میں سے تھا۔ خالد بن یزید خطیب شاعر، فصیح اور صاحب رائے تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس کے لیے طب، نجوم اور کیمیا کے موضوع سے متعلق کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔ یہ فیاض آدمی تھا کہتے ہیں، اس سے کہا گیا۔

"تم نے اپنے آپ کو کیمیا کی طلب و جستجو کے لیے وقف کر رکھا ہے۔"

خالد نے کہا۔

"ہاں — اس سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے دوستوں اور بھائیوں کو دولت کے معاملہ میں بے نیاز کر دوں۔ میں خلافت کا متمنی تھا، لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بجائے میں نے فن کیمیا کو حد کمال تک پہنچا دیا، تاکہ کوئی ایسا شخص جس کو میں جانتا ہوں، یا جو مجھے جانتا ہے، طوعاً یا کرہاً باب شاہی پر حاضری دینے کے لیے مجبور نہ ہو۔"

واللہ اعلم، کہتے ہیں خالد بن یزید فن کیمیاگری میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس موضوع سے متعلق یہ متعدد کتب و رسائل کا مصنف ہے۔ اس باب میں اس نے بہت سے شعر بھی کہے جن کے تقریباً پانچ سو اوراق میری نظر سے گزرے ہیں۔ میں نے اس کی تصنیفات میں سے یہ کتابیں دیکھی ہیں۔

کتاب الحرارات۔ کتاب الصحیفۃ الکبیر۔ کتاب الصحیفۃ الصغیر۔ کتاب وصیتہ الی ابنہ فی الصنعۃ۔

حکما کی تصنیفات کے نام

جو کتابیں ہم نے دیکھیں اور ثقہ لوگوں کی نظروں سے گذریں اور انھوں نے ہمیں بتائیں، نیز جن کتابوں کا ذکر اس فن صنعت کے علما نے اپنی کتابوں میں کیا وہ یہ ہیں :—

کتاب دیسقورس فی الصنعۃ۔ کتاب ماریۃ القبطیۃ مع الحکماء حین اجتمعوا الیہا۔ کتاب الاسکندر فی الحجر۔ کتاب الکبریت الاحمر۔ کتاب دیسقورس حین سألہ بسیوس عن المسائل۔ کتاب اصطفن۔ کتاب فرانیس السمانی۔ کتاب ارسوس۔ کتاب ماریۃ الکبیر۔ کتاب اطور بن نوح۔ کتاب نوادر الفلاسفۃ فی الصنعۃ۔ کتاب اوجیانس۔ کتاب ثمود۔ کتاب تموبطرۃ الملکۃ۔ کتاب ماغنس۔ کتاب سفرس۔ کتاب بلینیس حکمۃ مترجس کا آغاز "لما صعدت الجبل" کے لفظ سے ہوتا ہے۔ کتاب العناصر لرمیس۔ کتاب سرخس الرئیس علیٰ الی نویری باسقف الرہادی۔ کتاب ستفانس فی حکمۃ تملک ذرپازس۔ کتاب ارس الاکبر۔ کتاب ارس الاصغر۔ کتاب اندریا۔ کتاب سعی الی مریہ۔ کتاب تادرس الحکیم۔ کتاب النصرانی الذی یقول فیہ ان الحکمۃ حکمۃ۔ کتاب صاحب المحراب۔ کتاب اندریانیا من اہل السوس الی خیافرس۔ کتاب الاخوۃ السبعۃ الحکماء فی الصنعۃ۔ کتاب دیمقراطیس فی الرسائل۔ کتاب ودیمومس الی جمیع الحکماء فی الصنعۃ۔ کتاب کرمانوس بطرک رومیۃ فی الصنعۃ۔ کتاب سرجس الراہب فی الصنعۃ۔ کتاب ماغس الحکیم فی الصنعۃ۔ کتاب رسالۃ بلاخس فی الصنعۃ۔ کتاب توفیل فی الصنعۃ۔ کتاب الکلمتین الاول۔ کتاب الکلمتین الثانی۔ کتاب رسالۃ ہبۃ الاسکندر۔ کتاب بطرانوس۔ کتاب قبطن۔ کتاب ہرقل الاکبر اربعۃ عشر کتابا۔ کتاب سفرس الکبیر الذی فی الرؤیا فی الصنعۃ۔ کتاب سرخس فی الصنعۃ۔ کتاب جاماسب فی الصنعۃ۔

جابر بن حیان اور اس کی کتابیں

یہ ابو عبد اللہ جابر بن حیان بن عبد اللہ کوفی معروف بہ صوفی ہے۔ اس کے بارے

میں لوگوں کی رائیں مختلف ہیں۔ شیعہ اس کو اپنے کبار اور ابواب میں سے گردانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، یہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا صحبت یافتہ تھا اور کوفہ کا باشندہ تھا۔

فلاسفہ کا ایک گروہ، اس کو اپنی جماعت کا آدمی قرار دیتا ہے اور منطق اور فلسفہ کے موضوع سے متعلق اس کو صاحبِ تصانیف بتاتا ہے۔

سونا چاندی بنانے والوں کا کہنا ہے کہ اپنے زمانہ میں یہ شخص اپنے فن کا امام تھا۔ مزید تفصیلات پردہ خفا میں ہیں۔ کہتے ہیں حکومت کے ڈر سے یہ ہمیشہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل ہوتا رہتا اور کسی ایک جگہ مستقل قیام نہ کرتا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ برامکہ سے تعلق رکھتا تھا، ان کے ساتھ وابستہ تھا اور جعفر بن یحییٰ سے خصوصی تعلق رکھتا تھا — جو لوگ یہ کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جب یہ اپنے آقا جعفر کا ذکر کرتا ہے تو اس سے مراد جعفر برمکی ہوتا ہے۔ مگر شیعہ کے نزدیک اس سے جعفر صادق مراد ہیں۔

صنعتِ کیمیا کے ماہرین میں سے ایک ثقہ آدمی نے مجھے بتایا کہ یہ شارع باب الشام کے ایک کوچہ میں آکر قیام کرتا تھا جو "درب الذہب" کے نام سے مشہور رہتا۔ اس شخص نے مجھے بتایا کہ اکسیر سازی میں کامیابی کے لیے کوفہ کی آب وہوا چونکہ مناسب اور موزوں تھی اس لیے جابر زیادہ تر کوفہ میں اکسیر بنانے کی تدبیریں اختیار کرتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کوفہ کی ایک مستقیل عمارت کو دیکھا گیا تو وہاں سے دو سو رطل کے وزن کا ایک ہاون ملا۔ اسی شخص کا بیان ہے کہ جابر بن حیان کا گھر اسی جگہ تھا، ور یہاں سے ہاون کے سوا اور کوئی شئ ہاتھ نہیں آئی اور اس نے یہاں ایک اور مقام تحلیل و تعقید کی غرض سے بنا رکھا تھا۔ یہ واقعہ عزالدولہ بن معزالدولہ کے عہد کا ہے۔

مجھے خود ابو سبکتگین دستار دار نے بتایا کہ وہ اس کوچہ میں گیا اور ہاون لے لیا۔

اہلِ علم اور اکابر وراقین کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس شخص — یعنی جابر — کا کوئی اتا پتہ اور حقیقت نہیں ہے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر فی الواقع اس کا کوئی وجود تھا بھی تو — کتاب الرحمۃ — کے سوا اس کی کوئی تصنیف نہیں۔ یہ کتابیں، دوسرے لوگوں کی تصنیفات ہیں۔ جو انھوں نے اس کی طرف منسوب کر دیں۔

میں کہتا ہوں ایک فاضل شخص تصنیف و تالیف کی غرض سے بیٹھتا ہے اور محنت کرتا ہے اور تقریباً دو ہزار اوراق پر مشتمل ایک کتاب تصنیف معرضِ وجود میں لے آتا ہے جس کی تسوید و ترتیب میں اس نے فکر و ذہن کو تھکا دیا ہے اور جسم اور ہاتھوں کو مشقت میں ڈالا ہے۔ کیا یہ بات سمجھ میں آنے والی ہے کہ یہ شخص اپنی اس محنت کو زندہ یا مردہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کر دے۔ ایسا فرض کرنا سراسر جہالت ہے۔ جس کی کسی بھی ایسے شخص سے توقع نہیں ہو سکتی جو ایک ساعت کے لیے بھی زیورِ علم سے آراستہ ہوا ہو۔ آخر اس کو اس سے کیا فائدہ اور کیا حاصل ۔؟

بات یہ ہے کہ یہ شخص سچ مچ موجود ہے، اس کی سرگرمیاں ظاہر اور آشکارا ہیں۔ اس کی تصنیفات عظمت و اہمیت کی حامل ہیں اور بہت زیادہ ہیں۔ مذاہب شیعہ کے بارے میں بھی اس نے کتابیں تصنیف کیں جن کا ذکر میں نے اس کے مناسب مقام پر کیا ہے۔ دیگر مختلف امور سے متعلق بھی یہ کتابیں احاطۂ تحریر میں لایا جن کا تذکرہ کتاب کے اصل مقام پر کیا جا چکا ہے۔ کہتے ہیں یہ خراسانی الاصل ہے۔ رازی اپنی ان تصنیفات میں جو صنعتِ کیمیا کے موضوع سے متعلق ہیں۔ اس کا ذکر ان الفاظ سے کرتا ہے۔

"ہمارے استاذ ابو موسیٰ جابر بن حیان اس طرح فرماتے ہیں"

اس کے تلامذہ

خرقی، مدینہ میں سکۂ خرقی اسی کی طرف منسوب ہے۔ ابن عیاض مصری اور اخمیمی۔

فنِ کیمیاگری پر اس کی تصنیفات

اس کی تصنیفات کی ایک بہت بڑی فہرست ہے، جو کیمیاگری اور دوسرے فنون سے متعلق اس کی تمام تصنیفات پر مشتمل ہے اور ایک چھوٹی فہرست ہے جو صرف ان کتابوں کو محیط ہے جو اس نے کیمیاگری کے بارے میں تصنیف کیں۔ یہاں ہم اس کی ان تمام تصنیفات کا ذکر کریں گے جو ہم نے خود دیکھیں یا قابلِ اعتماد اور ثقہ لوگوں نے دیکھیں اور ہمیں بتائیں۔

کتاب الطقس الاس الاوّل۔ برامکہ کے لیے۔ کتاب الطقس الاس الثانی۔ برامکہ کے
لیے۔ کتاب الکمال۔ یہ تیسری کتاب ہے جو برامکہ کے لیے لکھی۔ کتاب الراحۃ الکبیر۔ کتاب الراحۃ الصغیر۔
کتاب الرکن۔ کتاب البیان۔ کتاب الترتیب۔ کتاب النور۔ کتاب الصبغ الاحمر۔ کتاب الانوار الکبیر۔
کتاب الانوار الصغیر۔ کتاب التدابیر الرابعۃ۔ کتاب یوف بالثلث۔ کتاب الروح۔ کتاب الزیبق۔
کتاب الملاغم الجوانیۃ۔ کتاب الملاغم البرانیۃ۔ کتاب العالقۃ الکبیر۔ کتاب العالقۃ الصغیر۔ کتاب البیض الحجر۔
کتاب البیض۔ کتاب الدم۔ کتاب الشعر۔ کتاب النبات۔ کتاب الاسنیف۔ کتاب الکرۃ المعروفۃ۔
کتاب التبویب۔ کتاب الامزج۔ کتاب الاحجار۔ کتاب ابی قلمون۔ کتاب التدویر۔ کتاب البرہ۔
کتاب التکریر۔ کتاب الدرۃ المکنونۃ۔ کتاب البدوح۔ کتاب الخالص۔ کتاب الحاوی۔ کتاب القمر۔
کتاب الشمس۔ کتاب الترکیب۔ کتاب الفضۃ۔ کتاب الاسطقس۔ کتاب الحیوان۔ کتاب البول۔
کتاب التدابیر۔ یہ ایک اور کتاب ہے۔ کتاب الاسرار۔ کتاب کیمیاء المعادن۔ کتاب الکیفیۃ۔
کتاب السما بترتیب، اوّل، دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم اور ہفتم۔ کتاب الارض بترتیب اوّل
دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم اور ہفتم۔ کتاب المجردات۔ کتاب البیض الثانی۔ کتاب الحیوان الثانی۔
کتاب الامزاج الثانی۔ کتاب الباب الثانی۔ کتاب الاحجار الثانی۔ کتاب الکامل۔ کتاب الطرح۔
کتاب الفضلات الخامرۃ۔ کتاب العنصر۔ کتاب الترکیب الثانی۔ کتاب الخواص۔ کتاب التذکیر۔
کتاب الاشتقاق۔ کتاب السیول۔ کتاب روحانیۃ عطارد۔ کتاب الاستتمام۔ کتاب الانواع۔
کتاب البرہان۔ کتاب الجواہر الکبیر۔ کتاب الاصباغ۔ کتاب الرائحۃ الکبیر۔ کتاب الرائحۃ الصغیر۔
کتاب المنی۔ کتاب البیض۔ کتاب الملح۔ کتاب الجراحق الاعظم۔ کتاب الالبان۔ کتاب الطبیعۃ۔ کتاب البعد الطبیعۃ۔
کتاب التتبع۔ کتاب النفخ۔ کتاب الشارع۔ کتاب الافرند۔ کتاب الصدق۔ کتاب الروضۃ۔
کتاب الزاہر۔ کتاب التاج۔ کتاب الخیال۔ کتاب المقدمۃ المعرفۃ۔ کتاب الزوایج۔ کتاب ابی۔
کتاب ابی خالد۔ کتاب ابی جمہور الفرغانی۔ کتاب ابی حی بن یقظان۔ کتاب مزارع الصناعۃ۔
کتاب ابی علی بن اسحاق البرمکی۔ کتاب التصریف۔ کتاب الهدی۔ کتاب تبیین لحب رشاد
منصور بن احمد البرمکی۔ کتاب اغراض صنعۃ ابی جعفر بن یحییٰ البرمکی۔ کتاب الباحث۔ کتاب
عرض الاعراض۔

[illegible] کتابیں ہیں۔ بعد ازاں ستر کتابیں اور ہیں جن کے نام یہ ہیں:[1]

کتاب اللاہوت۔ کتاب الباب۔ کتاب الثلاثین کلمۃ۔ کتاب الملک۔ کتاب الصادق۔ کتاب السمات۔ کتاب الشرق۔ کتاب الحروف۔ کتاب التدبیر۔ کتاب السبعۃ۔ کتاب الحی۔ کتاب الموازین۔ کتاب البلاغۃ۔ کتاب الشکوک۔ کتاب الحدود۔ کتاب الجمع۔ کتاب الذات۔ کتاب الذوق۔ کتاب النقیۃ۔ کتاب المنجد۔ کتاب الشواہد۔ کتاب المواہب۔ کتاب المختصر۔ کتاب الحیل۔ کتاب الخواص۔ کتاب الوجیہ۔ کتاب الرغبۃ۔ کتاب الحقۃ۔ کتاب المحبۃ۔ کتاب الریاضۃ۔ کتاب الجامع۔ کتاب النقد۔ کتاب الہام۔ کتاب البیعۃ۔ کتاب المنافع۔ کتاب المعینۃ۔ کتاب المعاد۔ کتاب الجمع۔

یہ پچیس کتابیں ان ستر کتابوں میں سے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی حجر کے بارے میں رسائل ہیں۔ اوّل، دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم، نہم اور دہم کی ترتیب سے یہ دس رسائل تحریر کیے ہیں۔ اس کے بعد دس رسالے نبات کے موضوع پر ہیں جو اوّل سے دہم تک کی ترتیب سے حروف تحریر میں لائے گئے۔ اسی نمانے اس کے دس رسائل ہیں۔ یہ تیس رسائل ہیں۔ اس پر مستزاد دس کتابیں ہیں جو ستر کی تعداد پر ایک اضافہ ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

کتاب التصحیح۔ کتاب المعنی۔ کتاب الینبوع۔ کتاب الحرۃ۔ کتاب المیزان۔ کتاب الاتفاق۔ کتاب الشرح۔ کتاب الفلسفۃ۔ کتاب التمام۔ کتاب الاعراض۔

ان کتابوں کے بعد اس کے دس مقالات اور ہیں جو ان کتابوں کے ساتھ بایں ترتیب ملے ہوتے ہیں۔

کتاب مصححات فیثاغورس۔ کتاب مصححات سقراط۔ کتاب مصححات افلاطون۔ کتاب مصححات ارسطاطالیس۔ کتاب مصححات ابسنخس۔ کتاب مصححات ارکاغانیس۔ کتاب مصححات اموریس۔ کتاب مصححات دیمقراطیس۔ کتاب مصححات حربی۔ کتاب مصححات نانحن۔

اس کے بعد بیس کتابیں اور ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

کتاب الزمردۃ۔ کتاب الامزاج۔ کتاب المہجۃ۔ کتاب سر الاسرار۔ کتاب البعید۔

---

[1] بعض نسخوں میں یہ ایک سو تین کتابیں ہیں۔

کتاب الانشار۔ کتاب العتیقہ۔ کتاب البلاد۔ کتاب الساطع۔ کتاب الاشراق۔ کتاب تمیز
کتاب المسائل۔ کتاب النفاعل۔ کتاب التشابہ۔ کتاب التفسیر۔ کتاب التمیز۔ کتاب الکمال
والتمام۔

ان کے ساتھ تین کتابیں اور ہیں جو ان کے ساتھ متصل ہیں اور وہ یہ ہیں۔
کتاب التصغیر۔ کتاب الطہارۃ۔ کتاب الاعراض۔

اس کے بعد سترہ کتابیں یہ ہیں:۔
کتاب المبدأ بالریاضۃ۔ کتاب المدخل الی الصناعۃ۔ کتاب التوقف۔ کتاب الثقہ
بصحۃ العلم۔ کتاب التوسط فی الصناعۃ۔ کتاب المحنۃ۔ کتاب الحقیقۃ۔ کتاب الاتفاق
والاختلاف۔ کتاب السنن الحیرۃ۔ کتاب الموازین۔ کتاب السرالغامض۔ کتاب المبینۃ للانفس۔
کتاب المخالفۃ۔ کتاب الشرح۔ کتاب الوصول الی النہایۃ۔ کتاب الاستقصاء۔

اس کے بعد تین کتابیں اور ہیں جو یہ ہیں:۔
کتاب الطہارۃ۔ یہ ایک اور کتاب ہے۔ کتاب التصغیر۔ کتاب الاعراض۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ جابر اپنی کتاب فہرست میں خود کہتا ہے کہ ان کتابوں کے
بعد میں نے تیس رسالے تصنیف کیے جو بے نام ہیں۔ پھر چار مقالات لکھے جو یہ ہیں۔
کتاب الطبیعۃ الثالثۃ الاولی المتحرکۃ وہی النار۔ کتاب الطبیعۃ الثانیۃ الغائرۃ الجامدۃ
وہی الماء۔ کتاب الطبیعۃ الثالثۃ المنفعۃ الیابسۃ وہی الارض۔ کتاب الطبیعۃ الرابعۃ المعدۃ
الرطبۃ وہی الہواء۔

جابر کہتا ہے: ان کتابوں کے لیے دو کتابیں اور تصنیف کی گئیں جو ان کتابوں کی
شرح کی حیثیت رکھتی ہیں اور وہ کتاب الطہارۃ اور کتاب الاعراض سے تعبیر ہیں۔

بعد ازاں میں نے بترتیب ذیل چار کتابیں لکھیں۔
کتاب الزہرۃ۔ کتاب السوۃ۔ کتاب الکامل۔ کتاب الحیات۔

بعد ازاں بلیناس صاحب طلسمات کے نظریے کی تائید میں مندرجہ ذیل دس کتابیں
تصنیف کیں۔ کتاب زحل۔ کتاب المریخ۔ کتاب الشمس الاکبر۔ کتاب الشمس الاصغر۔

کتاب الزہرۃ۔ کتاب عمار۔ کتاب القمر الاکبر۔ کتاب الاحراض۔ کتاب یعرف بامیۃ لمنفر۔
کتاب الثنی۔

جو کتابیں مناسب سے متعلق لکھیں یہ ہیں۔

کتاب الحاصل۔ کتاب میدان العقل۔ کتاب العین۔ کتاب الستر۔

ابوموسیٰ[1] کہتا ہے۔ میں نے تین سو کتابیں فلسفہ کے موضوع سے متعلق کتب تقاطر کے انداز کی ایک ہزار تین سو کتابیں حیل سے متعلق اور ایک ہزار تین سو کتابیں صنائع بدیعہ اور آلات حرب کے بارے میں تصنیف کیں۔ بعدازاں میں نے طب کے موضوع پر ایک بہت بڑی کتاب لکھی۔ علاوہ ازیں چھوٹی اور بڑی کتابیں لکھیں۔ کتاب التجربۃ والتشریح کے اسلوب پر میں نے طب کے باب میں تقریباً پانچ سو کتابیں لکھیں پھر ارسطو کے نقطۂ نظر کے مطابق منطق کے موضوع سے متعلق کتابیں لکھیں۔ اس کے بعد کتاب الزیج اللطیف تصنیف کی جو تقریباً تین سو اوراق پر مشتمل ہے۔ کتاب شرح اقلیدس۔ کتاب شرح المجسطی کتاب المرایا اور کتاب الجاروف لکھی یہ وہ کتاب ہے جس کو متکلمین نے ہدفِ نقض و تنقید ٹھہرایا۔
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب ابوسعید مصری کی تصنیف ہے۔ پھر میں نے زہد و مواعظ اور تعویذات پر کتابیں لکھیں۔ جادوگری کے متعلق بھی میں نے کتابیں تصنیف کیں۔ خواص اشیاء کے عنوان پر بھی میں نے بہت کتابیں تصنیف کیں۔ بعدازاں فلسفہ کے نقض و رد میں میں نے پانچ سو کتابیں لکھیں۔ پھر ایک کتاب کیمیاگری کے بارے میں لکھی جو کتاب الملک کے نام سے مشہور ہے۔ ایک اور کتاب لکھی جو الریاض کے نام سے معروف ہے۔

ذوالنون مصری

یہ ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم ہے۔ یہ صوفی تھا۔ کیمیاگری میں اسے دسترس حاصل تھی۔ اس باب میں اس نے کتابیں بھی تصنیف کیں جن میں یہ شامل ہیں۔
کتاب الرکن الاکبر اور کتاب الثقۃ فی الصنعۃ۔

---

[1] ابوموسیٰ۔ جابر بن حیان کی کنیت ہے۔

کیمیا گری اور سحر سے متعلق کتابوں کو ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے۔ ابن وحشیہ نے اس کا ذکر کیا ہے
ان میں سے خود اسی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ کتاب پڑھی ہے جو اسی رسم الخط میں ہے۔ نیز
میں نے ابوالحسن بن کوفی کے لکھے ہوئے اجزا میں بعینہٖ اس رسم الخط کا وہ نسخہ بھی پڑھا ہے،
جس میں لغت، نحو، اخبار اور اشعار و آثار پر وہ تعلیقات ہیں جو ابوالحسن بن [illegible] بنو فرات کی
کتابوں سے دستیاب ہوئیں۔ ابوالعنبس صیمری کی کتاب مساوی العوام کے بعد یہ ایک عمدہ ترین
شے ہے جو ابن کوفی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی میری نظر سے گزری۔

حروف ناقیوسس :- ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق
ک ل م ن و ہ لا ی۔

حروف مسند :- ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک
ل ن و ہ لا ی۔

یہ وہ حروف ہیں جن کے ذریعے زمانہ میں علوم قدیمہ تک رسائی حاصل کی جاتی ہے۔

حروف خبث :- کیمیا گری، سحر اور تعویذ و نقوش کے متعلق ان علوم کا میں نے ذکر کیا
ہے۔ ان علوم پر مشتمل کتابیں زیادہ تر اسی رسم الخط اور زبان میں لکھی جاتی ہیں جن کو ان علوم
کے ماہرین نے خود ہی وضع کیا ہے۔ اس رسم الخط اور زبان کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو اس
میں کامل درک اور مہارت رکھتا ہو اور ایسے لوگوں کا ملنا مشکل ہے۔ ممکن ہے یہ اشارات
ترجموں اس لیے چاہئے کہ ان پر غور کیا جائے اور ان خطوط کی روشنی میں ان کو حل کرنے کی
کوشش کی جائے اور انشاء اللہ یہ ہوگا۔

اخمیمی

اس کا نام عثمان بن سوید الاخمیمی ہے۔ یہ مصر کے ایک قریہ اخمیم کا رہنے والا تھا۔
صنعت کیمیا میں بہت ماہر اور درجۂ قیادت پر فائز تھا۔ ابن وحشیہ کے ساتھ اس کے مناظرے
بھی ہوئے اور ان دونوں کے درمیان سلسلۂ مکاتبت بھی جاری رہا۔ اس کی تصنیفات یہ ہیں۔
کتاب کبریت الاحمر۔ کتاب الاباحۃ۔ کتاب التعجیزات۔ کتاب [illegible] تدبیر [illegible] العزان المبین۔

کتاب التعلیقات - کتاب ادارت القدار - کتاب الحل والعقد - کتاب التدبیر - کتاب التصعید والتقطیر - کتاب الحجر الاخضر - کتاب مناظرات الحکماء و مقاومتہم -

ابو قران

یہ نصیبین کا باشندہ تھا - اس کا گمان تھا کہ کیمیا گری میں کامیاب ہے - اس کو فنِ کیمیا کے جاننے والوں میں سرفہرست گردانا چاہیے - اس کی فضیلت و شہرت کا یہ عالم تھا کہ اس کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھتی تھیں - ابن وحشیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے - تصنیفات یہ ہیں :-

کتاب شرح کتاب الرحمۃ لجابر - کتاب الخائر - کتاب البلوغ - کتاب شرح الاثیر - کتاب التصحیحات - کتاب البیض - کتاب الاثنین المسلی - کتاب الاشارۃ - کتاب التمویہ -

اصطفن راہب

یہ شخص تمام عمر موصل میں رہا - اسے میخائیل کے نام سے پکارا جاتا تھا - اس کے بارے میں منقول ہے کہ یہ صنعت کیمیا میں کامیاب رہا - اس کی موت کے بعد اس کی کتابیں موصل میں شائع ہوئیں - میں نے بھی ان میں سے کچھ کتابیں دیکھی ہیں جو یہ ہیں :-

کتاب الرشد - کتاب ما حدثناہ - کتاب الباب الاخضر - کتاب الادویۃ والخراجین التی تستعمل قبل صناعۃ الکیمیاء - کتاب الاختیار النجومی لصناعۃ - کتاب التقییدات - کتاب الدقات والازمنۃ -

سائح علوی

یہ ابوبکر علی بن محمد خراسانی علوی صوفی ہے - حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہے - صنعت کیمیا میں اس نے کامیابی حاصل کر لی تھی اور بقول ان لوگوں کے جو اس فن سے لگاؤ رکھتے ہیں یہ بادشاہ کے ڈر سے مختلف شہروں میں گھومتا اور رہائش کرتا رہا - مجھے کسی ایسے شخص سے شرف ملاقات نہیں ہوا جس نے اس کو بچشم خود دیکھا ہو - ہاں اس کی کتابیں فراوانی سے ہم تک ضرور پہنچی ہیں اور وہ یہ ہیں :- کتاب رسالۃ المبہم - کتاب الجواہر - کتاب الخمیر الشمع -

کتاب الطاہر المخفی ۔ کتاب الاصول ۔ کتاب الشعر والدم والبیض وعمل میا ہیجا۔

دبیس، شاگردِ کندی

یہ محمد بن یزید ہے۔ دبیس کے نام سے مشہور ہے۔ کیمیاگری اور اعمالِ برانیات اس کا مشغلہ تھا۔ کتاب الجامع اور کتاب عمل الاصباغ والمداد والحبر اس کی تصنیفات میں سے ہیں۔

ابن سلیمان

یہ ابوالعباس احمد بن محمد بن سلیمان ہے۔ کہتے ہیں، یہ مصر کا رہنے والا تھا۔ یہ بات صحیح طرح ہمیں معلوم نہیں ہو سکی کہ اس نے کیمیاگری میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ ان بلاد میں اس کی جو کتابیں پائی جاتی ہیں، وہ یہ ہیں :۔
کتاب الافصاح والایضاح فی برانیات ۔ کتاب الجامع برانیات ۔ کتاب الملائم ۔ کتاب الموزونات ۔ کتاب التمیز۔
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کتاب الافصاح والایضاح، جابر کے شاگرد، ابن عیاض مصری کی تصنیف ہے۔

اسحاق بن نصیر

ابو ابراہیم اسحاق بن نصیر، ماہر کیمیاگروں میں سے ہے اور شیشہ بنانے اور ٹوٹے ہوئے گلاس کے فن سے آگاہ تھا۔ کتاب التلاویح وسیول الزجاج اور کتاب صناعۃ الدر الثمین اس کی تصنیفات میں سے ہیں۔

ابن ابوعزاقر

ابو جعفر محمد بن علی شلمغانی۔ اخبارِ شیعہ کے ضمن میں اس کے واقعات بیان کر چکا ہوں۔ صنعتِ کیمیا میں اس کو رسوخ حاصل تھا۔
اس کی تصنیفات یہ ہیں :۔
کتاب الخمائر ۔ کتاب الحجر ۔ کتاب شرح کتاب الرحمۃ لجابر ۔ کتاب البرانیات ۔

خشلیل

ابوالحسن احمد۔ اس کا لقب خشلیل ہے۔ یہ میرا دوست تھا۔ مجھے اس نے کئی بار بتایا کہ یہ فنِ کیمیا گری میں کامیاب ہے، لیکن مجھے اس پر اس کے آثار نظر نہیں آتے۔ میں اسے ہمیشہ تنگ دست اور نادار ہی پایا۔ یہ عمر رسیدہ، مفلوک الحال اور کمزور شخصیت کا حامل تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے یہ کتابیں ہیں:۔

کتاب شرح نکت الرموز۔ کتاب الشمس۔ کتاب القمر۔ کتاب مسعف الفقراء کتاب الاعمال علی رأس الکور۔

محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ اس سلسلے کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احصا مشکل ہے۔ مصنفین نے اس فن میں خوب خوب انتحال سے کام لیا ہے۔ اہل مصر میں ان علما و مصنفین کی خاصی تعداد پائی جاتی ہے جنھوں نے اس موضوع سے تعرض کیا بلکہ کیمیا گری کے بارے میں بنیادی بحث کا آغاز انہی لوگوں نے کیا۔ دیگر لوگوں نے اس کے بعد یہیں سے اکتساب کیا۔ چنانچہ برابی جو سرودت بہ بیوت حکمت اُولیہ ہے، کا تعلق بلادِ مصر ہی سے ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ کیمیا گری سے متعلق اصل مباحث کی ابتدا قدیم اہل فارس نے کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلے پہل یونانیوں نے ان مباحث کو چھیڑا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اہل ہند نے سب سے پہلے اس پر اظہار رائے کیا۔ ایک روایت کے مطابق اس کی ابتدا اہل چین نے کی۔ واللہ اعلم۔

الفہرست کا مقالۂ دہم ختم ہوا، اور اس کے ساتھ ہی پوری کتاب نے اختتام کے مراحل طے کر لیے۔

وللہ الحمد والمنۃ والحول والقوۃ صلی اللہ علی سیدنا ونبینا محمد وعلیٰ آلہ وسلم تسلیما۔